التجريد الصريح لأحاديث الجامع الصحيح

مختصر صحيح بخاری

الإمام زين الدين أبي العباس أحمد بن عبد اللطيف الزبيدي
(ت/۸۹۳ھ)

مترجم

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری



پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

مختصر صحیح بخاری

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

تالیف: الإمام زين الدين أبي العباس أحمد بن عبد اللطيف الزبيدي
(ت/۸۹۳ھ)

مترجم: علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

بار اول	دسمبر 2016
پرنٹرز	آر۔آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	1250/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-4836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

وضو کا بیان 138

غسل کا بیان

حیض کا بیان 168

نماز کے اوقات کا بیان

اذان کا بیان 237

نماز خوف کا بیان

تہجد کا بیان

صدقہ فطر کا بیان 394

حج کا بیان 395

عمرہ کا بیان

مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان

روزے کا بیان 444

450

نماز تراویح کا بیان

اعتکاف کا بیان

تجارت کا بیان

سلم کا بیان

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان 508

پانی پلانے کا بیان 514

قرض لینے اور ادا کرنے تصرف سے روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان 521

جھگڑوں کا بیان

گری پڑی چیز کا بیان

مظالم کا بیان

شرطوں کا بیان

وصیتوں کا بیان

جہاد کا بیان

تخلیق کے آغاز کا بیان 643

انبیاء علیہم السلام کا بیان 659

کتاب تفسیر قرآن

821

نکاح کا بیان

طلاق کا بیان 900

نفقہ کا بیان 906

طعام کا بیان 907

عقیقہ کا بیان

ذبیحہ اور شکار کا بیان

قربانی کا بیان 923

پینے والی چیزوں کا بیان 924

مریضوں کا بیان 930

طب کا بیان 935

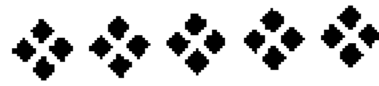
لباس کا بیان

ادب کا بیان

دعاؤں کا بیان

نرم دلی کا بیان

توحید کا بیان



عرضِ ناشر

الحمدللہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمہ وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں' ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنا دیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اُٹھائیں گے۔

آفتابِ رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیاتِ قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکرِ آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہِ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں' جیسے صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' مسند حمیدی' سنن ابوداؤد شریف' مؤطا امام مالک' مؤطا امام محمد' شرح مسند امام اعظم' شرح المعجم الصغیر للطبرانی' ریاض الصالحین (ترجمہ)' شرح آثار السنن، مختصر صحیح مسلم، احیاء العلوم' تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کی عظیم اور مستند کتاب "مختصر صحیح بخاری" کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی صحیح بخاری، شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درودِ تاج، شرح کشف المحجوب،

شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

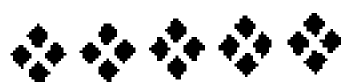
ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے، جس قدر بھی ممکن ہو سکا اور جمالیاتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ''مختصر صحیح بخاری'' کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرف قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!
میاں غلام رسول
میاں شہباز رسول
میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول



تقریظ

کتاب الٰہی قرآن مجید کو سمجھنا سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ العالمین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت وحدیث کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [النحل: ۴۴]

ترجمہ: ''بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری تاکہ آپ (ان احکام کو) کھول کر بیان کریں جو ان کی طرف نازل کیے گئے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ الوداع میں ارشاد فرمایا:

(وقد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ) [صحیح مسلم: 2948]

ترجمہ: ''میں تم دو (عظیم المرتبت) چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔''

قرآن وسنت دین کے لیے لازم وملزم ہیں۔ سنت کے بغیر نماز کے قرآنی حکم پر بھی عمل ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ نماز کے پانچ اوقات کی تصریح قرآن مجید میں بیان نہیں فرمائی بلکہ اوقات کا تعین متفرق طور پر اشارات وکنایات میں ان امور کا بیان ہے۔ ارکانِ صلوٰۃ بھی متفرق طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن ایک ترتیب کے مطابق نماز کی ادائیگی کا طریقہ قران مجید میں بیان نہیں فرمایا گیا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (صلو کما رأیتمونی اصلی) [صحیح بخاری: رقم الحدیث: 631]

ترجمہ: تم جس طرح مجھے نماز پڑھتا دیکھو ویسے ہی نماز پڑھو۔

حج کے بارے میں فرمایا: (خذوا عنی مناسککم) ترجمہ: ''تم مجھ سے مناسک حج سیکھو۔''

اسی طرح زکوٰۃ کا حکم تو قرآن میں ہے لیکن زکوٰۃ وصدقات واجبہ کے صرف ایک شعبے کا تفصیلی بیان قرآن میں ہے اور وہ ہے مصارف زکوٰۃ کا بیان (التوبہ آیت نمبر 60) وجوب زکوٰۃ کی شرائط، شرح زکوٰۃ اور نصاب زکوٰۃ کا بیان قرآن مجید میں نہیں ہے۔ ان تمام کا تفصیلی احکام کا بیان حدیث میں ہے۔ لہٰذا حدیث وسنت کے بغیر نہ اسلام کی کامل فہم ممکن ہے اور نہ ہی اسلامی عبادات پر عمل ممکن ہے۔

ہمارے اسلاف کا امت پر احسان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہر قول، فعل، حال اور ادا کو احادیث میں محفوظ فرمادیا اور احادیث مبارکہ کے صحیح اور ضعیف ہونے کے بارے میں باقاعدہ معیارات وضع کیے۔ اسی طرح روایان سے اخذ حدیث کے لیے کڑی

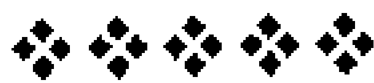
شرائط عائد کیں اور اس کے لیے ایک مستقل علم "علم اسماء الرجال" وضع کیا گیا ہے۔ پھر ان سخت شرائط ومعیارات کی رعایت کرتے ہوئے کتب حدیث مرتب ہوئیں۔ اس سارے سرمایہ احادیث میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کی "الجامع المسند الصحیح" کو ہر دور میں محدثین امت نے مقابلتاً صحیح قرار دیا ہے۔ امام بخاری چونکہ خود مجتہد بھی تھے اور انہوں نے ترجمۃ الباب قائم کر کے یہ اشارات دیئے کہ اس باب کی احادیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ اس ضرورت کے تحت مختلف مقامات پر مختلف مسائل کے اخذ کے لیے وہ اپنی روایات کو مکرر لائے اور بعض روایات کا ایک حصہ ایک مقام پر ایک باب کے تحت اور دوسرا حصہ حسب ضرورت دوسرے مقام پر دوسرے باب کے تحت کیا۔ اس لیے فنی اعتبار سے احادیث کی تعداد زیادہ ہوگئی، لیکن اپنی اصل کے اعتبار سے کل احادیث تقریباً ۲۵۶۳ ہیں۔ پھر ہر حدیث کے ساتھ تفصیلی سند کا ذکر محدثین کی ضرورت ہے عام قاری کی نہیں ہے۔ اس لیے صحیح بخاری کو تفصیلی اسناد حذف کر کے "تجرید البخاری" کے عنوان سے مرتب کیا گیا ہے۔

اسی نہج پر نویں صدی کے ایک جلیل القدر محدث امام زین العابدین احمد بن عبداللطیف الزبیدی نے "التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح" کے نام سے اپنی تالیف مرتب کی۔

فاضل نوجوان مولانا ناصر الدین ناصر المدنی زید مجدہ نے اس تالیف کی احادیث مرفوعا کا ترجمہ کیا ہے جو ایک قابل قدر کاوش ہے۔ یہ ماشاء اللہ تحقیق، تصنیف وتالیف اور ترجمہ کا ذوق وشوق رکھتے ہیں۔ ان کی دیگر مؤلفات حسب ذیل ہیں۔

(۱) شرح ریاض الصالحین (۴ جلد) (۲) شرح شمائل ترمذی (۳) شرح درود تاج (۴) مختصر صحیح مسلم (۵) صحابہ وتابعین کی زندگیوں کا انسائیکلوپیڈیا (۶) شرح کشف المحجوب (۷) زبدۃ الفکر شرح نخبۃ الفکر (۸) ناصر الاصول فی حدیث الرسول (۹) شرح مقدمہ مشکوٰۃ المصابیح۔ ان تالیفات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی دلچسپی کا مرکز ومحور حدیث رسول ہے اور یہ ایک اچھی علامت ہے میں اپنے مشاغل کثیرہ اور عدیم الفرصتی کے سبب اس کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ تاہم اس نوجوان فاضل کے علمی ذوق کی تحسین کرتا ہوں اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اخلاص نیت سے دست بدعا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان کی سعی جمیل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے ان کے علم اور فیضان علم میں برکات عطا فرمائے اور ان کی تالیفات کو قبول عام عطا فرمائے۔

پروفیسر مفتی منیب الرحمن



مقدمۃ الکتاب

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو مخلوقات کو صورتیں دینے والا اور پیدا کرنے والا ہے بہت ہی زیادہ بخشنے والا رحمتوں ونعمتوں کے دروازے کھولنے والا اور بے حساب رزق دینے والا ہے انعام کے مستحق ہونے سے قبل ہی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام اس ذات گرامی پر ہوں جنہیں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث اور انہیں ہر اعتبار سے تمام مخلوق پر فضیلت دی یہاں تک کہ اطراف عالم میں کوئی ایسا نہیں جس سے آپ برتر نہ ہوں اللہ عزوجل کی رحمتیں اور سلام آپ کی آل پر جو راہ خدا میں بکثرت خرچ کرنے والے ہیں اور آپ کے اصحاب پر جو وفادار اور اطاعت شعار ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ بات جانی چاہیے کہ یکتائے زمانہ محدثین میں بلند مقام رکھنے والے امام کبیر ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''الجامع الصحیح (بخاری شریف) دین اسلام کی عظیم ومفید ترین کتب میں سے ہے، لیکن بخاری شریف میں احادیث تکرار کے ساتھ مختلف ابواب میں پائی جاتی ہیں اگر کوئی کسی حدیث کو نکالنا چاہے تو اسے تلاش بسیار اور بڑی محنت کے بعد ہی حاصل کر سکے گا اسی انداز تالیف سے امام بخاری کا مقصد یہ تھا کہ قاری کو معلوم ہو جائے کہ بخاری شریف میں مروی احادیث کثرت طرق اور شہرت کی حامل ہیں جب کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ طالب حدیث کو یہ معلوم ہو جائے کہ بخاری شریف میں جو احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اور پڑھنے والا اصل حدیث سے واقف ہو جائے امام نووی اپنی کتاب شرح صحیح مسلم کے مقدمے میں فرماتے ہیں'' جب کہ امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث کی متعدد سندوں کو مختلف ابواب میں ایک بعید فاصلے کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جس کے سبب سے ایک حدیث کی متعدد سندوں کو یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ امام بخاری حدیث کو ایسے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہاں اس حدیث کو لے آئیں گے جس کے سبب طالب حدیث کے لیے حدیث کو تلاش کرنا اور اس کی تمام اسناد کو یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے مزید فرمایا:

میں نے متاخرین حفاظ کی جماعت کو اسی غلطی پر پایا کہ انہوں نے بعض ان احادیث کو جو بخاری شریف میں موجود تھیں ان کے بخاری شریف میں مروی ہونے سے انکار کر دیا ایسا اس لیے ہوا کہ یہ احادیث بخاری شریف میں متفرق ابواب میں مروی تھیں اور پڑھنے والے کا خیال تھا کہ یہ احادیث ان ابواب میں نہ ہوں گی لہٰذا میں نے چاہا کہ اولاً بخاری کی احادیث کو بغیر تکرار کے اس طرح الگ کر دوں کہ ان کی اسانید کا ذکر نہ کروں تا کہ بغیر کسی پریشانی کے حدیث آسانی سے مل جائے۔

ہر مکرر حدیث کو ایک ہی جگہ بیان کروں لیکن اگر دوسری جگہ اس روایت میں کچھ اضافہ ہو تو پوری حدیث ذکر کرنے کے بجائے اضافہ کا حوالہ دے دوں۔ ایک ہی حدیث ایک جگہ مختصر آئی اور مفید اضافے کے ساتھ دوسری جگہ تفصیل سے آئی تو دوسری حدیث کو تفصیلی ہونے کے سبب ذکر کروں گا۔ مقطوع اور معلق روایات کو چھوڑ کر صرف مرفوع اور متصل احادیث کو بیان کروں گا۔

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے کے ایسے واقعات جن کا حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان میں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہے جیسے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف جانا اور ان کے درمیان ہونے والی بات چیت اور جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ اپنے بیٹے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے گھر میں دفن ہونے کے لیے اجازت لینے کی وصیت اور (ان کے بعد بننے والی) شوریٰ کے بارے میں کلام اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اپنے بیٹوں کو قرض اتارنے کی وصیت اور ان کے مشابہ دیگر واقعات کا بھی ذکر نہ کروں گا۔

پھر یہ کہ حدیث کے آغاز میں صرف اسی صحابی کا نام ذکر کروں گا جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے تاکہ راوی کو علم ہو جائے امام بخاری نے جو الفاظ روایت حدیث میں ذکر کیے ہیں زیادہ تر انہی الفاظ کا التزام کروں گا مثلاً وہ کہتے ہیں "عن عائشہ رضی اللہ عنہا اور کبھی کہتے ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کبھی عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کبھی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اور کبھی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیز بعض اوقات عن انس رضی اللہ عنہ اور بعض مقامات پر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں۔

اس طرز اختلاف میں ان کی پیروی کرتے ہوئے جو الفاظ انہوں نے کہے ہیں وہی کہوں گا کبھی وہ کہتے عن فلاں مراد کوئی صحابی ہوتے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کبھی وہ کہتے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کبھی یہی بات یوں کہتے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کذا وکذا تو ہر صورت ہی میں امام بخاری کی پیروی کرونگا اگر میری اس تالیف میں کوئی شخص کسی جگہ الفاظ کا کوئی اختلاف دیکھے تو وہ نسخوں کے مختلف ہونے کے سبب سے ایسا ہوگا۔

الحمد اللہ! مجھے متعدد مشائخ سے بہت ساری ایسی متصل اسانید ملی ہیں جو امام بخاری تک پہنچتی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

ان ہی میں سے ایک شہر میں ۸۲۳ ہجری میں میں نے صحیح بخاری کے کچھ اجزا پڑھے اکثر کا سماع کر کے اسی کی اجازت حاصل کی انہوں نے اپنے والد محترم سے اجازت حدیث لی پھر اپنے استاد شرف المحدثین موسیٰ بن موسیٰ بن علی دمشقی سے جو غزولی کے نام سے مشہور ہیں مکمل طور پر صحیح بخاری کا درس لیا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ہمارے شیخ نے خبر دی کہ شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب کو پہلے سے اجازت اور دوسرے سے سماع کی اجازت حاصل ہے۔

اور ان ہی میں سے امام ابوالفتح محمد بن امام زین الدین ابوبکر بن حسین مدنی عثمانی سے مجھے بخاری کے اکثر حصے کی سماعاً اور پوری کتاب کی اجازت حاصل ہے اور خاتمہ الحفاظ شیخ امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد جزری دمشقی اور قاضی علامہ حافظ تقی

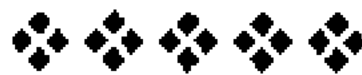
الدین محمد بن احمد فاسی مکی جو مکہ مکرمہ میں مالکیوں کے قاضی تھے ان سے بھی مجھے ان سے بھی پوری بخاری شریف کی اجازت معین حاصل ہے اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔

تینوں شیوخ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نے اس کو شیخ امام الحافظ شیخ المحدثین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن صدیق دمشقی جو کہ ابن وسام کو بتایا فرمایا انہوں نے حضرت ابو العباس الحجار کو پڑھ کر سنایا۔

میں نے اپنے شیخ ابو الفتح کے بیٹے شیخ امام زین الدین ابوبکر بن حسین مدنی مرانی سے بھی عالی سند حاصل کی ہے اور قاضی القضاۃ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی سے بھی اجازت عامہ لی۔

ان دونوں شیوخ کو حضرت ابو العباس حجار سے اجازت حاصل ہے شیخ ابو العباس الحجار کو شیخ حسین بن مالک زبیدی سے انہیں شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسیٰ بن شعیب بنی الہروی صوفی سے انہیں شیخ عبد الرحمن بن محمد مظفر داؤدی سے فرمایا کہ ہم نے امام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویۃ السرخسی کو پڑھ کر سنایا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے شیخ صالح محمد بن یوسف العزیزی کو پڑھ کر سنایا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے امام کبیر ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری کو پڑھ کر سنایا۔

اور ان میں سے ہر ایک جو ذکر کیے گئے، امام بخاری تک ان کے لیے اسانید مختلف طرق سے موجود ہیں۔ اور الحمد للہ! ان کے علاوہ بھی اسانید جو کہ کثیر مشائخ سے ہیں جن کی تعداد بہت طویل ہے ان کی اجازت مجھے حاصل ہے ان سے اختصار کرتے ہوئے ان اسانید کو اختیار کیا ان کی شہرت اور علو کی بنا پر۔ میں نے اپنی کتاب مبارک کا نام التجرید الصحیح لاحادیث الجامع الصحیح رکھا اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کو نفع بخش بنائے اور اس عمل کو خالص اپنے لیے کرنے کی توفیق دے وصلی اللہ علی نبینا محمد والہ وصحبہ اجمعین!



تعارف امام بخاری

الامام الحافظ الحجۃ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری الجعفی 13 شوال 194 ھ کو بخارا میں رونق افروز دار دنیا ہوئے اور آپ کی وفات شب عید الفطر 256 ھ میں ہوئی۔ عید کے روز نماز ظہر کے بعد سمرقند سے چھ میل کے فاصلہ پر خرتنگ میں دفن ہوئے۔ آپ کی سن ولادت، سن وصال اور عمر کو بعض محدثین نے ایک شعر میں بیان کیا جس کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف ''بستان المحدثین'' میں نقل کیا:

کان البخاری حافظاً و محدّثا
جمع الصحیح مکمل التحریر
میلادہ صدق و مدۃ عمرہ فیھا
حمید وانقضٰی فی نور

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ بستان المحدثین، ص:275)

''امام بخاری حافظ و محدث تھے آپ نے صحیح بخاری کو تحریر کامل کے ساتھ جمع فرمایا۔ آپ کا سن ولادت لفظ صدق، عمر مبارک لفظ حمید اور سن وصال لفظ نور کے اعداد سے نکلتا ہے۔''

آپ کے اجداد

آپ کے اجداد میں سے مغیرہ ایمان لائے۔ مغیرہ کا باپ بردزبہ فارس کا باشندہ اور مجوسی تھا اور حالت کفر پر ہی اس کی موت واقع ہوئی۔ مغیرہ حاکم بخارا ایمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کے ساتھ موالات اسلام کی نسبت حاصل ہو گئی۔ اس لیے انہیں جعفی کہا جاتا ہے اور امام بخاری کو جعفی کہنے کی وجہ بھی یہی ہے۔ (علامہ احمد سعید کاظمی۔ مقالات کاظمی:235/1)

تقویٰ و پرہیزگاری

امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم عظیم محدث، خوشحال اور دولتمند تھے نیز اس کے ساتھ ساتھ انتہائی صالح اور پرہیزگار بھی تھے۔ احمد بن حفص کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہ کہنے لگے کہ میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے۔ (شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی۔ ارشاد الساری:37/1)

ابتدائی حالات

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے والد کا انتقال امام بخاری کے ایام طفولیت میں ہی ہو گیا تھا آپ کی پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی۔ بچپن ہی میں امام بخاری کی بصیرت بھی جاتی رہی متعدد ماہر معالجین کے علاج و تدبیر کے باوجود بینائی درست نہ ہو سکی۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے بارگاہ خداوندی میں انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں مانگیں۔ بالآخر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا ہوا تو خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری درد بھری دعاؤں کے سبب سے پروردگار عالم نے تمہارے لخت جگر کو بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بیدار ہوئے تو آنکھیں روشن و بینا تھیں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ اشعۃ اللمعات: 9/1)

تحصیل علم حدیث

امام بخاری نے نو یا دس سال کی عمر میں طلب علم حدیث کا آغاز فرمایا۔ سولہ سال کی عمر میں آپ نے ابن مبارک اور امام وکیع کی کتب حدیث کو حفظ کر لیا۔ پھر طلب علم حدیث کی خاطر سفر اختیار فرمایا۔ شام، مصر اور جزیرہ میں دو مرتبہ تشریف لے گئے۔ چار مرتبہ بصرہ اور چھ مرتبہ حجاز گئے۔ متعدد بار کوفہ اور بغداد بھی گئے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار سے زائد آدمیوں کی حدیث لکھی اور اسی طرح بے شمار افراد نے امام بخاری سے علم حدیث حاصل کیا نوے ہزار (90,000) افراد نے امام بخاری سے صحیح بخاری کو روایت کیا۔ حفظ حدیث میں امام بخاری کا کوئی مساوی نہ تھا۔ سند، متن، معرفت علل اور صحیح وسقم کے درمیان تمیز کرنے میں امام بخاری اپنی مثال آپ تھے۔ امام مسلم نے امام بخاری کو ان الفاظ کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا:

لَا يُبْغِضُكَ إِلَّا حَاسِدٌ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مِثْلُكَ.

”آپ سے بغض رکھنا حاسد کے علاوہ کسی کا کام نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اس وقت دنیا میں بے مثل ہیں۔“

قوت حافظہ

امام بخاری حیرت انگیز حافظے کے حامل تھے حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ امام بخاری ہمارے ساتھ مشائخ بصرہ سے حدیث کا سماع کیا کرتے تھے۔ اور آپ کے علاوہ تمام شرکاء درس احادیث کو معرض تحریر میں لاتے تھے۔ تقریباً پندرہ سولہ دن کا عرصہ گزر گیا تو ہم نے امام بخاری سے کہا کہ آپ نے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی کیونکہ اس قدر حدیثیں جو آپ نے لکھیں، وہ کیسے یاد رہ سکتی ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا: تم اپنے تحریر کردہ مجموعے لے آؤ۔ جب ہم اپنے مجموعہائے حدیث لے آئے تو امام بخاری نے بالترتیب احادیث سنانی شروع کر دیں اور پندرہ ہزار احادیث سے بھی زیادہ بیان کر ڈالیں۔ یہ سن کر ہمیں ایسا معلوم ہوا کہ گویا یہ احادیث خود امام بخاری نے ہمیں لکھوائی ہیں۔ (علامہ احمد سعید کاظمی مقالات کاظمی: 237/1)

ہدی الساری میں منقول ہے کہ سلیمان بن مجاہد نے امام بخاری کو بچپن کے زمانہ میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا تو ہی وہ شخص ہے جس

کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے ستر ہزار احادیث یاد ہیں۔امام بخاری نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ حدیثیں یاد ہیں اور میں ...
صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت ووفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں ...
میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب وسنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں ۔(امام احمد القسطلانی، ارشاد الساری:34/1)

محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ ایک دن ہم امام فریابی کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے کہا:

حدثنا سفیان عن ابی عروۃ عن ابی الخطاب عن ابی حمزۃ

اس سند میں سوائے سفیان کے تمام راویوں کے ناموں کی بجائے کنیتیں مذکور ہیں۔فریابی نے ہم سب سے ان راویوں کے نام پوچھے تو ہم میں سے کوئی بھی نہ بتاسکا۔بالآخر سب کی نظریں امام بخاری کی طرف اٹھیں تو امام بخاری نے فرمایا: ابو عروہ کا نام معمر بن راشد اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے۔(ابن حجر عسقلانی، ہدیۃ الساری:251/2)

لوگوں نے بارہا امام بخاری کا امتحان لیا اور ہر بار امام بخاری نے اپنی خداداد قوت حافظہ اور مغزِ بیدار کی بدولت اپنی قابلیت اور فن حدیث میں مہارت کا لوہا منوایا۔حافظ ابو الازھری راوی ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے شام کی اسناد عراق کی اسناد میں اور عراق کی اسناد شام کی اسناد میں داخل کردیں اور لگاتار سات دن تک امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے اس قسم کی مغالطہ آمیز اسناد اور متن پیش کرتے رہے۔لیکن کسی مرتبہ بھی امام بخاری کو نہ تو سند میں مغالطہ دے سکے اور نہ ہی متن میں مغالطہ دینے میں کامیاب ہوئے۔

(مولانا غلام رسول سعید، تذکرۃ المحدثین، ص:179، بحوالہ ارشاد الساری:34/1)

امام بخاری کے اساتذہ

امام بخاری کے اساتذہ ومشائخ میں ان تمام حضرات کا تذکرہ کرنا تو اس مختصر مقالہ میں مشکل ہے۔کیونکہ آپ کے اساتذہ کی تعداد ایک ہزار سے بھی زائد ہے۔تاہم آپ کے مشائخ میں سے بعض عظیم الشان اور جلیل القدر المرتبت محدثین کے اسمائے گرامی ذکر کئے جاتے ہیں:

- (بخارا میں) محمد بن سلام بیکندی
- عبداللہ بن محمد مسندی
- محمد بن عروۃ
- ہارون بن الشعف
- (بلخ میں) مکی بن ابراہیم
- یحییٰ بن بسر الزاہد
- (مرو میں) علی بن شقیق
- معاذ بن اسد
- عبدان
- صدقہ بن فضل
- (نیشاپور میں) یحییٰ بن یحییٰ
- بشر بن حاکم

- اسحاق
- (بغداد میں) محمد بن عیسیٰ
- معلیٰ بن منصور
- بدل بن محبر
- عبدالرحمن بن محمد
- عبداللہ بن رجاء
- ابونعیم
- حسن بن عطیہ
- خالد بن مخلد
- (مکہ میں) ابوعبدالرحمن مقری
- احمد بن محمد ازرقی
- ابوثابت محمد بن عبداللہ
- (واسطہ میں) عمرو بن محمد بن عوف
- عبداللہ بن صالح
- عمرو بن ربیع
- ابونصر فرادیسی
- (عسقلان میں) آدم بن ابی ایاس
- ابوالیمان
- علی بن عیاش
- وحاظی
- (ری میں) حافظ ابراہیم بن موسیٰ
- شریح بن نعمان
- (بصرہ میں) ابوعاصم النبیل
- محمد بن عبداللہ انصاری
- عمر بن عاصم
- (کوفہ میں) عبیداللہ بن موسیٰ
- طلق بن غنام
- خلاد بن یحییٰ
- قبیصہ
- حمیدی
- (مدینہ میں) عبدالعزیز اویسی
- مطرف بن عبداللہ
- (مصر میں) سعید ابن ابی مریم
- سعید ابن تلید
- (دمشق میں) ابومسہر
- (قیساریہ میں) محمد بن یوسف فریابی
- (حمص میں) ابوالمغیرہ
- وہبی
- احمد بن خالد

(مولانا غلام رسول سعید، تذکرہ المحدثین ص:176)

فقہی مسلک

امام بخاری کے فقہی مسلک کے بارے میں امام قسطلانی بحوالہ امام تاج الدین السبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو عَاصِم فِي طَبَقَاتِ الشَّافِعِيَّة۔

یعنی امام ابو عاصم نے امام بخاری کو طبقات شافعیہ میں ذکر فرمایا نیز امام موصوف یعنی تاج الدین سبکی ہے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

وَسَمِعَ بِمَكَّةَ عَنِ الْحُمَيْدِي وَعَلَيْهِ تَفَقَّهَ عَنِ الشَّافِعِي۔

یعنی امام بخاری نے مکہ مکرمہ میں حمیدی سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے فقہ شافعی کا علم حاصل کیا۔

(امام تاج الدین السبکی، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ:3/2)

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ امام بخاری شافعی المذھب ہیں۔ امام بخاری امام شافعی کے مقلد ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد فی المسائل اور طبقات فقہاء میں درجہ ثالثہ پر متمکن تھے چنانچہ بعض مسائل میں امام شافعی رحمہ اللہ سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔ اسی لیے اہل علم فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی حیثیت شوافع میں ایسی ہی ہے جیسی امام ابو جعفر طحاوی کی احناف میں۔ (مولانا غلام رسول سعیدی، تذکرۃ المحدثین، ص:187)

تلامذہ

ویسے تو تقریباً ایک لاکھ اشخاص نے امام بخاری سے حدیث کو روایت کیا لیکن باقاعدہ آپ سے استفادہ کرنے والے اور زانوئے تلمذ طے کرنے والے حضرات میں سے بعض کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

- عمر بن محمد بجیری
- ابوبکر بزار
- یعقوب بن یوسف بن اخرم
- سہل بن شاذویہ بخاری
- قاسم بن زکریا مطرز
- محمد بن سلیمان باغندی
- علی بن عباس
- ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ بغدادی
- حاشد بن اسماعیل بخاری
- محمد بن عبداللہ بن جنید
- ابوبکر بن داؤد
- ابوبکر بن ابی الدنیا
- حسین بن محمد تبائی
- عبداللہ بن محمد بن ناجیہ
- عبیداللہ بن واصل
- ابوقریش محمد بن جمعہ
- ابراہیم بن موسیٰ جوہری
- ابوحامد اعمشی
- اسحاق بن داؤد
- محمد بن موسیٰ
- جعفر بن محمد نیشاپوری
- ابوالقاسم بغوی

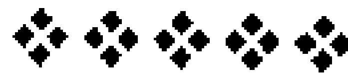
- ابومحمد بن صاعد
- محمد بن ہارون حضری
- حسین بن عامل بغدادی

تصانیف

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طلب علم حدیث کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی خاطر خواہ خدمات سرانجام دیں اور متعدد وقابل قدر تصانیف کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ بعض کے نام یہ ہیں:

- الجامع الصحیح
- التاریخ الکبیر
- التاریخ الاوسط
- التاریخ الصغیر
- کتاب الضعفاء
- کتاب الکنیٰ
- الادب المفرد
- جزء رفع الیدین
- جزء القراءۃ خلف الامام
- کتاب الاشربۃ
- کتاب الھبہ
- کتاب العلل
- برالوالدین
- الجامع الکبیر
- التفسیر الکبیر
- المسند الکبیر
- خلق افعال العباد
- قضایا الصحابۃ والتابعین
- کتاب الوحدان
- کتاب المبسوط
- کتاب الفوائد
- اسامی الصحابہ

(ابن حجر عسقلانی، ہدی الساری: 262/2)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1- کتاب الوحی

وحی کا بیان

1- باب کَیْفَ کَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ

وحی کی ابتدا کا بیان

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رضی اللہ عنہ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

2 - عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ - رضی اللہ عنہ - سَأَلَ رَسُولَ اللّٰہِ - ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ - ﷺ (أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ - وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ - فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ)۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو وحی کیسے آتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے یہ کیفیت مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے جب یہ موقوف ہو جاتی ہے تو جو کہا گیا میں اُسے یاد کر لیتا ہوں۔ اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آ کر مجھ سے گفتگو کرتا ہے وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر سخت سردی کے دنوں میں جب وحی نازل ہوتی تو

الْبَرْدِ. فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

اس کے تمام ہونے پر آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

3- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ. فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ. فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ. قَالَ (مَا أَنَا بِقَارِئٍ). قَالَ (فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي) فَقَالَ اقْرَأْ. قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ. فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها فَقَالَ (زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي). فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ. فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ (لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي). فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلاَّ وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا. إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا۔ پھر آپ ﷺ تنہائی پسند کرنے لگے اور غارِ حرا میں تنہائی اختیار فرمانے لگے اور وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے آپ کا شانۂ اقدس سے کھانے پینے کا سامان لے جا کر وہاں قیام کرتے پھر حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹتے تو وہ پھر اسی طرح کچھ دنوں کا توشہ تیار فرما دیتیں یہاں تک کہ اچانک غارِ حراء میں آپ کے پاس حق آ گیا۔ فرشتے نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا پڑھیے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر زور سے بھینچا پھر چھوڑتے ہوئے عرض کی پڑھیے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے بھینچا پھر چھوڑتے ہوئے عرض کہ پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں اس نے مجھے پھر تیسری مرتبہ زور سے بھینچا اور عرض کی پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھیے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر واپس لوٹے آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا پس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے کمبل اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اڑھا دیا یہاں تک کہ خوف کی کیفیت دور ہوئی پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا مجھے اپنی جان کا ڈر ہے

نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور راہ حق میں آنے والے مصائب برداشت کرتے ہیں۔

فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ - وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ - فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - خَبَرَ مَا رَأَى. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى - يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا. لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ). قَالَ نَعَمْ. لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلاَّ عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے پاس آئیں جو آپ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد تھے اور دور جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے عبرانی زبان میں کتابت کرتے تھے اور جو توفیق الٰہی ہوتی انجیل سے لکھتے۔ اس وقت بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھائی اپنے بھتیجے کی بات سنیے تو ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو! رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ بیان فرما دیا بس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا یہ تو وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا اے کاش میں آپ کے عہد نبوت میں جوان ہوتا اور اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ کہا ہاں جب بھی کوئی اس طرح کا پیغام لایا جیسا آپ لائے ہیں تو اس کے ساتھ ضرور عداوت رکھی گئی اگر میں اس وقت زندہ ہوا تو آپ کی پوری مدد کروں گا۔ اس کے چند روز بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا نزول رک گیا۔

4 - عَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عنهما وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ - فِي حَدِيثِهِ (بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بندش وحی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا "میں ایک روز چلا جا رہا تھا کہ میں نے اچانک آسمان سے ایک آواز

صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ * قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ)

سی نظر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تو زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے میں اسے دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا گھر واپس آیا اور کہا مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ پس اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ پھر وحی لگاتار نازل ہونے لگی۔

5 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعُهُ لَهُ فِي صَدْرِكَ، وَتَقْرَأَهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس فرمانِ الٰہی ''تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو'' کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے نزول کے وقت (اسے یاد کرنے کے لیے) اپنے لب ہائے مبارکہ کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو حرکت فرماتے دیکھا تو اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا ''تم اس قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے، یعنی تمہارے سینے میں محفوظ کرنا اور پڑھوا دینا ہم پر ہے پھر اس فرمان الٰہی ''جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ''یعنی غور سے سنو اور خاموش رہو''۔ پھر ارشاد الٰہی ''پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے'' یعنی پھر ہمارے ذمہ کرم پر ہے تم سے پڑھوانا پس اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تو آپ ﷺ غور سے سنتے اور جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تو آپ ﷺ اُسے اُسی

طرح پڑھتے جیسے آپ ﷺ کو پڑھایا ہوتا۔

6-وعَنه رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ ﷺ. أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت بے حد زیادہ ہو جاتی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوتے۔

7 - وعَنه رَضِيَ اللهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ - وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّأْمِ - فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ، فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. فَوَاللهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ. قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ انھیں ہرقل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا۔ یہ جماعت شام میں تجارت کی غرض سے گئی ہوئی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ یہ لوگ ایلیا میں ہرقل کے دربار میں حاضر ہو گئے اس وقت اس کے گرد رومی سردار تھے پھر اس نے انھیں اور اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے تم میں بلحاظ سب اس کے زیادہ قریبی کون ہے تو ابوسفیان نے کہا کہ سب کے لحاظ سے میں ان کے زیادہ قریب ہوں اس نے کہا اسے میرے نزدیک کر دے اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کے قریب پیچھے بٹھا دو پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا میں اس شخص ﷺ کے متعلق پوچھنے لگا ہوں اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کر دینا خدا کی قسم ابو سفیان کہتے ہیں خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس نے مجھ سے سب سے پہلے حضور ﷺ کے متعلق پوچھا کہ تم میں اس کا

قُلْتُ: لاَ. قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لاَ. قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ لاَ. قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لاَ. قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لاَ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا. قَالَ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا كَانَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ، فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، قُلْتُ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، قُلْتُ:

نسب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں سے عالی نسب ہے۔ اس نے کہا کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اس کی پیروی کرنے والے مالدار لوگ ہیں یا غرباء؟ میں نے کہا غریب لوگ اس نے کہا، وہ پیروکار تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں میں نے کہا بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی برگشتہ ہو کر اپھرا ہے؟ میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اس پر جھوٹ کی نسبت کرتے تھے میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں البتہ نہیں معلوم وہ ہمارے معاہدے میں کیا کرنے والا ہے ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس جملے کے علاوہ مجھے اور کوئی غلط فقرہ ملانا میرے لیے ممکن نہ رہا تھا اس نے کہا کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تمہاری جنگ کا کیا رہا؟ میں نے کہا کہ لڑائی برابر کی رہی کبھی ہم چوٹ کھاتے کبھی وہ۔ اس نے کہا وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں صرف ایک خدا کی عبادت کرو کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو اور ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے باپ دادا کرتے تھے۔ اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاکدامنی، صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو میں نے اس سے اس شخص ﷺ کے نسبت کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ اعلیٰ نسبت سے ہے اور رسول اپنی قوم میں اعلیٰ نسب میں سے ہی بھیجے جاتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی تو تم نے کہا نہیں میں کہتا

لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ. قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ. فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ. فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ. وَكَذَلِكَ أَمْرُ الإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ. فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ. وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ. فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ. فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ، لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ. وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةَ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى. فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ. فَإِذَا فِيهِ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ

ہوں اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں یہ سمجھتا کہ یہ شخص پہلے سے کہی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا تو تم نے کہا کہ نہیں میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ اپنے بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ یہ بات کہنے سے پہلے کیا تم اس کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے تھے تو تم نے کہا نہیں میں جان گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص لوگوں کے متعلق تو جھوٹ بولنے سے بچے اور خدا کے متعلق جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی پیروی کرنے والے مالدار ہیں یا غربا تم نے کہا غربا، تو غربا، ہی رسولوں کی پیروی کرتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے؟ تو تم نے کہا بڑھ رہی ہے تو ایمان کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اس کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھرتا بھی ہے تم نے کہا نہیں تو ایمان کا ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ اس کی تمازگی دلوں میں سما جاتی ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے کہا نہیں اور رسول وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے کہا کہ وہ تمہیں حکم دیتا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پوجا کرنے سے روکتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی، پاکدامنی کا حکم دیتا ہے اور جو کچھ تم نے بتایا اگر وہ سچ ہے تو جلد ہی وہ اس جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے جہاں میرے یہ قدم ہیں مجھے معلوم تھا کہ وہ نبی آنے والے ہیں لیکن یہ گمان

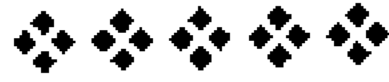
الرُّومِ. سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا. فَقُلْتُ لأَصْحَابِي: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الإِسْلَامَ. وَكَانَ ابْنُ النَّاظُورِ، صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ أُسْقِفَ عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ، يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ، أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ له بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ. قَالَ ابْنُ النَّاظُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ أَنَّ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلاَّ الْيَهُودُ، فَلاَ يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ

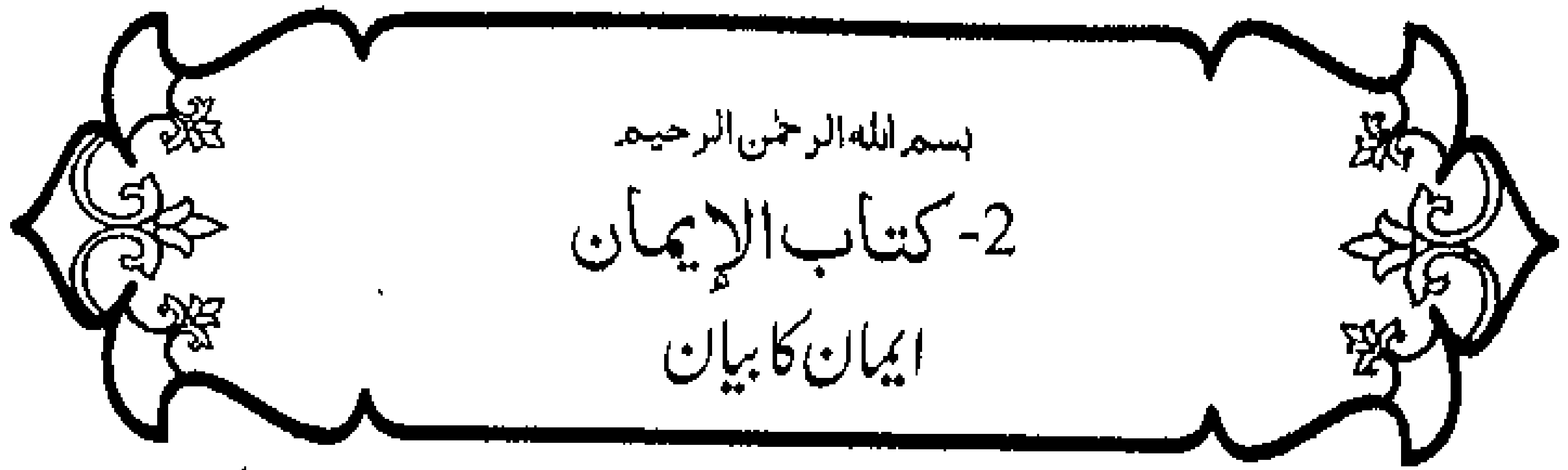
نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکوں گا تو ضرور ان کی زیارت کو حاضر ہوتا اور اگر میں ان کی بارگاہ اقدس میں ہوتا تو ان کے قدمین مبارک دھونے کا شرف حاصل کرتا پھر اس نے نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک منگوایا جو آپ ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے بصرہ کے گورنر کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل تک پہنچا دیا تھا۔ ہرقل نے اُسے پڑھا اس میں لکھا تھا: ''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ محمد ﷺ کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور رسول ہیں روم کے بادشاہ ہرقل کے لیے۔ اس پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام کی دعوت قبول کر لو تو سلامت رہو گے اللہ عزوجل تمہیں دگنا اجر عطا فرمائے گا اور اگر منہ پھیرو گے تو رعیت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور شرک نہ کریں اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھیں پس اگر یہ لوگ پھیریں تو کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو مسلمان ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہرقل اپنی بات کہہ چکا اور مکتوب مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے پاس بہت شور مچا اور ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ اس سے تو بنی اصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے اس کے بعد سے مجھے یقین ہو گیا کہ دین اسلام غالب آ کر رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دامن اسلام عطا فرما دیا۔ ابن ناطور جو ہرقل کی طرف سے

فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ، يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لاَ. فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مَلِكُ هَذِهِ الأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ، وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلاَحِ وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ، فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ، وَأَيِسَ مِنَ الإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ. فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ.

ایلیا کا حاکم اور شام کے عیسائیوں کا سردار تھا اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا (بیت المقدس) آیا تو ایک صبح افسردہ تھا اس کے مصاحب نے کہا ہم آپ کو افسردہ دیکھتے ہیں۔ ابن ناطور نے کہا کہ ہرقل ماہر نجوم تھا جب اس سے پوچھا گیا تو کہنے لگا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے۔ اس امت میں ختنہ کون لوگ کرتے ہیں؟ مصاحب نے جواب دیا سوائے یہودیوں کے کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا اور ان کی طرف سے آپ فکرمند نہیں آپ اپنے ملک کے شہر والوں کو لکھ بھیجے کہ تمام یہودیوں کو قتل کریں۔ اسی دوران ہرقل کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا جب اس نے ہرقل کو خبر دی تو اس نے کہا معلوم کرو کہ وہ ختنہ شدہ ہیں یا نہیں؟ لوگوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ شدہ ہیں۔ ہرقل نے پوچھا کہ عرب ختنہ کرتے ہیں! اس نے کہا ہاں وہ ختنہ کرتے ہیں تو ہرقل نے کہا کہ یہی شخص اس امت کا بادشاہ ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک مصاحب کو یہ بات لکھی جو اس کے علم نجوم میں اس کا ہم پلہ تھا۔ پھر ہرقل حمص کی جانب روانہ ہو گیا مگر ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اس کے پاس اس کے مصاحب کا جواب پہنچ گیا اس کی رائے بھی ہرقل کے موافق تھی کہ آپ ﷺ برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے محل میں بلایا اور دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ دروازہ بند کر دیے گئے وہ سامنے آیا اور کہنے لگا اے رومی سردارو اگر تم کامیابی اور ہدایت چاہتے ہو اور اپنی حکومت قائم رکھنا چاہتے ہو تو اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ جنگلی

گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند کر دیے گئے تھے جب ہرقل نے ان کی نفرت دیکھی تو ان کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا میں نے جو ابھی یہ بات کہی تھی محض یہ دیکھنے کے لیے کی تھی تم اپنے دین میں کس قدر مضبوط ہو جو میں اب دیکھ چکا۔ پس انہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے۔ ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔





بسم الله الرحمن الرحیم

2-كتاب الإيمان

ایمان کا بیان

1-باب الإيمَانِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ).

8 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رضي الله عنهما - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ).

فرمان نبوی ﷺ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ① گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ② اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ③ نماز قائم رکھنا ④ زکوۃ ادا کرنا ⑤ حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

2-باب أُمُورِ الإِيمَانِ

9 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ)

امور ایمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ زائد شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے''۔

3-باب الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

10 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - رضي الله عنهما - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ)

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا اور مہاجر وہ ہے جس نے ان امور کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے''۔

4-باب أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ.

11 عَنْ أَبِي مُوسَى - رضي الله عنه - قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟ قَالَ (مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ).

افضل اسلام کیا ہے؟

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا"۔

5-باب إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ

12 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - رضي الله عنهما - أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ قَالَ: (تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ).

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو ہر کسی کو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو"۔

6-باب مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

13-عَنْ أَنَسٍ-رضي الله عنه-عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ).

یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

7-باب حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الإِيمَانِ

14 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضي الله عنه - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ).

15 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الحديث بِعَيْنِهِ وَزَادَ فِي آخِرِهِ: (وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)

رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے باپ اور اولاد سے محبوب تر ہو جاؤں"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اس کے آخر میں باپ اور اولاد کے ساتھ تمام لوگوں (سے زیادہ عزیز) کا اضافہ کیا ہے۔

۸- بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ.

16 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ (ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا. وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ).

۹- بَابُ عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

17 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ (آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ).

18 - أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ - رضي الله عنه - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ (بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ،

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
(ڈاکٹر اقبال)

ایمان کی لذت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس میں تین باتیں ہوں گی اس نے ایمان کی لذت پالی ① اللہ اور اس کا رسول اسے دوسروں سے زیادہ محبوب ہو جائیں ② آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے ③ اور کفر میں واپس جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے''۔

انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے''۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت موجود تھی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا ''مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے ② چوری نہیں کرو گے ③ زنا نہیں کرو گے ④ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے ⑤ دانستہ کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے ⑥ اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل

فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ). فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ

جائے تو اس گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور جو ان میں کسی گناہ میں مبتلا رہے پھر اللہ اس پر پردہ ڈالے رکھے تو وہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے تو معاف فرما دے اور چاہے تو سزا دے ہم نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔

10- بَابٌ مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

19- عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ).

فتنوں سے بھاگنا دین کا حصہ ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا''۔

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ).

20- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ (إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا).

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا علم تمہاری نسبت زیادہ ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اُن امور کا حکم فرماتے جو وہ کر سکتے تھے لوگ عرض گزار ہوتے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ عزوجل نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو معاف فرما دیا تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ ناراضگی آپ ﷺ کے چہرہ پرنور پر ظاہر ہو گئی پھر فرمایا کہ ''میں تم میں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں''۔

12- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

21- عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اہلِ ایمان کی اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے پر فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

رضی الله عنه - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ. وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ. ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا - أَوِ الْحَيَاةِ. شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً)

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائے گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لو پس جہنم سے نکال لیے جائیں گے وہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر وہ نہر حیات میں ڈالے جائیں گے (امام مالک کو شک ہے کون سا لفظ تھا) پس وہ اگیں گے جیسے کہ ندی کے کنارے دانہ اگتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد پیچدار نکلتا ہے''۔

22 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ. وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ. وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ) . قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (الدِّينَ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں اور وہ قمیض پہنے ہوئے ہیں بعض کی قمیض سینے تک اور بعض کی کچھ نیچے تک اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میرے سامنے لائے گئے ہیں جن پر قمیض تھی جسے زمین پر گھسیٹ رہے تھے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر لیتے ہیں فرمایا کہ: ''دین''۔

13 - باب الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ.

حیا ایمان کا حصہ ہے

23 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحتیں کر رہا تھا (کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا حصہ ہے''۔

14 - باب (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ).

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو

24 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

ﷺ. قَالَ (أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ).

نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں۔ تو جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

15-باب مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے

25- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ (إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ). قِيلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: (الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ). قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: (حَجٌّ مَبْرُورٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل فضیلت میں سب سے زیادہ ہے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان لانا عرض کی گئی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا عرض کی پھر کون سا؟ فرمایا حج جو برائیوں کی آلائش سے پاک ہو۔

16-باب إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ

جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو

26- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: (أَوْ مُسْلِمًا). فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: (أَوْ مُسْلِمًا). فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ (يَا سَعْدُ، إِنِّي

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ مال عطا فرمایا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ خود بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جبکہ وہ مجھے ان سب میں زیادہ پسند تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ فلاں کا کیا معاملہ ہے جبکہ میں اسے مومن سمجھتا ہوں فرمایا "یا مسلمان" تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس بات نے مجھے مجبور کیا میں پھر عرض گزار ہوا فلاں کے متعلق کیا معاملہ ہے جبکہ خدا کی قسم میری نظر میں وہ تو وہ مومن ہے فرمایا "یا مسلمان" پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو کچھ میں اس کے متعلق جانتا تھا اس بات نے

وَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ)

مجھ پر غالب آیا تو میں نے اپنی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے پیارا ہوتا ہے اس اندیشے سے کہ مبادا اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں دھکیل دے۔

17- بَاب كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ

خاوند کی ناشکری کفر اور یہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے

27- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ). قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ (يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میں نے دوزخ میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں“ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا وہ اللہ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ اپنے خاوند کا کفر کرتی ہیں اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں وہ اس طرح کہ اگر تم ساری عمر عورت سے اچھا برتاؤ کرو پھر وہ تم سے کوئی بات ناگوار پہنچے تو کہتی ہیں میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔

18- بَاب الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ

شرک کے سوا گناہ جاہلیت کے کام ہیں مرتکب کافر نہیں ہوتا

28- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَابَبْتُ رَجُلًا، فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تم اسے ماں کا طعنہ دیتے ہو تم میں ابھی تک جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہاری ماتحتی میں دیا ہے پس جس شخص کا بھائی اس کی ماتحتی میں ہو تو وہ اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اور انہیں ایسی مشقت

فَأَعِينُوهُمْ) میں نہ ڈالو جوان پر گراں ہو اور اگر مشقت دو تو ان کی مدد کرو"۔

فائدہ: واضح ہو کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس شخص کو محض اتنا کہا تھا کہ اسے سیاہ فام عورت کے بیٹے - یہ بات گالی میں شمار نہیں ہوتی لیکن ہماری تعلیم کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور جاہلیت کی باتوں میں شامل فرمایا ہے۔

19-باب (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)

اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح کرادو

29- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ). فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: (إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب "مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ لڑ پڑیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل کے متعلق تو صحیح ہے لیکن مقتول کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔

20-باب ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ.

ایک ظلم دوسرے سے کم تر ہے

30- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتِ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملایا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عرض کی ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہ آیت نازل فرمائی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے"۔

21-باب عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ.

منافق کی علامت

31-عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ (آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منافق کی تین علامتیں ہیں ① بات کرے تو جھوٹ بولے ② وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے ③ اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے"

32-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ (أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا. وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس شخص میں چار باتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے ① جب اُس کے پاس امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے ③ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب لڑے تو بے ہودہ گوئی کرے''۔

22-باب قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے

33-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ- (مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شب قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے''۔

23-باب الْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ۔

جہاد ایمان کا حصہ ہے

34-وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي، أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اس کا ذمہ لیا ہے جو اس کی راہ میں نکلے اور گھر سے اس لیے نکلے کہ وہ مجھ (اللہ) پر ایمان رکھتا ہے اور رسولوں کی تصدیق کرتا ہے تو اسے اجر وثواب و مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاتا ہوں یا جنت میں داخل کرتا ہوں'' (شہادت دے کر) (نبی کریم ﷺ) نے فرمایا اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں مجاہدوں کے کسی لشکر میں شامل ہونے سے نہ رکتا کیونکہ میری تمنا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جاؤں''۔

24-باب تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ۔

رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا حصہ ہے

35-وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ (مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ماہ رمضان میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

25-باب صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الإِيمَانِ.

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

36-وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

26-باب الدِّينُ يُسْرٌ.

دین آسان ہے

37-وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلاَّ غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین کو مشکل بنائے گا تو یہ اس پر غالب آ جائے گا پس تم سیدھے رہو (اس کے) قریب رہو اور بشارت قبول کرو (کہ اتنا آسان دین ملا) اور صبح وشام کی عبادت اور خیرات سے مدد حاصل کرو۔

27-باب الصَّلاَةُ مِنَ الإِيمَانِ.

نماز ایمان کا حصہ ہے

38-عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ- أَوْ قَالَ: أَخْوَالِهِ- مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلاَةٍ صَلاَّهَا صَلاَةَ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننھیال جو انصار میں سے تھے اُن کے یہاں اترے اور سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے البتہ چاہتے تھے کہ بیت اللہ کو قبلہ مقرر کر دیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے پہلی نماز جو بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے

مَعَهُ. فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ، وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ. فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَأَهْلُ الْكِتَابِ. فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ.

ساتھ نماز پڑھنے والوں میں کسی کا گزر ایک مسجد والوں کے پاس سے ہوا جو بیت المقدس کی طرف رخ کیے ہوئے تھے اور حالت رکوع میں تھے تو اس شخص نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ جبکہ آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تو یہود اور دوسرے اہل کتاب اسے پسند کرتے تھے مگر جب آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف کی طرف رُخ فرمایا تو یہ بات انہیں گراں گزری۔

28-بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ.

آدمی کا بہترین اسلام

39 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - يَقُولُ (إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی اسلام قبول کر لے اور اسلام پر بخوبی عمل پیرا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے بعد معاوضہ دیا جاتا ہے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا تک ہے اور برائی کا بدلہ برائی کے برابر اور اللہ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرمائے"۔

29-بَابُ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے

40 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ - دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: (مَنْ هَذِهِ). قَالَتْ: فُلَانَةٌ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، قَالَ: (مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا). وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت موجود تھی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کی فلاں عورت ہے پھر اس کی نمازوں کا ذکر کرنے لگیں فرمایا ٹھہر جاؤ۔ اعمال مقدور بھر ہی کرو اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا (ثواب دینے سے) تم تھک

صَاحِبُهُ.

جاتے ہو(عبادت سے) اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت محبوب ہے جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ کرے"۔

30-باب زِيَادَةِ الإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

41 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ (يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی (ایمان) ہوگی وہ جہنم سے ضرور نکال لیا جائے گا اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی بھلائی ہوگی اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا"۔

42 - عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لاَتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. قَالَ أَيُّ آيَةٍ هِيَ؟ قَالَ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا). قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ- وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپ حضرات اپنی کتاب میں ایک آیت پڑھتے رہتے ہیں اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا وہ کون سی آیت ہے؟ کہا "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس دن کو بھی جانتے ہیں اور اس مقام کو بھی جانتے ہیں جہاں یہ آیت نازل ہوئی یہ بروز جمعہ نازل ہوئی جب آپ ﷺ عرفات میں مقیم تھے۔

31-باب الزَّكَاةُ مِنَ الإِسْلاَمِ.

زکوۃ اسلام کا حصہ ہے

43 - عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ- مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ، وَلاَ نَفْقَهُ مَا يَقُولُ

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں میں سے ایک شخص پراگندہ بالوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو

حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ). فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا، قَالَ: (لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - (وَصِيَامُ رَمَضَانَ). قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ، قَالَ: (لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ). قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - الزَّكَاةَ. قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ: (لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ). قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلاَ أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -(أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)

سنتے تھے لیکن یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ وہ نزدیک ہوا تو پتا چلا کہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہیں فرمایا نہیں مگر جو تم بخوشی پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان کے روزے رکھنا'' عرض گزار ہوا کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہیں فرمایا نہیں'' مگر جو تم بخوشی رکھو'' اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے فرمایا نہیں مگر جو بخوشی خیرات کرو۔ پھر وہ شخص مڑا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا خدا کی قسم میں نہ ہی اس میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔

32-باب اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الإِيمَانِ

جنازہ کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے

44 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - قَالَ (مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا، وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ گیا اور حالت ایمان میں بہ نیت ثواب نماز و دفن سے فراغت تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو اس پر نماز پڑھے اور قبل دفن ہی واپس آ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔

33-باب يَحْبَطُ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ.

مومن کا ڈرنا کہ کہیں اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے خبر بھی نہ ہو

45 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (سِبَابُ الْمُسْلِمِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا

فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ).

کفر ہے"۔

46-عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: (إِنِّي خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ).

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں شب قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آدمی لڑ رہے تھے تو وہ اٹھالی گئی اور شاید یہی تمہارے لیے بہتر ہے اب اُسے ستائیسویں، انتیسویں اور اکیسویں رات میں تلاش کرو۔

34-بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الإِيمَانِ وَالإِسْلاَمِ وَالإِحْسَانِ۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ سے ایمان، اسلام اور احسان کے بارے پوچھنا

47-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ - بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ قَالَ (الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ) ـ قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ قَالَ (الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ). قَالَ مَا الإِحْسَانُ قَالَ (أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ). قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ (مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلاَّ اللهُ). ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ ﷺ - (إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر اس سے ملنے پر اس کے رسولوں پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ وہ پھر عرض گزار ہوا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ وہ پھر عرض گزار ہوا احسان کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے وہ عرض گزار ہوا قیامت کب ہے؟ فرمایا مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں کہ جب لونڈی

الآيَة. ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ (رُدُّوهُ). فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا. فَقَالَ (هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ).

اپنے آقا کو جنے گی اور جب چرواہے عالیشان عمارتوں میں رہنے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے اور پانچ چیزیں ہیں جن کو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا پھر نبی کریم ﷺ نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ۔ پھر وہ چلا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اُسے واپس بلاؤ لیکن وہ نظر نہ آیا آپ ﷺ نے فرمایا'' وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے''۔

فائدہ: یہاں نبی کریم ﷺ کا ارشاد فرمانا کہ مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہے مراد یہ ہے کہ علم قیامت کے متعلق میں بھی اتنا ہی علم رکھتا ہوں جتنا تم یعنی جبرائیل علیہ السلام۔ واضح ہو کہ آپ کا یہ فرمانا بطور عاجزی بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے قیامت کا وقت لوگوں پر ظاہر کرنا مقصود نہ تھا۔ چنانچہ مذکورہ فقرہ سے کسی بھی طرح آپ کے علم کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ آپ ﷺ نے علم ہونے کا انکار نہیں فرمایا۔

35-باب فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ.

دین کی خاطر گناہوں سے دور رہنے کی فضیلت

48-عَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَقُولُ (الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ. أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ).

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں پس جو ان مشتبہ چیزوں سے دور رہا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا جیسے وہ چراگاہ جو شاہی چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے اور اندیشہ ہے کہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے خبردار اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان لو کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہ دل ہے۔

36-باب أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الإِيمَانِ

49 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ (مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ). قَالُوا رَبِيعَةُ. قَالَ (مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلاَّ فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ، نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ. وَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ. قَالَ: (أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ). قَالَ: (شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ). وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ. وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ (احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَائَكُمْ).

خمس کا ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا "تم کس قوم یا جماعت سے ہو" وہ عرض گزار ہوئے ربیعہ سے۔ فرمایا ایسے وفد اُس جماعت کو خوش آمدید نہ رسوا ہو نہ شرمندہ۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینے کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں آ سکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ ہے پس آپ ہمیں ایسی بنیادی بات حکم فرمائیں جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بتا دیں اور اس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: "گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ شراب سازی کے چار برتنوں سے ① بڑے مٹکوں ② کدو کے پیالوں ③ لکڑی کے روغنی برتن ④ اور تارکول لگے ہوئے مرتبان۔ فرمایا انہیں یاد کرلو اور اپنے پچھلے والوں کو بتا دینا۔

37-باب مَا جَاءَ أَنَّ الأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ.

50- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَدِيثُ إِنَّمَا

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہونے کی وضاحت کا بیان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث کہ "اعمال

الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ وَزَادَ هُنَا بَعْدَ قَوْلِهِ: (وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ) وَسَرَدَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

کا دارومدار نیت پر ہے" پہلے گزر چکی اب اس جگہ کہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی کے بعد یہ اضافہ ہے پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی پھر انہوں نے باقی حدیث کو بیان کیا جو پہلے گزر چکی ہے۔

51- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ).

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے"۔

38- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الدِّينُ النَّصِيحَةُ.

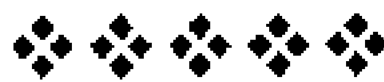
نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ دین خیر خواہی ہے

52- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر بیعت کی"۔

53- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ. فَشَرَطَ عَلَيَّ (وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ). فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا مجھے اسلام پر بیعت فرمالیجیے آپ ﷺ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ ہونے کا عہد لیا پس میں نے اس بات پر حضور ﷺ سے بیعت کر لی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

3- کتاب العلم

علم کا بیان

1-باب فَضْلِ الْعِلْمِ۔

علم کی فضیلت

54- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ- فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ- يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ، فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: (أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ). قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (فَإِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ). قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ (إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی مجلس بابرکت میں لوگوں سے کچھ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اپنی گفتگو مبارک جاری رکھی تو بعض حضرات کہنے لگے کہ حضور ﷺ نے اس کی بات ناپسند فرمائی ہے جبکہ بعض کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرما چکے جو فرمایا "قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے" وہ اعرابی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں فرمایا "جب امانت کو ضائع کیا جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی گئی امانت کو کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا"۔

2-باب مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ۔

جب علمی بات کہنے کیلئے آواز بلند کرے

55- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ- عَنَّا فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلاَةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا. فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: (وَيْلٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے ہو گئے آپ ﷺ ہم تک اس وقت پہنچے جب ہم پر نماز کا وقت تنگ ہو گیا تھا اور ہم جلدی جلدی وضو کر رہے تھے اپنے پیروں پر مسح

لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ). مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا.

کر رہے تھے یہ ملاحظہ فرما کہ آپ ﷺ نے با آواز بلند سے دو یا تین مرتبہ فرمایا ''ایڑیوں کی دوزخ سے خرابی ہے''۔

3- باب طَرْحُ الإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

علمی معلومات کی آزمائش کے لیے امام کا اپنے ساتھیوں سے مسئلہ پوچھنا

56 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ). فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ (هِيَ النَّخْلَةُ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال ایک مسلمان کی سی ہے مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کی طرف خیال کرنے لگے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی پھر لوگ عرض گزار ہوئے آپ خود بتا دیجیے کہ وہ کون سا ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے''۔

4- باب: الْقِرَاءَةُ وَالْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ:

محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا

57 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ - مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ. فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ. (قَدْ أَجَبْتُكَ). فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلاَ تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: (سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا پھر عرض گزار ہوا آپ اصحاب میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟ نبی کریم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے ہم نے کہا یہ تکیہ لگائے ہوئے حضرت محمد ﷺ ہیں اس شخص نے کہا اے ابن عبدالمطلب آپ ﷺ نے فرمایا کہو میں جواب دوں گا وہ عرض گزار ہوا میں آپ سے شدت سے ایک بات دریافت کروں گا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں فرمایا جیسے دل چاہے پوچھو

فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ: (اللّٰهُمَّ نَعَمْ). قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: (اللّٰهُمَّ نَعَمْ). قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: (اللّٰهُمَّ نَعَمْ). قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اللّٰهُمَّ نَعَمْ). فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ.

''عرض گزار ہوا میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا ''ہاں'' عرض کی میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن و رات میں پانچ نمازیں پڑھیں فرمایا ''ہاں خدا گواہ ہے'' عرض کی میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے سال میں اس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں اللہ گواہ ہے عرض گزار ہوا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں میں تقسیم فرمائیں فرمایا ہاں خدا گواہ ہے اس شخص نے کہا میں اس پر ایمان لایا جو آپ لے کر آئے ہیں۔ میں اپنی قوم کی طرف سے آیا ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں قبیلہ سعد بن ابی بکر کا بھائی ہوں۔

58- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلاً، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ. قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ - أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک مکتوب مبارک ایک آدمی کو دے کر حکم فرمایا کہ اسے بحرین کے حاکم کے سپرد کر دو اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے'' جب اس نے اسے پڑھا پھر پھاڑ دیا۔ راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں بد عا فرمائی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

فائدہ: کسریٰ کی شان رسالت میں توہین کو گستاخی کا انجام یہ ہوا کہ پروردگار عالم نے اس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے فرما دیئے اور اس کی فوجوں کو ہر جگہ ذلت و عبرت کا نشان بننا پڑا۔ چنانچہ گستاخانِ رسول کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے کہ قیصر و کسریٰ جیسی عظیم حکومتیں بھی گستاخی کی سزا سے نہ بچ سکیں تو یہ کس شمار میں ہیں۔

59 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے

النَّبِيُّ ﷺ - كِتَابًا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلاَّ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

ایک مکتوب مبارک لکھا یا لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ بغیر مہر لگے خط نہیں پڑھتے بس آپ ﷺ نے چاندی کی مہر بنوائی جس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گویا اب بھی آپ کے دستِ مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث مبارکہ بھی اسی ہی احادیث میں سے ہے جو تصور شیخ کی اصل ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمہ وقت اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے تصور میں گم رہتے تھے۔

60 - عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ - فَأَمَّا أَحَدُهُمَا: فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الآخَرُ: فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ: فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: (أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاَثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَاسْتَحْيَا، فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ، فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ).

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے ہمراہ تھے کہ تین اشخاص آئے دو بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے جبکہ ایک چلا گیا۔ ان دو میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں اشخاص کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف متوجہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ عطا فرما دی دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا فرمائی۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی اس اعراض فرمایا"۔

5- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ)

بعض اوقات جسے بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

61 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَعَدَ عليه السَّلاَمُ عَلَى بَعِيرِهِ، وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ - أَوْ بِزِمَامِهِ - ثُمَّ قَالَ: (أَيُّ يَوْمٍ هَذَا).

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ پر رونق افزا تھے اور اس کی مہار ایک شخص نے تھامی ہوئی تھی فرمایا "آج کون سا دن ہے" ہم یہ سوچ کر

فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ). قُلْنَا: بَلَى، قَالَ (فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا). فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: (أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟). قُلْنَا بَلَى، قَالَ: (فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ).

خاموش رہے کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہوگا فرمایا'' کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم یہ سوچ کر خاموش رہے کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہو گا۔ فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں فرمایا ''تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے لیے اس شہر اس مہینہ اور اس دن کی حرمت ہے جو حاضر ہے وہ یہ خبر غائب تک پہنچا دے کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ حاضر خبر ایسے تک بھی پہنچا دیتا ہے جو بات کو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

6-بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

نبی کریم ﷺ کا وعظ و نصیحت مناسبت کے ساتھ فرمانا کہ لوگ گھبرا نہ جائیں

62-عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ - يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمانے کیلئے دن مقرر فرما رکھے تھے ہمارے اکتا جانے کے اندیشہ سے۔

63 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آسانی پیدا کرو، سختی نہ اپناؤ خوشخبری سناؤ، ڈرا کر متنفر نہ کرو''۔

7-بَابُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

اللہ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے

64 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ - يَقُولُ: (مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا اللہ ہے اور یہ

لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰہِ)۔

امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اس کی مخالفت قیامت تک اسے نقصان نہ پہنچا سکیں گے''۔

8-باب الْفَهْمِ فِی الْعِلْمِ۔

علم میں سمجھ

65- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ - فَأُتِیَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ: (إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً) وذكر الحديث وزاد فی هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَسَكَتُّ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے جُمار لایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ درختوں میں سے ایک درخت ہے، پوری حدیث انھوں نے ذکر کی اور روایت میں یہ اضافہ ہے اس وقت میں قوم میں سے سب سے چھوٹا تھا تو میں خاموش رہا۔

9-باب الِاغْتِبَاطِ فِی الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم وحکمت میں رشک کرنا

66- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰہُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰی هَلَكَتِهِ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰہُ الْحِكْمَةَ، فَهُوَ يَقْضِی بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو اشخاص کے متعلق ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا ہو وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے علم و حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

10-باب قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ (اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کتاب کا علم دے

67- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ- وَقَالَ: (اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: اے اللہ اسے کتاب کا علم دے۔

11-باب مَتٰی يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

نوعمر کا سماع کب صحیح ہے

68- وَعَنْهُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰی حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک دن میں گدھی پر سوار ہو کر آیا جب کہ میں قریب البلوغ تھا

الاِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ - يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ. فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں بغیر کسی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے پس میں کسی صف کے آگے سے گزرا اور اپنی گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا تو مجھے کسی نے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔

69 - عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ - مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي، وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ، مِنْ دَلْوٍ.

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ڈول سے پانی لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی تھی اس وقت میں پانچ برس کا تھا۔

12 - باب فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

70 - عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: (مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِينِ اللّٰهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ).

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت و علم عطا فرما کر مبعوث فرمایا اس کی مثال تیز بارش کی سی ہے جو صاف وعمدہ زمین پر برسے تو وہ پانی کو جذب کر لے اور گھاس اور خوب سبزہ اُگائے جبکہ زمین کا سخت حصہ پانی روک لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔ اور کچھ بارش زمین کے ایسے حصے پر پڑی ہے جو صاف اور چٹیل میدان تھا وہ نہ پانی روکے نہ ہی سبزہ اُگائے پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس سے فائدہ اٹھایا جو اللہ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ یعنی اس نے سیکھا اور سکھایا جبکہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر بھی اس طرف نہ دیکھا اور اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جو اللہ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔

13- بابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

71- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ- (إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا).

علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا پھیل جانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت مسلط ہو جائے گی شراب نوشی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

72 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَقُولُ: (مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا جہالت پھیل جائے گی زنا عام ہو جائیگا عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مرد گھٹ جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد کفیل ہوگا۔

14- بابُ فَضْلِ الْعِلْمِ.

علم کی فضیلت

73 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ - يَقُولُ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ). قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (الْعِلْمَ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے سامنے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا میں نے اسے پی لیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی دیکھی پھر میں نے باقی بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا: ''علم''۔

15- بابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا.

جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا

74 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. فَقَالَ: (اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ). فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ. فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: (ارْمِ وَلاَ حَرَجَ). فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ - عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلاَّ قَالَ: (افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ).

کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں رک گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال پوچھ لیں ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا مجھے معلوم نہ ہوا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اب ذبح کرلو۔ دوسرا آ کر عرض گزار ہوا مجھے معلوم نہ ہوا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اب کنکریاں مارلو۔ نبی کریم ﷺ سے جس چیز کے بھی پہلے یا بعد میں کر لینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو کچھ حرج نہیں"۔

16-بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ.

جس نے ہاتھ یا سر کے اشارہ سے استفتاء کا جواب دیا

75- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: (يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا، كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ حرج کیا ہے؟ تو اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

76- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ. فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ - وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (مَا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے (نماز کسوف کے لیے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ میں نے عرض کی کوئی نشانی ہے پس انہوں نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں میں بھی کھڑی ہو گی (نماز کے لیے) یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے

مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. فَأُوحِيَ إِلَيَّ: أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ- قَرِيبَ. لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ. فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ -أَوِ الْمُوقِنُ. لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ جَائَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ، ثَلَاثًا. فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ. لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ- فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ).

لگی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر فرمایا کوئی چیز نہیں جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو ان کو میں نے اس جگہ دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی پس مجھ پر وحی فرمائی گئی قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ جیسے مسیح دجال کے فتنہ یا اس کے قریب فتنے سے۔ راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں حضرت اسماء نے کیا لفظ کہا تھا۔ کہا جائے گا تو ان صاحب کے متعلق کیا جانتا ہے۔ راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں حضرت اسماء نے کیا کہا ایمان والا یا یقین رکھنے والا۔ وہ کہے گا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی وہ تین بار یہی کہے گا یہ محمد مصطفی ﷺ ہیں تو کہا جائے گا تو آرام سے سو جا معلوم تھا کہ تو ان پر ایمان رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا راوی کہتا ہے مجھے نہیں معلوم حضرت اسماء نے کیا لفظ کہا تھا وہ کہے گا میں کچھ نہیں جانتا ہاں لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر چیز کا مشاہدہ کروایا یہاں تک کہ جنت دوزخ کا بھی۔ بے شک نگاہِ مصطفی جو کچھ دیکھتی ہے وہ کسی کی بساط میں نہیں۔

17-باب الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ.

کسی درپیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا اور اپنے گھر والوں کو اس کی تعلیم دینا

77 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواھاب بن عزیز کی صاحبزادی سے شادی کی تو ایک عورت نے ان کے پاس آ کر کہا کہ میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ

بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟). فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ.

18- بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ.

78- عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ. فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا. فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: (لاَ). فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ.

19- بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ.

79- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ:

پلایا ہے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ تو مجھے علم ہے کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے اس سے پہلے کبھی بتایا۔ پس حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بارگاہ رسالت مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو سکتا ہے جب یہ کہہ دیا گیا پس حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس عورت کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔

علم کے لیے باری مقرر کرنا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو امیہ بن زید کے گاؤں کا تھا جو مدینہ کی اونچائی کی طرف واقع تھا ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں باری باری حاضر ہوتے ایک روز وہ آتا ایک روز میں۔ جس دن میں حاضر ہوتا اس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں اُسے لا کر دیتا اور جب وہ حاضر ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا۔ ایک روز میرا انصاری دوست حاضر بارگاہ ہوا واپس آ کر زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا وہ (عمر) یہاں ہیں؟ میں گھبرا کر نکلا تو وہ بولا کہ شدید صدمہ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

نصیحت اور تعلیم کے وقت ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا

حضرت ابو مسعود انصاری نے فرمایا "ایک آدمی عرض

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: (أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ).

گزارش ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے (باجماعت) نماز پڑھنا دشوار ہے کیونکہ فلاں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نصیحت والے دن سے زیادہ حالت غضب میں نہیں دیکھا فرمایا اے لوگو تم متنفر کرتے ہو (دین سے) تم میں سے جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی رکھے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

80 - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ (اعْرِفْ وِكَاءَهَا. أَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا. وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ). قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ. أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ (وَمَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا). قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ (لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ).

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے گری ہوئی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بندش اور تھیلی کو پہچان لو اور ایک سال تک اس کی منادی کرو پھر اس سے فائدہ حاصل کر لو اگر اس دوران اس چیز کا مالک آ جائے تو اس کے سپرد کر دو، پھر اس شخص نے پوچھا گمشدہ اونٹ کے بارے میں؟ تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ رخسار مبارک یا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟ اس کا مشکیزہ اس کی ٹانگیں اس کے پاس ہیں گھاٹ سے پانی پی لے گا درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اُس کے پاس آ جائے گا۔ عرض کی گئی گمشدہ بکری کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہاری یا تمہارے بھائی (مالک) یا بھیڑیئے کی ہے''۔

81 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ (سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ؟). قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: (أَبُوكَ حُذَافَةُ). فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: (أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ). فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایسے سوالات پوچھے گئے جو آپ کو ناپسندیدہ تھے۔ جب ایسے سوالات کی تکرار ہوتی تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر فرمایا جو چاہو پوچھ لو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے'' پھر فرمایا دوسرے شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون

فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ہے؟ فرمایا: ''تمہارا باپ سالم جوشیبہ کا غلام ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارکہ کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

20-بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ.

جو سمجھانے کے لیے بات تین مرتبہ دہرائے

82-عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا، حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ ثَلَاثًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اہم بات کرتے تو تین مرتبہ دہراتے تا کہ وہ خوب یاد ہو جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو انہیں تین دفعہ سلام فرمائے۔

21-بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ.

آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

83 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا، فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ).

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے دگنا اجر ہے ① وہ شخص جو اہل کتاب ہو اپنے نبی پر اور پھر محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لایا ② وہ غلام جو اپنے رب اور اپنے مالکوں کے حقوق ادا کرتا رہے ③ ایسا شخص جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس سے وطی کرے اسے زیور ادب و تعلیم سے آراستہ کر کے آزاد کر دے پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دہرا ثواب ہے۔

22-بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ.

امام کا عورتوں کو سمجھانا

84-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ کے ہمراہ

نَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ. وَبِلاَلٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے اس خیال سے کہ عورتوں تک خطبہ کی آواز نہ پہنچی ہو اس لیے آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا تو کوئی عورت بالی ڈالنے لگی تو کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی حضرت بلال وہ اپنے کپڑوں کے پلو میں سمیٹنے لگے۔

23-باب الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيثِ.

84 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ).

علم حدیث کی حرص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ بروز قیامت کون آپ کی شفاعت کا زیادہ حق دار ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو ہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ سب سے پہلے تم ہی مجھ سے اس چیز کے متعلق سوال کرو گے کیونکہ میں نے تم میں حدیث کی انتہائی حرص دیکھی ہے۔ بروز قیامت میری شفاعت کا وہ حقدار ہوگا جس نے دل وجان کی گہرائی سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا''۔

24-باب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ.

86 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. يَقُولُ: (إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا، يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالاً، فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا).

علم کیسے اٹھالیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے واپس لے لے بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امام بنائیں گے اور ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

25-باب یُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ یَوْمًا فِی الْعِلْمِ۔

87-عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ. قَالَ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِیِّ ﷺ. غَلَبَنَا عَلَیْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا یَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ. فَوَعَدَهُنَّ یَوْمًا لَقِیَهُنَّ فِیهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِیمَا قَالَ لَهُنَّ: (مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَیْنِ؟ فَقَالَ: (وَاثْنَیْنِ). وَفِی رِوَایَةٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: (لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ).

کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے الگ دن مقرر کیا جائے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند عورتیں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں مرد آپ ﷺ کی جانب ہم سے سبقت لے گئے لہٰذا ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک دن مقرر فرما دیا چنانچہ اس دن نصیحت فرمائی اور شرعی احکام بتائے اور ان سے فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے فرمایا کہ دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ تین بچے جو یعنی بلوغ کی عمر تک نہ پہنچے ہوں۔

26-باب مَنْ سَمِعَ شَیْئًا فَرَاجَعَ حَتَّى یَعْرِفَهُ۔

88-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ. قَالَ: (مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَوَلَیْسَ یَقُولُ اللهُ تَعَالَى: (فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا) فَقَالَ: (إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ یَهْلِكْ).

ایک بات سننے کے بعد سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھنا یہاں تک کہ سمجھ جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض ہوا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ''عنقریب اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا''۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اعمال کا پیش ہونا ہے لیکن جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی تو وہ ہلاک ہوا''۔

27-باب لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

89 - عَنْ أَبِی شُرَیْحٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ،

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے دن ایک ایسا ارشاد محفوظ کیا جسے

يَقُولُ قَوْلًا، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ).

میں نے کانوں سے سنا اور دل میں محفوظ کر لیا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب آپ ﷺ یہ ارشاد فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا ہے پس یہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہاں خونریزی کرے اور اس کا درخت کاٹے اگر کوئی اللہ کے رسول کے فعال کو دلیل بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی مگر تمہیں اس کی اجازت نہیں۔ اور مجھے بھی دن دن میں کچھ گھڑی کے لیے اجازت تھی پھر آج اس کی حرمت اسی طرح ہوگئی جیسی کل تھی۔ جو یہاں حاضر کو چاہیے کہ یہ بات غائب تک پہنچادے''۔

28-باب إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا گناہ

90- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

91 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ).

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ''جو میرے متعلق ایسی بات جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ آگ کے اندر اپنا ٹھکانہ بنالے''۔

92 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا

فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ).

29- بَاب كِتَابَةِ الْعِلْمِ.

93- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ - وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ). فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: (اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِلَّا الْإِذْخِرَ، إِلَّا الْإِذْخِرَ).

94- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَجَعُهُ قَالَ: (ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ). قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللهِ حَسْبُنَا. فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ.

کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے"۔

علمی باتیں لکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل اور ہاتھی کو روک دیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کو ان (کفار) پر غالب فرما دیا۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ خبردار! یہ میرے لیے بھی دن میں کچھ گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ خبردار! اور اس گھڑی کے بعد حرام ہو گیا نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ وہاں گری ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے اس کو دو میں سے ایک کا اختیار ہے دیت لے لے اور چاہے تو قصاص۔ پس اہل یمن کے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ بھی لکھ دیجیے فرمایا ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مگر اذخر (خوشبودار گھاس) کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اذخر کے سوا اذخر کے سوا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ زیادہ علیل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس لکھنے کا سامان لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو

قَالَ (قُومُوا عَنِّي، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ).

ہمارے لیے کافی ہے تو اس پر کافی اختلاف ہوا اور شور وغل ہوا تو فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔

30-باب الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ.

رات کو تعلیم ونصیحت:

95 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: (سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ).

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھول دیے گئے ان حجرے والیوں کو جگا دو دنیا میں لباس پہننے والی اکثر ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی"۔

31-باب السَّمَرِ بِالْعِلْمِ.

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

96 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: (أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری عمر مبارک میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا "کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ آج کی رات سے ایک صد سال بعد کوئی شخص بھی باقی نہ رہے گا جو آج زمین پر موجود ہے۔

97 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: (نَامَ الْغُلَيِّمُ). أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا، ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری اور اس رات نبی کریم ﷺ ان کے پاس ہی تھے پس نبی کریم ﷺ عشاء ادا کی پھر اپنے دولت کدہ تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر استراحت فرمانے لگے پھر بیدار ہوئے اور فرمایا کیا بچہ سو گیا ہے؟ یا کچھ اس جیسا ہی لفظ فرمایا پھر نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی داہنی

حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

طرف کر لیا پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں استراحت فرمانے لگے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے بعد نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

فائدہ: واضح ہو کہ یہ آپ ﷺ کے خصوصی فضائل میں سے ہے کہ سونے سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

32-باب حِفْظِ الْعِلْمِ۔

علم کو حفظ کرنا

98 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ. وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا. ثُمَّ يَتْلُو: (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ) إِلَى قَوْلِهِ (الرَّحِيمُ) إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ. وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِهِ. وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیات نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت فرمائی ”بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت......الرحیم تک“ بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو بازار میں خرید و فروخت میں مصروف رہتے ہیں اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام میں لگے رہتے ہیں جبکہ ابو ہریرہ اپنا پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا ہے جبکہ دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد کر لیتا جو دوسرے نہیں رکھ سکتے تھے۔

99 - وَعَنْهُ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ. قَالَ (ابْسُطْ رِدَاءَكَ) فَبَسَطْتُهُ. قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: (ضُمَّهُ) فَضَمَمْتُهُ. فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے بکثرت ارشادات سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں فرمایا اپنی چادر بچھاؤ بس میں نے اسے بچھا دیا پس آپ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے لپ بھر کر ڈالی اور فرمایا اسے اپنے اوپر لپیٹ لو میں نے اسے لپیٹ لیا تو اس کے بعد کسی چیز کو نہ بھولا۔

فائدہ: معلوم ہوا بارگاہ رسالت میں استغاثہ پیش کرنا اور مدد چاہنا ہرگز شرک نہیں کیونکہ آپ ﷺ کی نعمتوں کو تقسیم کرنے پر مامور فرمائے گئے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ عطا فرمانے پر بھی قدرت و اختیار رکھتے ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی چادر میں لپ بھر کر ایسی چیز ڈالی جو کسی کو نظر نہ آئی تھی اور اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ کا حافظہ بہت بہتر ہو گیا۔

100 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وِعَائَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا جبکہ دوسرے کو اگر میں لوگوں پر ظاہر کروں تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے گا"۔

33- باب الإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ.

علماء کی بارگاہ میں خاموش رہنا

101 - عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: (اسْتَنْصِتِ النَّاسَ) فَقَالَ: (لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ).

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ان سے ارشاد فرمایا "لوگوں کو خاموش کراؤ" پھر فرمایا میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"۔

34- باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟

عالم کیلئے مستحب ہے جب اس سے پوچھا جائے لوگوں میں جاننے والا کون ہے؟

102 - عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا سب میں بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا میں سب سے زیادہ علم والا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی۔ مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ایسا ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے اے رب کیسے ملوں؟ حکم ہوا ایک مچھلی کو تھیلے میں

يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، وَحَمَلاَ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا وَنَامَا، فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ؟ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، قَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، يَا مُوسَى، إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لاَ أَعْلَمُهُ قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا، وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعُرِفَ الْخَضِرُ، فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى

رکھو جہاں وہ گم ہو جائے وہیں وہ ملے گا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ہمراہ چلے اور مچھلی کو تھیلے میں ڈال لیا۔ یہاں تک کہ جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی تھیلے سے نکلی اور سمندر میں چلی گئی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب میں ڈال دیا۔ وہ دونوں باقی رات اور دن بھر چلتے رہے جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ موسیٰ علیہ السلام جب تک اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا اس وقت تک انہوں نے کچھ تھکاوٹ محسوس نہ کی تھی۔ خادم عرض گزار ہوا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا (اس کا ذکر نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو میں تلاش ہے آخر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک شخص کو کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا یا فرمایا کہ اس نے کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں موسیٰ ہوں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟ فرمایا ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے وہ سکھا دیں جو تعلیم آپ کو دی گئی ہے۔ فرمایا آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے۔ اے موسیٰ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک مجھے دیا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے جسے میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے

حَرْفِ السَّفِينَةِ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلاَّ كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ. فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ، وَلا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا. فَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا. فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلاَمٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلاَهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَهَذَا أَوْكَدُ - فَانْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ. فَقَالَ مُوسَى: لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا).

کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں سمندر کے کنارے چلے ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی پھر دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں سوار کر لو۔ حضرت خضر علیہ السلام پہچان لیے گئے تو کرائے کے بغیر سوار کر لیے گئے۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان لوگوں نے تو تمہیں کرائے کے بغیر سوار کیا اور آپ نے اس کو توڑ دیا تاکہ سوار ڈوب جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام کا پہلا اعتراض بھول کے سبب تھا۔ پس دونوں چل دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور تن سے جدا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا یہ اس سے زیادہ تاکید ہے۔ دونوں چل دیے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے کھلانے سے انکار کر دیا اسی دوران ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اسے اپنے ہاتھ سے سہارا دے کر سیدھا کر دیا۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اگر آپ چاہتے تو ان سے مزدوری لے لیتے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی آ پہنچی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے کاش وہ صبر کرتے تو دونوں کا واقعہ مزید تمہیں بتا دیا جاتا''۔

35- بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا.

عالم بیٹھا ہو اور اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا

103 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. فَقَالَ: (مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ).

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ ہم میں کوئی ناراضگی کے باعث لڑتا ہے اور کوئی طرف داری کے سبب لڑتا ہے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔

36- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا).

ارشاد الٰہی: تم علم نہیں دیے گئے ہو مگر تھوڑا''

104 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، لَا يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ ایک چھتری سے ٹیک لگائے چل رہے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا بعض نے آپس میں کہا ان سے روح کے متعلق دریافت کرو جب کہ بعض نے کہا دریافت نہ کرو مبادہ وہ ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو۔ بعض نے کہا ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم ﷺ روح کیا ہے؟ آپ ﷺ خاموش

إِلَيْهِ، فَقُمْتُ، فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ، قَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلاً).

رہے تو میں نے کہا آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے میں کھڑا رہا جب وحی موقوف ہوئی تو فرمایا ''تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرما دو میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا۔

37-باب مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لَا يَفْهَمُوا.

بعض کو تعلیم دینے کے لیے مخصوص کرنا کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے

105 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ (يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ). قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ (يَا مُعَاذُ). قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ. ثَلَاثًا. قَالَ (مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ). قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ (إِذًا يَتَّكِلُوا). وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک دفعہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں اور سعادت مند ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے پھر عرض کہ یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں اور سعادت مند ہوں۔ تین مرتبہ ایسا ہوا پھر فرمایا ''جو کوئی سچے دل سے گواہی دے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کو حرام فرما دیتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا میں یہ بات لوگوں کو نہ بتا دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں فرمایا کہ پھر اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت یہ حدیث گناہ سے بچنے کی خاطر لوگوں میں بیان فرما دی۔

38-باب الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ.

علم حاصل کرنے میں شرمانا

106 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بابرکت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں

الْحَقِّ. فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ). فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَعْنِي وَجْهَهَا. وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: (نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا).

شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) دیکھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو ورنہ بچہ ماں سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

39- بَابُ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ.

جو شرمائے اور دوسروں کے ذریعے سوال پوچھے

107 - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ: (فِيهِ الْوُضُوءُ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ''میری مذی زیادہ نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی کے سبب وضو کرنا پڑتا ہے۔

40- بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا

108 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. أَنَّ رَجُلاً قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ). وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ (وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: وَلَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کس مقام سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن سے۔

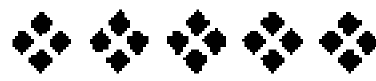
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس بات کو پوری طرح یاد نہ رکھ سکا۔

41-باب مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ.

سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا

109 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النبي ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحرِمُ؟ فَقَالَ: (لاَ يَلْبَسِ الْقَمِيصَ، وَلاَ الْعِمَامَةَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ الْبُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا احرام باندھنے والا کیا پہنے: فرمایا نہ قمیص، نہ پاجامہ، نہ شلوار نہ ٹوپی اور نہ ایسا کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگی ہو اور اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لو اور انہیں اوپر سے کاٹ ڈالے تا کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

4- كتاب الوضوء

وضو کا بیان

1-باب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

110-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ). قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ۔

بغیر وضو نماز مقبول نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کا وضو ٹوٹ جائے حتیٰ کہ دوبارہ وضو کر لے حضرموت کے ایک شخص نے پوچھا اے ابو ہریرہ بے وضو ہونا کیا ہے انہوں نے فرمایا "پیچھے کے مقام سے ہوا خارج ہونا"۔

2-باب فَضْلِ الْوُضُوءِ۔

111-وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ (إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)۔

وضو کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بروز قیامت میری امت کے لوگ بلائے جائیں گے جبکہ وضو کے اثرات کے باعث ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے بڑھانی چاہیے۔

3-باب لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ۔

112-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ؛ فَقَالَ: (لَا يَنْفَتِلْ - أَوْ لَا يَنْصَرِفْ -

شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو

حضرت عبد اللہ زید بن انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا حال دریافت کیا کہ جس شخص کو نماز میں خیال گزرے کہ شاید کچھ (حدث) ہوا ہے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے یہاں کہ آواز

حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا).

سنے یا بدبو پائے۔

4-باب التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ.

ہلکا وضو کرنا

113 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. نَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ صَلَّى - وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَرُبَّمَا قَالَ: اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ استراحت فرما رہے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز پڑھی۔ کبھی راوی نے یہ کہا کہ لیٹ گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

5-باب إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ.

پورا وضو کرنا

114 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ (الصَّلَاةُ أَمَامَكَ). فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ گھاٹی میں اترے پیشاب کیا پھر ہاتھ منہ دھویا اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ "نماز، فرمایا نماز آگے پڑھیں گے پس سوار ہو گئے جب مزدلفہ پہنچے اتر گئے پس وضو کیا اور پورا وضو کیا پھر اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے نماز مغرب پڑھائی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے مقام پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

6-باب غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

ایک چلو بھر کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ دھونا

115 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا، أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى، فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا پھر ایک چلو لے کر دوسرے ہاتھ میں ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا۔ پھر ایک چلو سے دایاں ہاتھ دھویا پھر ایک چلو لے کر اس سے بایاں ہاتھ دھویا پھر اپنے سر کا

الْيُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً أُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ۔

مسح کیا پھر ایک چلو پانی لے کر اپنے دائیں پاؤں پر ڈالا اور اسے دھویا پھر دوسرے چلو سے اپنا بایاں پاؤں دھویا۔ اس کے بعد فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

7- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ۔

بیت الخلاء جاتے وقت کیا کہے

116- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ فرماتے "اے اللہ میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

8- بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء میں پانی رکھنا

117 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَقَالَ: (مَنْ وَضَعَ هَذَا؟)۔ فَأُخْبِرَ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے لیے پانی رکھ دیا تو فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے اللہ اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما"۔

9- بَابُ لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ۔

قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھے

118 - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلہ رخ منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرے۔

10- بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ۔

دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا

119- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ نَاسًا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے

يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ، فَلاَ تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

فرمایا کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو حالانکہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے حاجت رفع کر رہے ہیں۔

11-باب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

رفع حاجت کیلئے عورتوں کا باہر نکلنا

120 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ. فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: احْجُبْ نِسَائَكَ. فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ. فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً. فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ، حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف نکلتی تھیں جو ایک کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارہا خدمتِ اقدس میں عرض گزار ہوئے کہ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمایئے لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں وہ قد آور تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی۔ اے سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو۔ بال آخر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

12-باب الإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا

121 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلاَمٌ، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے کر خدمت میں حاضر ہو جاتے (تاکہ اس سے استنجا فرمائیں)

13-باب حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الإِسْتِنْجَاءِ

استنجاء کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا

122 - وَفِي رِوَايَةٍ: مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پانی کے

يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

14-باب النَّهْيِ عَنِ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

123 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلاَءَ فَلاَ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ).

15-باب الاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ.

124 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لاَ يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: (ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلاَ تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلاَ رَوْثٍ). فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي، فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ.

16-باب لاَ يَسْتَنْجِي بِرَوْثٍ.

125 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ، وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: (هَذَا رِكْسٌ).

17-باب الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً.

126 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ

ساتھ نیزہ بھی ہوتا اور آپ ﷺ پانی سے استنجا فرماتے۔

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم میں کوئی کچھ پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء جائے تو نہ دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے اور نہ ہی داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

ڈھیلوں سے استنجاء کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک میں نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب دیکھا تو فرمایا میرے لیے ڈھیلا تلاش کرو تا کہ استنجاء کروں۔ یا ایسا ہی لفظ فرمایا۔ لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ چنانچہ میں اپنے کپڑے کے پلو میں ڈھیلے لے کر حاضر خدمت ہوا اور آپ کے قریب رکھ دیئے اور ہٹ گیا آپ ﷺ نے فارغ ہو کر انہیں استعمال فرمایا۔

گوبر سے استنجاء نہ کرے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے پتھر لانے کا حکم فرمایا مجھے دو پتھر تو مل گئے لیکن تیسرا ڈھونڈنے کے باوجود نہ مل سکا۔ میں نے گوبر کا ایک سوکھا ٹکڑا لیا اور خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

النَّبِيُّ ﷺ. مَرَّةً مَرَّةً.

کہ نبی کریم ﷺ نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا۔

18- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا

127 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضائے وضو کو دو دو بار دھویا۔

19- بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا

128 - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا. ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مرات، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا. ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک برتن پانی کا منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور انہیں دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میرے وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت پڑھے جن میں خیالات دل میں نہ دے تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

129 - وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ. سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ: (لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا). قَالَ عُرْوَةُ الآيَةُ: (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ).

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں وہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ آیت یہ ہے: ''جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا''۔

20- بَابُ الاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ.

وضو میں ناک صاف کرنا

130 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

قَالَ: (مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ).

نے فرمایا کہ "جو کوئی وضو کرے تو چاہیے کہ اپنی ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے استنجاء کرے تو طاق پتھر لے۔

21- بَابُ الاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا.

استنجاء کے لیے طاق ڈھیلے لینا

131 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْثُرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے اور پھر اُسے صاف کرے اور جو استنجاء کرے تو طاق ڈھیلے لے اور تم میں کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھولے کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں کہاں تھا۔

22- بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

جو جوتے پہنتا ہو وہ دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے

132 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قِيلَ لَهُ. رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. قَالَ أَمَّا الأَرْكَانُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ان پر کسی نے اعتراض کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے اور آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں زرد خضاب لگاتے ہیں۔ اور مکہ مکرمہ میں لوگ ذی الحجہ کا چاند نظر آتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں مگر آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے اور سبتی جوتے کا معاملہ یہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنے دیکھا اور آپ ﷺ ان میں وضو فرماتے لہٰذا میں بھی یہی پہننا پسند کرتا ہوں اور رہا زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لگاتے دیکھا ہے پس میں بھی زرد

وَرْهَذَلَ. فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ يَصْبُغُ بِهَا فَإِنَّهُ أَرْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

خضاب کو پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر نہ اٹھ جاتی۔

23- باب التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل دائیں طرف سے شروع کرنا

133- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جوتے پہنتے، کنگھی کرتے اور وضو وغیرہ تمام کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

24- باب الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ.

نماز کے وقت پانی تلاش کرنا

134- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ ذٰلِكَ الْإِنَاءَ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں وضو کے لیے ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک برتن میں ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگشتانِ مبارک کے نیچے سے پانی ابلتے دیکھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا ابل پڑنا ایک عظیم معجزہ ہے جو آپ کے تصرف و اختیار کی منہ بولتی تصویر ہے کہ آپ جو چاہیں وہ کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

25- باب الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ.

وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں

135- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ، كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ

حضرت انس ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنا سر اقدس منڈوایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سب سے

مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ۔

پہلے آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک متبرک اور مقدس سمجھے جاتے تھے اور وہ ان سے فیض و برکتیں حاصل کرنے کے لیے انہیں حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے تھے۔ یہ آثار انہیں دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز تر تھے۔

26باب: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ

جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے

136 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کتا تمہارے برتن میں سے پی لے تو وہ اس برتن کو سات دفعہ دھوئے"۔

137 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ، وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ، فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کتے مسجد میں پیشاب کرتے اور آتے جاتے تھے اور لوگ اس جگہ پر کوئی چیز نہیں چھڑکتے تھے۔

27-باب مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ۔

خارج ہونے کے مقام سے حدث واقع ہو تو وضو ضروری ہے

138 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ وضو ناقص نہ ہو جائے۔

139 - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رضي الله عنه - قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ. قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو؟ فرمایا کہ وہ نماز کا سا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے پس میں (راوی) نے حضرت علی

فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، رضی اللہ عنہم - فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ.

حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

140 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ). فَقَالَ نَعَمْ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ، فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بلوایا وہ بارگاہ اقدس میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر سے پانی ٹیک رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ وہ عرض گزار ہوئے ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جلدی میں ہو اور منی رک جائے تو وضو کر لیا کرو''۔

28-باب الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ.

جو ساتھی کو وضو کروائے

141 - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پانی ڈالنے لگے اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارکہ اور دونوں دست مبارک دھوئے اور سر اقدس پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

29-باب قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

بغیر وضو قرآن پڑھنا

142 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ انہوں نے کہا میں بستر کی چوڑائی کی طرف لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ لمبائی کے رخ لیٹ گئے اور آرام فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی یا کسی قدر کم و بیش پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے اور اپنے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگے پھر آپ ﷺ

عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ. ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ. فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى، يَفْتِلُهَا. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَدْ تَقَدَّمَ هذا الحديث وفى كُلٍّ منهما ماليس فى الآخر.

نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں پھر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دایاں ہاتھ رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر دبایا پس دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر وتر، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ موذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث پہلی گزر چکی ہے لیکن ایک کا فائدہ دوسرے سے کچھ مختلف ہے۔

30-باب مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ.

پورے سر کا مسح کرنا

143 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَهُ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا. ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا. ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ. فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ. بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں'' پھر پانی منگوا کر اسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا پھر کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دفعہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو انہیں آگے سے پیچھے لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اُسی جگہ واپس لائے جہاں سے ابتداء کی تھی پھر دونوں پیر دھوئے۔

31-بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

144 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اسے اپنے اوپر ملنے لگے پھر نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور (نماز کے دوران) آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑا گیا تھا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نبی کریم ﷺ سے وابستہ ہر چیز کو اپنے لیے باعث تبرک سمجھتے تھے یہاں تک کہ وضو کا پانی بھی نہ چھوڑا اور اسے اپنے اوپر مل لیا۔

145 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے تو آپ ﷺ نے مجھ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

32-بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا

146 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَمِيعًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک مرد اور عورت ساتھ وضو کر لیا کرتے تھے۔

33-بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ.

نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو بے ہوش آدمی پر چھڑکنا

147 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

ﷺ۔ يَعُودُنِي، وَأَنَا مَرِيضٌ لاَ أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلاَلَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ۔

رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں بیمار تھا اور مجھ پر غشی طاری تھی آپ ﷺ نے وضوفرمایا اور باقی بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑک دیا تو میں ہوش میں آ گیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری میراث کس کے لیے ہوگی جبکہ میں تو کلالہ ہوں (یعنی والدین واولاد میں سے کوئی نہیں) تو آیت میراث نازل ہوئی۔

34-بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ

لگن سے غسل و وضو کرنا

148 -عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جس کا گھر نزدیک تھا وہ اپنے گھر چلا گیا اور باقی حضرات وہیں رہے پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا اس کا منہ اتنا چھوٹا تھا کہ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیلا سکتے تھے لیکن سب حضرات نے اس سے وضو کر لیا ہم نے عرض کی کہ اس وقت آپ کتنے تھے فرمایا کہ ۸۰ سے زیادہ۔

فائدہ: سبحان اللہ عزوجل۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نبی کریم ﷺ کے تصرف واختیار کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ایک چھوٹے سے برتن سے اسی (۸۰) سے زائد صحابہ کرام نے وضوفرمالیا اور پانی کم نہ پڑا۔

149 -عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور اپنا چہرہ اس میں دھویا، اور اس میں کلی کی۔

150 -عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ فِي الأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ -رضی اللہ عنہا-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کا جسم بوجھل ہو گیا اور آپ کی تکلیف زیادہ ہو گئی تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت طلب کی کہ آپ بیماری کے ایام میں میرے گھر میں رہیں تو انھوں نے آپ کو اجازت دے دی، تو نبی ﷺ نکلے دو مردوں کے درمیان کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین میں خط

تُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: (هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ). وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: (أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ). ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.

کھینچ رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص کے درمیان۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے گھر میں داخل ہونے اور اپنی تکلیف کے بڑھ جانے کے بعد تم مجھ پر ایسے سات مشکیزے انڈیلو جن کا منہ نہیں کھولا گیا۔ شاید کے میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور آپ کو بٹھایا گیا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بڑے برتن میں پھر ہم آپ پر وہ پانی ڈالنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم اپنا کام کر چکی ہو، پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے۔

151 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ منه، مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا تو آپ کے پاس ایک کشادہ پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا تو آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ آپ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جن لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا تو میں نے اندازہ لگایا وہ ستر سے اسی تک میں ہیں۔

35-بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ.

ایک مد پانی سے وضو کرنا

152 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يَغْسِلُ - أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع سے پانچ مد تک پانی سے غسل فرمایا کرتے اور ایک مد سے وضو فرمالیا کرتے۔

36-بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

موزوں پر مسح کرنا

153 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ: سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَا تَسْأَلْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا ہاں۔ اور فرمایا جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ تمہیں نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث بیان

عَنْهُ غَيْرَهُ.

کیا کریں تو کسی دوسرے سے اس کے متعلق نہ پوچھا کرو"۔

154 - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ. يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے"

155 - وعنه رضى الله عنه قال رايت النبى ﷺ يَمْسَحُ على عَمَامَتِهِ وخُفَّيْهِ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے عمامہ مبارک اور موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

37- بَاب إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

جب پاک پیروں پر موزے پہنے ہوں

156 - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: (دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ). فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں آپ ﷺ کے موزے مبارک اتارنے کے لیے جھکا تو فرمایا رہنے دو کیونکہ یہ پہنتے وقت میرے پاؤں پاک تھے۔ پھر ان پر مسح فرمایا۔

38- بَاب مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ.

جو بکری کا گوشت اور ستو کھانے کے بعد وضو نہ کرے

157 - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت عمر بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرماتے دیکھا پس آپ ﷺ کو نماز کے بلایا گیا تو چھری رکھ دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔

39- بَاب مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

جو ستو پی کر کلی کرے اور وضو نہ کرے

158 - عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. عَامَ خَيْبَرَ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح خیبر کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے جب صہبا کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی

دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

پھر زادِ راہ طلب فرمایا تو صرف ستو ہی موجود تھے جو آپ ﷺ کے حکم سے گھولے گئے پس رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمائے اور ہم سب نے بھی پئے پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

159 - عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

40-بَابُ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ.

کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے

160 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. شَرِبَ لَبَنًا، فَمَضْمَضَ وَقَالَ: (إِنَّ لَهُ دَسَمًا). تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو کلی فرمائی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

41-بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوءًا.

نیند سے وضو لازم آنا اور جو اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے

161 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو اُسے چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند کا زور ٹوٹ جائے کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو اُسے کیا معلوم کہ اپنے لیے استغفار کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بد دعا دے رہا ہے۔

162 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ، حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو نماز میں اونگھ آنے لگے تو اُسے چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھنے لگے۔

42-بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ.

حدث کے بغیر وضو کرنا

163 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. قَالَ: وَكَانَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے پھر فرمایا ہم اسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

43-بَابٌ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ.

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا

164 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ. فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ). ثُمَّ قَالَ: (بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ). ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً. فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: (لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو وہ انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی طلب فرمائی اور اس کے دو حصے فرما کر ہر قبر پر ایک حصہ لگا دیا آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں گی تو ان کے عذاب میں کمی رہے گی۔

44-بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ.

پیشاب کو دھونے کا بیان

165 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت سے فارغ ہو جائے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں پانی حاضر کر دیتا تو آپ ﷺ استنجا فرما لیتے۔

45-بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

نبی کریم ﷺ اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب سے فارغ ہو گیا

166 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. (دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ).

کہ ایک اعرابی مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا تو لوگ اُسے پکڑنے لگے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہادو کیونکہ تمہیں آسانی کے لیے بھیجا گیا ہے، سختی کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

46-بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ.

شیر خوار بچوں کا پیشاب

167 - عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ: أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر خدمت ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرما کر اس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا"۔

47-بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا

168 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ. سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر تشریف لے گئے تو وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر پانی طلب فرمایا تو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

48-بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ.

دیوار کی آڑ میں اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا

169 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے انہوں نے کہا (جب آپ ﷺ پیشاب فرمانے لگے) تو میں ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے۔

49-باب غَسْلِ الدَّمِ.

170 - عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: (تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، وَتَنْضَحُهُ، وَتُصَلِّي فِيهِ).

خون کو دھونا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ ارشاد فرمایئے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اُسے ملے پھر اُس پر پانی ڈال کر اسے صاف کر لے اور اس میں نماز پڑھے۔

171 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَائَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (لاَ، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي). قَالَ: (ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ، حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابو حبیش نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھولیا کرو اور نماز پڑھا کرو اور فرمایا البتہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتی رہو یہاں تک کہ پھر حیض کا وقت آ جائے۔

50-باب غَسْلِ الْمَنِيِّ.

172 - وعنها رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلاَةِ، وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ.

منی کا دھونا اور اسے کھرچ ڈالنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے جنابت کے اثرات دھو دیا کرتی آپ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور پانی کے اثرات آپ ﷺ کے کپڑوں پر باقی ہوتے تھے۔

51-باب أَبْوَالِ الإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا.

173 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ

اونٹ، بکریوں اور دیگر چوپائیوں کے پیشاب اور ان کے باندھنے کی جگہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ. فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ. فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. بِلِقَاحٍ. وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. فَانْطَلَقُوا. فَلَمَّا صَحُّوا. قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ. وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ. فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ. فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ. فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ. فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ. وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ. وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

قبیلہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ نے انہیں اونٹنیوں کی چراگاہ میں چلے جانے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ چلے گئے جب صحت یاب ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور چوپایوں کو ہانک کر لے گئے صبح کے وقت جب یہ خبر پہنچی تو ان کا تعاقب کرنے آدمی روانہ کیے گئے۔ سورج بلند ہونے پر انہیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے مگر پانی نہیں دیا جاتا۔

174 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُصَلِّي. قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ. فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر سے قبل بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

52۔ بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ.

اگر گھی اور پانی میں نجاست پڑ جائے

175 - عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ. فَقَالَ: (أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ. وَكُلُوا سَمْنَكُمْ).

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک چوہیا کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں گر گئی تھی فرمایا کہ اسے نکال دو اور اس کے اردگرد سے پھینک دو اور باقی گھی کو استعمال کرلو۔

176 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا. إِذْ طُعِنَتْ. تَفَجَّرُ دَمًا. اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ. وَالْعَرْفُ عَرْفُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگتا ہے وہ بروز قیامت ایسی حالت میں ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

الْمِسْكِ).

53-باب الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ.

177 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ).

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو کہ پھر اُسی سے غسل کرنا پڑ جائے۔

54-بِاب إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ.

178 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلاَنٍ، فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ. وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ، لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنْعَةٌ. قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ. سَاجِدٌ لاَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ). ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ. ثُمَّ سَمَّى: (اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ

جب نمازی کی پیٹھ پر گندگی یا مُردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کعبہ شریف کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے جبکہ ابو جہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے ایک دوسرے سے کہنے لگے تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلہ کے اونٹ کی اوجھڑی لا کر محمد ﷺ کی پشت پر لا کر رکھ جب وہ سجدے کی حالت میں ہوں۔ قوم میں سے ایک بد بخت اٹھا اور اُسے اٹھا لایا انتظار کیا یہاں تک کہ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں چلے گئے تو اس نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان پشت پر رکھ دی میں دیکھ رہا تھا میرے ساتھ کوئی نہ تھا اس لیے میں کچھ نہ کر سکتا تھا۔ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی رہے اپنا سر مبارک نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور اُسے آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اٹھا کر پھینک دیا۔ تب آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا پھر تین مرتبہ فرمایا یا اللہ قریش کو دیکھ۔ رسول اللہ ﷺ کا اس طرح بد دعا کرنا ان پر

رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ). وَعَدَّ السَّابِعَ فَنَسِيَهُ الراوي. قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرْعَى، فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ.

گراں گزرا۔ وہ کہنے لگے اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے پھر آپ نے نام لے کر فرمایا اے اللہ ابوجہل کو دیکھ، اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابومعیط کو۔ ساتویں کا نام لیا جس کو میں بھول گیا۔ پھر کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جن کے نام رسول اللہ ﷺ نے لیے تھے وہ سب کے سب بدر کے گڑھے میں مار کر پھینک دیئے گئے تھے۔

55-بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ.

179 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبِهِ.

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

56-بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ.

180 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَهُ النَّاسُ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے ان سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی انہوں نے فرمایا اس کے متعلق جاننے والا میرے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے کر آتے اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتیں پھر ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لا کر جلایا گیا اور وہ زخم میں بھرا گیا۔

57-بَابُ السِّوَاكِ.

181 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ (أُعْ أُعْ)، وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ، كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

مسواک

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک فرماتے ہوئے پایا۔ مسواک

آپ ﷺ کے منہ میں تھی اور آپ ﷺ اُع اُع کی آواز نکالتے گویا قے فرما رہے ہیں۔

182 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو پہلے مسواک سے اپنا منہ مبارک صاف فرمایا کرتے تھے۔

58- بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

پہلے بڑے کو مسواک دینا

183 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ (أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَائَنِي رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ. فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا. فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ. فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں پھر دو آدمی میرے پاس آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجیے پس میں نے بڑے کو دے دی۔

59- بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

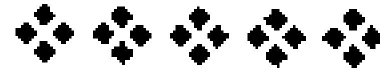
رات کو باوضو سونے کی فضیلت

184 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ. اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ). قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا بَلَغْتُ: (اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سونے کے لیے جاؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کر لیا کرو اور پھر اپنی کروٹ لیٹ جایا کرو پھر یہ کہو "اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں اے اللہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی ﷺ پر جنہیں تو نے بھیجا۔ اب اگر تم اس رات مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات کو آخر میں کہو۔ راوی نے کہا میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ کے سامنے دہرائے جب میں اس جگہ پہنچا اللّٰھم امنت بکتابک الذی انزلت

أَنْزَلْتَ)۔ قُلْتُ وَرَسُولِكَ۔ قَالَ (لاَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)۔

وَرَسولِک کہا تو فرمایا نہیں بلکہ و نبیک الذی ارسلت کہو۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

5-کتاب الغسل

غسل کا بیان

1-باب الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ.

غسل سے قبل وضو کرنا

185 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ. ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ. ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ. ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں مبارک کو پانی میں ڈالتے اور بالوں کی جڑوں میں خلال فرماتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر مبارک میں ڈالتے پھر پانی اپنے تمام جسم مبارک پر بہالیا کرتے۔

186 - عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ، وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا. هٰذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے وضو جیسا وضو کیا مگر پاؤں نہیں دھوئے اور اپنی شرمگاہ اور جہاں نجاست لگی ہوئی تھی اسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہایا اس کے بعد غسل کی جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا یہ آپ ﷺ کا غسل جنابت تھا۔

2-باب غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ.

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا

187 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ. مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم ﷺ مل کر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ وہ برتن قدح تھا (بڑا پیالہ) جسے فرق کہا جاتا تھا۔

3-باب الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ.

188 - وعنها رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ. فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٌ مِنْ صَاعٍ، فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيْنَهَا وبين السائلِ حِجَابٌ.

189 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سأَلَهُ رَجُلٌ عن الْغُسْلِ. فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ. فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي. فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ.

ایک صاع کے برابر ہی (پانی سے) غسل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک صاع کے برابر برتن منگوایا اس سے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا جبکہ ان کے اور سائل کے درمیان پردہ پڑا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے غسل کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تمہارے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک اور شخص نے کہا میرے لیے تو کافی نہیں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے بال بھی تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ) پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرائی۔

4-باب مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثًا.

190 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلاَثًا). وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

جو سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

5-باب مَنْ بَدَأَ بِالْحِلاَبِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ.

191 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلاَبِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ الأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ.

جو نہاتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے تو حلاب وغیرہ کوئی چیز منگواتے اور اسے اپنی ہتھیلی میں لے کر پہلے سر کے دائیں حصہ سے ابتدا کرتے پھر بائیں جانب پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان

میں لگاتے۔

6باب: إذا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ

مجامعت کے بعد دوبارہ کرے

192 - وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.. فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی اس کے بعد آپ ﷺ اپنی سب ازواج مطہرات کے پاس جاتے پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور آپ سے خوشبو آ رہی ہوتی۔

193 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ، مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: تِسْعُ نِسْوَةٍ. قِيلَ لِأَنَسٍ: أَوَ كَانَ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّ نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس ہو کر آ جاتے تھے۔ اور جبکہ وہ گیارہ تھیں۔ جبکہ ایک اور روایت میں نو کی تعداد کا ذکر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا اتنی طاقت تھی؟ فرمایا ہم تو کہتے تھے کہ آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی ہے۔

7-باب مَنْ تَطَيَّبَ واغتسل.

جو خوشبو لگا کر غسل کرے

194 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ، فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا گویا میں نبی کریم ﷺ کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ ﷺ احرام میں تھے۔

8-باب تَخْلِيلِ الشَّعْرِ أَثْنَاءَ الْغُسْلِ

غسل کے دوران بالوں میں خلال کرنا

195 - وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَرْوَى بَشْرَتَهُ، أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کے وضو جیسا وضو کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے پھر سارے جسم مبارک کو دھوتے۔

9-باب إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ يَخْرُجُ كَمَا هُوَ وَلاَ يَتَيَمَّمُ.

196 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ، ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا: (مَكَانَكُمْ). ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو یونہی نکل جائے اور تیمم نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو جب اپنے مصلے پر کھڑے آپ ﷺ کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا چنانچہ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔ پھر گئے اور جلدی غسل فرما کر واپس تشریف لے آئے اور آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

10باب مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ

197 - وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ. فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ. فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ. حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ. وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا). فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ، سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

جو اکیلا تنہائی میں برہنہ غسل کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل ایک دوسرے کے سامنے برہنہ غسل کیا کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا نہاتے۔ لوگ کہتے خدا کی قسم حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی لیے نہیں نہاتے کہ ان کے خصیے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے اے پتھر میرے کپڑے دے دے، اے پتھر میرے کپڑے دے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا اور کہا خدا کی قسم موسیٰ کو تو کوئی بیماری نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو ضرب لگانے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان پتھر پر موجود ہیں۔

198 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ. فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ. أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى، قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ. وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو حق تعالیٰ نے ندا فرمائی ''اے ایوب جو تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ حضرت ایوب علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم کیوں نہیں لیکن میں تیری کرم نوازی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

11- باب التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ رکھنا

199 - عَنْ أُمِّ هَانِي بنت ابي طالب قالت: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. عَامَ الْفَتْحِ. فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ. فَقَالَ: (مَنْ هَذِهِ). فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ.

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو غسل فرماتے پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ پر پردہ کیے ہوئے تھیں۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں عرض گزار ہوئی میں اُم ہانی ہوں۔

12- باب عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ.

جنبی کا پسینہ اور مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

200 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ. قَالَ: فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ. فَذَهَبَ فَاغْتَسَلتُ. ثُمَّ جِئتُ. فَقَالَ: (أَيْنَ كُنتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). قَالَ: كُنتُ جُنُبًا. فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ. فَقَالَ: (سُبْحَانَ اللهِ. إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ انہیں مدینہ منورہ میں کسی جگہ ملے اور یہ جنبی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے ایک طرف ہو گیا جا کر غسل کیا پھر حاضر خدمت ہوا فرمایا اے ابو ہریرہ تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا لہٰذا بغیر طہارت آپ کی خدمت میں حاضر ہونا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا سبحان اللہ! مومن کبھی نجس نہیں ہوتا۔

يَنْجُسُ).

13-باب مَبِيت الجُنُبِ إذا توضَّأ

201- عَنِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: (نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ).

جنبی سونے سے پہلے وضو کر لے

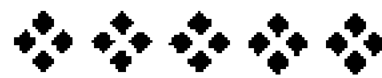
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سرکار علیہ السلام سے عرض کی کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں تم میں جب کوئی جنابت سے ہو تو وضو کرے پھر سو جائے۔

14-باب إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ.

202- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

جب ختنے مل جائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کے چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ کوشش (مجامعت) کرے تو غسل واجب ہو گیا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

6- كتاب الحيض

حیض کا بیان

1-باب الأَمْرِ بِالنُّفَسَاءِ إِذَا نُفِسْنَ

203 - عَنْ عَائِشَةَ خَرَجْنَا لاَ نَرَى إِلاَّ الْحَجَّ. فَلَمَّا كنتُ بِسَرِفَ حِضْتُ. فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَأَنَا أَبْكِي قَالَ: (مَا لَكِ أَنُفِسْتِ). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ). قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

حائضہ کو کیا کرنا چاہیے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم صرف حج کے ارادے سے نکلے جب سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے تم بھی دوسرے حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

2-باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ.

204 - وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَأَنَا حَائِضٌ.

205 - وَفِي رِوَايَةٍ: وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ. يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ. فِي حُجْرَتِهَا. فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے دوسری روایت ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا سر مبارک ان کے نزدیک کر دیتے اور وہ حجرے میں سے حالت حیض میں آپ ﷺ

کو کنگھی کر دیا کرتی تھیں۔

3-باب قِرَائَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ.

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

206- وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں ٹیک لگا لیتے تھے جبکہ میں حیض سے ہوتی پھر آپ ﷺ تلاوت قرآن فرمایا کرتے۔

4-باب: مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا.

جو حیض کو نفاس کہے

207- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي قَالَ (أَنُفِسْتِ). قُلْتُ نَعَمْ. فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں نے جا کر حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کیا تمہیں نفاس آ گیا؟ عرض گزار ہوئی جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں اسی چادر میں آپ ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔

5-باب: مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ.

حائضہ کے ساتھ لیٹنا

208- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، كِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک برتن سے جنابت کا غسل کر لیتے اور میں حیض سے ہوتی اور آپ ﷺ حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی تو آپ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے اور حالت اعتکاف میں آپ ﷺ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اُسے دھو دیتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

209- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ

حضرت عائشہ ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے فرماتی ہیں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا اور رسول اللہ ﷺ اس کے

رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا، أَمَرَهُ أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

ساتھ لیٹنا چاہتے تو اُسے حکم فرماتے کہ ازار باندھ لے پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم میں سے کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہے۔

6-بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ.

حائضہ کا روزہ ترک کرنا

210-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلينا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى -أَوْ فِطْرٍ- إِلَى الْمُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: (يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ). فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ). قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ). قُلْنَ: بَلَى. قَالَ: (فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟). قُلْنَ: بَلَى. قَالَ (فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ یا عید الفطر کو عید گاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزر ہوا فرمایا اے عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیوں؟ فرمایا کہ کثرت سے لعنت کرنے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے سبب میں تم سے زیادہ عقل اور دین میں نقص رکھنے والیوں کو نہ دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی کی عقل پر غالب آ جاتی ہوں۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین اور عقل میں کیا نقص ہے فرمایا کیا تمہاری گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ یہ تمہاری عقل میں نقص کے سبب ہے اور فرمایا کیا ایسا نہیں کہ جب تم حالت حیض میں ہوتی ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقص ہے۔

7-بَابُ الِاعْتِكَافِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

211-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ، وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ. فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ اعتکاف فرمایا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں اور خون دیکھتی رہتی تھیں اور خون کے باعث نیچے طشت

الذهر.

8-باب الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ.

212 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ . قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ، وَلاَ نَتَطَيَّبَ وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا، فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.

9-باب دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ.

213 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ (خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا). قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: (تَطَهَّرِي بِهَا). قَالَتْ: كَيْفَ؟ قَالَ: (سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي). فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

10-باب امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ.

214 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

رکھ لیتی تھیں۔

غسل حیض کے بعد عورت کا خوشبو لگانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی مگر شوہر پر چار ماہ دس دن تک کہ نہ ہم سرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ ہی کوئی رنگین کپڑا پہنیں سوائے اس کے جس کا دھاگا بناوٹ میں رنگا ہوا ہو۔ اور ہمیں اجازت دی کہ جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو اور غسل کر لے تو کست اظفار (ایک قسم کی خوشبو) کے استعمال کی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرما دیا گیا تھا۔

جب عورت حیض سے پاک ہو تو اپنا بدن ملے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے غسل کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے اُسے غسل کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لے کر اس سے جسم پاک کرو عرض گزار ہوئی اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا اس سے پاک کرو عرض گزار ہوئی کس طرح؟ فرمایا سبحان اللہ! پاکی حاصل کرو حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اُسے بتایا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ، وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ، وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: (انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ). فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ، أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ.

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں احرام باندھا میں ان میں سے تھی جنہوں نے تمتع کی نیت کی تھی اور قربانی ساتھ نہیں لائے تھے کہ مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کی رات تک پاک نہیں ہوئی تھی میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ یہ نویں ذی الحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اپنا سر کھول دو اس میں کنگھی کرو اور اپنے عمرے کو موقوف کیے رہو۔ میں نے یہی کیا جب میں نے حج مکمل کر لیا تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن کو حصبہ والی رات حکم فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اس عمرے کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

11- بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعَرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ.

غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا

215 - وعَنْها رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ). فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَسَاقَتِ الْحَدِيثَ، وَذَكَرَتْ حَيْضَتَهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی نکل کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہے عمرہ کا احرام باندھ لے کیونکہ میں اگر جانور ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ بس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ نے پوری حدیث بیان فرمائی اور اپنے حیض کا بھی ذکر کیا اور فرمایا آپ ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو تنعیم تک بھیجا وہاں عمرہ کا احرام باندھ لیا اور ان سب باتوں میں نہ قربانی لازم آئی نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ صدقہ دینا پڑا۔

12- بَابُ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

حائضہ نماز کی قضا نہ کرے

216 - وعَنْها رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے ایک عورت ان کی

قَالَتْ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؛ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؛ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ. أَوْ قَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ.

خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کیا ہمارے لیے پاکی کے دنوں کی نمازیں کافی ہیں۔ حیض کی نمازوں کی قضاء نہ پڑھے؟ فرمایا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم ﷺ کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ﷺ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا کہا ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

13-باب النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا.

حائضہ کے ساتھ سونا جبکہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو

217 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حديث حَيْضِها وهي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ في الخميلة. ثمّ قالت في هذه الرواية: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے متعلق حدیث گزر چکی جس میں ان کا حیض کی حالت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا مذکور ہوا اور یہ بھی روایت ہوا کہ نبی کریم ﷺ روزہ کی حالت میں ان کے ساتھ بوس وکنار کرتے تھے۔

14-باب شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ.

حائضہ کا عیدین میں شامل ہونا

218- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى). قيل لَهَا: الْحُيَّضُ؟ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ يَشْهَدْنَ عَرَفَةَ، وَكَذَا وَكَذَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جوان، پردہ نشین اور حائضہ عورتیں بھی باہر نکلیں اور بھلائی و خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں مگر حائضہ عیدگاہ سے دور رہیں۔ کسی نے کہا کیا حائضہ بھی (شریک ہوں) تو ام عطیہ نے جواب دیا کیا حیض والیاں عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں۔

15-باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ.

ایام حیض کے علاوہ زرد اور مٹیالا رنگ دیکھنا

219- وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم مٹیالا اور زرد رنگ کی کچھ پرواہ نہ کرتیں تھیں۔

16-باب الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ

220 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ). فَقَالُوا بَلَى. قَالَ (فَاخْرُجِي).

17-باب الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

221 - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. فَقَامَ وَسَطَهَا.

222 - عَنْ مَيْمُونَةَ -زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لاَ تُصَلِّي، وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ، إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ.

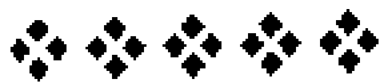
طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت کو حیض آ جائے

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا شاید وہ ہمیں روکے گی کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف زیارت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کر چکی ہے فرمایا تو پھر چلی جاؤ۔

نفاس والی عورت کا نماز اور اسکا طریقہ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حالت زچگی میں وفات پا گئی تو نبی کریم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں تھیں اور نبی کریم ﷺ کی جائے نماز کے سامنے لیٹی ہوتیں تھیں۔ آپ ﷺ اپنی چادر میں نماز پڑھتے جب سجدہ فرماتے تو آپ ﷺ کا کچھ کپڑا ان سے مس ہو جاتا تھا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

7- کتاب التیمم

تیمم کا بیان

1- باب {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً}

223- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؛ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ. وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ. وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ. فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي. فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلاَّ مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ

ارشادالٰہی ''پس تم پانی نہ پاو......''

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا پس رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں ٹھہر گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ اور لوگ بھی ٹھہر گئے اور وہاں پانی موجود نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے دیکھا نہیں کہ عائشہ نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ٹھہرا دیا جب کہ یہاں پانی بھی موجود نہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے استراحت فرما رہے تھے۔ کہنے لگے تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو یہاں روک لیا جبکہ ان کے یہاں پانی موجود نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے ڈانٹنے لگے اور جو اللہ نے چاہا مجھے کہتے رہے اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کچوکا لگایا میں نے حرکت نہیں کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما رہے تھے جب صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور پانی موجود نہ تھا تو اللہ عزوجل نے تیمم کی آیات نازل فرمائیں۔

أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

چنانچہ تیمم کیا گیا۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بولے اے آل ابوبکر! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں سوار تھی جب اس کو اٹھایا تو ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔

224 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ① ایک مہینہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ② میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے کہ میری امت کا کوئی بھی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے ③ اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا ④ اور مجھے شفاعت کی اجازت عطا فرمائی گئی ⑤ ہر نبی صرف اپنی ہی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک بخوبی واضح ہو گیا کہ سید عالم ﷺ کو تصرف واختیار حاصل ہے بظاہر دو مشکیزے پانی پوری جماعت اور ان کے جانوروں کو نہ صرف کافی ہو گیا بلکہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ پانی سے بھر گئے اس میں ذرہ برابر بھی کمی نہ آئی بلکہ زیادتی ہو گئی آپ ﷺ کے تصرف واختیار کو ظاہر کرتی یہ ایک شاندار حدیث ہے۔

2-باب التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ، إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ، وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ.

پانی نہ ملے اور نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو تو حضر میں تیمم کرنا

225 - عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ، حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

حضرت ابوجہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بئر جمل سے تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص ملا اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے اسے جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا

پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

3-باب الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا.

تیمم کرنے والے کا ہاتھوں پر پھونک مارنا

226 - عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا). فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو یاد ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے تو (جنابت کے سبب) آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے لیے ایسا کرنا ہی کافی تھا پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان پر پھونکا پھر اس سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

4-باب الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ.

مسلمان کا وضو کے لیے پاک مٹی پانی کے بدلے کافی ہے

227 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ رضی الله عنهما الله عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَإِنَّا أَسْرَيْنَا، حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلاَ وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلاَّ حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لأَنَّا لاَ نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ، وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ، وَكَانَ رَجُلاً جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آ گیا تو ہم نے پڑاؤ کیا مسافر کو اس وقت نیند بہت پیاری ہوتی ہے چنانچہ ایسے سوئے کہ سورج کی تپش نے ہمیں جگایا پہلے فلاں بیدار ہوئے پھر فلاں پھر فلاں پھر چوتھے شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ استراحت فرماتے تو ہم آپ ﷺ کو نہ جگاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ خود بیدار ہو جاتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ خواب میں آپ ﷺ کے ساتھ کیا واقع ہو رہا ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی اور وہ دلیر آدمی

يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتَّى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ قَالَ: (لاَ ضَيْرَ أَوْ لاَ يَضِيرُ، ارْتَحِلُوا). فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ نَزَلَ، فَدَعَا بِالْوَضُوءِ، فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلاَتِهِ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: (مَا مَنَعَكَ يَا فُلاَنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟). قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلاَ مَاءَ. قَالَ: (عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ). ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ ﷺ. فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ، فَدَعَا فُلاَنًا وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: (اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ). فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، فَقَالاَ لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ، وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ. قَالاَ لَهَا: انْطَلِقِي إِذًا، قَالَتْ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالاَ: إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتِ: الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ؟ قَالاَ: هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ. بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ، أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ، وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا، وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا وَاسْتَقُوا. فَسَقَى مَنْ سَقَى، وَاسْتَقَى

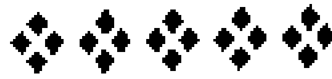
تھے لہٰذا انہوں نے تکبیر بلند کہی اور برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی آواز سے نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے۔ تو لوگوں نے آپ ﷺ سے اس پریشانی کا شکایت کی تو فرمایا کچھ نقصان نہیں، دکھ حرج نہیں۔ اب کوچ کرو۔ لوگ روانہ ہوئے تھوڑی مسافت کے بعد اتر گئے اور وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر وضو فرمایا پھر نماز کے لیے اذان دی گئی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا اے فلاں تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ وہ عرض گزار ہوا جنابت سے ہوں اور پانی موجود نہیں فرمایا تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی آپ ﷺ اترے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے شخص کو طلب فرمایا اور فرمایا دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں روانہ ہوئے انہیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کو لٹکائے بیٹھی تھی۔ انہوں نے اُس سے کہا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے ہیں۔ انہوں نے اس سے کہا کہ چلو تو اس نے کہا کہاں؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ کہا جو نئے دین والا کہلاتا ہے۔ دونوں نے کہا ہاں وہی جنہیں تو ایسا کہتی ہے۔ وہ اسے لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر حاضر خدمت ہوئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے اتار لو۔ اور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن طلب فرمایا اس میں دونوں

مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرَ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ: (اذْهَبْ، فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ). وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا، وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اجْمَعُوا لَهَا). فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ، حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ، وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا، وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ لَهَا: (تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلَكِنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا). فَأَتَتْ أَهْلَهَا، وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، قَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلاَنَةُ؟ قَالَتِ: الْعَجَبُ، لَقِيَنِي رَجُلاَنِ، فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ: الصَّابِئُ، فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَاللهِ إِنَّهُ لأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ. وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ: فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي: السَّمَاءَ وَالأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلاَ يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ؟ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الإِسْلاَمِ.

مشکیزوں کے منہ کھول دیئے اور پانی نکالا پھر لوگوں کو خبر کر دی گئی کہ پانی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ۔ پس پینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پلایا اور آخر میں اس شخص کو بھی پانی دیا گیا جس کو جنابت تھی فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہا لو وہ عورت وہاں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم جب پانی لینا بند کر دیا گیا تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے لیے کچھ جمع کرو لوگوں نے اس کے لیے عجوہ کھجور آٹا اور ستو جمع کیا حتیٰ کہ کافی مقدار میں اس کے پاس جمع ہو گیا اسے ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے اونٹ پر سوار کر دیا گیا اور کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا گیا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا جانتی ہو ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ کم نہ کیا بلکہ ہمیں تو اللہ نے پلایا ہے۔ پھر وہ اپنے گھر والوں میں واپس ہوئی چونکہ دیر سے پہنچی تھی اس لیے ان لوگوں نے کہا اے فلاں تجھے کس نے روکا تھا؟ اس نے کہا تعجب کی بات ہے مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جو نئے دین والا کہلاتا ہے اس نے ایسا ایسا کیا۔ اللہ کی قسم وہ اُس کے اور اِس کے درمیان (اس نے آسمان اور زمین کی طرف اپنی درمیان اور شہادت والی انگلی اٹھا کر اشارہ کیا۔ ان سب میں سب سے بڑا جادوگر ہے یا وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پھر مسلمان اس کے اردگرد مشرکوں پر تو حملہ کرتے اور جن لوگوں میں وہ عورت ہوتی ان کو دانستہ چھوڑ دیتے۔ ایک روز اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میرے خیال میں یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں

اسلام سے کچھ رغبت نہیں؟ تب انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مجھے جو فضائل وکمالات وخصوصیات عطا فرمائیں وہ تمام کی تمام اپنے محبوب اور ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کو عطا فرما دیں اور یہی نہیں اور اپنے محبوب کو وہ فضائل وکمالات وخصوصیات بھی عطا فرما دیں جو انبیاء کرام میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائے گئے تو واضح ہو گیا کہ رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ جامع الصفات کی خصوصیت کا اعزاز عطا فرمایا ان میں سے پانچ کا ذکر مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں ہوا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

8- کتاب الصلاۃ

نماز کا بیان

1- بَاب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْإِسْرَاءِ

معراج میں نماز فرض ہونے کی کیفیت

228- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: (فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ. فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا. فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي. ثُمَّ أَطْبَقَهُ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ ﷺ. فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا. فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ. إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ. وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى. فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا آدَمُ. وَهَذِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں مکہ مکرمہ میں تھا تو میرے مکان کی چھت کھلی اور جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے پھر میرا سینہ چاک کیا اسے آب زم زم سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لائے جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں انڈیل دیا گیا پھر اسے بند کر دیا گیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان کی طرف چڑھے جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے دروازہ کھولنے کو کہا اس نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں جبرائیل ہوں اس نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں پھر جب دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا جس کے دائیں بائیں جم غفیر تھا جب وہ دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور بائیں جانب دیکھتا تو روتا۔ پھر اس نے کہا صالح نبی صالح بیٹے خوش آمدید! میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور دائیں بائیں جو جم غفیر ہے

الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ. فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ، فَفَتَحَ. قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ، قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا؟ إِدْرِيسُ. ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ ﷺ.

ان کی اولاد ہیں دائیں والے جنتی اور بائیں والے جہنمی ہیں اس لیے دائیں جانب دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر روتے ہیں پھر مجھے لے کر دوسرے آسمان کو چڑھے اور اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا اور اس نے بھی وہی گفتگو کی جو پہلے نے کی تھی چنانچہ اس نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر کے ذکر کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات فرمائی لیکن ان کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم علیہ السلام آسمان اول پر تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کو حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے لے کر گزرے تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں، کہا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو حَبَّةَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے کر چڑھے

ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلَامِ). قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً. فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلاَةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ، لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ).

یہاں تک کہ میں بہت اونچے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں قلموں کی آوازیں سنتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں میں اس حکم کے ساتھ واپس لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی ہے واپس لوٹا تو کچھ نمازیں کم کر دی گئیں۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور کہا کچھ نمازیں کم کر دی گئی ہیں انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف پھر واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت بھی نہیں رکھتی پس میں واپس گیا تو کچھ نمازیں اور کم کر دی گئیں میں پھر ان کی طرف آیا تو انہوں نے کہا پھر اپنے رب کی طرف واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی بھری طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس لوٹا بالآخر ارشاد ہوا یہ پانچ ہیں ہمارا قول نہیں بدلتا (ثواب کے لحاظ سے) پچاس ہیں۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پاس آیا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف دوبارہ جائیے میں نے کہا مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ جن کے متعلق میں (از خود) نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔

229 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: (فَرَضَ اللهُ الصَّلاَةَ حِينَ فَرَضَهَا، رَكْعَتَيْنِ

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رب تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تھی تو حضر

رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ).

اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض کی تھیں سفر کی نماز میں تو وہی رہی مگر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

2-باب وُجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

نماز کے لیے کپڑے پہننے کی فرضیت

230- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

حضرت عمران بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کے دونوں سرے ڈال لیے تھے۔

3-باب الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ.

ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

231- عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حديث صلاة النَّبِيِّ ﷺ يومَ الفَتْحِ تقدَّم.

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ حدیث جس میں فتح مکہ کے روز نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر ہے وہ پہلے گزر چکی ہے۔

232- وفي هذه الرواية قالت: فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي، أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ). قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یارسول اللہ ﷺ میرا بھائی ایک شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنا چاہتا ہے جبکہ اس کو میں نے فلاں پناہ دی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہے اسے ہم نے پناہ دی ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

233- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

4-باب إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

234 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ).

235 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. يَقُولُ: (مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ).

5-باب إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا.

236 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (مَا السُّرَى يَا جَابِرُ؟). فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: (مَا هَذَا الِاشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ). قُلْتُ: كَانَ ثَوْبٌ، قَالَ: (فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ).

237 - عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَقَالَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا.

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے اپنے کندھے پر ڈال لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں سرکو کاندھوں پر ڈال دے۔

جب کپڑا تنگ ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا رات کے وقت کسی حاجت کے سبب آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا میں نے اُسے لپیٹا اور آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک میں نماز پڑھنے لگا جب فارغ ہوا تو فرمایا اے جابر رات کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی پھر کام سے فارغ ہوا تو فرمایا یہ کپڑا لپیٹنا کیسے تھا جو میں نے دیکھا۔ میں نے عرض کی ایک ہی کپڑا ہے فرمایا اگر وسیع ہو تو لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو صرف تہہ بند بنالو۔

حضرت سہل سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حالت میں نماز پڑھتے کہ اپنی چادروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا کہ جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں وہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں۔

6-بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ.

238 - عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: (يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ). فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ. فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا. فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

شامی جبہ میں نماز پڑھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ فرمایا اے مغیرہ پانی کا برتن لاؤ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ ﷺ چلے گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی حاجت رفع فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ کے اوپر شامی جبہ تھا۔ آپ ﷺ اس کی آستین سے اپنا ہاتھ نکالنے لگے چونکہ وہ تنگ تھی پس آپ ﷺ نے اس کے نیچے سے ہاتھ نکالا۔ پھر میں نے پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

7-باب كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ

239 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ. فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي، لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ، فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ. قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ. فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ. فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا ﷺ.

نماز میں برہنہ ہونے کی کراہت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے لیے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ کے اوپر صرف تہہ بند تھا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا اے میرے بھتیجے تم اپنا تہبند اپنے کاندھوں پر رکھ لیجیے تاکہ پتھر سے بچاؤ ہو جائے۔ حضرت جابر بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے تہبند اتار کر جیسے کندھے پر رکھا آپ ﷺ اسی لمحے بے ہوش ہو گئے اس کے بعد آپ ﷺ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

8-باب مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ.

240 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ

ستر میں کیا چھپائے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کپڑا سخت کس کر لپیٹنے کو منع فرمایا اور آپ نے ایک کپڑے اس طرح لپیٹ کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے

مِنْهُ شَيْءٌ.

کہ اس کی شرمگاہ پر اس کا کچھ حصہ نہ ہو۔

241- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور کپڑا سخت کس کر لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں لپٹ جانے سے منع فرمایا ہے۔

242 - وعنه رَضِيَ اللهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوبَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى: أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج میں قربانی کے روز منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تاکہ ہم منیٰ میں یہ منادی کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ وہ سورۃ براءت کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منیٰ کے لوگوں میں قربانی کے دن یہ اعلان فرمایا کہ آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

9- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ.

ران کے بارے میں کیا ذکر آیا ہے؟

243- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ. وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ. ثُمَّ حَسَرَ الإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ، حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر فوج کشی کی تو ہم نے صبح کی نماز اس کے قریب ہی اول وقت میں ادا کی پھر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے، میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا۔ نبی کریم ﷺ خیبر کی گلیوں میں سواری دوڑا رہے تھے اور میرا گھٹنا نبی کریم ﷺ کی ران مبارک سے چھو جاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک سے چادر ہٹا دی اور میں ران مبارک کی

قَالَ: (اللّٰهُ أَكْبَرُ. خَرِبَتْ خَيْبَرُ. إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ. فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ). قَالَهَا ثَلاَثًا. قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ. فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ. يَعْنِي الْجَيْشَ. قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً. فَجُمِعَ السَّبْيُ. فَجَاءَ دِحْيَةُ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ. قَالَ: (اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً). فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ. لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ لَكَ. قَالَ: (ادْعُوهُ بِهَا). فَجَاءَ بِهَا. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: (خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا). قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ. وَتَزَوَّجَهَا. وجَعَلَ صَدَاقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا. وجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا. حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ. جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ. فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ. فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا. فَقَالَ: (مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ). وَبَسَطَ نِطَعًا. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ. وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ. قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ. قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا. فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

سفیدی کو دیکھ رہا تھا پس جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور فرمایا خیبر کے لیے خرابی ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں پڑاؤ کرتے ہیں تو تنبیہ کیے گئے لوگوں کی صبح بہت خراب ہوتی ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں قوم کے لوگ جب اپنے کام کی غرض سے نکلے تو کہنے لگے محمد اور ان کا لشکر۔ راوی کہتے ہیں ہم نے اسے فتح کر لیا اور قیدیوں کو جمع کیا گیا۔ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی یا نبی اللہ ﷺ مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرما دیجیے۔ فرمایا جاؤ کوئی لونڈی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ ایک شخص خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ ﷺ آپ نے صفیہ بنت حیی حضرت دحیہ کو عطا فرما دی جو قبیلہ قریظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ آپ کے علاوہ کوئی اور اس کے لیے نہیں آپ ﷺ نے حضرت دحیہ کو طلب فرمایا چنانچہ وہ حاضر بارگاہ ہوئے آپ ﷺ نے صفیہ کو دیکھا اور حضرت دحیہ سے ارشاد فرمایا تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے دوسری لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح فرما لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی قرار دیا روانگی کے بعد ابھی راستہ ہی میں تھے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں آپ ﷺ کے لیے مزین و آراستہ کیا اور رات آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا نبی کریم ﷺ نے شانِ عروسی کے ساتھ صبح کی اور ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی جو چیز ہے وہ لے آئے اور چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا۔ کوئی کھجوریں لے آیا اور کوئی گھی لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ شاید ستو کا بھی ذکر ہوا۔ پھر ان کا حیس (ان چیزوں سے تیار کیا ہوا کھانا) بنایا گیا اور یہ رسول اللہ ﷺ کی

دعوت ولیمہ تھی۔

10-بَابٌ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الثِّيَابِ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے

244 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ، مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ ﷺ کے ساتھ کچھ مومنہ خواتین بھی اپنی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو واپس ہوتیں کہ کوئی انھیں پہچان نہ پاتا۔

11-بَابٌ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ.

جب کوئی کشیدہ کاری والے کپڑوں میں نماز پڑھے

245-عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کشیدہ کاری والی چادر میں نماز ادا فرمائی اور اس کے نقوش کو ملاحظہ فرمایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا میری یہ چادر ابوجہم رضی اللہ عنہ کو دے آؤ اور اس سے اس کی سادہ چادر لے آؤ کیونکہ اس نے نماز میں میری توجہ ہٹائی تھی۔

12-بَابٌ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ

اگر صلیب یا تصاویر بنے کپڑوں میں نماز پڑھی تو کیا نماز فاسد ہوجائے گی؟

246 - عَنْ أَنَسٍ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ، سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جسے انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے سے اس پردے کو ہٹا دو کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں۔

13-بَابٌ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ.

جو ریشمی جبّے میں نماز پڑھے پھر اُسے اتار دے

247 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أُهْدِيَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَرُّوجُ حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا، كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ))

فرمایا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی جبہ تحفتاً پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اسے زیب تن فرما کر نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے تو اسے سختی سے کھینچ کر اتار دیا گویا وہ آپ ﷺ کو ناگوار خاطر ہوا اور فرمایا یہ پرہیز گاروں کے لیے غیر مناسب ہے۔

14-بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

سرخ کپڑے میں نماز پڑنا

248-عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ مِنْهُ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کے لیے پانی اٹھا لائے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کے بچے ہوئی پانی کی طرف لپکے جسے مل گیا اس نے اسے اپنے اوپر مل لیا اور جسے اس میں سے کچھ بھی نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ اٹھا کر گاڑ دیا اور نبی کریم ﷺ اپنا سرخ جوڑا سمیٹے ہوئے جلوہ افروز ہوئے اور نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے کے آگے سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

15-بَابُ الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ.

چھت، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

249 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وقد سئل: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ، لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ، وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انہوں نے فرمایا لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس کے متعلق جاننے والا کوئی نہیں وہ غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا جسے فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بن گیا اور رکھ دیا گیا تو رسول

الْقِبْلَةَ، وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالأَرْضِ، فَهَذَا شَأْنُهُ.

اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر کہی لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے قرأت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کچھ پیچھے ہٹ کر سجدہ فرمایا، پھر منبر پہ دوبارہ رونق افروز ہوئے پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر مبارک اٹھایا اور کچھ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ زمین پر سجدہ کیا۔ یہی قصہ ہے۔

16-باب الصَّلاَةِ عَلَى الْحَصِيرِ.

چٹائی پر نماز

250 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: (قُومُوا فَلأُصَلِّيَ لَكُمْ). قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا، قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے تناول فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک چٹائی اٹھائی جو زیادہ عرصہ گزرنے کے سبب سیاہ ہو گئی تھی میں نے اس پر پانی ڈالا پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ کے پیچھے میں نے اور ایک یتیم نے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر بعد فراغت تشریف لے گئے۔

17-باب الصَّلاَةِ عَلَى الْفِرَاشِ.

فرش پر نماز

251 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَرِجْلاَيَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ کی طرف ہوتے جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھر پھیلا لیتی۔ فرماتی ہیں ان دنوں گھروں میں چراغ

نہیں ہوتے تھے۔

252- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهْيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور وہ آپ ﷺ اور قبلہ کے درمیان بستر پر جنازے کی مانند لیٹی ہوتی تھیں۔

18-باب السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ.

گرمی کی شدت کے سبب کپڑے پر سجدہ کرنا

253- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو گرمی کی شدت کے سبب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدہ کی جگہ پر رکھ لیتا تھا۔

19-باب الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ.

جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

254- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔

20-باب الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ.

موزوں کے ساتھ نماز پڑھنا

255- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا. فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ، لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے لوگ یہ حدیث بہت پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

21-باب يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ.

سجدوں میں بازو کشادہ اور پہلو کو علیحدہ رکھے

256- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

کریم ﷺ جب نماز ادا فرماتے تو دونوں بازوں کے درمیان اتنی کشادگی رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

22-باب فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ.

قبلہ رُو ہونے کی فضیلت

257 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ، الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلاَ تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ).

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہماری نماز کی سی نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی جانب منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ کی پناہ ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ ہے۔ تو اللہ کی پناہ کو ضائع نہ کرنا۔

23-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

ارشاد الٰہی ''مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ''

258 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ. فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

حضرت ابن عمر ﷛ سے روایت ہے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرے کے لیے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ذات تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

259 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ. الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: (هَذِهِ

حضرت ابن عباس ﷛ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے تمام طرف دعا فرمائی اور جب تک باہر تشریف نہ لے آئے نماز ادا نہ فرمائی۔ جب باہر تشریف لے آئے کعبہ شریف کے

الْقِبْلَةُ).

سامنے دو رکعت ادا فرمائی اور فرمایا یہی قبلہ ہے۔

24- بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

جہاں کہیں ہو قبلہ کی طرف رخ کرے

260 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ - رضي الله عنهما. قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا. تقدم وبينهما مخالفةٌ في اللَّفظِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے لیکن دونوں کے الفاظ میں اختلاف ہے۔

261 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ، فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ، نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز ادا فرمالیا کرتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو اترتے اور قبلہ رُو ہو جاتے۔

262 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ الراوي عَنْ عَلْقَمَةَ الروي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: لَا أَدْرِي: زَادَ أَوْ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: (وَمَا ذَاكَ). قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا. فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: (إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ، إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَتَحَرَّى الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ابراہیم یہ حدیث حضرت علقمہ سے اور وہ ابن مسعود سے بیان کرتے ہیں "مجھے نہیں معلوم کچھ اضافہ کیا تھا یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کا کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ فرمایا بات کیا ہے؟ عرض کی آپ نے اتنی اتنی رکعتیں پڑھیں ہیں، یہ سن کر اپنے دونوں مبارک پیروں کو پھیرا قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا جب ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا اگر نماز کا کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتاتا لیکن میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں۔ تمہاری طرح میں بھی بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور تم میں سے کوئی جب اپنی نماز میں شک پائے تو اسے اپنے گمان پر نماز پوری کر کے سلام پھیر دے اس کے بعد دو

سجدے کرلے۔

25-باب مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ لَا يَرَى الإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

غیر قبلہ کی طرف سہواً نماز پڑھ لی تو اس کا اعادہ نہیں

263 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ. فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا) فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے رب عزوجل سے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی ہے۔ فرمایا میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کاش مقام ابراہیم ہماری نماز کی جگہ ہوتی۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ''۔ آیت حجاب بھی اس طرح نازل ہوئی۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کاش ازواج مطہرات کو آپ پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے ہر اچھا برا بات کرتا ہے۔ تو پردے کی ایک آیت نازل ہوئی۔ ازواج مطہرات نے باہمی رشک وشبہ کے سبب آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا اگر رسول اللہ ﷺ آپ کو طلاق دے دیں تو رب تعالیٰ انھیں آپ کے بدلے اور بیویاں عطا فرمائے تو یہ آیت (جو سورۃ تحریم میں ہے) نازل ہوئی۔

26-باب حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا

264 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: (إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ إِنَّ رَبَّهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف کچھ بلغم دیکھا تو یہ بات آپ ﷺ کو ناگوار خاطر ہوئی جو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہوئی، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے دست مبارک سے صاف کر دیا اور

بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ. فَلاَ يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ. وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ. أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ). ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ. ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: (أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا).

فرمایا کہ تم میں جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا یہ فرمایا اس کے اور قبلہ کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے پس تم قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک سرا لیا اس میں تھوکا پھر اسے الٹ پلٹ کیا پھر فرمایا کہ یا ایسے کرے۔

27-باب لاَ يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں اپنی دائیں جانب نہ تھوکے

265 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حديث النُّخَامَةِ. وفيه زيادةٌ: (ولا على عَنْ يمينِهِ).

مذکورہ بالا حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اپنی دائیں جانب نہ تھوکے۔

28-باب كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

266 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ. وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسجد میں تھوکنا غلط ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

29-باب عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاَةِ، وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت اور قبلہ کا ذکر

267 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَهُنَا؟ فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلاَ رُكُوعُكُمْ. إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرا منہ اس طرف دیکھتے ہو خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع چھپا ہے نہ رکوع اور میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ہر چھپی ہوئی شے کو بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ دل کی حالت و کیفیت سے بھی باخبر ہیں۔ خشوع تو دل کی پوشیدہ کیفیت کا نام ہے مگر آپ ﷺ کی نگاہ مبارک سے یہ بھی پوشیدہ نہیں۔ اور پیٹھ پیچھے لوگوں کا رکوع ملاحظہ فرمالینا بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ آگے پیچھے دائیں بائیں، اندھیرا اجالا، دور نزدیک، ہر شے کو ملاحظہ فرمانے کی نورانی طاقت رکھتے ہیں جس سے کسی مسلمان کو شک کا شائبہ تک نہیں۔

30-باب هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ

268 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ.

کیا بنی فلاں کی مسجد کہہ سکتے ہیں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زُریق تک کروائی۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے دوڑ میں حصہ لیا۔

31-باب الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

269 - عَنْ أَنَسٍ۔ رضی اللہ عنہ۔ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ. بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ ﷺ: (انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ). وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. إِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ، إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلاً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (خُذْ). فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ: (لَا). قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: (لَا). فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ، فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا

مسجد میں تقسیم کرنا اور کھجور کے خوشے لٹکانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے کچھ مال پیش کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے مسجد میں ڈھیر کر دو یہ مال جو پیش کیا گیا مقدار میں بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے پس نماز سے فارغ ہوئے تو اس کے پاس تشریف فرما ہوئے اور جس کو دیکھتے اسے عطا فرماتے جاتے۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اٹھا لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں مال بھر لیا جب اٹھانے لگے تو اٹھ نہ سکا عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کسی کو حکم فرمائیے کہ مجھے یہ مال اٹھا دے۔ فرمایا "نہیں" عرض گزار ہوئے آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ فرمایا "نہیں" پس کچھ مال کم کیا پھر بھی نہ اٹھایا گیا عرض گزار ہوئے کسی کو حکم

مِنْ جِزْيَةٍ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

فرمائیے کہ مجھے یہ مال اٹھائے فرمایا "نہیں" پھر عرض کی کہ آپ اٹھوا دیں فرمایا "نہیں" پھر کچھ کم کیا تو اسے اٹھا لیا اور اپنے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی رغبت پر تعجب کرتے ہوئے انہیں دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے الغرض رسول اللہ ﷺ اس وقت کھڑے رہے کہ ایک درہم بھی نہ بچا۔

32- بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ.

گھروں میں مساجد بنانا

270- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ - أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ. وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ). قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: (أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ). قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب میں سے ہیں جو انصار میں سے ہیں اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ میری بینائی کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارش ہوتی ہے اور نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہے تو میں انہیں نماز پڑھانے مسجد تک نہیں آ سکتا۔ یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانے کو قدم رنجہ فرمائیں اور نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ بنا لوں۔ راوی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دی، اندر داخل فرمانے کے بعد تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ فرمایا تم گھر کے کس حصے میں نماز پڑھانا چاہتے ہو؟ میں نے

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ. قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ، فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَقُلْ ذَلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ). قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ).

گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پس ہم بھی صف بستہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا پھر ہم نے آپ کے لیے کھچڑا تیار کر کے آپ ﷺ کو روک لیا پس گھر اور محلے کے کئی لوگ اکٹھے ہو گئے ان میں سے کوئی کہنے لگا کہ مالک بن دخیشن یا ابن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے کہا وہ تو منافق ہے کیونکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے نہ کہو کیا تم نہیں جانتے کہ وہ خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ بظاہر تو ہم اس کا میلان اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ عزوجل نے اس پر دوزخ کو حرام فرما دیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے صحابہ کا عشقِ رسول اور عقیدت و محبت کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت عتبان کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہونا کہ ان کے گھر آ کر نماز پڑھائیں محض عشقِ رسول ﷺ کے سبب تھا۔ ورنہ وہ آپ ﷺ کو بلائے بغیر بھی اپنے گھر کو جائے نماز بنا سکتے تھے لیکن آپ کی اس پروانہ وار محبت اور والہانہ عقیدت نے انہیں اس درخواست پر اکسایا۔

33-بَابُ هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ.

کیا زمانہ جاہلیت میں بنی ہوئی مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مساجد بنائی جائیں؟

271 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں اس کی تصویر بنا

الصُّوَرَ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

لیتے یہی لوگ بروز قیامت اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

272 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ. فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ. وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: (يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا). قَالُوا لَا وَاللهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ. فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ خَرِبٌ، وَفِيهِ نَخْلٌ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ، وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ (اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو عمرو بن عوف نامی قبیلے میں پڑاؤ فرمایا پس نبی کریم ﷺ نے ان میں چودہ شب قیام فرمایا پھر بنونجار کو پیغام ارسال فرمایا تو وہ تلواریں لٹکائے حاضر خدمت ہوئے۔ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اب بھی سواری پر دیکھ رہا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار کے لوگ اردگرد ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے باہر اترے۔ اور آپ ﷺ یہی پسند فرماتے تھے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لی جائے اور بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تعمیر مسجد کا حکم فرمایا اور بنی نجار کے لوگوں کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا اے بنی نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم نہیں۔ ہم تو اس کی قیمت صرف اللہ عزوجل ہی سے لیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس میں کیا تھا۔ اس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھنڈرات برابر کر دیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے اور ان کی لکڑیوں سے مسجد کے سامنے قبلہ کی طرف دیوار بنا کر انہیں پتھروں سے سہارا دے دیا گیا۔ وہ رجز پڑھتے پتھر اٹھا کر لاتے رہے اور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہمراہ فرماتے جاتے "اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی

بھلائی نہیں۔ پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما"۔

34-باب الصَّلاَةِ فِي مَوَاضِعِ الإِبِلِ

273- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ. وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے اور فرماتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

35-باب مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ، فَأَرَادَ بِهِ اللهَ.

274- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي).

جو نماز پڑھے اور اس کے سامنے تنور، آگ یا ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو جبکہ اس کا مقصد رضائے الٰہی ہو؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنم کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

36-باب كَرَاهِيَةِ الصَّلاَةِ فِي الْمَقَابِرِ

275- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا).

قبرستان میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

37-باب۔

276- عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ. طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: (لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ). يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وقت آخر قریب آیا تو اپنی چادر اپنے چہرہ مبارک پر ڈالتے اور گھبراہٹ ہونے پر چہرہ انور سے اُسے ہٹا دیتے اور اس حالت میں ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ گویا ان کے افعال سے بچنے کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت میں قبروں پر سجدہ کرنا یا انہیں سجدہ گاہ بنا لینے کی سخت ممانعت آئی ہے۔ البتہ صاحب مزار سے فیض حاصل کرنے کی نیت سے وہاں حاضری دینا اور ان کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے اور بزرگان دین وصالحین سے ثابت ہے اور شریعت میں کسی جگہ اس کی ممانعت وارد نہیں ہوئی یہی ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

38-باب نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

عورت کا مسجد میں سونا

277 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقُوهَا، فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ، عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ، قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ، أَوْ وَقَعَ مِنْهَا. فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى، فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ: فَاتَّهَمُونِي بِهِ، قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ: وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ، إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ، قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ: فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ، زَعَمْتُمْ - وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَسْلَمَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي، قَالَتْ: فَلاَ تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلاَّ قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا شَأْنُكِ، لاَ تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلاَّ قُلْتِ هَذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک سیاہ فام لونڈی تھی جسے انہوں نے آزاد کر دیا مگر وہ ان کے ساتھ رہی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ان کی ایک لڑکی باہر نکلی اس نے سرخ تسمے کا ایک ہار پہنا ہوا تھا جسے اس نے اتار کر رکھ دیا یا پھر وہ خود گر گیا ایک چیل اس کے پاس سے گزری اور گوشت سمجھ کر جھپٹ کر لے گئی۔ اس نے کہا قبیلے والوں نے اسے تلاش کیا لیکن نہ ملا انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لینے لگے حتیٰ کہ میری شرمگاہ میں بھی دیکھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اتنے میں وہی چیل آئی اور اس نے وہ ہار گرا دیا جو ہمارے درمیان گرا۔ میں نے کہا یہ ہے جس کا تم مجھ پر الزام لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری ہوں یہ وہی ہے۔ پھر وہ لونڈی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئی اور اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑا بنا دیا گیا اور فرمایا کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور جب میرے پاس بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی کہ وہ ہار کا دن رب تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے جس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے کہا کیا بات ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ بس اس نے مجھ سے واقعہ بیان کیا۔

39-باب نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

278 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: (أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ). قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: (انْظُرْ أَيْنَ هُوَ). فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: (قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ).

مسجد میں مردوں کا سونا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ پایا فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناچاقی ہوگئی ہے لہٰذا ناراضگی میں کہیں چلے گئے ہیں اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ گیا اور آ کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کے ایک پہلو سے چادر گر گئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ ﷺ ان پر سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ، ابوتراب کھڑے ہو جاؤ۔

فائدہ: خیال رہے کہ عرب کے محاورے میں باپ کے عزیز کو چچا زاد کہا جاتا ہے لہٰذا یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چچا زاد فرمایا گیا۔

40-باب إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ.

279 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ).

جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے''

41-باب بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ.

280 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ، وَعُمُدُهُ

مسجد کی تعمیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت شاخوں کی تھی اور ستون کھجور کی

خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُوبَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ. وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ، وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا. ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ، فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً، وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ، وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ کیا اور ایسی تعمیر کی جیسے عہد نبوی ﷺ میں کی گئی تھی اس کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستون بنائے گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کروائیں اور ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنوائیں۔

42 باب التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ.

تعمیر مسجد میں تعاون

281 - عن أَبِي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يحدِّثُ يومًا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: (وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ). قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز حدیث بیان کرتے ہوئے مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر کرنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو انکے جسم سے مٹی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے، عمار رضی اللہ عنہ! کو ایک باغی گروہ شہید کرے گا، یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

43- باب مَنْ بَنَى مَسْجِدًا.

جو مسجد تعمیر کرے

282 - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ. قَالَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ: (مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ).

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے مسجد تعمیر کی تو لوگ اس کے متعلق باتیں کرنے لگے تب انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو محض رضائے الٰہی کے لیے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔

44-باب يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ.

283 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا).

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل (نوک) پکڑے رکھے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی مسجد سے گزرا اور اس کے پاس تیر تھے، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا ''ان کے پھلوں کو پکڑے رکھو''۔

45باب: الْمُرُورُ فِي الْمَسْجِدِ

284-عَنْ أَبِي مُوسى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا، أَوْ أَسْوَاقِنَا، بِنَبْلٍ، فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا، لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا).

مسجد سے گزرنا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہماری مساجد، ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو ان کے پھل پکڑے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔

46باب: الشِّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ

285عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشْهَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْشُدُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

مسجد میں شعر پڑھنا

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ تو حسان کی روح القدس سے مدد فرما۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

47-باب أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

286 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ. في رواية: يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ.

نیزے والوں کا مسجد میں ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے ہتھیاروں

سے کھیل رہے تھے۔

48-باب التَّقَاضِي وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

287 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ. فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَهُوَ فِي بَيْتِهِ. فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا. حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ. فَنَادَى: (يَا كَعْبُ). قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا). وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (قُمْ فَاقْضِهِ).

مسجد میں تقاضا کرنا اور پیچھے پڑ جانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضہ کیا جو اُن پر تھا پس آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی سن لیں جبکہ آپ ﷺ اپنے دولت کدے میں تشریف فرما تھے پھر ان کی طرف تشریف لائے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی اے کعب! عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں۔ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اپنے قرض سے اتنا کم کر دو، عرض گزار ہوئے جیسا آپ کا حکم میں نے کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور اس کا قرض ادا کر دو۔

49-باب كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ.

288 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ. أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ - كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ. فَمَاتَ. فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: (أَفَلاَ كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ). - أَوْ قَالَ قَبْرِهَا). فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

مسجد کی صفائی کرنا اور چیتھڑے کوڑا کرکٹ اور تنکے اٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ فوت ہو گئی تو نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا وہ فوت ہو گئی فرمایا پھر تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اب مجھے اس کی قبر بتاؤ پھر اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی۔

50-باب تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

289 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَ

مسجد میں شراب کی تجارت حرام ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

الآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ.

جب سود سے متعلقہ سورۃ البقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں کے سامنے تلاوت فرمایا پھر شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا۔

51-باب الأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ.

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے

290- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلاَةَ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: {رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي}.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آ گیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تا کہ میری نماز توڑ دے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا تو میں نے ارادہ کیا اُسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ صبح کے وقت تم سب بھی اسے دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی بات یاد آ گئی کہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے"۔

52-باب الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ.

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

291- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ، لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلاَّ الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ہفت اندام کی رگ میں زخم لگا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوا دیا تا کہ ان کی قریب سے عیادت فرما سکیں اور مسجد میں بنو غفار کا بھی خیمہ تھا جب خون ان کی طرف بہہ کر گیا تو وہ گھبرا گئے اور کہنے لگے اے خیمہ والو یہ تمہاری طرف سے ہمارے پاس کیا آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا آخر وہ اسی زخم کے باعث وفات پا گئے۔

53-إِدْخَالُ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

292 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، قَالَ: (طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ). فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے اپنی بیماری کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے پیچھے پیچھے اپنی سواری پر سوار رہو کر طواف کرلو چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے ایک جانب کھڑے ہو کر نماز میں سورۃ والطور تلاوت فرما رہے تھے۔

54-باب

293 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ، يُضِيآنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا. فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

باب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آپ ﷺ کے پاس سے باہر نکلے جبکہ رات اندھیری تھی اور ان کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھی جو ان کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچ گئے۔

55-بابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ.

294 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: (إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ). فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ - رضی الله عنه - فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. قَالَ: (يَا أَبَا بَكْرٍ لاَ

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا پھر جو کچھ اس کے پاس ہے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ بزرگ کیوں روتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے اپنے بندے کو دنیا یا آخرت سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے

تَبَّاكَ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ، إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ).

پاس ہے۔تو رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندہ ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم والے ہیں پھر فرمایا اے ابو بکر نہ رو ساتھ نبھانے اور مال لٹانے میں سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابو بکر کا ہے اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت ومحبت تو ہے۔ دیکھو مسجد میں ابو بکر کے دروازے سوا کوئی دروازہ کھلا نہ رہے۔

295 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلاً، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں باہر تشریف لائے جس میں وفات پائی تھی سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور منبر پر رونق افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں ایسا کوئی نہیں جس کے جان ومال کا احسان مجھ پر ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر ہو۔ اور میں لوگوں میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل بناتا لیکن اسلامی دوستی سب سے بہتر ہے۔ میری طرف سے مسجد میں کھلنے والی ہر کھڑکی کو بند کر دو سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا منہ بولتا ثبوت ہے ساتھ ساتھ ہی یہ بھی بخوبی واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک یار غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام سب سے ارفع واعلیٰ ہے۔

56-بَابُ الأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ.

کعبہ شریف اور مساجد میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرنا

296 - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ، فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ،

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو حضرت عثمان بن طلحہ کو طلب فرمایا تو انہوں نے بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا پھر نبی کریم ﷺ حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت

فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً. ثُمَّ خَرَجُوا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلاَلاً. فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ. فَقُلْتُ: فِي أَيٍّ؟ قَالَ: بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى.

عثمان بن طلحہ ؓ اندر داخل ہوئے پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک ساعت اندر رہے پھر باہر تشریف لے آئے۔ ابن عمر کا بیان ہے میں جلدی سے اٹھا اور حضرت بلال ؓ سے جا کر پوچھا اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھی ہے میں نے پوچھا کس مقام پر؟ تو انہوں نے فرمایا دونوں ستونوں کے درمیان۔ ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھیں۔

57-باب الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

297 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ. وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلاَةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: (مَثْنَى مَثْنَى. فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً. فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى). وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ وِتْرًا. فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ. أَمَرَ بِهِ.

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر جلوہ افروز تھے ایک آدمی نے پوچھا رات کی نماز کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا دو دو رکعتیں اور جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھو اور ساری نماز کو وتر بنا لو اور فرمایا کرتے کہ رات کی نماز کے آخر میں وتر ادا کیا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

58-باب الاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

298 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ. مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ. وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

مسجد میں سیدھا لیٹنا

حضرت عبد اللہ بن زید انصاری ؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں سیدھا لیٹے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں مبارک پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

59-باب الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

299 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (صَلاَةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ. وَصَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ. خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. فَإِنَّ

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ رکھتی ہے۔ کیونکہ تم میں

أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ، لاَ يُرِيدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي -يَعْنِي عَلَيْهِ- الْمَلاَئِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ).

سے جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں نماز ہی کے ارادے سے آئے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کے باعث ایک گناہ مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے لیے وہاں رہے۔ اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی۔ کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما، جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔

60- باب تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ.

مسجد وغیرہ میں انگلیاں دوسری انگلیوں میں ڈالنا

300 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا). وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ فرمایا "بیشک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں داخل فرمایا۔

301 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. إِحْدَى صَلاَتَيِ الْعَشِيِّ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا، كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دونوں نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اس سے ٹیک لگا لی گویا ناراض تھے دایاں دست مبارک بائیں پر رکھ لیا اور مبارک انگلیاں انگلیوں میں داخل فرمائیں اور دایاں رخسار مبارک اپنے بائیں دست مبارک کی پشت مبارک پر رکھ لیا جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں

فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلاَةُ؛ وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ. يُقَالُ لَهُ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ. أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلاَةُ؟ قَالَ: (لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ). فَقَالَ: (أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟). فَقَالُوا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ. ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. ثُمَّ سَلَّمَ.

کے دروازوں سے نکل گئے اور لوگوں کو کہا کیا نماز کم ہو گئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر انہیں کلام کی ہمت نہ ہوئی اور لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے جنہیں ذوالیدین بھی کہا جاتا تھا وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ فرمایا نہ بھولا ہوں نہ نماز کم ہوئی پھر فرمایا کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ عرض کی گئی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور چھوڑی ہوئی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا جو آپ کے سجدوں کی طرح تھا یا اس سے کچھ لمبا تھا پھر سر مبارک اٹھا کر تکبیر کہی پھر سلام پھیر دیا۔

61-باب الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ. وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ.

مدینہ منورہ کے راستوں میں وہ مساجد اور وہ مقامات جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی

302 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ ويقولُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستوں میں، مقامات پر نماز پڑھا کرتے اور فرماتے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقامات پر نماز پڑھتے دیکھا۔

303 - وعَنْه رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ، وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ. تَحْتَ سَمُرَةٍ. فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ. وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرے کے لیے تشریف لے جاتے تو ذی الحلیفہ میں اترتے۔ اور جب حجۃ الوداع میں حج کے لیے تشریف لے گئے تو ببول کے درخت کے نیچے اترے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے اور جب اس راستے سے غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو

هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ، فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ، لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ، وَلاَ عَلَى الأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ، كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ، حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ، الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِيهِ.

وادی کے نشیب میں اترتے جب وادی کے نیچے سے اوپر جاتے تو اپنی اونٹنی کو وادی کے مشرقی کنارے پر واقع بطحا میں بٹھاتے اور آخر شب میں وہیں آرام فرماتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔ یہ جگہ اس مسجد کے پاس واقع نہیں جو پتھروں پر بنی ہوئی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس پر مسجد واقع ہے بلکہ اس جگہ ایک گہرا نالہ تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس نماز ادا فرمایا کرتے اور اس کے اندر کچھ تودے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے پھر اس میں بطحا سے سیلاب آیا یہاں تک کہ وہ جگہ چھپ گئی جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

304 - وحدّث عبدُالله: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ، الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ. يَقُولُ: ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ، حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ، أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس مقام پر بھی نماز پڑھی جہاں چھوٹی سی مسجد ہے جو روحا کی بلندی پر موجود مسجد کے قریب واقع ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ وہ فرماتے تھے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب پڑتی ہے اور جب مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے یہ مسجد راستے کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ اس جگہ اور بڑی مسجد کے درمیان پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہے۔

305 - وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ، دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ، فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ، كَانَ يَتْرُكُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس پہاڑی کے پاس بھی نماز ادا فرمایا کرتے جو روحا کے آخری کنارے پر واقع ہے اور اس پہاڑی کا ایک کنارا مسجد کے ریب ہے جو مکہ مکرمہ کو جاتے ہوئے اس پہاڑی اور روحا کے آخر حصے کے درمیان تھی۔ اب وہاں ایک اور مسجد بن گئی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے اپنی بائیں جانب چھوڑ

عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَائَهُ، وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ، فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ، فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ، فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ، أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ، عَرَّسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ.

دیتے اور اس کے آگے پہاڑی کے پاس خود نماز پڑھا کرتے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت روحا سے چلتے پھر اس جگہ پہنچ کر نماز ظہر ادا فرماتے اور جب مکہ سے آتے تو صبح سے قبل یا سحری کے آخری وقت وہاں پڑاؤ فرماتے حتیٰ کہ نماز فجر ادا فرماتے۔

306 - وحدّث عبدُالله: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ، دُونَ الرُّوَيْثَةِ، عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ، وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ، فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ، حَتَّى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ، وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا، فَانْثَنَى فِي جَوْفِهَا، وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ، وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ روثیہ کے قریب راستے کے قدائیں جانب ایک ہموار کشادہ جگہ میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے اترتے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ اس ٹیلے سے دور آ جاتے جو روثیہ کے راستے سے دو میل پر ہے۔ اس درخت کا اوپر والا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور اوپر سے خمیدہ ہو کر اپنی جڑ پر قائم ہے اور اس کی جڑ میں کئی تودے ہیں۔

307 - وحدّث عبدُالله: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ، بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلِمَاتِ، كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس تودے کے کنارے پر بھی نماز ادا فرمائی جو ہضبہ کو جاتے ہوئے مقام عرج کے پیچھے واقع ہے۔ اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں ان قبروں کے اوپر نیچے پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ راستے کے دائیں جانب پتھروں کی بڑی سلوں کے پاس ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے ان پتھروں کی سلوں کے درمیان چلتے اور اس مسجد میں نماز ظہر ادا فرماتے۔

308 - قال عبدُالله: ونزل رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى، ذَلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان بڑے درختوں کے قریب اترتے جو راستہ کے بائیں جانب ہرشیٰ پہاڑی سے قریب وادی سے ملے ہوئے ہیں یہ وادی ہرشیٰ سے

بِكُرَاعِ هَرْشَى، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غَلْوَةٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ، هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ.

کنارے سے ملی ہوئی ہے۔اس کے اور راستے کے درمیان فاصلہ ایک تیر پھینکنے کے برابر ہے۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس درخت کے پاس نماز ادا فرماتے جو راستے کے زیادہ قریب اور وہاں درختوں میں سب سے لمبا تھا۔

309 - وَيقولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ، قِبَلَ الْمَدِينَةِ، حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ، يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلاَّ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ.

حضرت عبداللہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس وادی میں پڑاؤ فرماتے جو مرالظہر ان کے قریب مقام صفوات سے اترتے وقت مدینہ منورہ کی جانب ہے۔آپ وادی کے نشیب میں اترتے جو راستے کے بائیں جانب مکہ مکرمہ جاتے ہوئے واقع ہے۔رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی جگہ اور عام راستہ کے درمیان ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ تھا۔

310 - قَالَ: وكان النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مقام ذی طوی میں اترا کرتے تو وہاں رات گزارتے اور نماز فجر ادا فرما کر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوتے یہاں رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک سخت ٹیلے پر تھی اور اس مسجد میں نہیں جو اب اس جگہ بنائی گئی ہے بلکہ وہ اس کے نشیب میں سخت ٹیلے پر واقع تھی۔

311 - وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ، الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الأَكَمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ، تَدَعُ مِنَ الأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کا رخ فرماتے جو کعبہ کی جانب اس کے اور اونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے مسجد کو جو وہاں بنائی ہے اپنے بائیں جانب رکھا جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ رنگ کے ٹیلے پر تھی۔ اگر تم ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر وہاں نماز پڑھو تو تمہارا رخ پہاڑ کے دونوں کناروں

الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

کے سامنے ہوگا جو تمہارے اور کعبے کے درمیان ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے آقا رسول ﷺ سے بے اور عقیدت و محبت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی پوری کوشش ہوتی کہ اُن تمام مقامات اور مساجد میں نماز ادا فرمائیں جہاں ان کے علم کے مطابق نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائیں تھیں۔

62-باب سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے

312 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ، أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَائَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اس کی طرف نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے اور سفر کے دوران اسی طرح کیا کرتے بعد امراء نے اس طریقے کو اپنالیا۔

313 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی سامنے نیزہ گڑا تھا ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں بھی پڑھیں۔ سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

63-باب قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ۔

جائے نماز اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہو؟

314 - عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزر جانے کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

64-باب الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ۔

باب نیزے کی آڑ میں نماز پڑھنا

315 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے باہر

وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ. أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ. وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ. فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الإِدَاوَةَ.

تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ نوک دار لکڑی لاٹھی یا نیزہ ہوتا اور پانی کی چھاگل بھی ساتھ ہوتی جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ کی خدمت میں چھاگل پیش کر دیتے۔

65-باب الصَّلاَةِ إِلَى الأُسْطُوَانَةِ.

ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا

316 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ. فَقِيلَ له: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَ هَذِهِ الأُسْطُوَانَةِ. قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَهَا.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس ستون کے پاس نماز ادا فرماتے جو مصحف کے پاس ہے۔ عرض کی گئی اے ابو مسلم آپ خاص اس ستون کے پاس ہی نماز پڑھنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ خاص اس کے پاس نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

66-باب الصَّلاَةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ.

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا

317 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حديث دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ: فَسَأَلْتُ بِلاَلاً حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلاَثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ. وفي رواية: عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے کعبہ مشرفہ کے اندر تشریف لے جانے کی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب باہر آئے تو ان سے میں نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں جانب ایک کو دائیں جانب رکھا اور تین ستون عقب میں تھے پھر نماز ادا فرمائی اور ان دنوں بیت اللہ کی عمارت کے چھ ستون تھے۔ ایک روایت کے مطابق دو ستونوں کو اپنے دائیں جانب رکھا۔

67-باب الصَّلاَةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی آڑ میں نماز پڑھنا

318- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ، فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ، أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ.

ﷺ اپنی سواری کو ترچھا بٹھاتے اس کی آڑ میں نماز ادا فرماتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ جب سواریاں چلی جائیں؟ فرمایا آپ ﷺ پالان کو سامنے کر لیتے اور اس کے آخری یا فرمایا پچھلے حصے کی آڑ میں نماز ادا فرما لیتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طرز عمل تھا۔

68-باب الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ

چارپائی کی آڑ میں نماز پڑھنا

319 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ. فَيَجِيءُ النَّبِيُّ ﷺ. فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي. فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم نے تو ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا۔ حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چارپائی پہ لیٹی ہوئے دیکھا اور نبی کریم ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے درمیانی حصے کی آڑ میں نماز ادا فرماتے۔ مجھے یہ ناپسند ہوتا لہٰذا پائنتی کی طرف کھسک کر باہر نکل جاتی۔

69-باب يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روکے گا

320 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ. فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ. فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ. فَعَادَ لِيَجْتَازَ. فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى. فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ. فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روز جمعہ نماز پڑھ رہے تھے اور کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنایا ہوا تھا۔ پس بنی ابو معیط کے ایک نوجوان نے ان کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو سینے سے دھکیل کر دور کرنا چاہا تو جوان نے نظر دوڑائی اور کوئی راستہ نہ پا کر پھر گزرنا چاہا تو حضرت ابوسعید نے پہلے سے زیادہ سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اور حضرت ابوسعید کی اس معاملے کے متعلق شکایت کی حضرت ابوسعید بھی اس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے اس نے کہا اے ابوسعید آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ: (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ).

میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو کسی چیز کو لوگوں سے سترہ کر لے پس کوئی آگے سے گزرنا چاہے تو اسے روکے اور اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

70-باب إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

321 - عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ). قَالَ الروای: لاَ أَدْرِي، أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ سامنے سے گزرنے کے بجائے وہاں چالیس تک کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال نہیں کہ چالیس دن کہے، یا مہینے یا سال۔

71-باب الصَّلاَةِ خَلْفَ النَّائِمِ.

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

322 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ، مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں فرش پر چوڑائی میں سوئے رہتی۔ جب آپ ﷺ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

72-باب إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلاَةِ.

جب نماز کے دوران چھوٹی بچی کو گردن پر اٹھائے رکھے

323 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَهِيَ لأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

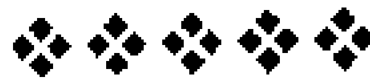
حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تو امامہ بنت زینب بنتِ رسول اللہ ﷺ کو اٹھا لیا کرتے جو حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدشمس کی بیٹی تھی۔ جب سجدے میں جاتے تو انہیں بٹھا دیتے جب قیام فرماتے تو اسے اٹھا لیتے۔

73-باب الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الأَذَى.

324 - حديث ابن مَسْعُودٍ فى دعاء النَّبِيِّ ﷺ على قُرَيشٍ يومَ وضعوا عليه السَّلَى، تقدّم، وقال هنا فى آخره: سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً).

عورت کا نمازی پر سے گندگی صاف کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث جس میں نبی کریم ﷺ کا قریش کے لیے بد دعا کرنا مذکور ہے جس دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر نماز کی حالت میں اونٹنی کی اوجھڑی ڈال دی تھی۔ اس روایت کے آخر میں یہ بھی مذکور ہے کہ پھر ان کو گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

9- کتاب مواقیت الصلاۃ

نماز کے اوقات کا بیان

1- باب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا.

325 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ، أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ: أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: (بِهَذَا أُمِرْتُ).

نمازوں کے اوقات اور ان کی فضیلت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک دن عراق میں انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کی تو فرمایا اے مغیرہ یہ کیا کیا؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز ادا فرمائی پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے یہی حکم دیا گیا۔

2- باب الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

326 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ - رضي الله عنه: فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَهُ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ - أَوْ عَلَيْهَا - لَجَرِيءٌ. قُلْتُ: (فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ

نماز کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا آپ میں سے فتنے کے متعلق کس کو رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ فرمایا: بے شک آپ اس بارے میں دلیر ہیں۔ میں نے کہا انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی دور کر دیتے ہیں۔ فرمایا میں اس کے

الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ يُكْسَرُ. قَالَ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا، قِيلَ لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ. إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ. فَسُئِلَ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقَالَ: عُمَرُ.

بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح موجزن ہوگا کہا اے امیر المومنین آپ کو اس سے کیا خطرہ؟ جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا بتایئے توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا۔ کہا توڑا جائے گا فرمایا پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو جانتے تھے۔ کہا ہاں جیسے رات کے بعد اگلا دن میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی ہے جس میں غلطیاں نہیں۔ ہم نے دروازے کے بارے پوچھا تو کہا کہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

327- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: (أَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ). فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هَذَا؟ قَالَ: (لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا پس اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ''نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں''۔ وہ شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرے لیے ہی ہے فرمایا کہ میری ساری امت کے لیے۔

328- وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ (لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي) [رواه البخاري ٤٦٨٧]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے فرمایا ''یہ حکم میری امت کے ہر اس فرد کے لیے ہے جس نے اس پر عمل کیا''۔

3- بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ لِوَقْتِهَا.

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

329- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ. أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: (الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا). قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: (بِرُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اللہ کو کون سا عمل محبوب ہے؟ فرمایا ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا'' عرض کی

الْوَالِدَيْنِ). قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: (الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ). قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ.

پھر ان کے بعد فرمایا ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض اس کے بعد؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہی پوچھا اگر اور پوچھتا تو اور ارشاد فرما دیتے۔

4-باب الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ.

330 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ). قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ (فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهَا الْخَطَايَا).

پانچوں نمازیں کفارہ ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا غور کرو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا کہتے ہو اس کے جسم پر میل باقی رہے گا۔ عرض گزار ہوئے ذرا بھی میل باقی نہ رہے گا فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ انکے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

5-باب الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ.

331 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ قَالَ: (اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ [أَحَدُكُمْ] ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَزَقَ فَلاَ يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ).

نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سجدے اعتدال سے کرو تم میں سے کوئی اپنی کلائیاں کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکنا چاہے تو اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔

6-باب الإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ.

332 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا. فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي

گرمی کی شدت میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گرمی کی شدت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے پس

الصَّيْفِ، أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرمائی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں وہ اس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اس سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

333- عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَبْرِدْ). ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: (أَبْرِدْ). حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مؤذن نے ظہر کی اذان کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر اذان کا ارادہ کیا تو فرمایا ٹھنڈا ہونے دو حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

7- بَابُ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے

334 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: (مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا). فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ، وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: (سَلُونِي). فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: (أَبُوكَ حُذَافَةُ). ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: (سَلُونِي). فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: (عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز ظہر ادا فرمائی پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے امور پیش آئیں گے پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے پوچھ لے تم جو کچھ پوچھو گے میں تمہیں اسی جگہ بتا دوں گا پس لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آپ ﷺ بار بار یہی ارشاد فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ تو حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر ارشاد فرمایا مجھ سے پوچھ لو پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو زانو بیٹھ کر عرض گزار ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے تو آپ ﷺ نے خاموشی فرمائی پھر ارشاد فرمایا ابھی دیوار کے

عُرِضٍ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ). قَدْ تَقَدَّمَ بعضُ هذا الحديثِ في كتاب العِلْمِ من روايةِ أبي موسى لكن في هذه الرواية زيادةٌ ومغايرةُ ألفاظٍ.

اس گوشے میں میرے سامنے جنت اور دوزخ کو پیش کیا گیا میں نے ایسی بھلی اور اور بری چیز نہیں دیکھی۔ اس حدیث کا کچھ حصہ کتاب العلم میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان ہو چکا ہے لیکن الفاظ کے اضافے اور کچھ تبدیلی کے سبب یہاں دوبارہ ذکر کی گئی ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بخوبی واضح کر رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بار بار ارشاد فرمانا مجھ سے جو پوچھنا چاہو پوچھ لو پھر حضرت عبداللہ بن حذیفہ کے باپ کا نام بتانا اور مسجد نبوی کے ایک دیوار میں جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمالینا آپ کی علمی وسعتوں کا ثبوت ہے۔

335- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا فرماتے تو ہم اپنے پاس والے کو پہچان لیتے اور آپ اس میں ساٹھ سے سو آیات مبارکہ تک تلاوت فرماتے اور نماز ظہر سورج ڈھلنے پر ادا فرماتے اور عصر اس وقت ادا فرماتے کہ اس کے بعد ہم میں سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹ آتا تو سورج کی روشنی تیز ہوتی اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ راوی بھول گیا اور عشا کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی پروانہ فرماتے۔ پھر فرمایا کہ آدھی رات تک۔

8- باب تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ.

ظہر کو عصر تک مؤخر کرنا

336- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا: الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب وعشاء کی۔

9- باب وَقْتِ الْعَصْرِ.

وقت عصر

337- حديثُ أَبِي بَرْزَةَ رضِيَ اللهُ عنه في

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث جو نماز دل

ذِكر الصّلواتِ تقدّم قريبًا وقال في الرّواية لما ذكر العِشاء: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

کے متعلق پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں عشاء کے ذکر کے بعد یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

338 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَنَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر کوئی آدمی قبیلہ بنو عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

339 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرما لیا کرتے اور سورج بلند اور روشن ہوتا کہ اگر کوئی عوالی کی طرف جاتا تو بھی سورج بلند ہی ہوتا۔ اور عوالی کے بعض مقامات مدینہ منورہ سے تقریباً چار میل پر تھے۔

10-باب إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ.

نماز عصر قضا ہو جائے

340 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ، كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نماز عصر قضا ہو گئی گویا اس کے گھر بار اور مال اسباب برباد ہو گیا۔

11-باب مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ.

جس نے نماز عصر ترک کر دی

341 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ: بَكِّرُوا بِصَلاَةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَرَكَ صَلاَةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز جبکہ بادل چھائے ہوئے تھے فرمایا کہ عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز ترک کر دی اس کے نیک اعمال ضائع ہو گئے۔

12-باب فَضْلِ صَلاَةِ الْعَصْرِ.

نماز عصر کی فضیلت

342 - عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ: (إِنَّكُمْ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے آپ ﷺ

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا). ثُمَّ قَرَأَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ).

نے رات کے وقت چاند کو ملاحظہ فرمایا کر ارشاد فرمایا ''عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور دیکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی تو اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے قبل کی نمازوں پر مغلوب نہ ہو جاؤ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی'' پاکی بیان کر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غرب ہونے پہلے''

343 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ (يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ: مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر جو آتے ہیں وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو آپ کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

13- بَابٌ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ.

جس نے عصر کی ایک رکعت غروب ہونے سے پہلے پالی

344 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے قبل عصر کا ایک سجدہ مل جائے تو وہ اپنی نماز مکمل کر لے اور جب اسے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز صبح کا ایک سجدہ مل جائے تو وہ بھی اپنی نماز مکمل کر لے۔

345 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ، فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ».

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تمہاری عمر پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا کی گئی تو انہوں نے آدھے دن تک کام یہاں تک کہ تھک گئے۔ تو انہیں ایک ایک قیراط عطا کیا گیا پھر انجیل والوں کو انجیل عطا کی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک کام کیا یہاں تک کہ تھک گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا کیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن پاک عطا کیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط عطا کیے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا اے ہمارے رب تو نے انہیں دو دو قیراط عطا کیے اور ہمیں ایک ایک قیراط جبکہ ہم نے کام ان سے زیادہ کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کچھ ظلم کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا یہ تو میرا فضل جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

14- بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

وقت مغرب

346 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا، وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے اور جب ہم میں کوئی واپس لوٹتا تو وہ تیر کے گرنے کے مواقع کو دیکھ لیتا۔

347 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ،

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت ادا فرماتے اور عصر ایسے وقت جب سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جبکہ

وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَؤُا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ كَانُوا، أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ۔

واجب ہو جاتی اور نماز عشاء کبھی کسی وقت بھی کسی وقت۔ جب لوگوں کو جمع ہوتا ملاحظہ فرماتے تو جلدی ادا فرما لیتے اور جب انہیں دیر سے آتا ملاحظہ فرماتے تو مؤخر فرما دیتے اور نماز صبح لوگ یا نبی کریم ﷺ اندھیرے سے میں ادا فرماتے۔

15-باب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ۔

جو مغرب کو عشاء کہنا پسند نہ کرے

348- عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لاَ تَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاَتِكُمُ الْمَغْرِبِ). قَالَ: الأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ۔

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ اعرابی نماز مغرب کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آ جائیں فرمایا کہ اعرابی کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

16-باب فَضْلِ الْعِشَاءِ۔

عشاء کی فضیلت

349- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الإِسْلاَمُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ فَقَالَ لأَهْلِ الْمَسْجِدِ: (مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہ بات اسلام پھیلنے سے پہلے کی ہے آپ ﷺ دولت کدے سے تشریف نہ لائے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی عورتیں اور بچے سو رہے ہیں تو آپ ﷺ تشریف لائے اور اہل مسجد سے فرمایا تمہارے علاوہ اہل زمین میں کوئی اس کا منتظر نہیں ہے۔

350 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ نُزُولاً فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقْنَا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے ساتھ کشتی میں آنے والے وادی بطحاء میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز تھے تو ہم میں سے ہر ایک باری باری رات عشاء کے وقت حاضر خدمت ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نبی کریم

النَّبِيِّ - علیه السلام - أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: (عَلَى رِسْلِكُمْ، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ). أَوْ قَالَ: (مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ). لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ. قَالَ أَبُو مُوسَى: فَرَجَعْنَا، فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کسی کام میں مصروف تھے اور نماز مؤخر فرما دی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد حاضرین سے فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو اور خوشخبری ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے کہ باشندوں میں تمہارے سوا کوئی ایسا نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا پھر فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی۔ نہیں معلوم کہ دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن کر ہم خوش ہو کر لوٹے۔

17- باب النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

غلبے کے سبب عشاء سے پہلے سو جانا

351 - حديث: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ نَادَاهُ عُمَرُ تقدم، وفي هذا زيادة، قالت: وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. وفي رواية عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: (لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هَكَذَا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت کردہ حدیث پہلے ہو گئی جس میں ذکر تھا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشا میں اس قدر تاخیر فرما دی کہ حضرت عمر نے آ کر عرض کی یہاں اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرخی غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک اس نماز کو پڑھ لیتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پس نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور سر مبارک پر دست مبارک رکھا ہوا ہے فرمایا اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت نہ جانتا تو حکم دیتا کہ عشاء کی نماز اسی طرح پڑھتے رہیں۔

352 - وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ: كَيْفَ وَضَعَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سر مبارک پر دست مبارک

النَّبِيُّ ﷺ. عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ: فَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا، يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الأُذُنِ، مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ، وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ. لاَ يُقَصِّرُ وَلاَ يَبْطُشُ إِلاَّ كَذَلِكَ.

رکھنے کی کیفیت بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک سر مبارک پر رکھا اور اپنی مبارک انگلیوں کو کشادہ فرما کر ان کے پورے سر مبارک کے ایک طرف رکھے اور انہیں ملا کر سر مبارک پر یوں پھیرا کہ مبارک انگوٹھا کان مبارک کی لو سے مل گیا جو چیز سر کے قریب ریش کے کنارے سے ملتی ہے نہ آہستہ روی سے کیا اور نہ جلدی بلکہ اس طرح کیا۔

17-بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے

353 - وَرَوَى أَنَسٌ فَقَالَ فِيهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے یہ اضافہ فرمایا کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں آج رات بھی دیکھ رہا ہوں۔

19-بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز کی فضیلت

354 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

20-بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

وقتِ فجر

355 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ. قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ، يَعْنِي آيَةً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقت تھا۔ فرمایا پچاس یا ساٹھ آیت کے برابر۔

356 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي، أَنْ أُدْرِكَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کرتا پھر جلدی کرتا

صَلاَةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

تا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ سکوں۔

21-باب الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے

357- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے سامنے کچھ معتبر اشخاص نے شہادت دی جن میں میرے سب سے زیادہ معتبر حضرت عمر ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

358 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ تَحَرَّوْا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورج کے طلوع و غروب ہوتے وقت نماز کا قصد نہ کیا کرو۔

359 - قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَغِيبَ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز موقوف کر دو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز موقوف کر دو یہاں تک کہ چھپ جائے۔

360 - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ تقدّم. وزاد في هٰذه الرواية: وَعَنْ صَلاَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے دو تجارتوں دو لباسوں سے منع فرمایا یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ دو نمازوں سے بھی منع فرمایا ہے۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسری عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

22-باب لَا يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

361-عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا. يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

سورج غروب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم یہ نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہے لیکن ہم نے آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

23-باب مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا.

362-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ، مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ، وَمَا لَقِيَ اللهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا، تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهِمَا، وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ، مَخَافَةَ أَنْ يُثْقِلَ عَلَى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ.

عصر کے بعد قضا اور اس طرح کی نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو اپنے محبوب ﷺ کو لے گئی۔ آپ ﷺ نے انہیں کبھی ترک نہیں فرمایا یہاں تک کہ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو گئے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے قبل نماز پڑھنے میں دشواری ہونے لگی تو آپ اکثر نماز بیٹھ کر ادا فرماتے۔ یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں نبی کریم ﷺ انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہیں پڑھتے تھے آپ ﷺ کی امت پر دشوار نہ ہو جائے اور آپ ﷺ امت کے لیے تخفیف پسند فرماتے تھے۔

24-باب الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

363 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ). قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ. فَاضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ. فَاسْتَيْقَظَ

وقت گزرنے کے بعد اذان دینا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے کچھ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ ہمارے ساتھ آرام فرماتے فرمایا مجھے خوف ہے کہ مبادا تم نماز کے وقت سوتے رہ جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ سب کو جگا دوں گا چنانچہ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے اپنی

النَّبِيُّ ﷺ. وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: (يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ؟). قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ. قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ. يَا بِلَالُ، قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ). فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ، قَامَ فَصَلَّى.

سواری سے ٹیک لگائی مگر آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئے۔ پس نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اس وقت سورج کا کنارہ طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا اے بلال تم نے کیا کہا تھا، عرض کی کہ ایسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض فرما لیا اور جب چاہا تمہیں واپس کر دیا۔ اے بلال اٹھو۔ اور لوگوں کو نماز کے لیے اذان دو۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا روشن ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

25-بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ.

جو وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائے

364 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا). فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہو گیا میں نماز عصر نہ پڑھ سکا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی پس ہم نے بطحان کی جانب رخ کیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی کیا پس سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی پھر نماز مغرب پڑھی۔

26-بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا

جو نماز پڑھنا بھول جائے یاد آنے پر پڑھ لے

365 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ). (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا "جو نماز پڑھنا بھول جائے جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں (ارشاد باری تعالیٰ) اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔

27-باب

366- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ.

باب

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو گویا برابر نماز ہی میں ہو۔

28-باب

367 - حَدِيثُهُ: عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ. تَقَدَّمَ. وَفِي رِوَايَةٍ هُنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ) يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ.

باب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک اور حدیث جو اختتام صدی سے متعلق ہے پہلے گزر چکی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی۔

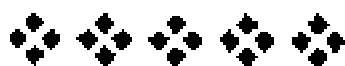
368 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ). وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ. بِعَشَرَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي، فَلَا أَدْرِي قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ. فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ، أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ؟ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اصحاب صفہ نادار لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین حضرات کو لے گئے اور نبی کریم ﷺ دس کو۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں میرے اور والدہ اور راوی کو یاد نہیں کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا جو میرے اور میرے والد کے گھر میں ہوتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے گھر کھایا پھر وہیں ٹھہرے پھر عشاء کی نماز پڑھی پھر واپس گئے تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے آرام فرمایا پھر کچھ رات گئے واپس آئے ان کی اہلیہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا۔ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض گزار ہوئیں آپ

عُرِضُوا فَأَبَوْا. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لاَ هَنِيئًا فَقَالَ: وَاللهِ لاَ أَطْعَمُهُ أَبَدًا، وَايْمُ اللهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلاَّ رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا. قَالَ: حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ. فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا. فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لاَ وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلاَثِ مَرَّاتٍ. فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي يَمِينَهُ. ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ، فَمَضَى الأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ.

کے آنے تک انہوں نے انکار کر دیا۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں جا کر چھپ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں سخت سست کہا پھر مہمانوں سے کہا کھائیے اور کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ اور اللہ کی قسم ہم جو لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور بڑھ جاتا۔ پس سب سیر ہو گئے اور جس قدر کھانا پہلے تھا اس سے کہیں زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی اہلیہ سے فرمایا بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اب تو اس سے تین گنا زیادہ ہے پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تناول فرمایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی پھر ایک لقمہ اس میں سے کھا کر پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہ صبح تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود رہا۔ (عبدالرحمن کہتے ہیں) ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی ان سے علیحدہ ہو گئے اور ہر شخص کے ساتھ کتنے آدمی تھی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے پس ان سب نے اس میں سے کھایا۔ انہوں نے یہی فرمایا۔

فائدہ: کھانا کھا لینے کے باوجود اس کی مقدار کا پہلے سے بڑھ جانا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھلی کرامت تھی۔ معلوم ہوا کرامات اولیاء برحق ہے اور اس کا انکار لایعنی ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

10- کتاب الأذان

اذان کا بیان

1-باب بَدْءُ الأَذَانِ

369 - عَنِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلاَةَ، لَيْسَ يُنَادَى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلاً يُنَادِي بِالصَّلاَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَا بِلاَلُ، قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاَةِ).

اذان کا آغاز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ منورہ سے آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہوجایا کرتے تھے اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ایک دن انہوں نے اس کے متعلق بات چیت کی بعض نے کہا ہم عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجایا کریں گے اور بعض نے کہا یہودیوں کی طرح سینگ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہم ایک آدمی مقرر نہ کرلیں جو نماز کے لیے اعلان کردیا کرے۔پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے بلال اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کر دو۔

2-باب الأَذَانُ مَثْنَى۔

370 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ، إِلاَّ الإِقَامَةَ۔

اذان دو دو دفعہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں دو دو دفعہ کلمات کہیں اور تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ دیگر کلمات ایک ایک دفعہ کہے۔

3-باب فَضْلِ التَّأْذِينِ۔

371 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ

اذان دینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو

ضُرَاطٌ، حَتَّى لاَ يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى).

شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور ان کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے یہاں تک کہ پھر جب اقامت کہی جائے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور جب مکمل ہو جائے تو پھر سامنے آتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے یہ بات یاد کرو وہ بات یاد کرو وہ باتیں جو اسے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

4-باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ.

بلند آواز سے اذان دینا

372 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤذن کی اذان کو جو بھی جن یا انسان یا دوسرا کوئی سنتا ہے وہ روز قیامت اس کے لیے گواہی دے گا۔

5-باب مَا يُحْقَنُ بِالأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

اذان کے سبب خونریزی سے رک جانا

373 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا، لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ: فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو ہم صبح ہونے تک حملہ کرنے سے رکے رہتے اگر اذان سن لیتے تو ان پر ہاتھ نہ اٹھاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔

6-باب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِي

جب اذان سنے تو کیا کہے؟

374 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

375 - عَنْ مُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ، إِلَى قَوْلِهِ: (وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) وَلَمَّا قَالَ: (حَيَّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مؤذن کی طرح اشہد ان محمد رسول اللہ کہا مگر جب مؤذن نے حی علی

عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ) وَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ.

الصلوۃ کہا تو انہوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

7-بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ.

اذان کے بعد کی دعا پڑھنا

376 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے ''اے اللہ اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد مصطفی ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے'' تو اسے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح بخوبی واضح ہوگیا کہ ہمارے آقا ومولی ﷺ اپنے گناہ گار امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے اور حق تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ مقام محمود حشر کے میدان میں سب سے اعلیٰ وارفع مقام ہوگا جہاں صرف اور صرف نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہوں گے اور تمام اولین وآخرین آپ ﷺ کی مدح سرائی کریں گے۔ اسی مقام محمود کو مقام وسیلہ ومقام فضیلت کہا جاتا ہے جو آپ ﷺ کی شفاعت پر ایمان رکھتے ہیں انشاء اللہ انہیں ہی آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

8-بَابُ الْاِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ.

اذان دینے کے لیے قرعہ ڈالنا

377 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے تو پھر اگر قرعہ ڈالے بغیر اسے پانا دشوار ہوتا تو ضرور قرعہ ڈالتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ ظہر میں جلدی کرنا کیسا ہے تو ضرور اس کی طرف سبقت کرتے اور اگر معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

9-باب أَذَانِ الأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

378 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ). قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

نابینا کا اذان دینا اگر اسے کوئی وقت بتانے والا ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک کہ انہیں یہ کہا نہیں جاتا کہ صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔

10-بَابُ الأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

379 - عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

طلوع فجر کے بعد اذان دینا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ مؤذن جب صبح کی اذان دے دیتا تو آپ ﷺ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

11-بَابُ الأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

380 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ، أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ، أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِي - بِلَيْلٍ، لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ. وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ). وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ، وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلُ: (حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا). يُشِيرُ بِسَبَّابَتَيْهِ، إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الأُخْرَى، ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ.

طلوع فجر سے پہلے پہلے اذان دینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی بلال کی اذان سن کر اپنی سحری نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ قیام کرنے والا فارغ ہو کر لوٹ جائے اور جو سویا ہوا ہے وہ بیدار ہو جائے اور اسے فجر یا صبح نہ کہے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے انہیں اوپر اٹھایا پھر نیچے لے آئے پھر فرمایا فجر ایسے ہوتی ہے آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو ایک دوسرے پر رکھا پھر انہیں دائیں بائیں پھیلا دیا۔

12- باب بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے

381 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثَلَاثًا. لِمَنْ شَاءَ) وَفِي رِوَايَةٍ: (بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ. بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ. ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ- لِمَنْ شَاءَ).

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے اگر کوئی چاہے دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے اگر کوئی چاہے۔ ایک اور روایت میں ہے فرمایا دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری دفعہ فرمایا کہ جو کوئی چاہے۔

13- باب مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ.

جو کہے کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے

382 - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا، رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ: (ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ).

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ ﷺ کے پاس بیس راتیں قیام کیا۔ آپ ﷺ بہت رحم دل اور شفیق تھے جب آپ ﷺ نے ہماری تو جہ اپنے اہل وعیال کی طرف ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو انہیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھتے رہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو تم میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

383 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ. يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا، فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا).

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ دو آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ سفر کرنا چاہتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم سفر پر نکلو تو اذان کہنا اور اقامت کہنا پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

إِنْ شِئْتُمْ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)

391 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ نماز کا ثواب ان لوگوں کو ملتا ہے جو دور سے چل کر آتے ہیں پھر وہ جو ان کی نسبت زیادہ دور سے آتے ہیں جو شخص نماز کا منتظر رہتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو نماز پڑھے پھر سو جائے۔

21-بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

ظہر اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت

392 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ). ثُمَّ قَالَ (الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ). وباقي الحديث تقدّم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ پھر ارشاد فرمایا شہداء پانچ ہیں: طاعون سے، پیٹ کے عارضے سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے سے۔ حدیث کا بقیہ حصہ پہلے گزر چکا ہے۔

22-بَابُ احْتِسَابِ الآثَارِ.

ہر قدم پر ثواب

393 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ، فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: (أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ نقل مکانی کر کے نبی کریم ﷺ کے قریب آ بسیں۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کو خالی کر دینا ناپسند فرمایا لہٰذا ارشاد فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب پانا نہیں چاہتے؟

23-بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

394 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

النَّبِيُّ ﷺ. (لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ. وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا).

کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہے۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے۔

24- بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ.

جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت

395 - وَعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ: الإِمَامُ الْعَادِلُ. وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ. وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ. فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ. وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا. فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سات اشخاص کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا کہ جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ① عادل حکمران، ② وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے، ④ وہ دو اشخاص جو اللہ کی محبت میں جمع ہوں اور اُسی کے لیے جدا ہوں، ⑤ وہ آدمی جسے کوئی منصب و جمال والی عورت بلائے اور وہ کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ⑥ وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، ⑦ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں۔

25- بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا أَوْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ.

صبح و شام مسجد جانے والے کی کیفیت

396 - وَعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو صبح و شام مسجد میں جائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے اتنی ہی مرتبہ مہربانی فرمائے گا جتنی مرتبہ وہ صبح شام مسجد میں گیا ہوگا۔

26-بَاب إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

397 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (الصُّبْحَ أَرْبَعًا، الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟)۔

27-بَاب حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔

398 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: (مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ). فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: (إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ). فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ۔ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھے

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ اقامت کہی جا رہی ہے اور وہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا کیا صبح کی چار؟ کیا صبح کی چار رکعات ہیں؟

جماعت میں حاضر ہونے کے لیے مریض کی حد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں تھے جس میں وصال ہوا۔ اور نماز کے وقت اذان کہی گئی فرمایا ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابو بکر نرم دل ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ دوبارہ فرمایا تو دوبارہ وہی عرض کی گئی تیسری مرتبہ وہی حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح معلوم ہوتی ہو ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لائے۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو اشخاص کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے گویا میں اب بھی آپ کے پاؤں مبارک کو مرض کے باعث زمین پر لگتا ہوا دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم

وَأَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وفي رواية: جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا۔

ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ﷺ کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے پہلو میں بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ باقی لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔

399 - وَعَنْهَا۔ في رواية قالت: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ۔ وباقي الحديث تقدم آنفًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ شدید بیمار ہو گئے تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج سے میرے پاس رہنے کی اجازت طلب فرمائی تو سب نے اجازت دے دی۔ باقی حدیث ابھی اوپر گزر رہی ہے۔

28-باب هَلْ يُصَلِّي الإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ

کیا جو حاضر ہوں امام انہیں نماز پڑھا دے کیا جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے

400 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ایک کیچڑ والے روز ہمیں خطبہ دیا اور مؤذن کو حکم فرمایا جب وہ حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے تو یوں کہہ لے کہ اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لیں۔ پس بعض لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے گویا انہیں اعتراض تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ یہ کام اس مبارک شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہت بہتر ہے یعنی نبی کریم ﷺ تمہیں آنا پڑ جاتا اس لیے میں نے پسند نہ کیا کہ تمہیں مشقت میں ڈال دوں۔

401 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

الأَنْصَارِ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ. وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا. فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. طَعَامًا. فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ. فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا. وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ. صَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلاَّهَا إِلاَّ يَوْمَئِذٍ.

ایک انصاری شخص نے عرض کی میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ ایک بھاری بھرکم آدمی تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر آنے کی دعوت پیش کی۔ پس آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھائی اور ایک کنارے کو دھویا۔ اس پر آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ آل جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نماز چاشت ادا فرمایا کرتے تھے، فرمایا میں نے اس روز کے علاوہ آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

29-باب إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ.

جب کھانا آجائے اور نماز کی اقامت کہہ دی جائے

402 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ، وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھالو اور کھانے میں جلدی نہ کرو۔

30-بَابٌ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَخَرَجَ.

جو گھر والوں کے کام میں مصروف ہو پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے

403 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَا كَانَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ. تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے دولت کدے میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے اہل خانہ کے کاموں میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

14 باب: الأَذَانُ وَالإِقَامَةُ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً.

مسافر کے لیے اذان واقامت اگر وہ زیادہ ہوں

384- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ (أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ). فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم فرماتے کہ اذان دو اور پھر آواز دو کہ اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو یہ حکم بحالت سفر سرد یا بارش والی رات دیا جاتا تھا۔

15- باب قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

آدمی کا یہ کہنا کہ نماز فوت ہوگئی

385 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: (مَا شَأْنُكُمْ). قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلاَةِ. قَالَ: (فَلاَ تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا).

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی بھاگم دوڑ سنی جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ وہ عرض گزار ہوئے ہم نے نماز کے لیے عجلت کی فرمایا ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو سکون سے آؤ جو ملے پڑھ لو جو رہ جائے پوری کرلو۔

16- باب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الإِمَامَ عِنْدَ الإِقَامَةِ.

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟

386 - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي).

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے آتا دیکھ نہ لو“۔

17- باب الإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ.

امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت پیش آجائے

387 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلاً فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک

فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

گوشے میں کسی آدمی سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے نماز کے لیے قیام نہ فرمایا یہاں تک کہ لوگوں کو نیند آنے لگی۔

18- بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ۔

باجماعت نماز پڑھنے کا واجب ہونا

388- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرنے کا حکم دوں اور پھر میں ایسے لوگوں کی طرف جاؤں (جو جماعت کے تارک ہیں) پھر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ علم ہو جائے کہ اسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی وہ عشاء میں ضرور حاضر ہو۔

19- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ۔

باجماعت نماز کی فضیلت

389- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: (صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا باجماعت نماز تنہا شخص کی نماز سے ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

20- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

نمازِ فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت

390- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. يَقُولُ (تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)۔ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ باجماعت نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت رکھتی ہے اور رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو یہ پڑھ لو۔

31-باب مَنْ صَلّٰی بِالنَّاسِ وَهُوَ لاَ يُرِيدُ إِلاَّ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتَهُ.

404 - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ نبی کریم ﷺ کی نماز اور سنتیں سکھانا ہو

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اس نماز سے میرا ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اُسی طرح پڑھاؤں۔

32-باب أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ.

405 - عَنْ عَائِشَةَ حديث: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، تقدّم. وفى هذه الرّواية قَالَتْ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ، لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ، لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ). فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

صاحب علم وفضل امامت کا زیادہ مستحق ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پہلے گزر چکی ہے وہ اس روایت میں فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا پائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے کہیں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا پائیں گے لہٰذا حضرت عمر کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم تو حضرت یوسف علیہ السلام والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی''۔

406 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ. الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ، وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ. سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا، وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ. أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ. فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی مرض وصال میں نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کے روز نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ ﷺ کھڑے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارکہ گویا مصحف کا ورق تھا۔ پر تبسم فرمایا ہم اس خوشی میں ﷺ کا دیدار کرتے رہے پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں انہیں مان تھا کہ شاید نبی کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسی روز وصال فرمایا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک صحابہ کرام کے عشق رسول و تعظیم نبی ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غور فرمائیں کہ صحابہ کرام نماز کے دوران ہی اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے دیدار سے سیراب ہوتے رہے اسی طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی دورانِ امامت ہی خواہش میں پیچھے ہٹنے لگے کہ سرورِ عالم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ یہاں نبی کریم ﷺ بھی صحابہ کرام پر ناراض نہیں ہوئے کہ نماز کے دوران نماز سے توجہ ہٹا کر مجھے کیوں دیکھ رہے ہو یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ناراضگی نہ فرمائی کہ نماز پڑھاتے پڑھاتے پیچھے کیوں ہٹنے لگے بلکہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں بالخصوص وہ لوگ غور کریں جو دورانِ نماز آقا و مولیٰ ﷺ کے خیال آنے سے بیل و گدھے کا خیال آنا پسند کرتے ہیں (نعوذ باللہ)۔

33-بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْإِمَامُ.

جو لوگوں کی امامت کر رہا ہو کہ پہلا امام آجائے

407 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عوف کے پاس صلح کی غرض سے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟

قَالَ: نَعَمْ: فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ - رضی الله عنه - يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (يَا أَبَابَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ). فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ).

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے لوگ نماز میں تھے آپ ﷺ صفوں میں داخل ہو کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے اپنے ہاتھ پہ ہاتھ مارا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف میں التفات نہ کرتے تھے پھر لوگوں نے متواتر ایسا کیا تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ عطا فرمایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں آ ملے اور رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لے آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر فارغ ہو کر ارشاد فرمایا اے ابوبکر تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے منع کیا؟ جبکہ میں نے اجازت دے دی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ابن ابی قحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں متواتر اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارتے دیکھا جب نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہو جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا۔ اور اپنے ہاتھ پہ ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کی محبتوں کو ظاہر کرتی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی اجازت ملنے کے باوجود نماز میں بھی آپ ﷺ کے آگے کھڑا ہونا پسند نہ فرمایا اور اجازت ملنے پر بھی حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ یہی حال صحابہ کرام علیہم الرضوان کا تھا کہ حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جاری تھی لیکن جیسے ہی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے سب نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنا پسند کیا اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متواتر ہاتھ بجا کر نبی کریم ﷺ کی موجودگی کی طرف توجہ دلائی اور یوں سب نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔

34- باب إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

408 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: (أَصَلَّى النَّاسُ). قُلْنَا: لاَ يَا رسولَ اللهِ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ. قَالَ: (ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ). قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ ﷺ: (أَصَلَّى النَّاسُ؟). قُلْنَا: لاَ. هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ). قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: (أَصَلَّى النَّاسُ؟). قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: (ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)، فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: (أَصَلَّى النَّاسُ). فَقُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ، يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ - فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ، وَكَانَ رَجُلاً رَقِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ.

وباقي الحديث تقدّم.

امام اس لیے بنایا جائے تا کہ اس کی پیروی کی جائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کے مرض نے شدت اختیار کی تو ارشاد فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی نہیں بلکہ یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے انتظار میں ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے لیے ایک لگن میں پانی رکھ دو، ہم نے یہی کیا تو غسل فرمایا پھر جانا چاہا غشی طاری ہو گئی افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے انتظار میں ہیں فرمایا میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو پس اٹھے اور غسل فرمایا پھر جانے لگے تو غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے انتظار میں ہیں۔ لوگ مسجد میں رکے عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس قاصد نے جا کر آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نرم دل انسان تھے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں اس کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان ایام میں نماز پڑھاتے رہے۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

409- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حديث صلاةِ النبي ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، تقدّم وفي هذه الرواية قال: وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت کردہ حدیث جس میں نبی کریم ﷺ کی بیماری کے سبب گھر میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

35-باب مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

410 - عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ، حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی ایک بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک نبی کریم ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے پھر اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

36-باب إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ

411-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ، أَوْ: أَلاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ، إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم میں سے جو بھی اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے اسے اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اس کی صوت گدھے جیسی کر دے۔

37-باب إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى. وَالْغُلاَمِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ.

غلام اور آزاد کردہ غلام اور نابالغ بچے کی امامت

412 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عليكُمْ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی ہی تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر منقہ جیسا

38-باب إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

جب امام کی نماز پوری نہ ہو اور مقتدی پوری کرلیں

413 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب ملے گا مگر اس کا وبال ان پر ہوگا۔

39-باب يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ.

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہو

414 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حديث مبيته في بيتِ خَالَتِهِ تقدّم، وفي هذه الرواية قال: ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کرنے کا ذکر کیا ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ پھر آپ ﷺ استراحت فرمانے لگے حتیٰ کہ سانس کی آواز آنے لگی اور جب آپ سوتے تو سانس کی آواز ضرور آتی تھی اس کے بعد مؤذن حاضر خدمت ہوا تو تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

40-باب إِذَا طَوَّلَ الإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلَّى.

جب امام طول دے اور کسی شخص کو حاجت پیش آئے تو نکل جائے پھر نماز پڑھے

415 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ. فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: (فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ) ثَلاَثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ: (فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنٌ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک دن انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ البقرہ تلاوت کی تو ایک شخص نماز سے نکل گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے رنج ہوا یہ بات جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ

وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ.

نے تین دفعہ ارشاد فرمایا فتان فتان یا فرمایا فاتنا فاتنا فاتنا، پھر حکم دیا اوساط مفصل کی دو سورتیں پڑھا کرو۔

41-باب تَخْفِيفِ الإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع و سجود پورے کرنا

416 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ).

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کی وجہ سے رہ جاتا ہوں وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرنے میں اس سے زیادہ ناراضگی میں نہیں دیکھا اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کچھ لوگ تنفر کرنے والے ہیں پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے اسے چاہیے کہ ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں۔

417-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حديث مُعَاذٍ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: (فَلَوْلاَ صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تم نے نماز میں سبح اسم ربک الاعلی والشمس وضحٰھا اور واللیل اذا یغشیٰ کیوں نہ پڑھی؟

42-باب الإِيجَازِ فِي الصَّلاَةِ وَإِكْمَالِهَا

نماز اختصار کے ساتھ پوری پڑھنا

418 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلاَةَ وَيُكْمِلُهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نماز مختصر اور کامل ادا فرمایا کرتے تھے۔

43-باب مَنْ أَخَفَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ.

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے

419-عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِنِّي لأَقُومُ فِي الصَّلاَةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا،

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں نماز پڑھانے

فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ).

کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اسے لمبی پڑھاؤں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا ناپسند کرتا ہوں۔

44-باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الإِقَامَةِ

اقامت کے وقت صفیں درست کرنا

420 - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ).

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تم اپنی صفوں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔“

45-إِقْبَالُ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

صفیں درست ہوتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

421 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی کیا کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ کہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

46-باب إِذَا كَانَ بَيْنَ الإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

جب امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو

422 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ، وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ، فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میرے حجرہ میں پڑھا کرتے تھے اور حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ پس لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا جسم منور دیکھا تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے پھر صبح لوگوں سے انہوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ ﷺ نے قیام فرمایا تو لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ایسا دو یا تین رات ہوا یہاں تک

جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: (إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ).

رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور باہر تشریف نہ لے گئے پھر صبح ہونے کے بعد لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے اس کا ڈر رہا کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

47-باب صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز

423 - وفي هذا الحديث من رواية زيد بن ثابت رضى الله عنه زيادة أَنَّه قال: (قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ. فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ. فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ).

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی روایت ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے سمجھ لیا اور دیکھ لیا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے۔

48-باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الِافْتِتَاحِ سَوَاءً

نماز کی ابتدا میں تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ بلند کرنا

424 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ: (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ). وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر آ جاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے۔ مگر وہ سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

49-باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

425 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں اپنے دائیں کو اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔

50-باب مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ.

تکبیر کے بعد کیا پڑھے؟

426 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. وَأَبَا بَكْرٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ،

وَعُمَرَ - رضی الله عنهما - كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرمایا کرتے تھے۔

427 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: (أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کچھ توقف فرماتے تھے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان توقف فرماتے ہیں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں کہتا ہوں یا اللہ مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دور مشرق سے مغرب ہے۔ یا اللہ مجھے خطاؤں سے یوں پاک فرمادے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوجاتا ہے۔ یا اللہ میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں سے دھودے''۔

51-باب۔

باب

428 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ: حديث الكسوف وقد تقدم.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کسوف پہلے گزر چکی ہے۔

429- وفی هذه الرواية قالت: (قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ: مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، لاَ أَطْعَمَتْهَا، وَلاَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ). حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ (مِنْ خَشِيشِ أَوْ خُشَاشِ الأَرْضِ).

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ اس حدیث میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میرے اتنے قریب کردی گئی کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ تمہارے لیے لے آتا اور مجھ سے دوزخ اتنی قریب کردی گئی کہ یہاں تک کہ میں نے عرض کی اے اللہ کیا میں ان کے ساتھ ہوں۔ پھر ایک عورت دیکھی راوی کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کو بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی میں نے کہا اس عوت کو کیا ہوا فرشتوں نے عرض کی اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ تو اسے خود کھانا دیتی تھی اور نہ اسے کھلا چھوڑتی کہ کچھ کھالیتی۔

راوی کا خیال ہے کہ فرمایا حشرات الارض۔

52-بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں امام کی طرف نظر کرنا

430 - عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قيل له: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قيل له: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے عرض کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں کچھ قرأت فرمایا کرتے تھے تو فرمایا ہاں، ہم نے عرض کی آپ کو کیسے علم ہو جاتا تھا، فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

53-بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ۔

نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا

431 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ). فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: (لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کا کیا حال کہ وہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس بارے سختی سے فرمایا کہ لوگ اس سے باز رہیں ورنہ ان کی بینائی کو اچک لیا جائے گا۔

54-بَابُ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اِدھر اُدھر التفات کرنا

432 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: (هُوَ اخْتِلَاسٌ، يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر التفات کرنے کے متعلق پوچھا فرمایا یہ خلل ہے پس شیطان بندے کی نماز میں مخل ہو جاتا ہے۔

55-بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرآن پڑھنے کا وجوب

433 - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ - رضی اللہ عنہ - فَعَزَلَهُ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا. فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لاَ تُحْسِنُ تُصَلِّي؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا، وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلاَةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ، وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ. قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً أَوْ رِجَالاً إِلَى الْكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلاَّ سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ، قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لاَ يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلاَ يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلاَ يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لأَدْعُوَنَّ بِثَلاَثٍ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ. قَالَ الرواى عن جابرٍ: قَالَ رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ.

شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول کر کے ان کی جگہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو عامل بنا دیا۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی یہاں تک شکایت کی یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا اے ابو اسحاق لوگ کہتے ہیں کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ آپ نے عرض کی خدا کی قسم میں تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح پڑھاتا ہوں اور اس میں کمی نہیں کرتا۔ جب عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو اسحٰق میرا آپ کی نسبت یہی گمان ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص یا کئی اشخاص ان کے ہمراہ کوفہ روانہ کیے تا کہ اہل کوفہ سے معلوم کریں انہوں نے وہاں کوئی مسجد نہ چھوڑی وہاں ان کے متعلق پوچھا تو سب نے ان کی تعریف کی یہاں تک کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو ان کا ایک آدمی کھڑا ہوا جو اسامہ بن قتادہ کہلایا جاتا تھا۔ کنیت ابو سعدہ تھی اس نے کہا جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو سنئے ① سعد جہاد میں لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے، ② مال غنیمت برابر تقسیم نہیں کرتے تھے، ③ فیصلے میں عدل نہیں کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ ① اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھلاوے اور سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر دے اس کی تنگ دستی میں اضافہ کر دے اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے۔ اس کے بعد جب اسکا حال پوچھا جاتا تو کہتا آفت میں پھنسے بوڑھے کو سعد کی بددعا لگی ہے۔ حضرت جابر

ﷺ سے بیان کرنے والا راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کے سبب اس کے دونوں ابرو آنکھوں پر جھکے ہوئے تھے اور وہ راستے میں گزرتی لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

434-عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ).

حضرت عبادہ بن صامت ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں۔

435-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ وَقَالَ: (ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ). فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ) فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ). ثَلاَثًا، فَقَالَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي؟ فَقَالَ: (إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا).

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص بھی داخل ہوا اور نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا۔ سلام عرض کیا فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا، سلام عرض کیا فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی تین مرتبہ فرمایا وہ عرض گزار ہوا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس سے بہتر نماز نہیں آتی مجھے سکھا دیجیے۔ فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن پاک میں سے تمہیں جو یاد ہو اس میں سے پڑھو پھر رکوع کرو، رکوع میں اطمینان سے رہو، پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدے میں اطمینان سے رہو پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اسی طرح نماز پوری کرو۔

56-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

436 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، يُطَوِّلُ فِي الأُولَى، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَيُسْمِعُ الآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الأُولَى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ.

ظہر میں قرأت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں قرأت فرمایا کرتے پہلی رکعت میں طویل قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر فرماتے اور کبھی کسی آیت کو سنا بھی دیتے اور عصر کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے فرماتے پہلی رکعت دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل فرماتے اور دوسری مختصر فرماتے تھے۔

57-بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

437 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ - رضى الله عنهما - أَنَّهُ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: (وَالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ وَاللهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

مغرب میں قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے انہیں سورۃ والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے بیٹے تم نے یہ سورۃ پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں قرأت فرمائی۔

438 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولِ الطُّولَيَيْنِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورۃ پڑھتے ہوئے سنا۔

58-بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

439 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

مغرب میں بلند آواز سے قرأت کرنا

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ والطور قرأت فرماتے سنا۔

59-باب الْقِرَائَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

440- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ الْعَتَمَةَ. فَقَرَأَ: (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ. فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

عشاء میں سجدے والی سورۃ قرأت کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک دفعہ ابو القاسم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے سورۃ اذا السماء انشقت قرأت فرمائی اور سجدہ فرمایا میں بھی اس سورت کے ساتھ ہمیشہ یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ سے جا ملوں۔

60-باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ.

441 - عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ. فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِ(وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ).

عشاء میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز میں ایک رکعت میں سورۃ والتین والزیتون قرأت فرمائی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قرأت کرنے والا کسی کو نہ دیکھا۔

61-باب الْقِرَائَةِ فِي الْفَجْرِ.

442 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضی الله عنه - قَالَ: فِي كُلِّ صَلاَةٍ يُقْرَأُ. فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ. وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ. وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ.

فجر میں قرأت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرأت کرنی چاہیے۔ پھر جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنائیں تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھا ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں اور اگر تم سورۃ فاتحہ سے زیادہ قرأت نہ بھی کرو تو کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

62-باب الْجَهْرِ بِقِرَائَةِ صَلاَةِ الْفَجْرِ

443- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رضی الله عنهما - قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ. وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. وَأُرْسِلَتْ

فجر میں بلند آواز سے قرأت کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ بازار عکاظ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شعلے ڈالے جاتے تھے۔ تو

عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ. فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلاَّ شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ بِنَخْلَةَ، عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، وَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا: (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ. (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ) وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

شیاطین اپنے قوم کی طرف لوٹ آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کیا تمہیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں قوم نے کہا ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوگئی ہے پس مشرق ومغرب کو چھان مارو کہ وہ حائل ہونے والی چیز کیا ہے پس اسے ڈھونڈنے نکلے۔ ان میں شامل وہ جنات جو تہامہ کی جانب نکلے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آ پہنچے آپ ﷺ اس وقت مقام نخلہ میں تھے اور بازار عکاظ کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو کہنے لگے اللہ قسم یہی وہ کلام ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگیا ہے پس اُسی مقام سے اپنے قوم کی طرف واپس ہوئے اور ان سے کہا ہم نے ایک عجیب کلام سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں ہم اپنے رب کے ساتھ اب کسی کو شریک نہ کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورت نازل فرمائی۔ قل اوحی الی۔ اور آپ ﷺ کو بذریعہ وحی جنات کی باتیں بتائی گئیں۔

444 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ. فِيمَا أُمِرَ، وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو جس نماز میں جہر سے پڑھنے کا حکم ہوا آپ ﷺ نے جہر سے پڑھا اور جس میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اسے آہستہ پڑھا" اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے"

63-باب الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ. وَالْقِرَائَةِ بِالْخَوَاتِيمِ، وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ.

445 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ. فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

ایک رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا اور آخری آیات قرأت کرنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیات پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا آج میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں فرمایا کہ اسی طرح تیزی سے جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں ان تمام سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم ﷺ ملا کر قرأت فرمایا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان کیں۔ یعنی ہر رکعت میں دو دو سورتیں۔

64-باب يَقْرَأُ فِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

446 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ، فِي الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مَا لاَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ.

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ قرأت کی جائے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں بھی قرأت فرمایا کرتے تھے۔ اور دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیتے۔ اور آپ پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طول دیتے اسی طرح عصر اور فجر کی نماز میں یہی کیا کرتے تھے۔

65-باب جَهْرِ الإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

447 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

امام کا بلند آواز سے آمین کہنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے پچھلے تمام گناہ

ذَنْبِهِ).

66-باب فَضْلِ التَّأْمِينِ

448 - وَعَنْهُ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

67-باب إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ.

449 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلاَ تَعُدْ).

68-باب إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

450 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ - رضي الله عنه - بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلاَةً، كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ.

69-باب إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

451 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: (سَمِعَ اللهُ

معاف کر دیے جائیں گے۔

آمین کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں اگر دونوں کی آمین مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

جب صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کر لے

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں اس وقت پہنچے جب آپ ﷺ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا پھر نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

رکوع میں تکبیر مکمل کہنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروادی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے پھر فرمایا جب آپ اٹھتے اور جھکتے تو اس وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

سجدے سے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع فرماتے تکبیر کہتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ رکوع سے پیٹھ سیدھی

لِمَنْ حَمِدَهُ). حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

کرتے وقت کہتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر ربنا ولک الحمد کہتے۔

70-باب وَضْعِ الأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھنا

452- عَنْ سَعْدِ بن أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّه صلّى إلى جَنْبِهِ ابنه مُصْعَبٌ قَالَ: فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ، وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے فرزند حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی حضرت مصعب فرماتے ہیں میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا میرے والد نے مجھے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر ہمیں اس سے روک دیا گیا اور حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

71-باب اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ. والاطْمِئْنَانِ فِيهِ.

رکوع میں پیٹھ سیدھی رکھنا اور اس میں اطمینان سے رہنا

453 - عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ. وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، مَا خَلاَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع و سجود اور سجدوں کا درمیانی وقت اور رکوع کے بعد قومہ یہ سب سوائے قیام اور تشہد کے برابر ہوتے تھے۔

72-باب الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دعا کرنا

454 - عَنْ عَائِشَةَ - رضى الله عنها - قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ فرماتے "تو پاک ہے اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے ہمارے رب۔ اے اللہ میری مغفرت فرما"۔

455-وَعَنْهَا فى رواية أخرى: يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ ایک دوسری روایت سے ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے کہ آپ ﷺ

قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔

73-باب فَضْلِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

اللّٰھم ربنا لك الحمد کی فضیلت

456 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے مطابق ہوگا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

74-باب۔

باب

457 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لأُقَرِّبَنَّ صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ.. فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَصَلاَةِ الْعِشَاءِ، وَصَلاَةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز سے قریب نہ کردوں پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعا فرماتے اور کافروں پر لعنت فرماتے۔

458 - عَنْ أَنَسٍ - رضی الله عنه - قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قنوت نماز فجر اور مغرب میں ہے

459 - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ). فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ (مَنِ الْمُتَكَلِّمُ). قَالَ: أَنَا. قَالَ: (رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاَثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک دن نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر مبارک اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تعریف ہے بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی'' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلمات کس نے کہے: وہ عرض گزار ہوا میں نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ

يَكْتُبُهَا أَوَّلُ).

فرشتوں کوانہیں لکھنے پر سبقت کرتے ہوئے دیکھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ علم مصطفی ﷺ کی ایک جھلک پیش کرتی نظر آتی ہے کہ آپ ﷺ نے دوران نماز ہی ایک صحابی کے ربنا لک الحمد کثیرا طیبا مبارکا منہ سے کہنے پر تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھ لیا جو ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے جھپٹ رہے تھے یعنی آپ ﷺ کے علم غیب سے نہ ہی فرشتوں کی تعداد پوشیدہ رہی اور نہ ہی یہ بات کہ وہ ثواب کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ عزوجل!

75-باب الاِطْمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے کھڑا ہونا

460 - عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَنْعَتُ لَنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَانَ يُصَلِّي، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ.

حضرت انس ﷜ سے روایت وہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا طریقہ نماز بتا رہے تھے چنانچہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو قیام کرتے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

76-باب يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

سجدے میں تکبیر کہتا ہوا جھکے

461-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ-رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ). وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر ان کے لیے دعا فرماتے اور فرماتے اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ قبیلہ مُضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ ان دنوں اہل مشرق سے قبیلہ مضر والے تھے جو آپ ﷺ کے مخالف تھے۔

77-باب فَضْلِ السُّجُودِ

سجدوں کی فضیلت

462 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: (هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟). قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟). قَالُوا: لَا. قَالَ: (فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا. فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟). قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: (فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ کیا ہم قیامت میں اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ شب بدر کے چاند میں جبکہ اس پر ابر نہ ہو کیا تم اسے دیکھنے میں شک کرتے ہو! عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو جبکہ بادل نہ ہوں فرمایا نہیں فرمایا تو تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو کہ جب روز قیامت لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا تو فرمایا جائے گا جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے چنانچہ کوئی سورج کے پیچھے ہو جائے گا کوئی چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے پھر اس امت کے لوگ باقی رہ جائیں جس میں امت کے منافق بھی ہوں گے تو اللہ عزوجل اس تجلی کے ساتھ جسے وہ نہ پہچانتے ہوں گے جلوہ فرمائے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں اس پر لوگ کہیں گے ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہم پر جلوہ فرمائے پس جب ہمارا رب ہم پر جلوہ فرمائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے اب اللہ عزوجل ان پر جلوہ فرمائیں گے اس تجلی کے ساتھ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں اب لوگ کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے۔ اب اللہ عزوجل انہیں بلائے اور جہنم کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا۔ رسولوں میں سب سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اسے پار کروں گا اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہ کرے گا اور رسولوں کا کلام اس دن یہ ہوگا۔ اے اللہ سلامت رکھ اور جہنم میں سعدان کے

عِظَمِهَا إِلاَّ اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو. حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلاَئِكَةَ: أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ. فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ. فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلاَّ أَثَرَ السُّجُودِ. فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: لاَ وَعِزَّتِكَ. فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ، رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لاَ أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: فَمَا

کانٹوں کی مثل آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں فرمایا وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی مثل ہیں مگر وہ کتنے بڑے ہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے اعمال کی وجہ سے لوگوں کو جھپٹ لیں گے کچھ اپنے عمل بد کی سزا میں ہلاک ہوں گے اور کچھ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل جہنمیوں میں جس کے ساتھ مہربانی کا ارادہ فرمائے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی عبادت کرتے تھے ان کو نکالو۔ اب فرشتے انہیں نکالیں گے اور انہیں سجدوں کے نشانات سے فرشتے پہچانیں گے۔ اور اللہ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کھائے یہ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ابن آدم کے پورے جسم کو آگ کھائے گی سوائے سجدے کے نشان کے یہ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو سیاہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے اب ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو ان کے اعضاء ایسے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے بہاؤ میں پھوٹتا ہے اس کے بعد اللہ بندوں کے درمیان فیصلے فرما دے گا اور ایک شخص جنت و دوزخ کے درمیان رہ جائے گا اور یہ جہنمیوں میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اب وہ عرض کرے گا اے رب میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے اس کی بدبو نے میرا دم گھونٹ دیا ہے اور اس کی گرمی نے مجھے جھلسا دیا ہے اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا اگر تیرے ساتھ یہ کر دیا جائے تو کیا تو اس کے علاوہ اور کچھ مانگے گا تو بندہ کہے گا تیری عزت کی قسم نہیں رب اللہ عزوجل جتنا چاہے گا اس سے عہد و پیمان لے گا پھر اللہ عزوجل اس کے چہرے کو جہنم طرف سے پھیر دے گا

عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ. فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَضْحَكُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: تَمَنَّ. فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لأَبِي هُرَيْرَةَ - رضي الله عنهما - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. إِلاَّ قَوْلَهُ: (لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ).

اب وہ جنت کی طرف منہ کر لے گا اس کی تروتازگی دیکھے گا جب تک اللہ چاہے گا چپ رہے گا پھر کہے گا اے رب مجھے جنت کے دروازے کے پاس کر دے تو اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو مانگ چکا ہوں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا تو وہ عرض کرے گا اے رب میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ میں بدنصیب نہ رہوں۔ اب اللہ عزوجل فرمائے گا اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے علاوہ اور کچھ تو نہیں مانگے گا اس پر عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ اب اور کچھ نہیں مانگوں گا اب اس کا رب اس سے قول وقرار جتنا چاہے گا لے گا پھر اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا پھر جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچے گا اور اس کی شادابی اور اس میں جو تروتازگی اور خوشی ہے دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا چپ رہے گا پھر عرض کرے گا اے رب مجھے جنت میں داخل فرما دے اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا اے آدم کے بیٹے تیرے لیے خرابی ہو کس چیز نے تجھے عہد شکن بنا دیا کیا تو نے قول وقرار نہیں کیا تھا کہ جو کچھ مجھے دیا گیا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا تو وہ عرض کرے گا اے رب مجھے اپنی مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا اس پر اللہ عزوجل اپنی شان کے لائق ہنسے گا پھر اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا آرزو کر یہاں تک کہ اس کی آرزو ختم ہو جائے گی تو اللہ عزوجل فرمائے گا تیرے لیے یہ ہے اور اس کے برابر اور بھی دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تیرے لیے یہ ہے اور اس کا

دس گنا۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بھی ارشاد ہے مجھے یاد نہیں صرف یہ یاد ہے یہ تیرے لیے ہے اور اس کے برابر اور۔ ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا یہ تیرے لیے ہے اور اس کا دس گناہ اور۔

78-باب السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

463- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رضی الله عنهما - فی روایة قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ. وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ.

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے پیشانی پر ناک کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا، دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔ اور یہ حکم بھی فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹا جائے۔

79-باب الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

464-عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَا آلو أَن أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وباقی الحدیث تقدّم.

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرے رہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

80-باب لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

465 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ).

سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور تم میں سے کوئی کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

81-باب مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ.

466 - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى

جو نماز میں طاق رکعت میں سیدھا بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کے سیدھے نہ بیٹھ جاتے۔

82-باب يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ.

دونوں سجدوں سے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہے

467 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى، فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ، وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی پس جب سجدے سے سر اٹھایا اور جب پھر سجدہ کیا اور پھر سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو آواز سے تکبیر کہی پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

83باب سُنَّةُ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ

468-عن عبدالله بن عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، وَأَنَّه رأى وَلَدَهُ فَعلَ ذلكَ فَنهاهُ، وقَالَ : إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى، وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى، فَقَالَ لهُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نماز میں چار زانو بیٹھتے لیکن جب انہوں نے اپنے بچے کو ایسا کرتے دیکھا تو اُسے منع کیا اور ارشاد فرمایا کہ نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں کو بچھا لیو۔ آپ کے بیٹے نے عرض کی آپ ایسا کیوں کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

469- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ. فَإِذَا سَجَدَ

حضرت حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز آپ سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دو ہاتھ کندھوں تک کرتے اور جب رکوع فرماتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر جما لیتے اور پیٹھ کو جھکا لیتے۔ جب سر اٹھاتے تو بالکل سیدھے ہو جاتے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى، وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ، قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ.

فرماتے تو ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ ہی سمیٹتے اور پیروں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے۔ جب دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے کر دیتے اور دائیں پیر کو کھڑا کر لیتے اور اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھ جاتے۔

84-بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الأَوَّلَ وَاجِبًا.

جو پہلا تشہد واجب نہ کہے

470 - عَنْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ، لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ، كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو قبیلہ ازد شنوءہ سے بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے نہیں کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو آپ ﷺ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

85-بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الآخِرَةِ.

آخری قعدہ میں تشہد

471 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ. قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى اللهِ، السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: (إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلاَمُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل پر سلام فلاں فلاں پر سلام۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تو سلام ہے۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھتے تو کہے تمام زبانی، بدنی و مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ).

پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر، اللہ کے نیک بندوں پر، جب تم یوں کہو گے تو یہ سلام خدا کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان پر ہو یا زمین پر۔ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

86- بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ.

سلام سے پہلے دعا

472 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ). فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: (إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یوں دعا کیا کرتے'' اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ کسی نے عرض کی کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں! فرمایا جب آدمی قرض دار ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

473 - عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضى الله عنه: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: (قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ).

حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرما دیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ ارشاد فرمایا یوں کہا کرو'' اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا پس اپنے کرم سے مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

87-بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ.

474-حديث ابن مَسْعودٍ رضي الله عنه فى التَّشَهُّدِ تقدم قريبًا، وقال فى هذه الرواية بعد قوله: (وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ): (ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو).

تشہد کے بعد جو چاہے دعا کرے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں روایت پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کے بعد مزید فرمایا پھر جو دعا پسند ہو اسے اختیار کرے اور اس کے ذریعے دعا کرے۔

88-بَابُ التسليم

475-عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ، قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ۔

سلام پھیرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو سلام پھیرتے ہی عورتیں کھڑی ہو جائیں اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔

89-بَابُ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ

476 - عَنْ عِتْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ۔

جب امام سلام پھیرے پھر سلام پھیرے

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

90-بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

477 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ۔

نماز کے بعد ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کا فرض نماز سے فارغ ہو کر آواز کے ساتھ کرنا رائج تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اسے سن کر جان لیتا کہ لوگ فارغ ہو گئے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ کے زمانہ مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند

آواز سے ذکر کرنا رائج تھا اور نبی کریم ﷺ نے اس منع نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام علیھم الرضوان نے اسے اپنا معمول بنایا ہوا تھا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آوازوں سے نماز کا ختم ہوجانا جان لیتا تھا۔

478- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلاَ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ (أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ، إِلاَّ مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؛ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ). قَالَ الرواى: فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: (تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کچھ غریب لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ صاحب ثروت لوگ اپنے مال کے سبب بلند درجات اور دائمی نعمتیں پا گئے وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن انہیں مالی فضیلت حاصل ہے جس کے سبب وہ حج وعمرہ جہاد وصدقات ادا کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کرنے سے اُن لوگوں پر سبقت لے جاؤ اور تمہارے بعد تمھیں کوئی نہ مل سکے گا اور تم لوگوں میں بہتر ہو جاؤ گے سوائے اس کے جو اسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ہمارے درمیان اختلاف ہوا کچھ نے کہا کہ ہم ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھیں پھر ہم نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ بار ہوجائے۔

479 - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ: (لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسکی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک

لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ).

دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ کی بزرگی تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں دے گی۔

91- باب يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

امام کا سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف منہ کرنا

480 - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ جب نماز مکمل فرما لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف فرما لیا کرتے تھے۔

481 - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: (هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ). قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: (أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ. فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ).

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بارش والی رات صبح کی نماز مقام حدیبیہ میں پڑھائی جب فارغ ہوئے تو ہم لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟ عرض گزار ہوئے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ فرماتا ہے میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے یہ کہا ہم پر فلاں ستارے کے سبب بارش برسائی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔

92- باب الانْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ.

نماز سے فارغ ہو کر دائیں اور بائیں جانب رخ کرنا

482 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ رکھے کہ نماز سے فارغ ہو کر دائیں جانب رخ کرنا ضروری جانے

إِلاَّ عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو متعدد بار بائیں طرف رخ اور فرماتے دیکھا ہے۔

93-بَاب مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ.

کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے بارے میں حکم

483 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلاَ يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا). قَالَ الرواى: قُلْتُ لِجَابِرٍ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلاَّ نِيئَهُ. وقيل: إِلاَّ نَتْنَهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے اس درخت میں سے کھایا یعنی لہسن سے۔وہ ہمارے پاس ہماری مساجد میں نہ آئے۔راوی نے کہا میں نے عرض کی اس کا کیا مطلب ہے فرمایا میرے خیال میں کچا لہسن ہے یہ بھی کہا گیا کہ اس کی بدبو ہے۔

484 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ). وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا. فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ: (قَرِّبُوهَا) إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ. فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: (كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے رہے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں آپ ﷺ کو اس میں سے کچھ بو محسوس ہوئی تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا چنانچہ اس میں جو سبزیاں تھیں آپ کو بتادی گئیں تو فرمایا کہ اسے میرے صحابہ کو دے دو پھر جب انہوں نے اسے دیکھا تو کچھ نے کھانا ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تم کھالو کیونکہ میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔

485-وفي رواية: أُتِيَ بِبَدْرٍ، يَعْنِي طَبَقًا. فِيهِ خَضِرَاتٌ.

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس سبز ترکاریوں کا طباق لایا گیا تھا۔

94-باب وُضُوءِ الصِّبْيَانِ.

چھوٹے بچوں کا وضو

486 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ، فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک قبر (بچے کی) پر سے گزرے جو سب سے الگ تھلگ تھی وہاں آپ ﷺ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے صف بندی کی۔

487 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

488 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما وَقَدْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ ابْنِ الصَّلْتِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان سے ایک شخص نے پوچھا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید گاہ گئے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اور اگر آپ ﷺ سے میری قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے سبب نا جا سکتا تھا۔ آپ ﷺ پہلے اس نشان کے قریب آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا وہاں آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں وعظ ونصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ تو ایک عورت نے اپنی انگوٹھی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالنے لگی پھر آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھر لوٹ آئے۔

95-باب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ.

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مساجد کے لیے نکلنا

489 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری عورتیں اگر رات کو مسجد جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دے دو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

11- كتاب الجمعة

جمعہ کا بیان

1-باب فَرْضِ الْجُمُعَةِ۔

490 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ: الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)

جمعہ کی فرضیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہم آخر میں آئے ہیں اور قیامت میں پہلے ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور یہی دن ان کے لیے بھی مقرر ہوا تھا لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہمیں ہدایت دی یہ لوگ اسی وجہ سے ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل (ہفتہ) اور نصاریٰ پرسوں (اتوار) مقرر کریں گے۔

2-باب الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ۔

491 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: (الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ).

جمعہ کے لیے خوشبو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کے روز غسل ہر بالغ پر واجب ہے اور اگر میسر ہو تو مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔

3-باب فَضْلِ الْجُمُعَةِ۔

492 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا

جمعہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جمعہ کو جنابت کے غسل کی طرح غسل کرے پھر جائے تو گویا اس نے اونٹ صدقہ کیا اور دوسری ساعت میں گیا تو اس نے گائے صدقہ کی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو

قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ).

اس مینڈھا صدقہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو اس نے مرغی صدقہ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو اس نے انڈا صدقہ کیا۔ پس جبکہ امام نکل آیا تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔

4-بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کو تیل لگانا

493 - عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى).

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی جمعہ کو غسل کرے اور جتنا ہو سکے خوب پاک ہو لے اور تیل لگا لے یا خوشبو لے پھر نکلے اور دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر اس کے مقدر میں جتنا بھی لکھا ہو نماز پڑھے پھر جب امام خطبہ دے تو چپ رہے تو اس سے دوسرے جمعہ کے مابین جو کچھ کرے سب بخش دیا جائے گا۔

494 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: ذَكَرُوا قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُؤُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا، وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ). فَقَالَ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ جنب نہ ہو اور خوشبو لگاؤ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا غسل تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو تو میں نہیں جانتا۔

5-بَابٌ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

عمدہ لباس پہنے جو میسر ہو

495 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد کے دروازے پر ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر حضور اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور جب وفد

الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ). ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا). فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.

حاضر ہوتے تو اس وقت پہنتے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ویسے ہی جوڑے آئے تو اس میں سے ایک جوڑا عمر بن خطاب کو دیا۔ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مجھے پہننے کے لیے عطا فرما رہے ہیں حالانکہ حلۂ عطارد کے بارے میں آپ ﷺ فرما چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم پہننے کے لیے نہیں دیا ہے تو حضرت عمر بن خطاب نے یہ جوڑا مکے کے باشندے اپنے ایک مشرک بھائی کو پہننے کے لیے دے دیا۔

6-بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

جمعہ کے دن مسواک

496-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، أَوْ عَلَى النَّاسِ، لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پہ شاق نہ ہوتا یا یہ فرمایا اگر لوگوں پر شاق نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

497-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ فرمایا ہے۔

7-بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا قرأت کرے

498-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ (الم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ وَ: (هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر میں سورۃ الم تنزیل اور هل اَتَى على الانسان پڑھا کرتے تھے۔

8-باب الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ

499- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ - قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ).

دیہات اور شہر میں جمعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سب نگہبان ہو اور سب سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا امام نگہبان ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی مرد اپنے اہل کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی اور میں نے یہ گمان کیا انہوں نے یہ بھی ضرور کہا ہے اور مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

9-باب هَلْ يَجِبُ غُسْلُ الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ.

500 - حديث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: (نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ) تقدم قريبًا. وزاد هنا في آخره. ثُمَّ قَالَ: (حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ).

کیا اس پر غسل جمعہ واجب ہے جسے جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں یہ ذکر تھا کہ ہم بعد کے زمانے والے ہیں لیکن قیامت کے دن آگے ہوں گے پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر مسلمان پر ہفتہ میں ایک بار غسل ضروری ہے اس روز وہ اپنا بدن اور سر دھوئے۔

10-باب مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَعَلَى مَنْ تَجِبُ

501- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ:

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کس پر یہ واجب ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ، يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا)).

کہ لوگ باری باری اپنے گھروں اور دیہاتوں سے جمعہ کے لیے غبار میں آتے ان پر غبار پڑ جاتا اور انہیں پسینہ نکلتا ان میں ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آج کے دن کے لیے اگر تم غسل کر لیتے تو اچھا ہوتا۔

502-وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے کام خود کر لیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے تو ان سے کہا گیا اگر تم غسل کر لیتے تو اچھا ہوتا۔

503- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ.

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سورج ڈھل جاتا تو جمعہ پڑھتے تھے۔

11. باب اذا اشتد الحرّ يوم الجمعة

جب جمعہ کے روز شدید گرمی ہو

504-وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ.

حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سخت ٹھنڈک ہوتی تو نماز اول وقت میں پڑھتے اور جب گرمی کی شدت ہوتی تو ٹھنڈا کرتے یعنی جمعہ کو۔

12-باب الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے روانگی

505 - عَنْ أَبِي عَبْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: وَهُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

حضرت ابو عبس ؓ سے روایت ہے وہ جمعہ کی نماز کو جاتے وقت کہنے لگے میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔

13- باب لا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخاهُ وَيَقْعُدُ مَكانَهُ.

506 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ. قيل: الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا.

کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھے۔ پوچھا گیا جمعہ کو؟ تو فرمایا جمعہ ہو یا کوئی اور مجمع۔

14- باب الأَذانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

507 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ.

جمعہ کے دن کی اذان

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں جمعہ کے دن صرف پہلی اذان تھی اور یہ اس وقت ہوتی جب امام منبر پر تشریف رکھتے جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے تیسری ندا زائد کی جو زوراء پر دی جاتی تھی۔

15- باب الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

508 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فی روایة قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ، يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

جمعہ کے روز ایک مؤذن ہو

حضرت سائب بن یزید ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک ہی مؤذن تھا اور روز جمعہ صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی وہ بھی اس وقت جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔

16- باب يُجِيبُ الأَذَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

509 - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ

روز جمعہ (امام) جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے تھے مؤذن اذان دے رہا تھا۔ مؤذن نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا اللہ اکبر

أَكْبَرُ. قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. فَقَالَ: مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ. قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ، حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي.

اللہ اکبر پھر مؤذن نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ مؤذن نے کہا اشھد ان محمد رسول اللہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی یہی کہتا ہوں۔ اے لوگو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جگہ سنا ہے کہ جب مؤذن اذان کہتا تو حضور ﷺ بھی وہی فرماتے جو تم نے مجھ سے میری بات سنی ہے۔

17- باب الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر خطبہ پڑھنا

510 - حديث سهل بن سعدٍ فى أَمْرِ المِنْبَرِ تقدَّم وذِكْرُ صلاتِهِ عليه ورجوعه القَهْقَرى وزاد فى هذه الرِّوايةِ: فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلاَتِي).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو منبر سے متعلق تھی پہلے گزر چکی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا منبر پر نماز پڑھنے پھر فوراً نیچے اترنے کا ذکر ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے بعد فراغت لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

511 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ، سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ، حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک کھجور کا تنا تھا جس پر خطبے کے وقت نبی کریم ﷺ کھڑے ہوتے تھے جب منبر رکھا گیا تو ہم نے اس سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز کی طرح آواز سنی یہاں تک کہ حضور ﷺ منبر سے اترے اور اس پر دست مبارک رکھا۔

18- باب الْخُطْبَةِ قَائِمًا.

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

512 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ، كَمَا تَفْعَلُونَ الآنَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسے تم اس وقت کرتے ہو۔

19-باب مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ.

جس نے خطبہ میں ثناء کے بعد اما بعد کہا

513-عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. أُتِيَ بِمَالٍ، أَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى رِجَالاً وَتَرَكَ رِجَالاً. فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ. فَوَاللهِ إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ، وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ. وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ. فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ). فَوَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. حُمْرَ النَّعَمِ.

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال کچھ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا ناخوش ہیں آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اما بعد اللہ کی قسم! میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا لیکن جس کو چھوڑ دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جس کو دیتا ہوں نیز کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان میں بے صبری اور بوکھلاہٹ دیکھتا ہوں اور کچھ کو ان کی سیر چشمی اور بھلائی کے سبب چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے انھیں لوگوں میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! یہ میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔

514-عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَحَمِدَ الله تعالى وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شان کے لائق حمد وثنا فرمائی پھر فرمایا اما بعد۔

515-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ. الْمِنْبَرَ، وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ، مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَمِدَ اللهَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں آخری مجلس تھی اپنے کاندھے پر چادر لپیٹے ہوئے اور سر اقدس پر روغنی پٹی باندھے ہوئے تھے پہلے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد ارشاد فرمایا اے لوگو! میرے قریب آ ؤ

وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ). فَثَابُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ. فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَقِلُّونَ، وَيَكْثُرُ النَّاسُ. فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا. فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ).

لوگ ہر طرف سے جمع ہو گئے پھر فرمایا امابعد یہ انصار کا قبیلہ کم ہو جائے گا اور لوگ زیادہ ہوں تو جو بھی امت محمد ﷺ کا والی ہو اور یہ استطاعت رکھے کہ جسے چاہے نقصان پہنچائے اور جسے چاہے نفع تو اسے لازم ہے کہ ان کے احسان کرنے والوں سے احسان کو قبول کرے اور ناپسندیدہ اقدام کرنے والوں کو معاف کرے۔

20- بَابُ إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

جب امام خطبہ کے دوران کسی کو آتا دیکھے تو اسے دو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے

516 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: (أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ). قَالَ لَا. قَالَ: (قُمْ فَارْكَعْ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب حاضر ہوئے تو ان سے دریافت فرمایا اے فلاں نماز پڑھی؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں تو ارشاد فرمایا اٹھ اور نماز پڑھ۔

21- بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز دورانِ خطبہ بارش کے لیے دعا کرنا

517 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً. فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ. فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں قحط ہو گیا۔ ایک بار نبی کریم ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مال تباہ ہو گیا اہل وعیال بھوکے ہیں آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں تو حضور ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے اور حالت یہ تھی کہ ہم آسمان میں بادل کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہیں دیکھتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ حضور ﷺ نے ابھی دست مبارک نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل اٹھا حضور ﷺ

وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الأَعْرَابِيُّ، أَوْ قَالَ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلاَ عَلَيْنَا). فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلاَّ انْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

منبر پر ہی تشریف فرما تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش حضور ﷺ کی ریش مبارک پر گر رہی ہے اس روز دن بھر بارش ہوئی اور اس کے بعد والے دن بھی اور اس کے بعد والے دن بھی دوسرے جمعہ تک مسلسل ہوتی رہی۔ دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا کوئی اور کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گھر گر گئے، مال ڈوب گئے اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں اب حضور ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی اے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر مت برسا۔ حضور ﷺ اپنے دست مبارک سے جس طرف اشارہ فرماتے بادل پھٹ جاتا اور مدینہ گول حوض کے مثل ہو گیا اور وادی قناۃ ایک ماہ تک بہتی رہی جس طرف سے جو آیا اس نے بارش کی کثرت کی خبر دی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نبی کریم ﷺ آپ کے تصرف واختیار کا منہ بولتا شاہکار ہے۔ شدید قحط سالی اور بادل کا دور دور تک نام ونشان نہیں مگر آپ ﷺ کے ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے ہی بادل نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی اور ایسی ہوئی کہ ایک ہفتے تک ہوتی رہی پھر فریاد پیش کی گئی تو موسلا دھار بارش آپ کا اشارہ پاتے ہی بند ہوگئی اور جہاں جہاں اشارہ فرمایا صرف وہیں بارش ہوتی رہی۔ یعنی آسمان کی بارش پر بھی آپ کو تصرف حاصل ہے اور ایسا تصرف کہ لوگوں کے اطراف میں تو برس رہی ہے مگر لوگوں پر نہیں برس رہی۔ سبحان اللہ۔

22- بَابُ الإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

روز جمعہ امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنا

518 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ۔ تو تم نے لغو کیا۔

23- بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

روز جمعہ کی ایک ساعت

519 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اللہ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: (فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ). وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا۔

نے جمعہ کے دن کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس وقت جو بھی بندہ مومن جو کچھ بھی نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے مانگے گا اللہ اسے عطا فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ یہ ساعت بہت کم ہے۔

24-باب إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ۔

اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے علیحدہ ہو جائیں

520 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)۔

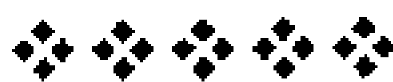
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ غلے سے لدا ہوا ایک قافلہ آیا سب لوگ قافلے کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ”جب تجارت یا لہولعب دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں“۔

25-باب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

نماز جمعہ کے بعد اور اس سے قبل نماز پڑھنا

521 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. كَانَ يُصَلِّي: قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت گھر میں پڑھتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ گھر واپس ہو کر دو رکعت پڑھتے تھے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

12- کتاب صلاۃ الخوف

نماز خوف کا بیان

1-باب صَلاَةِ الْخَوْفِ.

نماز خوف

522-عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ. وَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. بِمَنْ مَعَهُ. وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَجَائُوا، فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. بِهِمْ رَكْعَةً، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نے نجد کی جانب ایک غزوہ میں شرکت کی دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا تو ہم نے ان کے مقابل صف بندی کی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی کہ ایک گروہ حضور ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر یہ گروہ وہاں چلا گیا جہاں وہ گروہ تھا جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اب وہ لوگ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا اس کے بعد ان میں سے ہر ایک نے تنہا تنہا ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

2-باب صَلاَةِ الْخَوْفِ رِجَالاً وَرُكْبَانًا

باپیادہ و سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا

523 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ. قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا).

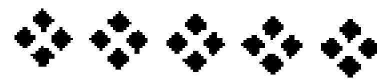
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دشمن زیادہ ہوں تو کھڑے کھڑے اور سوار ہونے کی حالت میں اشارے سے نماز پڑھیں۔

3- باب صَلاَةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

تعاقب کرنے یا تعاقب شدہ کا سواری پر اور اشارے سے نماز پڑھنا

524- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الأَحْزَابِ: (لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلاَّ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ). فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب جنگ احزاب سے لوٹے تو ہم سے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص قبیلہ بنو قریظہ پہنچ کر نماز عصر ادا کرے کچھ لوگ راستے ہی میں تھے کہ عصر کا وقت ہو گیا ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا جب تک ہم وہاں پہنچ نہ جائیں گے عصر نہیں پڑھیں گے اور ان میں سے بعض لوگوں نے کہا ہم پڑھیں گے حضور ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ ان دونوں باتوں کو نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو حضور ﷺ نے کسی سے سرزنش نہیں کی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

13- کتاب العیدین

عیدین کا بیان

1- باب الحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

روزِ عید برچھیاں اور ڈھالیں

525 - عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ، تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (دَعْهُمَا) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں بعاث کے حالات پر مشتمل گانا گا رہی تھیں حضور ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ انور پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا شیطان کا راگ؟ نبی کریم ﷺ کے حضور۔ اب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف رخ انور فرمایا اور ارشاد فرمایا جانے دو۔ آج عید کا دن ہے۔ جب حضرت ابوبکر نے ان سے توجہ ہٹالی تو میں نے اُن دونوں کو اشارہ کیا وہ چلی گئیں۔

2- باب الأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

یوم الفطر (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا

526 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. لاَ يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یوم الفطر کو اس وقت تک تشریف نہ لے جاتے جب تک چند چھوہارے تناول نہ فرما لیتے اور انہیں طاق عدد کھاتے۔

3- باب الأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن کھانا

527 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: (إِنَّ أَوَّلَ مَا

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ

نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ، فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا). وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ. يَوْمَ الأَضْحَى بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَالَ: (مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلاَةِ، وَلاَ نُسُكَ لَهُ). فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلاَةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلاَةَ. قَالَ: (شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ، أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: (نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ).

ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہوئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے۔ اور اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ اس پر ابو بردہ بن نیار حضرت براء کے ماموں رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بکری کی قربانی نماز سے پہلے کر ڈالی اور میں نے یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے یہ پسند کیا کہ میری بکری سب سے پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے۔ اس لیے میں نے اپنی بکری ذبح کر دی اور نماز کے لیے آنے سے پہلے کھا بھی لی ہے۔ ارشاد فرمایا تیری بکری گوشت کی بکری ہے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو ایک سال سے کم کا ہے وہ مجھے دو بکریوں سے زیادہ پسند ہے کیا وہ میری طرف سے کافی ہوگا ارشاد فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

4-بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

بغیر منبر عیدگاہ کے لیے نکلنا

528 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے سب سے پہلے نماز پڑھتے پھر رخ بدلتے اور لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے تو انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں حکم فرماتے۔ اب اگر لشکر بھیجنا ہوتا تو اسے الگ کر دیتے یا اگر کسی بات کا حکم دینا چاہتے تو اس کا حکم دیتے پھر لوٹتے۔ حضرت ابو

يَنصَرِفُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ. فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى، إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ، فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ، فَقَالَ: أَبَا سَعِيدٍ، قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ. فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.

سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ اسی طریقے پر رہے یہاں تک کہ میں مروان کے ساتھ عید گاہ چلا اور وہ مدینے کا حاکم تھا۔ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں۔ جب ہم عید گاہ پہنچے تو دیکھا کہ ایک منبر ہے جسے کثیر بن صلت نے بنایا ہے اور مروان چاہتا ہے کہ منبر پر چڑھے تو میں نے اس کا کپڑا پکڑا اس کو کھینچا اس پر اس نے مجھے کھینچا اور منبر پر نماز سے پہلے چڑھ گیا میں نے اس سے کہا تم نے سنت بدل ڈالی خدا کی قسم تو اس نے کہا اے ابوسعید جو تم جانتے ہو وہ بات چلی گئی تو میں نے کہا اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں یہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا اس پر اس نے کہا لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے بیٹھیں گے نہیں اس لیے میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا ہے۔

5-بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ وَالصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز خطبہ سے پہلے ہے

529 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عید الفطر اور عید الضحیٰ میں اذان نہیں ہوتی۔

6-بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ.

خطبہ نماز عید کے بعد ہے

530 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز عید رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر و حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کیساتھ پڑھی ہے یہ سب خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔

7-بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کے عمل کی فضیلت

531 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

ﷺ. أَنَّهُ قَالَ: (مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هَذِهِ). قَالُوا: وَلاَ الْجِهَادُ؟ قَالَ: (وَلاَ الْجِهَادُ، إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ).

8- بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

532- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّلْبِيَةِ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

9- بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ

533- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَرُ، أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى.

10- بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ.

534- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ.

535- حديث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَمرِ الحبشة تقدّم، وزاد في هذه الرواية: فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ).

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان دنوں میں کئے گئے عمل سے افضل دوسرے دنوں کا عمل نہیں لوگوں نے عرض کیا جہاد بھی نہیں؟ فرمایا جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص جو اپنے جان و مال کو خطرے میں ڈال کر دشمن سے مقابلہ کرے اور کچھ واپس نہ لائے۔

منیٰ کے دنوں اور جب عرفات کو جائے تو تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر کے بارے میں پوچھا کہ آپ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کیسے کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا اس پر کوئی انکار نہیں کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا اور اس پر کوئی انکار نہیں کرتا۔

عیدگاہ میں قربانی کے روز نحر اور ذبح کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں قربانی کے روز اونٹ یا کسی اور جانور کی قربانی کیا کرتے تھے۔

جو عید کے دن راستہ بدل کر واپس لوٹے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی کریم ﷺ راستہ بدل کر آتے جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حبشیوں سے متعلق روایت کردہ حدیث پہلے گزر چکی ہے یہاں اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں جانے دو۔ اے بنی ارفدہ اطمینان سے کھیلو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

14- كتاب الوتر

وتر کا بیان

1- باب مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

536 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى).

537 - أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً، قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ. ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ.

وتر کے بارے میں روایات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت پڑھتے اور یہ حضور کی رات میں نماز تھی اس میں سجدہ اتنا طویل فرماتے کہ اس میں تم میں سے کوئی پچاس آیت پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت پڑھتے پھر دائیں کروٹ پر لیٹتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کے لیے حاضر ہوتا۔

2- باب سَاعَاتِ الْوِتْرِ

538 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

وتر کے اوقات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے صبح صادق ہونے تک۔

3-باب لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِهِ وِتْرًا

539 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا).

نماز کے آخر کو وتر بنائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز کے آخر کو وتر بناؤ۔

4-باب الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ.

540 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

سواری پر وتر پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

5-باب الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

541-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: أَقَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقِيلَ: لَهُ أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

رکوع سے قبل اور بعد قنوت پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے سوال ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز صبح میں قنوت پڑھی فرمایا ہاں تو عرض کیا گیا کہ رکوع سے پہلے یا بعد تو فرمایا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں تک۔

542 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ، فَقِيلَ لَهُ: قَبْلَ: الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ. قِيلَ: فَإِنَّ فُلاَنًا أَخْبَرَ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا - أُرَاهُ - كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلاً إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

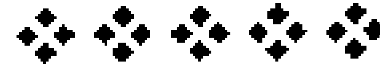
حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ان سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قنوت ہے پھر دریافت کیا گیا رکوع سے پہلے یا بعد تو فرمایا رکوع سے پہلے پھر جب ان سے کہا گیا کہ فلاں شخص نے تو خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رکوع کے بعد ہے تو فرمایا اس نے غلط کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے۔ میرے خیال میں حضور ﷺ نے کچھ لوگوں کو مشرکین کی ایک قوم کی جانب بھیجا تھا جنہیں قراء کہا جاتا تھا جو ستر تھے ان لوگوں کے علاوہ ان میں اور رسول اللہ ﷺ کے مابین عہد تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ انکی ہلاکت کی دعا فرماتے تھے۔

543 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بھی روایت ہے انہوں نے

قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ. شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

فرمایا کہ مغرب اور فجر میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

15-کتاب الاستسقاء

استسقاء کا بیان

1-بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ
دعائے استسقاء

544-عَنْ عَبدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي، وَحَوَّلَ رِدَائَهُ-وَفِي رِوايةٍ عَنْهُ: وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نماز استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی چادر مبارک الٹ دی۔ انہی سے ایک روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ وہاں آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا فرمائیں۔

2-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: (اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ).
نبی کریم ﷺ کا دعا فرمانا کہ ان پر ایسا قحط مسلط فرما جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا

545 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدِيثُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَلَى مُضَرَ تَقَدَّمَ. وَقَالَ فِي آخِرِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ وہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں کمزور مسلمانوں کے لیے دعا اور قبیلہ مضر پر بددعا کا ذکر ہے یہاں آخر میں یہ اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔

546-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: (اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ). فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ، وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی اسلام سے روگردانی دیکھی تو یہ دعا کی اے اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح ان پر سات سال کا قحط مسلط فرما تو انہیں قحط نے آ لیا جس نے ہر چیز ختم کردی یہاں تک کہ ان لوگوں نے چمڑے، مردار تک

السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ. فَأَتَاهُ أَبُوسُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ تَعَالَى: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) إِلَى قَوْلِهِ: (عَائِدُونَ * يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى) فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ، وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ.

کھائے اور جب آسمان کی جانب تکتے تو بھوک کی وجہ سے دھواں دکھائی دیتا تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے اللہ سے ان کے لیے دعا کریں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ”تو تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور دھواں لائے گا“ اللہ عزوجل کے اس ارشاد تک ہم کچھ دنوں کے لیے عذاب کھول دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے جس دن ہم سب سے بڑی گرفت کریں گے یہ گرفت واقعہ بدر ہے۔ دھواں اور یہ گرفت وتسلط اور روم کی نشانی ظاہر ہو چکی۔

547-عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کبھی شاعر کے اس قول کو یاد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ کے روئے انور کو دیکھتا ہوں جو بارش کی دعا کرتے ہوئے اس وقت تک منبر سے نہیں اترتے جب تک تمام پرنالے زوروں سے گرنے نہیں لگتے اور یہ ابوطالب کا شعر ہے:

وہ گوری رنگت والے بار رحمت کو وسیلہ جس کا کافی ہے
یتیموں کا وہ والی ہے سہارا ہے بیواؤں کا

548-عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی یہ عادت تھی کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا فرماتے اور فرماتے اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ لے کر آتے تو ہمیں سیراب کرتا اور اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر بارش برسنے لگتی۔

3-باب الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

549 - حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ بِالْغَيْثِ، تكرّر كثيرًا، الرواية: فما رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ). قَالَ: فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

جامع مسجد میں دعاءِ استسقاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ جو اس شخص کے متعلق جو مسجد میں آیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے اور اس شخص نے آپ ﷺ سے بارش کے لیے دعا کی درخواست کی تھی کئی بار گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہم نے ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ جانور ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد ہم پر نہیں اے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں، میدانوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر، پس بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

4-باب الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ.

550 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا).

جمعہ کے خطبہ میں غیر قبلہ منہ کیے دعائے استسقاء کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اے اللہ! ہم پر مینہ برسا، اے اللہ ہم پر مینہ برسا اے اللہ! ہم پر مینہ برسا۔

5-باب كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ.

551 - حديث عبدالله بن زيد في

نبی کریم ﷺ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث استسقاء

الاستسقاء تقدّم. وفی ھذہ الروایۃ قَالَ: فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَائَهُ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَائَةِ.

پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت مبارک کرلی اور قبلہ رُو ہو کر دعا فرمائی پھر اپنی چادر الٹ دی پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت کی۔

6-باب رَفْعِ الإِمَامِ يَدَهُ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

دعائے استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اُٹھانا

552-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الإِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں دست مبارک نہیں اٹھاتے تھے اور اتنا اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی۔

7-باب مَا يُقَالُ إِذَا أَمْطَرَتْ.

بارش کے وقت کیا کہے

553 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: (صَيِّبًا نَافِعًا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ملاحظہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ اسے نفع دینے والے بارش بنا۔

8-باب إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ.

جب سخت ہوا چلے

554 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب سخت ہوا چلتی تو اس کا اثر نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے پہچانا جاتا۔

9-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. (نُصِرْتُ بِالصَّبَا).

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک کہ بادِ صبا سے مدد

555-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور مغربی ہوا سے عاد کو ہلاک کیا گیا۔

10-بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

زلزلوں اور فتنوں سے متعلق نشانیاں

556 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ برکت عطا فرما شام میں اور یمن میں لوگ عرض گزار ہوئے نجد کے لیے بھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ برکت عطا فرما شام میں اور یمن میں لوگ عرض گزار ہوئے نجد کے لیے بھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا گروہ بھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشن گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور جس ارض فتن کی آپ ﷺ نے نشاندہی فرمائی تھی وہاں واقعی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی صورت میں فتنہ پیدا ہوا اور اس کے پیروکار شیطانی گروہ کی صورت میں بھولے بھولے مسلمانوں کو ورغلانے اور بہکانے پر کمر بستہ ہو گئے مسلمانوں میں افتراق و انتشار پھیلانے لگے جو آج تک جاری ہے اور اس شیطانی گروہ نے وہ وہ فساد و تباہی مچائی جو کسی فتنہ دجال سے کم نہیں مگر یہ کچھ بھی کر لیں تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اللہ عزوجل کی نصرت و حمایت مسلمانوں کے ساتھ ہی ہے اور رہے گی۔

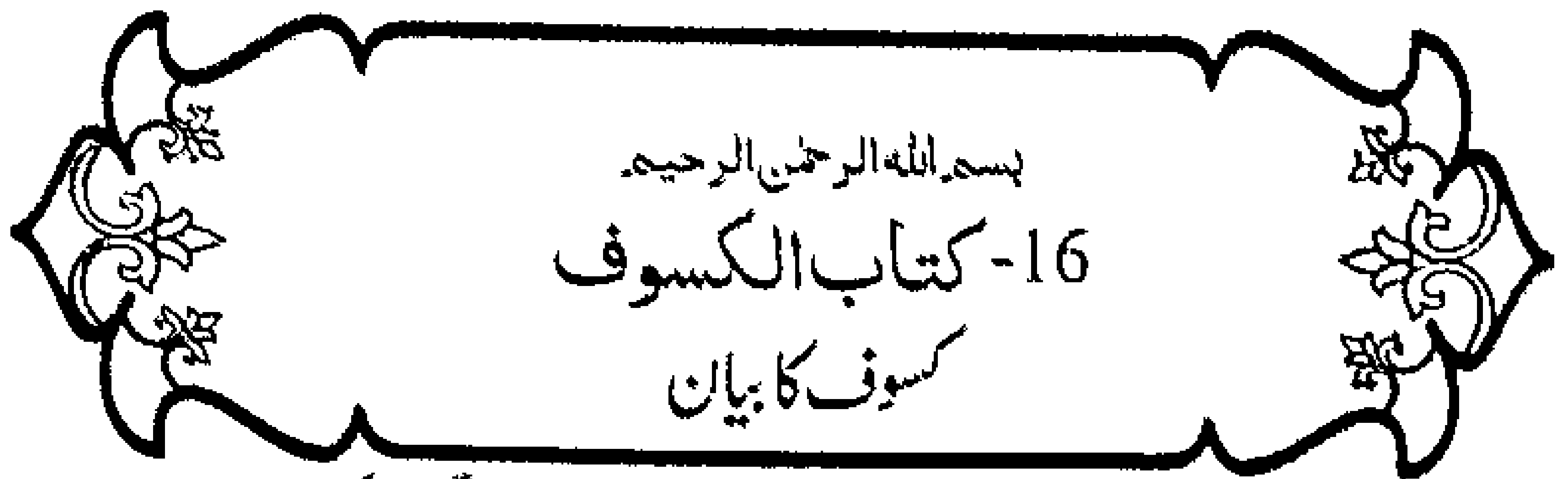
11-بَابُ لَا يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی

557 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ: لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ، وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ، وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا غیب کی کنجی پانچ ہیں جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔

فائدہ: واضح ہو کر یہاں مراد یہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کسی کو نہیں ہو سکتا یہاں یہ مطلب ہر گز ہر گز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کا علم کسی کو دیا ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے بارہا اللہ کے بتائے سے ان غیوب خمسہ کی خبریں دی ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

16- کتاب الکسوف

کسوف کا بیان

1- باب الصَّلاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

558 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ. يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ ﷺ: (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا، وَادْعُوا، حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ). وَفِي رواية عَنْهُ قَالَ: (وَلَكِنَّ اللهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ). وتكرر حديث الكسوف كثيرًا ففي رواية عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ).

سورج گرہن کی نماز

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اٹھے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی یہاں تک کہ سورج کھل گیا اس کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا اور جب اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔ انہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ دونوں کو گرہن کر کے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے حدیث گرہن کئی بار روایت کی گئی ہے چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج میں گرہن لگا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

2-بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ.

559 - وفي رواية عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الأُولَى، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لاَ يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللهَ، وَكَبِّرُوا، وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا). ثُمَّ قَالَ: (يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا).

گرہن کے وقت صدقہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی حضور ﷺ نے اس نماز میں قیام کیا تو لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا تو رکوع کو بھی لمبا کیا اس کے بعد پھر قیام کیا تو لمبا قیام کیا مگر پہلے والے قیام سے کم۔ اس کے بعد رکوع کیا تو رکوع کو طویل کیا مگر یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سجدہ کیا تو سجدہ بھی طویل کیا اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اس کے مثل عمل کیا جو پہلے میں کیا تھا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج کھل چکا تھا اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور پیدائش کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور تکبیر پڑھو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو اس کے بعد فرمایا اے محمد ﷺ کی امت اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی باندی زنا کرے اے محمد ﷺ کی امت! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

3-بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلاَةُ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ

560 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

گرہن میں الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب سورج

رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ.

گرہن لگا تو ندا دی گئی الصلوٰۃ جامعۃ۔

4-بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

گرہن میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا

561 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَائَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ. أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ. ثُمَّ ذكرت حديث الكسوف. ثم قالت في آخره: ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کی خدمت میں مانگنے آئی تو کہا اللہ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کیا لوگوں پر قبر میں عذاب ہوتا ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے اللہ کی پناہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث گرہن کا ذکر فرمایا جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

5-بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

نماز کسوف باجماعت

562 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذكر حديث الكسوف بطوله ثم قال: يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ؟ قَالَ ﷺ: (إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ. فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ. وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ). قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: (بِكُفْرِهِنَّ). قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ: (يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ. لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ. ثُمَّ رَأَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سورج گرہن کا طویل واقعہ ذکر کرنے کے بعد کہا کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے حضور کو دیکھا کہ اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ لیا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ حضور پیچھے ہٹ آئے تو فرمایا میں نے جنت کو دیکھا تو چاہا کہ ایک گچھا انگور لے لوں اگر میں اسے لے لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے کھاتے اور میں نے جہنم کو دیکھا اس سے زیادہ ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا جہنمیوں میں میں نے زیادہ عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیوں؟ تو فرمایا ان کے انکار کرنے کی وجہ سے عرض کیا گیا کیا عورتیں اللہ کا انکار کرتی ہیں فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر ان کے ساتھ زمانے بھر کا احسان کرو اور پھر کوئی

مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ).

ناگوار بات دیکھیں تو کہیں گی میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہے۔

6- باب مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

جو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا محبوب رکھے

563- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

7- باب الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ.

سورج گرہن میں ذکر کرنا

564- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: (هَذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ، لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ. فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سورج میں گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ گھبرا کر اٹھے حضور کو اندیشہ ہوا کہ قیامت آ گئی مسجد میں تشریف لائے اور اتنے لمبے قیام، رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا تھا۔ ارشاد فرمایا ان نشانیوں کو اللہ عزوجل بھیجتا ہے کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب ان میں کچھ دیکھو تو اللہ کے ذکر اور دعا اور اس سے معافی مانگنے کی طرف بڑھو۔

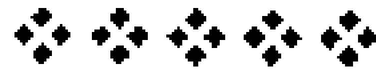
8- باب الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ.

کسوف کی نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرنا

565- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلاَةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف میں قرأت جہر سے کی جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع سے اٹھے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور سجدے۔

فائدہ: واضح ہو کہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں سورج گرہن کے وقت نبی اکرم ﷺ کا خوفزدہ ہو جانا ایسے تھا گویا کہ شاید قیامت آ گئی ہے۔ یہ تمثیل راوی نے اپنی طرف سے بیان کی ہے ورنہ درحقیقت راوی کو یہ بتانا مقصود ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے خوفزدہ ہوتے جیسے کوئی قیامت آ جانے سے ڈرتا ہے ورنہ آپ ﷺ خوب قیامت کے آنے کے وقت سے واقف تھے اللہ عزوجل نے اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

17- کتاب سجود القرآن

سجدہ تلاوت کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

566 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا. فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا.

سجدہ تلاوت اور اس کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۃ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور حضور ﷺ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا علاوہ ایک بڈھے کے جس نے ایک مٹھی کنکری یا دھول لی اور اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا مجھے یہ کافی ہے اس کے بعد میں نے اس کو دیکھا کہ کافر رہنے کی حالت میں قتل ہوگیا۔

2- بَابُ سَجْدَةِ ص

567 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: (ص) لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا.

سورۃ ''ص'' میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ''ص'' میں سجدہ حتمی نہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

3- بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ. وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ.

568 - وحديثه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ تقدّم قريبًا من رواية ابن مسعودٍ وزاد في هذه الرواية: وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اس کا کوئی وضو نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سورۃ نجم کا سجدہ فرمایا جو ابھی حضرت عبد بن مسعود کی روایت کردہ حدیث میں گزر چکا ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے

وَالإِنْسُ۔

سجدہ کیا۔

4-باب مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ.

جوایک آیت سجدہ تلاوت کرے مگر سجدہ نہ کرے

569 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. (وَالنَّجْمِ) فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سورۃ نجم تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں فرمایا۔

5-باب سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۃ انشقاق میں سجدہ

570 - عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَرَأَ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ بِهَا فقيل له في ذلك: قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ. يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ.

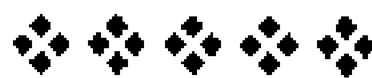
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سورۃ انشقاق تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا ان سے پوچھا گیا کیا آپ نے سرکار علیہ السلام کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمایا اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ فرماتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

6-باب مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مِنَ الزِّحَامِ.

جو ہجوم کے سبب سجدہ کے لیے جگہ نہ پائے

571 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ فرماتے اور ہم بھی سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

18- کتاب تقصیر الصلاۃ

نماز قصر کا بیان

1- باب مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

قصر کے بارے میں اور کتنے قیام پر مسافر قصر کرے

572 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں انیس دن قیام فرمایا اور اس عرصہ میں قصر فرماتے رہے

573 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک گئے اس دوران آپ ﷺ دو دو رکعتیں پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مکے میں کتنے دن ٹھہرے رہے فرمایا ہم نے وہاں دس دن قیام کیا۔

2- باب الصَّلَاةِ بِمِنًى

منٰی میں نماز

574 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منٰی میں دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی انکے خلافت کے ایام میں۔ پھر انہوں نے پوری پڑھی۔

575 - عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے پورے طور پر امن کی حالت میں منٰی میں دو رکعت پڑھائی۔

576 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَمَّا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہیں بتایا گیا

قیل له: صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، اسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں تو انہوں نے اناللہ پڑھا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش ان چاروں رکعتوں کے بجائے میرے حصے قبول کی ہوئی دو رکعتیں ہوتیں۔

3-باب فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

کب نماز قصر کرے؟

577 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ ایک دن اور رات کی دوری پر محرم کے بغیر سفر کرے۔

4-باب يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

دوران سفر مغرب کی تین رکعات

578 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ، حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی مقصود ہوتی تو مغرب کو دیر میں پڑھتے اور تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیرتے کچھ دیر ٹھہر کر عشاء کی نماز لیے اقامت کہلاتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے اور عشاء کے بعد نفل نہیں پڑھتے۔ جب رات میں اٹھتے تو پڑھتے۔

579 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سواری پر بغیر قبلہ رخ ہوئے نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

5صَلَاةُ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نفل نماز

580 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گدھے پر

عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقِيلَ له: تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ؛ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.

بحالت سواری نماز پڑھی اور انکا رخ قبلہ کے بائیں جانب تھا جب ان سے کہا گیا کہ آپ غیر قبلہ رخ کیے نماز پڑھتے ہیں تو فرمایا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو ایسا نہ کرتا۔

6-باب مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ.

جو حالت سفر میں نماز کے بعد نفل نہیں پڑھتا

581 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا مگر میں نے حضور ﷺ کو سفر میں نفل پڑھتے نہیں دیکھا اللہ تعالی فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ عمل ہے۔

7-باب مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا.

جو حالت سفر میں نماز سے قبل اور بعد میں نفل پڑھتا ہو

582-عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دوران سفر رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے خواہ اس کا منہ کسی طرح ہو جاتا۔

8-باب الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

سفر میں مغرب اور عشاء کو ملا لینا

583 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے تو ظہر وعصر جمع فرما لیتے اور مغرب اور عشاء بھی۔

9-باب إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ.

جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ لے کر پڑھ لے

584 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: (صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ).

بتایا کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کھڑے ہوکر پڑھ اگر اس کی استطاعت نہ ہوتو بیٹھ کر اگر اس کی استطاعت نہ ہوتو کروٹ پر۔

10 إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ

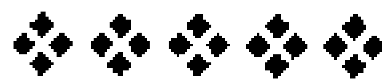
جب بیٹھ کرنماز پڑھے پھر مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز مکمل کرلے

585 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ. فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ.

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ کا سنِ مبارک جب زیادہ ہوگیا تو بیٹھ کر پڑھتے رہتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے

586 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ. فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ: فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ.

حضرت عائشہ ؓ ہی سے ایک روایت میں اضافہ ہے کہ آپ ﷺ دوسری رکعت میں ایسی ہی پڑھتے اور نماز سے فراغت کے بعد مجھے جاگتا پاتے تو میرے ساتھ گفتگو فرماتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

19- کتاب التھجد

تہجد کا بیان

1-باب التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ

رات کو تہجد پڑھنا

587 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: (اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ. حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَوْ: لاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے اٹھتے تھے تو یہ پڑھتے "اے اللہ تیرے لیے حمد ہے اور تو آسمان اور زمین اور ان میں جتنے ہیں سب کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان میں جتنے ہیں سب کا نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان و زمین اور جتنے ان میں ہیں ان سب پر تیری ہی حکومت ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور تیرا ارشاد حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور تمام انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہے اور قیامت حق اے اللہ میں تیرا ہی تابع فرمان ہوا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع ہوا اور تیرے ہی خاطر جھگڑا اور تجھ ہی کو حاکم مانا تو مجھے بخش دے جو لغزشیں مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جن کو میں نے علانیہ کیا تو ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں اور تیرے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں۔

2-باب فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

588 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ. إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ. فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ. فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: (نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ). فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

رات کے قیام کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا مجھے تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں تو اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں اور میں نوعمر جوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور جہنم کے پاس لے گئے میں نے جہنم کو دیکھا وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار بنی ہوئی ہے اور اس کے دو ستون ہیں اس میں کچھ لوگ ہیں جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ میں کہنے لگا جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے دوران ایک دوسرا فرشتہ ملا اور اس نے کہا مت ڈرو میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (اپنی بہن) سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو فرمایا عبداللہ اچھا شخص ہے کاش یہ رات میں نماز پڑھتا۔ اس کے بعد وہ رات میں بہت کم سوتے تھے۔

3-باب تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

589 - عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ.

مریض کا رات کا قیام ترک کرنا

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

4-باب تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ. عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

590 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ

نبی کریم ﷺ کا بغیر واجب قرار دیئے رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دلانا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی دختر نیک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ: (أَلاَ تُصَلِّيَانِ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا. ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ ((وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً)).

پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری جان اللہ کے قبضے میں ہے جب چاہتا ہے کہ ہمیں اٹھا دے تو ہم اٹھ جاتے ہیں جب میں نے یہ عرض کیا تو آپ ﷺ واپس ہو گئے اور مجھ سے کچھ نہیں فرمایا پھر جب رخ انور موڑ لیا تو میں نے سنا کہ اپنے زانوئے اقدس پر ہاتھ مار رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

591- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ، وَإِنِّي لأُسَبِّحُهَا.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل چھوڑ دیتے تھے حالانکہ اسے کرنا پسند فرماتے تھے اس اندیشے کے سبب کہ لوگ وہ عمل کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت کبھی (التزاما) نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں۔

5-بَاب قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ. حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ.

نبی کریم ﷺ کا قیام حتیٰ کہ پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا

592- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمُ قَدَمَاهُ، أَوْ سَاقَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: (أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا).

حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھتے تھے کہ حضور ﷺ کے قدم مبارک یا حضور ﷺ کی پنڈلیاں مبارکہ ورم کر آتی تھیں۔ خدمت اقدس میں عرض کیا جاتا تو فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

6-بَاب مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو سحری کے وقت سو رہے

593- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ لَهُ: (أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام نمازوں سے زیادہ محبوب اللہ عزوجل کو حضرت داؤد ؑ کی نماز ہے اور سب

السَّلَامُ. وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا).

روزوں سے بڑھ کر پسندیدہ اللہ عزوجل کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے آپ آدھی رات تک سوئے رہتے اور تہائی رات تک قیام فرماتے پھر چھٹے حصے میں سو جاتے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

594 - عن عَائِشَةَ - رضي الله عنها - كَانَ أَحَبَّ العَمَلِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. الدَّائِمُ. قيل لها: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ وہ عمل محبوب تھا جو ہمیشہ ہوتا رہے آپ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ رات کو کب قیام فرماتے تھے فرمایا جب مرغ کی آواز سنتے۔

595 - وفي رواية: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھ کر نماز ادا فرماتے۔

596 - وَفِي رواية عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا. تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کے آخری حصے میں سوتے ہوئے دیکھا ہے۔

7- باب طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

597 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. لَيْلَةً. فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ. قيل: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حضور اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ میں نے ایک ناپسندیدہ کام کا ارادہ کر لیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا ارادہ کر لیا تھا؟ تو فرمایا کہ میں نے قصد کر لیا کہ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

8- باب كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

نبی کریم ﷺ رات کی نماز کتنی پڑھا کرتے تھے

598 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ. ثَلَاثَ عَشْرَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعت تھی۔

رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

599 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے، اُن ہی میں وتر اور فجر کی دو رکعت سنت بھی ہوتیں۔

9-باب قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

نبی کریم ﷺ کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور رات کا قیام کتنا منسوخ ہوا

600 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں روزہ نہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ گمان کرتے کہ اب اس مہینے میں روزہ نہ رکھیں گے اور روزہ رکھتے تو اتنا کہ ہم گمان کرتے کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے اور حضور ﷺ کا یہ حال تھا کہ ہم اگر رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو پڑھتے ہوئے دیکھتے اور سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

10-باب عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ.

اگر رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا

601 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ (يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی سوتا رہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کے وقت تھپکی دیتا ہے کہ ابھی لمبی رات باقی ہے سویا رہ۔ اب اگر وہ جاگ گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھ لے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے تو وہ ہشاش بشاش خوش و خرم صبح کرتا ہے ورنہ افسردہ سست رہتا ہے۔

11-باب إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ.

602 - عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ. فَقَالَ: (بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ).

جو نماز نہ پڑھے بلکہ سوتا رہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا اور یہ کہا گیا کہ صبح تک سویا رہا نماز کے لیے نہیں اٹھا تو فرمایا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔

12-باب الدُّعَاءِ وَالصَّلاَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

603 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ).

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان پر تجلی خاص فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے فرماتا ہے جو کوئی مجھے پکارے میں اس کی پکار سنوں گا جو کوئی مجھ سے مانگتا ہے میں اسے دوں گا جو کوئی مجھ سے مغفرت چاہتا ہے اسے بخش دوں گا۔

13-باب مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ.

604 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ: عن صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ، وَيَقُومُ آخِرَهُ، فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ، وَإِلاَّ تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا رات کے اول میں سوتے اور آخر میں اٹھتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے جب مؤذن آذان کہتا تو تیزی سے اٹھتے اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرماتے اور باہر تشریف لے جاتے۔

14-باب قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ. بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ.

نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام

605 - وعَنها رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ: عن صلاتِهِ ﷺ. فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؛ فَقَالَ: (يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي).

حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوا کرتی تھی، تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا کسی اور مہینے میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت پڑھتے اس کی خوبی اور درازی کو مت پوچھو پھر چار پڑھتے اس کی خوبی اور درازی کو مت پوچھو اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں تو فرمایا میری آنکھ سوتی ہے اور دل نہیں سوتا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ حالت خواب میں بھی حضور پر نور ﷺ کا دل جاگتا رہتا ہے اور آپ ﷺ اپنی امت کے حالات واقعات سے باخبر ہوتے ہیں جب حالت خواب کی یہ حالت ہے تو بیداری میں کیا حال ہوگا آپ ﷺ کیونکر اپنی امت سے بے خبر رہ سکتے ہیں۔

15-باب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ.

عبادت میں شدت مکروہ ہے

606-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ. فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: (مَا هَذَا الْحَبْلُ). قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لاَ، حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ).

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو دیکھا کہ دوستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہے دریافت فرمایا یہ کیسی رسی ہے تو لوگوں نے کہا یہ حضرت زینب ؓ کی رسی ہے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لگاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اسے کھول دو جب تک نشاط ہو نماز پڑھو جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

16-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

607 - عَنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ. (يَا عَبْدَ اللهِ لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ).

رات سے قیام کرنے کے بعد پھر اسے ترک کر دینا ناپسندیدہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے عبد اللہ فلاں کے مثل نہ ہو جانا جو رات میں قیام کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

17-بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

608 - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. الْحَمْدُ لِلهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ. وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ).

اس شخص کی فضیلت جو رات اُٹھے اور نماز پڑھے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی رات میں آنکھ کھلی اور یہ پڑھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ پاک ہے اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی طاقت اللہ ہی کی عطا سے ہے اس کے بعد کہے اللہ بخش دے یا اور کوئی دعا کرے تو قبول ہوگی پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز بھی قبول ہوگی۔

609 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. إِنَّ أَخًا لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ. يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ وعظ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کر رہے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی (عبداللہ بن رواحہ) فحش بات (اشعار) نہیں کہتا بلکہ وہ ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی کتاب تلاوت کرتے ہیں جب مشہور و معروف فجر بلند ہوتی ہے ہم کو گمراہی کے بعد ہدایت دکھائی۔ ہمارے دل یہ یقین کر چکے ہیں کہ انہوں

مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ.

نے جو فرمایا صحیح ہے۔ رات میں اپنا پہلو اپنے بستر سے جدا رکھتے ہیں جب کہ مشرکین پر بستر بھاری رہتے ہیں"۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ مجالس و وعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک باعث خیر و برکت ہے لہٰذا محافل عید میلاد النبی ﷺ میں مروجہ قصیدہ خوانی اور سیرت پر بیان و نعت خوانی وغیرہ نہ صرف جائز بلکہ مسلمانوں کا پسندیدہ عمل ہے۔

610-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ، فَكَأَنِّي لاَ أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ طَارَتْ إِلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي.وذكر باقي الحديث وقد تقدّم.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے میں جنت میں جس مقام پر جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا ہے میں نے یہ بھی دیکھا کہ جیسے میرے پاس دو فرد آئے۔ بعد میں وہ پوری حدیث بیان فرمائی جو پہلے گزر چکی ہے۔

18-باب مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

نفل میں دو رکعتیں کر کے پڑھنے کا بیان

611 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يُعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: (إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت کی تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرلو تو دو رکعت نماز پڑھو فرض نہیں نفل۔ پھر یہ عرض کرو اے اللہ میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین میرے معاش اور میرے انجام میں بہتر ہے۔ یا یہ فرمایا کہ

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ. قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ).

ابھی یا آئندہ تو اسے میرے لیے مقدر فرما اور اسے میرے لیے آسان فرما پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین میرے معاش اور میرے انجام میں برا ہے یا فرمایا ابھی یا آئندہ تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی جہاں کہیں ہو میرے لیے مقدر فرما پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

19- بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا.

فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کرنا اور جس نے انہیں نفل کہا

612- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ، أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں فرمایا کرتے تھے۔

20- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی رکعتوں میں کیا قراءت کرے

613- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی کیا صرف سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

21- بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

حضر میں نماز چاشت

614- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ، لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں ان کو مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔ ہر مہینے میں تین دن کا روزہ اور نماز چاشت اور وتر پڑھ کر سونا۔

22-باب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

615 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

ظہر سے پہلے کی رکعتیں

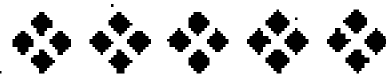
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

23-باب الصَّلاَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

616 - عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (صَلُّوا قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ). قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ. كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے نفل پڑھو تیسری مرتبہ فرمایا جو کوئی چاہے۔ اس خدشہ کے تحت کے لوگ اسے سنت نہ سمجھ لیں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

20- كتاب الصلاة في مسجد مكة والمدينة

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کا بیان

1-باب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

617 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ. وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى).

618 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ).

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف ① مسجد حرام ② مسجد نبوی ﷺ ③ اور مسجد اقصیٰ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری مسجد کی نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے حرم کی نماز کے۔

2-باب مَسْجِدِ قُبَاءٍ

619 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى، فَيَطُوفُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا. وَكَانَ يَقُولُ له:

مسجد قبا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز ایک اُس روز جب مکہ مکرمہ پہنچے کیونکہ وہ اس میں چاشت کے وقت پہنچے پس بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے اس روز جب مسجد قباء میں جاتے اور اس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آئیں۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ سوار یا پیدل اس تک تشریف لایا کرتے وہ

إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلاَ أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا.

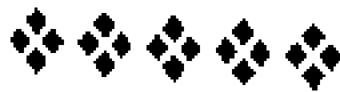
فرماتے ہیں کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد نہ کرے۔

3- باب فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبر انور اور منبر رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت

620 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

21- کتاب العمل فی الصلاۃ

نماز میں عمل کا بیان

1- باب مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کی ممانعت

621 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: (إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلاً).

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ہوا کرتے تھے اور ہم آپ کو سلام کیا کرتے اور آپ ﷺ ہمیں جواب مرحمت فرماتے۔ جب ہم نے نجاشی کے پاس سے آنے کے بعد آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوا کرتی ہے۔

622 - وفی روایة عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كان أَحَدُنا يكلِّم صاحبه فی الصَّلاة، حَتَّى نَزَلَتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) الآيَةَ، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نماز میں آپس میں کلام کر لیا کرتے یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''نمازوں کی حفاظت کرو'' پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

2- باب مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز کنکریاں ہٹانا

623 - عَنْ مُعَيْقِيبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ، فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: (إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً).

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو سجدہ کرتے وقت مٹی ہموار کرتے فرمایا اگر کرنا ہے تو ایک ہی دفعہ کرے۔

3-باب إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

624 - عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى يَوْمًا فِي غَزْوَةٍ وَبِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا. فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ. فَقَالَ: وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَثَمَانَ، وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ. وَإِنِّي أَنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقَّ عَلَيَّ۔

625 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ذكرت حديث الخسوف وقال في هذه الرواية بعد قوله: وَلَقَدْ رَأَيْتُ النار يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ)۔

جب دوران نماز کسی کا جانور بھاگ جائے

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک غزوہ میں جانور کی لگام ہاتھ میں لے کر نماز پڑھی جب وہ جانور بدکنے لگا تو آپ اس کا پیچھا کرنے لگے جب اُن سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ بار غزوات میں شریک رہا ہوں اور میں نے آپ ﷺ کو سہولت پسند پایا۔ تو اگر میں اپنی سواری کے ساتھ رہوں تو یہ بات مجھے زیادہ محبوب ہے، بجائے اس کے کہ یہ اصطبل چلی جائے اور مجھے دقت ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ سورہ گرہن سے متعلق حدیث پہلے گزر چکی ہے اسی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے۔ میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینے کی اسم (سائبہ) نکالی تھی۔

4-باب لَا يُرَدُّ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ

626 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ

دوران نماز سلام کا جواب نہ دیا جائے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا اور میں وہ کر کے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خدشہ ہوا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ سے میرے دیر سے آنے کے سبب ناراض ہیں میں نے پھر سلام عرض کیا آپ ﷺ

مِنَ الْمَرَّةِ الأُولَى. ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ: (إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي). وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

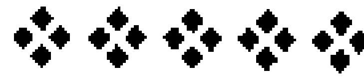
نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا پھر سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں نے جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے اور قبلہ رخ نہ تھے۔

5-باب الْخَصْرِ فِي الصَّلاَةِ

627-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

22-كتاب السهو

سہو کا بیان

1-باب إِذَا صَلَّى خَمْسًا

628 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: (وَمَا ذَاكَ). قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

جب پانچ رکعات پڑھ لے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کیا گیا کہ نماز بڑھا دی گئی ہے۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ نے سلام پھیر کر دو سجدے فرمائے۔

2-باب إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ.

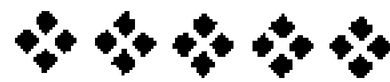
629 - عن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ثم رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا وكان وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ. فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

جب دوران نماز کوئی کلام کرے تو وہ ہاتھ سے اشارہ کرے اور سنے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ ﷺ کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت میرے پاس انصاری عورتیں تھیں میں نے ایک لڑکی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور اس سے کہا کہ آپ ﷺ کے پہلو مبارک کے پاس کھڑے ہو کر عرض کرنا یا رسول اللہ ﷺ ام سلمہ نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو منع فرماتے سنا ہے جبکہ آپ ﷺ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے تجھے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لڑکی نے یہی کیا آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ ہٹ گئی بعد فراغت ارشاد فرمایا اے بنت

الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ).

امیہ تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کا پوچھا ہے تو میرے پاس عبدالقیس کے لوگ آئے جس کے سبب ظہر کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

23- كتاب الجنائز

جنازہ کا بیان

1-باب مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

630 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ). قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ).

631 - عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ). وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

جس کا آخری کلام لا إلہ الا اللہ ہو

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بشارت دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس طرح مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی اگر چہ زنا اور چوری کرے فرمایا اگر چہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ داخل جہنم ہوگا اور میں نے عرض کہ جو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ داخل جنت ہوگا۔

2-باب الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

632 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ

جنازوں کے پیچھے چلنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جنازوں کے پیچھے چلنے، اور بیمار پرسی اور دعوت قبول کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے

السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ.

اور سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتن استعمال کرنے، سونے کی انگھوٹی اور حریر اور دیبا قز اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

3-باب الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهِ.

میت کے پاس اُس وقت جانا جب اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو

633 - عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ. أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا. فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ: لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَكْرَمَهُ). فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ: (أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ. وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ، مَا يُفْعَلُ بِي). قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

حضرت ام العلاء ؓ ایک انصاری خاتون جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب مہاجر بن قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم ہوئے تو حضرت عثمان بن مظعون ؓ ہمارے حصے میں آئے ہم انہیں اپنے گھر لے آئے۔ وہ چانک مرض وفات میں مبتلا ہو گئے جب ان کی وفات ہوگئی اور غسل دے کر ان کو کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا اے ابو السائب آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ کے بارے میں میری گواہی ہے کہ ضرور اللہ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نہیں جانتی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان پر موت وارد ہو چکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے بھلائی کی اُمید کرتا ہوں بخدا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں میں (از خود) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا عرض گزار ہوئیں خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی پاکی بیان نہیں کروں گی۔

فائدہ: واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ بخدا میں بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اس روایت میں در پردہ یہ بیان فرمایا جارہا ہے کہ اللہ عزوجل کے بتائے بغیر تو میں اپنے بارے میں بھی نہیں جانتا۔ اور اسی مفہوم کے تحت آپ نے اُن انصاریہ خاتون سے بھی یہی ارشاد فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ انہیں عزت دی گئی ہے۔

634 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، أَبْكِي، وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ. لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب میرے والد شہید کر دیے گئے تو میں نے ان کے چہرے میں کپڑا اٹھا کر روتا تھا اور لوگ مجھے منع کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ منع نہیں فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی فاطمہ رونے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رو یا مت رو فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہیں گے یہاں تک کہ تم انہیں اٹھالو گے۔

4-باب الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ.

جو کسی کے مرنے کی اطلاع اس کے ورثا کو دے

635 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی دن اطلاع فرمائی جس دن وہ فوت ہوئے اور عید گاہ تشریف لے گئے اور صف لگائی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

636 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. لَتَذْرِفَانِ - ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علَم زید نے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو جاری تھے۔ (فرمایا) پھر علَم خالد بن ولید نے بغیر حکم کے لیا انہیں فتح نصیب ہوئی۔

فائدہ: سبحان اللہ! مذکورہ بالا حدیث مبارکہ رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا واضح ثبوت ہے۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہونے کے باوجود جنگ موتہ میں ہونے والے واقعات اپنی چشمان مبارک سے ملاحظہ فرما رہے تھے اور مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوئے صحابہ کرام کو خبر دیتے جا رہے تھے۔ اور عام نگاہوں سے اوجھل یہ جنگ حالات آپ ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ تھے۔ یعنی دور و نزدیک ظاہر و پوشیدہ نظارے آپ کے لیے یکساں ہوا کرتے تھے جو چاہتے ملاحظہ فرما لیتے تھے۔

5-باب فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ.

637 - وعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلاَثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ).

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین نابالغ بچے وفات پا جائیں تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت وفضل کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔

6-باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

638 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: (اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي. فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. تَعْنِي إِزَارَهُ.

میت کو طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی کی وفات کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسے تین یا پانچ بار اگر ضرورت سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ پانی اور بیری سے غسل دو اور آخر میں کافور ملا لو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہو چکیں تو خبر کر دی تو آپ ﷺ نے اپنا تہبند مبارک دیا اور فرمایا اسے جسم پر لپیٹ دو۔

7-باب يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

639-وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّهُ قَالَ: (ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا). قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ.

میت کے داہنی جانب سے شروع کرنا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ داہنی جانب اور مقامات وضو سے غسل شروع کرنا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کے تین حصے کر دیئے تھے۔

8-باب الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

640 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ

سفید کپڑوں کا کفن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولَ اللهِ ﷺ. كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ، بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

کو تین یمنی سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئی روئی کے تھے ان میں نہ کرتا تھا اور نہ عمامہ

9-بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

دو کپڑوں کا کفن

641 -عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں پانی اور بیری سے نہلا دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

10-بَابُ الْكَفَنِ لِلْمَيِّتِ

میت کے لیے کفن

642 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. قَمِيصَهُ فَقَالَ: (آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ). فَآذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: (أَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ، قَالَ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ). فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی منافق مر گیا تو اس کے فرزند نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنا کرتا عنایت فرمائیں تاکہ اس میں اسے کفن دوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور اس کے لیے بخشش کی دعا فرمائیں نبی کریم ﷺ نے اپنا کرتا عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا مجھے اطلاع دینا اس کی نماز پڑھ دوں گا۔ جب آپ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا اور عرض کیا حضور ﷺ کیا اللہ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ مجھے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا ہے ارشاد ہوا ان کی بخشش چاہو یا

(وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا).

نہ چاہو اگر سر مرتبہ بخشش چاہو تو بھی اللہ ہرگز نہیں بخشے گا۔ پھر حضور ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''ان میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا''

643 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ. عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَأَخْرَجَهُ. فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی منافق کی میت پر تشریف لائے جبکہ اُسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اُسے اپنی قمیض پہنائی۔

11- باب إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلاَّ مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ

جب کفن نہ ملے مگر اتنا کہ جو سر کو چھپائے یا پاؤں کو تو سر چھپا دیا جائے

644 - عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ. فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا. مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ. وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ. فَهُوَ يَهْدِبُهَا. قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ به إِلاَّ بُرْدَةً. إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ. وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ. فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ. أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ. وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا جوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہو گیا ہم میں سے بہت فوت ہو گئے اور اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھایا انہیں میں معصب بن عمیر بھی ہیں اور ہم میں وہ ہیں جن کا پھل پک گیا اور وہ چن چن کر کھا رہے ہیں۔ یہ اُحد کے دن شہید ہوئے تو ہمیں انہیں کفنانے کے لیے سوائے چھوٹی سی چادر کے کچھ نہیں ملا جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں نکل جاتے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر اس سے باہر آ جاتا تو ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

12- باب مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

زمانہ نبوی ﷺ میں جس نے اپنا کفن تیار رکھا اور آپ ﷺ نے اس پر منع نہ فرمایا

645 - عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی کریم

امْرَأَةٌ جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا: الشَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي، فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا. فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ: اكْسُنِيهَا، مَا أَحْسَنَهَا. قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ. قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

ﷺ کی خدمت ایک بنی ہوئی حاشیہ دار بردہ لائیں فرمایا تم لوگ جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ چادر فرمایا ہاں اس نے عرض کیا میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور اس لیے لائی ہوں کہ حضور ﷺ کو پہناؤں چنانچہ اس وقت آپ کو اس کی حاجت بھی تھی اُسے قبول فرما لیا۔ پھر کاشانہ اقدس سے ہماری طرف تشریف لائے اور اس چادر کا تہبند پہنے ہوئے تھے۔ فلاں صاحب نے کہا بہت اچھی ہے اور عرض کیا مجھے عنایت فرما دیں بہت عمدہ چادر ہے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا کام نہیں کیا اے نبی کریم ﷺ نے اس حال میں پہنا کہ اس کی حاجت تھی اب تم نے مانگ لی اور تمہیں معلوم ہے کہ حضور کسی کو محروم نہیں فرماتے تو انہوں نے کہا بخدا میں نے اس لیے نہیں مانگا ہے کہ اسے پہنوں میں نے اس لیے مانگا ہے کہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اسی چادر سے ان صاحب کا کفن تیار ہوا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق وعقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ صحابہ کرام حضور پرنور ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے کو اپنے لیے مبارک و باعثِ خیر جانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ صحابی نے آپ ﷺ کے تہبند شریف کو اپنا کفن بنانا اس لیے سعادت سمجھا اور بالآخر اپنی اس خواہش کے سبب آپ کو اسی چادر کا کفن دیا گیا۔

13-بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا

646 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا گیا ہے۔

14-بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

عورت کیلئے اپنے شوہر کے علاوہ سوگ

647 - عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

الله ﷺ. يَقُولُ: (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)

15- باب زِيَارَةِ الْقُبُورِ

648- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ. بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: (اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي). قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ.. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: (إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى).

16- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. (يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ) إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

649- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ. إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: (إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ). فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى

یہ فرماتے سنا کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسے یہ جائز نہیں کہ شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے ہاں شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔

قبروں کی زیارت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اس نے کہا ہٹ جایئے آپ کو کیا معلوم کہ مجھ پر کیا مصیبت آ پڑی ہے پھر اسے بتایا گیا کہ وہ نبی کریم ﷺ تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی دروازے پر کوئی دربان نہ تھا عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبر صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جبکہ ان کے ہاں نوحہ کرنے کا رواج ہو

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی نے حضور ﷺ کے پاس خبر بھیجی کہ میرے پاس جلد تشریف لے آئیں میرا بیٹا حالت نزع میں ہے آپ ﷺ نے ان کو کہلوایا جاؤ کہو وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں معیاد مقرر ہے۔ چاہیے کہ صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ پھر آپ کی صاحبزادی نے آپ ﷺ کو کہلایا کہ وہ حضور کو قسم دیتی ہیں ضرور تشریف لائیں اب آپ ﷺ اٹھے

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ، قَالَ: حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ. فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: (هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ).

اور آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور بہت سے لوگ تھے۔ جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو وہ بچہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور حضور ﷺ نے اسے گود میں لے لیا وہ دم توڑ رہا تھا۔ گویا پرانی سوکھی مشک ہے اس کے اثر سے آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ شفقت ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمایا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔

650- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: (هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ). فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا، قَالَ: (فَانْزِلْ). قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر تھے آپ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات ہم بستری نہ کی ہو؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہی اسے قبر میں اتارو چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

651- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ). فبلغ ذلك عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بعد موت عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ (إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ). وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس پر اس کے اعزہ کے کچھ رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو انہوں نے فرمایا اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مومن کو اس کے اعزہ کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب میں مبتلا کرتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر پہ اس کے اعزہ کے اس پر رونے کے باعث عذاب زیادہ کرتا ہے تمہارے لیے قرآن (کی یہ آیت) کافی ہے: ''کوئی شخص کسی

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

652- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا. فَقَالَ: (إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت (کی قبر) کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

17- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

653- عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ). سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ).

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اُسے نوحہ کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

18- باب لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

جو اپنے رخسار پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

654- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ (لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے فرمایا جو اپنے رخسار پیٹے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے دور کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

19 باب: رَثَى النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنِ خَوْلَةَ

نبی کریم ﷺ کا حضرت سعد بن خولہ کیلئے اظہارِ افسوس

655- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ ما ترى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے میری اس بیماری میں جو شدید ہوگئی تھی میں نے عرض کیا بیماری نے مجھے اس حد تک پہنچایا ہے اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں

(لَا). فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: (لَا). ثُمَّ قَالَ: (الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ، أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ). يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

اپنے مال کا دو تہائی صدقہ کر دوں فرمایا نہیں تو میں نے عرض کیا آدھا تو فرمایا نہیں پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تہائی اور تہائی بڑا ہے یا فرمایا تہائی بہت ہے تم اپنے وارثین کو مالدار چھوڑو یہ بہتر ہے اس سے کہ ان کو تنگدست چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تو جو بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرے گا اس پر ثواب پائے گا یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا اس پر بھی ثواب ملے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے اصحاب کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے اس کے بعد تم جو بھی نیک عمل کرو گے اس کے ذریعے تم اپنے درجے اور مرتبے کو بلند کرو گے اس کے بعد تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے کچھ قوموں کو نفع پہنچے گا اور دوسروں کو نقصان۔ اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت پوری فرمانا اور انہیں ایڑیوں کے بل مت پلٹانا۔ لیکن قابل رحم سعد بن خولہ جن کے لیے رسول اللہ ﷺ دکھ کا اظہار فرما رہے تھے وہ مکے میں فوت ہوئے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور دانائے غیوب ﷺ کے علم غیب کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپ کا ارشاد حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوا اور مذکورہ صحابی مدت تک حیات رہے اور ایران و عراق ان کے ہاتھوں فتح ہوا اور بے شمار لوگ ان کے دست حق پر مسلمان ہوئے اور بہت سے ان کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے۔

20-باب مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت

656-عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجِعَ وَجَعًا، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَبَكَتْ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہو گئی اور ان کا سر ان کی اہلیہ کی گود میں تھا۔ انہیں اتنی طاقت نہ تھی کہ کچھ

شَيْئًا. فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. بَرِيءَ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالحَالِقَةِ، والشَّاقَّةِ.

کہہ سکیں جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مصیبت پر چیخنے والی سر مونڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے بیزار ہیں۔

21-باب مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

جو مصیبت کے وقت غمگین ہو کے بیٹھ جائے

657-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ. قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ. جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ. وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ. فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ: فأخبره أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ. فَقَالَ: (انْهَهُنَّ). فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ. قَالَ: وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: (فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ).

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب زید بن حارثہ ؓ حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر آپ ﷺ کے پاس آئی تو ایسے بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کا اندرونی غم ظاہر ہو رہا تھا اور میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا جعفر ؓ کی خواتین رو رہی ہیں تو انہیں حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ انہیں روک دو وہ شخص گیا پھر دوبارہ آیا اور کہا انہوں نے بات نہیں مانی تو فرمایا انہیں منع کر دو پھر وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بخدا وہ ہم پر غالب آ گئیں نہیں مانتیں حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں ہاں آخر فرمایا ان کے منہ میں دھول ڈال دو۔

22-باب مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

جو مصیبت میں اپنا غم ظاہر نہ کرے

658-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ. هَيَّأَتْ شَيْئًا. وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ. فَلَمَّا

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ کے ایک صاحبزادے فوت ہو گئے او رحضرت ابوطلحہ ؓ باہر تھے جب ان کی اہلیہ نے دیکھا کہ بچہ مر گیا ہے تو کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو گھر کے ایک کنارے پر علیحدہ رکھ

جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ. فَبَاتَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ أَخْبَرَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا). قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ، كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

23-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. (إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ)

659 - وعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ - وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: (يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ). ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ ﷺ. (إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ).

دیا جب ابوطلحہ آئے تو پوچھا بچہ کیسا ہے انہوں نے بتایا کہ سکون بتایا کہ سکون کے ساتھ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام پا گیا چنانچہ رات گزاری جب صبح غسل کیا جب باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا کہ وہ فوت ہو گیا۔ پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر نبی کریم ﷺ کو جو پیش آیا تھا وہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم دونوں کو اس رات میں برکت دے گا ایک انصاری شخص کا بیان ہے کہ ان کے نو لڑکے ہوئے اور سب قرآن کے قاری تھے۔

فرمانِ نبوی ﷺ: بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے گھر گئے تو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ان ہی کے گھر پرورش پا رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا پھر دوبارہ وہاں پھر گئے تو ابراہیم رضی اللہ عنہ دم توڑ رہے تھے پس رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو بہنے لگے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی؟ تو فرمایا اے ابن عوف یہ شفقت ہے پھر دوبارہ آنسو نکلے تو فرمایا بے شک آنکھ روتی ہے اور دل غم زدہ ہے مگر زبان پر وہی ہے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور ہم اے ابراہیم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

24۔باب الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

660 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ. فَقَالَ: (قَدْ قَضَى؟). قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ. بَكَوْا فَقَالَ: (أَلَا تَسْمَعُونَ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ).

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو ان کے پاس نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھ ہی حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں اپنے گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ دریافت فرمایا قضا کر گئے تو لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپ ﷺ رو پڑے جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رونے لگے ارشاد فرمایا کیا تم نے نہیں سنا آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر اللہ ہرگز عذاب نہیں فرماتا ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا یا رحم فرماتا ہے۔ اور بے شک میت کے اہل کے رونے سے اس پر عذاب ہوتا ہے۔

25۔باب مَا يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

661 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ. عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَانِ. أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى.

نوحہ چیخنے چلانے کی ممانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں ہم میں سے کسی نے یہ عہد پورا نہ کیا سوائے پانچ عورتوں کے یعنی ام سلیم، ام العلاء، ابو سبرہ کی بیٹی جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

26۔باب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

662 - عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا، أَوْ تَخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ).

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا "جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اگر وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ جنازے کو پیچھے چھوڑ دیا جنازہ اسے پیچھے چھوڑے یا پیچھا چھوڑنے سے پہلے اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔

27-باب مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے

663 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّه أَخذ بيد مروان وهما في جنازة، فجلسا قبل أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَدَقَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور دونوں بیٹھ گئے اور ابھی جنازہ زمین پر رکھا نہیں گیا تھا اتنے میں حضرت ابو سعید خدری آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ بخدا انہیں معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے سچ کہا۔

28-باب مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

جو یہودی کے جنازے کیلئے کھڑا ہو

665 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ. وَقُمْنَا بِهِ. فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ؟ قَالَ: (إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

29-باب حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ.

عورتوں کے سوا جنازہ مرد اٹھائیں

665 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي. وَإِنْ كَانَتْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میت چارپائی پر رکھ دی جاتی ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو وہ اگر نیک ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہے

غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ).

ہائے مجھے کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

30۔باب السُّرْعَةِ بِالْجِنَازَةِ.

جنازہ کو جلدی لے جانا

666 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنازے کو تیزی سے لے چلو اگر وہ نیک ہے تو خیر کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو شر کو اپنی گردنوں سے اتارو گے۔

31۔باب فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازے کے پیچھے جانے کی فضیلت

667 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ. فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا. فَصَدَّقَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ. فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جنازے کے پیچھے گیا اس کے لیے ایک قیراط ہے تو ابن عمر نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کثرت سے حدیث بیان کرتے ہیں اس کی تصدیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر تو ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے۔

32۔باب مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر مساجد بنانے کی کراہت

668 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: (لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا). قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنی اس بیماری میں جس میں وصال فرمایا ارشاد فرمایا اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے۔ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک ظاہر رہتی مگر یہی اندیشہ

مَسْجِدًا۔

33-باب الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا۔

669 - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

34-باب قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

670 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

35-باب الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

671 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولاَنِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ، أَوِ الْمُنَافِقُ: فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ

تھا کہ مسجد نہ بنالیا جائے۔

نفاس والی کی نماز جنازہ جبکہ وہ نفاس میں مری ہو

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہوگئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازے پر سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

مردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور دونوں اس سے پوچھتے ہیں تو ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھا تو وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس پر اس سے کہا جائے گا جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ اللہ نے اس کے بدلے جنت میں تیرا ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا لیکن کافر یا منافق تو وہ یہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ کہتے تھے

تَلَيْتَ. ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ).

میں بھی وہی کہتا تھا تو اس سے کہا جائے گا تو نے نہ اپنی عقل سے جانا نہ بتانے سے مانا، اس کے بعد لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے دونوں کانوں کے درمیان مارا جائے گا جس سے وہ چیخے گا اتنے زور سے کہ انسان اور جن کے علاوہ آس پاس کی سب چیزیں سنیں گی۔

36- باب مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا محبوب رکھتا ہو

672- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ الْمَوْتَ. فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ فَالآنَ. فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ). قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں ملک الموت بھیجے گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ایسا تھپڑ مارا کہ ان کی آنکھ پھوٹ گئی وہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کیا تو نے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو موت نہیں چاہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ درست فرما دی اور فرمایا جاؤ اور ان سے عرض کرو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک سال زندگی ملے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے اے رب عز وجل پھر اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا موت تو عرض کی کیا ایسا ہے تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا مجھے ارض مقدس سے قریب کر دے پتھر پھینکنے کے برابر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں انکی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

37- باب الصَّلاَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ

673- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ شہدائے احد میں سے دو حضرات کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید

يَقُولُ: (أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ). فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: (أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ.

کس کو زیادہ آتا ہے پھر جب دونوں میں سے کسی کی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان کا گواہ ہوں اور انہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

674-عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: (إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور میں بخدا اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کل کنجیاں یا زمین کی سب کنجیاں دی گئی ہیں اور بخدا مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے اور شرک کرو گے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ دنیا کو دوسروں سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش کرو گے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ زمین پر تشریف فرما ہو کر اپنا حوض کوثر ملاحظہ فرما لیا کرتے تھے۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر بادشاہی عطا فرما دی کہ جسے چاہیں جب چاہیں جتنا چاہیں عطا فرما دیں اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور دانائے غیوب ﷺ کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خوف و خدشہ نہیں لہٰذا اہلسنت والجماعت پر شرک کا فتویٰ لگانے والے بصیرت سے محروم ہیں۔

38 إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ؟ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ؟

جب کوئی بچہ اسلام قبول کر لے اور وفات پا جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے

675-عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت

النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ. وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: (تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ). فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ. أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ. فَقَالَ لَهُ: (مَاذَا تَرَى). قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ) ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ. (إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا). فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ: (اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ). فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ). وَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا، قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ. وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ. فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ. وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ

میں ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد سن بلوغ کے قریب تھا اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنا دست مبارک لگایا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس نے آپ ﷺ کی جانب دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ امیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لایا پھر اس سے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور جھوٹا بھی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھ پر معاملہ مخلوط ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا وہ درخ ہے فرمایا برا ہو تو اپنی بساط سے آگے ہرگز نہیں بڑھ پائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاؤ گے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی خاص فائدہ نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سنیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا گنگنا رہا ہے ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو درخت کی آڑ میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے یہ محمد ﷺ ہیں

فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ ﷺ. فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ).

ابن صیاد اٹھ بیٹھا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو کھل جاتا۔

676- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ. فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: (أَسْلِمْ). فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. وَهُوَ يَقُولُ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو اس کی عیادت کے لیے نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھے اور اس سے فرمایا مسلمان ہو جا تو اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم کی بات مان لے اس پر وہ مسلمان ہو گیا نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔

677- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ. هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ). ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ چوپایہ صحیح سالم بچہ جنتا ہے کیا تم ان میں کوئی کن کٹا دیکھتے ہو پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت فرماتے "اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا"۔

39- بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جب مشرک مرتے وقت لا إله إلا الله کہے

678- عَنِ الْمُسَيَّبِ بن حَزْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ، جَاءَهُ

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ

رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ: (يَا عَمِّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ). فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ. (أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ). فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ).

اس کے پاس تشریف لائے تو وہاں ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن مغیرہ کو موجود پایا رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ لیجیے میں اللہ کے حضور اس کی گواہی دوں گا اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابو امیہ نے کہا اے ابو طالب تم عبد المطلب کی ملت سے پھر و گے؟ رسول اللہ ﷺ اس پر کلمہ توحید پیش فرماتے رہے اور وہ دونوں وہی لوٹاتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے آخر میں کہا میں عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے روک نہ دیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''نبی اور مسلمانوں کے شایان شان نہیں کہ مشرکین کے لیے بخشش طلب کریں اگرچہ وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں''۔

40- بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ، وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ.

محدث کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا ارد گرد بیٹھ جانا

679 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ. فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: (مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ: شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقد میں ہم ایک جنازے میں تھے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم حضور ﷺ کے ارد گرد بیٹھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک چھڑی تھی آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کی جگہ جنت اور دوزخ میں لکھی جا چکی ہے اور یہ بھی کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں پس جو سعادت مند ہو گا سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم

أَهْلِ السَّعَادَةِ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ؟ قَالَ: (أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ. ثُمَّ قَرَأَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى).

میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت کے کام آسان کردیے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کردیے جاتے ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "لیکن وہ جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور سب سے اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی مہیا کریں گے"۔

41- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

خودکشی کرنے والے کا حکم

680 - عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ، كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ: وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ).

حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو اسلام کے علاوہ کسی دین پر ہونے کی جھوٹی قسم کھائے وہ ویسا ہی ہے جیسا کہا اور جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

681 - عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ اللهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ).

حضرت جندب ؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے خود کو قتل کرلیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کردی۔

682 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ).

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جو اپنے کو نیزہ گھونپ کر مرے گا وہ جہنم میں نیزہ گھونپتا رہے گا۔

42- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

683 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت انس ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ ایک جنازے کو لے کر گزر رہے تھے تو لوگوں نے اس کی

(وَجَبَتْ). ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: (وَجَبَتْ). فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: (هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ).

اچھائی بیان کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا واجب ہوگئی فرمایا ایک کی اچھائی بیان کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ایک کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

684- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ). فَقُلْنَا: وَثَلاَثَةٌ قَالَ: (وَثَلاَثَةٌ). فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ. قَالَ: (وَاثْنَانِ). ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کے بھلے ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اسے اللہ تعالیٰ داخلِ جنت فرمائے گا ہم عرض گزار ہوئے اور تین فرمایا کہ تین بھی ہم عرض گزار ہوئے کہ دو فرمایا کہ دو بھی پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

43- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا حکم

685 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ).

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے بھیجے جاتے ہیں اس کے بعد وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اسی کے مطابق اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے“۔

686- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ، فَقَالَ: (وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا). فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ: (مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اس کو برحق پایا۔ تو حضور سے عرض کیا گیا حضور مردوں کو پکارتے ہیں

وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ).

فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دیتے۔

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے مردوں کا سماع ثابت ہوا یعنی مردے زندوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ سماعت کی طاقت رکھتے ہیں جب کفار مردوں کا یہ حال ہے تو مسلمان اور پھر اولیاء اللہ کی سماعت کا کیا حال ہوگا۔ لہٰذا جو مردوں کے سماع کا انکار کرے تو اس کا یہ انکار حدیث کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

687- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ. وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ (بدر کے مقتولین کے متعلق) رسول اللہ ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اس وقت وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہتا تھا وہ ٹھیک تھا اور بے شک ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو۔"

688- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر فرمایا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں۔

44- باب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

689- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: (يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا).

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور سورج ڈوب چکا تھا تو ایک آواز سنی اس پر فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

690- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. يَدْعُو: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے جہنم کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

45-باب الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مقعدُہ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

691 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ، عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

میت کو صبح وشام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی مرجاتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکانہ صبح وشام پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنتیوں میں سے اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں میں سے۔ اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔

46-باب مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

692 - عن الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ).

مسلمانوں کی اولاد کا حکم

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

47-باب مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

693 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: (اللهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ).

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا تو وہ خوب جانتا تھا کہ یہ کیا کریں گے۔

694 - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. فَقَالَ: (مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا). قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا. فَيَقُولُ: مَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنا رخ انور ہماری طرف کر کے متوجہ ہو جاتے اور فرماتے آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اب اگر کسی نے کوئی

شَاءَ اللّٰهُ. فَسَأَلَنَا يَوْمًا. فَقَالَ: (هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا). قُلْنَا لَا. قَالَ: (لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ- قَالَ: إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ، حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ، أَوْ صَخْرَةٍ، فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ، وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهَرِ، قَالَ يَزِيدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ. وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي

خواب دیکھا تو بیان کرتا اس پر جو اللہ چاہتا بیان فرماتے حضور ﷺ نے ایک دن ہم سے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم عرض گزار ہوئے نہیں فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ٹکڑا ہے جسے اس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے میں نے کہا یہ کیا ہے کہا آگے چلئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ چت لیٹے ہوئے ایک شخص کے پاس پہنچے ایک شخص اس کے سر پر لوہے کا موسل یا پتھر لیئے کھڑا ہے اور اس سے اس کے سر کو مارتا ہے جب مارتا تو پتھر لڑھک جاتا یہ شخص جا کر اس پتھر کو لے آتا وہ جب تک لوٹتا اس کا سر ٹھیک ہو جاتا اور سر ویسا ہی ہو جاتا جیسا پہلے تھا وہ شخص پلٹ کر پھر اسے مارتا میں نے پوچھا یہ کون ہے ان دونوں نے کہا تشریف لے چلئے۔ آگے چلے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب اس میں جوش آتا تو لوگ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے اس میں مرد اور عورت سب ننگے تھے میں نے کہا یہ کیا ہے کہا آگے چلئے ہم چلے یہاں تک کہ ایک خون کی ندی پر آئے اس میں ایک شخص کھڑا تھا اور ندی کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے جس کے آگے پتھر ہیں جو شخص ندی میں ہے وہ آگے آتا ہے جب چاہتا ہے کہ نکل جائے تو وہ شخص پتھر سے اس کے منہ پر مارتا ہے تو اسے وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں تھا جب بھی وہ آتا

النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ. فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلاَنِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلاَنِي دَارًا، هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ. قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ. قَالاَ: نَعَمْ. أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ، فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُو الرِّبَا. وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلاَدُ النَّاسِ، وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ. وَالدَّارُ الأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ

ہے کہ نکل جائے اس کے منہ پر وہ شخص دوسرا پتھر مارتا ہے تو جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں نے کہا چلئے۔ ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے اس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے تھے جبکہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے آگ جلا رہا تھا دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوبصورت اور عمدہ تھا جس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ پھر مجھے وہاں سے نکال کر دوسری شاخ پر چڑھایا وہاں بھی ایک مکان تھا جس میں مجھے داخل کیا وہ مکان پہلے سے بھی زیادہ عمدہ شاندار تھا اس میں بھی کچھ بوڑھے اور جوان موجود تھے۔ میں نے کہا تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں نے دیکھا ہے دونوں نے کہا اچھا وہ جس کا جبڑا چیرا جاتا تھا جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے اور اس سے نقل کر کے دور دور تک پہنچ جاتا ہے اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جائے گا جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سو جاتا اور دن میں اس پر عمل نہ کرتا اس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا اور جنہیں گڑھے میں دیکھا زانی ہیں اور جنہیں ندی میں دیکھا سود خور ہیں اور اس درخت کی جڑ میں جو بزرگ تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے اردگرد لوگوں کے بچے ہیں اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا تھا اور دوسرا شہداء کا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائل ہیں اپنا سر اٹھایئے میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی دونوں نے کہا یہ آپ کی قیام گاہ

الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ).

ہے اب میں نے کہا مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر جاؤں تو کہا آپ کی عمر ابھی باقی ہے جسے پورا نہیں فرمایا ہے جب اسے پوری فرمائیں گے تو اپنے گھر تشریف لے جائیں گے۔

48-باب مَوْتِ الْفَجْأَةِ

ناگہانی موت

695 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری ماں اچانک انتقال کر گئیں میں گمان کرتا ہوں کہ اگر اس وقت بول پاتیں تو صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا ضرور ملے گا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ ایصال ثواب کا ثبوت ہے جیسا کہ اہلسنت والجماعت ایصال ثواب کے قائل ہیں اس حدیث کو دلیل بناتے ہیں۔ جو ایصال ثواب کو نہ مانے تو اس کی کم فہمی ہے اور کچھ نہیں۔

49-باب مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی قبر مبارک

696 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ: (أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا) اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض میں عذر کے طور پر فرمایا کرتے تھے آج میں کہاں ہوں؟ کل کس کے پاس ہوں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے سبب۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا جبکہ آپ ﷺ میرے پہلو اور سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

697- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

قال: تُوفِّي رسول اللهﷺ. وهو راضٍ عن هؤلاءِ النَّفَرِ السِتَّةِ. فسمَّى السِتَّة. فَسَمَّى: عُثْمانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ. وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. وَسَعْدَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

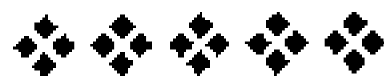
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ ان حضرات سے راضی تھے، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔

50-باب مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ

مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

698-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

24- کتاب الزکاۃ

زکوٰۃ کا بیان

1- باب وُجُوبِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کی فرضیت

699 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: (ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ. تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت ان سے ارشاد فرمایا ان کو اس کی دعوت دو کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پس اگر وہ اسے قبول کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں پر لوٹا دی جائے گی۔

700 - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (أَرَبٌ مَالَهُ، تَعْبُدُ اللهَ، وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ).

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو لوگوں نے کہا اسے کیا ہو گیا اسے کیا ہو گیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بھلا اسے کیا ہو گیا ہے تم اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دیتے رہنا اور صلہ رحمی کرتے رہنا۔

701 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے

إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: (تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ). قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا).

کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو عرض گزار ہوئے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا تو اس شخص کو دیکھ لے۔

702- وعنه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ). فَقَالَ: وَاللّٰهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے کچھ نے کفر کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ جس نے یہ کہہ لیا اس نے اپنا مال اپنی جان محفوظ کر لی مگر اسلام کے حق کی وجہ سے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ان سے لڑوں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ روکیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اسے روکنے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے کو قتال کے لیے کھول دیا تھا میں جان گیا کہ یہی حق ہے۔

2- باب إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

زکوۃ ادا نہ کرنے کا گناہ

703 - وعنه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے

النَّبِيُّ ﷺ. (تَأْتِي الإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا، عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا). قَالَ: (وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ). قَالَ: (وَلاَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ، وَلاَ يَأْتِي بِبَعِيرٍ، يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ، فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ. فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ).

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اونٹ میں سے اس کا حق نہ دیا جائے تو قیامت کے دن جیسا تھا اس سے بہتر ہو کر اپنے مالک کے پاس آئے گا اور اسے اپنے پاؤں سے کچلے گا اور جب بکری میں اس کا حق نہ دیا جائے تو وہ قیامت کے دن جیسی تھی اس سے بہتر ہو کر اپنے مالک کے پاس آئے گی اور اسے اپنے پاؤں سے کچلے گی اور اپنے سینگوں سے مارے گی۔ آپ نے فرمایا ان کا حق یہ ہے کہ اُسے پانی پر دوہا جائے۔ فرمایا تم میں سے کوئی قیامت کے روز اپنی گردن پر بکری اٹھائے نہ آئے جو ممیا رہی ہو کہے یا محمد ﷺ (فریاد رسی کریں) اور میں (اس شخص) سے کہوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا اور کوئی اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے نہ آئے جو بلبلا رہا ہو اور کہے اے محمد ﷺ (فریاد رسی کریں) اور میں (اس شخص) سے کہوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔

704 - وعنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالاً، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلاَ: (لاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے اللہ نے مال دیا پھر اس نے زکوۃ نہ دی تو اس کا یہ مال بروز قیامت گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے قیامت کے روز اسے طوق کی طرح پہنایا جائے گا پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو چبائے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ''وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے یہ گمان نہ کریں وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے

جائیں گے۔

3-باب مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

جس کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں

705 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں اور نہ پانچ وسق (اناج) سے کم میں۔

4-باب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

پاک کمائی سے صدقہ کرنا

706 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَقْبَلُ اللهُ إِلاَّ الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پاک کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ پاک کمائی کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے دست قدرت میں لیتا ہے پھر اسے بڑھاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے بچھڑے کو پالتے ہو کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔

5-باب الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

رد ہونے سے قبل صدقہ دینا

707 - عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ: (تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ حَاجَةَ لِي بِهَا).

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگو صدقہ کرو اس لیے کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا وہ کہے گا اگر کل لائے ہوتے تو لے لیتا آج مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔

708 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مال

فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ، حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لاَ أَرَبَ لِي)۔

کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا یہاں تک کہ مال والے کو یہ فکر رہے گی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا یہاں تک وہ کسی کو دینا چاہے گا تو وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

709- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ، أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكَ إِلاَّ قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ: فَإِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ، حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ، وَلاَ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالاً؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولاً؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا کہ دو شخص آئے ان میں سے ایک نے تنگدستی کی شکایت کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ راہزنی؟ تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ وقت آئے گا کہ قافلہ بغیر محافظ کے مکہ جائے گا اور تنگ دستی؟ تو قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہو گا کہ دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو گا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر کہا جائے گا کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا کیوں نہیں پس اپنی داہنی جانب دیکھے گا تو صرف آگ ہی دکھائی دے گی پھر بائیں طرف نظر گھمائے گا تو صرف آگ نظر آئے گی۔ پس بچو خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

6- باب اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ٹکڑا اور تھوڑا صدقہ دے کر

710- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم

النَّبِيِّ ﷺ۔ قَالَ: (لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان سونے کا صدقہ لے کر گھومتا پھرے گا اور کسی کو نہ پائے گا جو اسے لے اور ایک مرد کی ماتحتی اور پناہ میں چالیس عورتیں رہیں گی کیونکہ مردوں کی کمی ہوگی اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔

711 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ۔ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ، فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ الْمُدَّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا تو ہم بازار جاتے اور بار برداری کرتے اور ایک مد ملتا اسے صدقہ کرتے اور آج ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔

712-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔ (مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت سوال کرنے کے لیے آئی اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہ اسے دے دی اس نے اُسے دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ نہیں کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ بتایا تو ارشاد فرمایا کہ جوان بچیوں سے آزمایا جائے وہ اس کے لیے آگ سے آڑ بن جائے گی۔

7-باب أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

کون سا صدقہ افضل ہے

713 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: (أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کون سا صدقہ ثواب میں سب سے زیادہ ہے فرمایا وہ صدقہ جو تندرستی اور مال کی حرص محتاجی کے اندیشے اور مالداری کی آرزو کی حالت میں کرے اور اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پہنچے

الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ).

اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب وہ فلاں (وارث) کا ہو چکا۔

8-باب۔

باب

714 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: (أَطْوَلُكُنَّ يَدًا). فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ: أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ہم میں سے جلد آپ سے کون ملے گی فرمایا جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے وہ چھڑی لے کر ہاتھ ناپنے لگیں تو ان میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سے سب پہلے (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے جا ملیں کیونکہ وہ صدقہ کرنا پسند کرتی تھیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے لہٰذا آپ ﷺ کو کون کب مرے گا اسی لیے ازواج مطہرات نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ ہم میں سے کون آپ ﷺ سے پہلے ملے گی۔ اور آپ ﷺ نے جو اشارہ فرمایا وہ بالکل درست ثابت ہوا اگر آپ ﷺ کو علم نہ ہوتا تو آپ ﷺ فرما دیتے کہ یہ مجھے علم نہیں آپ ﷺ کا منع نہ فرمانا اور اشارہ فرما دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ غیب کا علم رکھتے ہیں۔

9-باب إِذَا تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

جب لاعلمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا جائے

715 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا صبح لوگوں میں چرچا ہوا کہ چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے کہا اے اللہ تیرے لیے حمد ہے میں صدقہ کروں گا پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ کو دے دیا صبح لوگوں میں چرچا ہوا کہ

زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ؛ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ. فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ. فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ: فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ: فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ: فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ).

آج ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا اس نے کہا اے اللہ زانیہ کو صدقہ دینے پر تیرے لیے حمد ہے میں صدقہ کروں گا وہ پھر اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کو صدقہ دے دیا صبح چرچا ہوا مالدار کو صدقہ دیا گیا اس نے کہا اے اللہ لیے تیرے لیے حمد ہے چور اور زانیہ اور مالدار کو صدقہ دینے پر اسے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو اس کا فائدہ یہ کہ وہ چوری کرنے سے رک جائے گا اور زانیہ کو دینے سے یہ کہ وہ زنا سے باز آ جائے گی اور مالدار کو دینے سے یہ کہ وہ عبرت حاصل کرے گا اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرے گا۔

10-باب إِذَا تُصُدِّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

جب لاشعوری میں بیٹے کو صدقہ دے دیا جائے

716 - عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي، وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ، كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ. فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: (لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ).

حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے اور میرے والد اور دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے میری منگنی کی اور نکاح کر دیا میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں یہ استغاثہ کیا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کے لیے نکالے اور ایک شخص کے پاس مسجد میں رکھ دیئے میں اُس سے انہیں لے آیا اور لے کر والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا تو ان کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے یزید تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معین تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے

11-باب مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

جو خود اپنے ہاتھ سے صدقہ نہ دے بلکہ اپنے خادم کو اس کا حکم دے

717-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کسی کو دے اور فساد کا باعث نہ ہو تو اُسے دینے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا اور خازن کو بھی اسی طرح ملے گا اور ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہ کرے گا۔

12-باب لاَ صَدَقَةَ إِلاَّ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

صدقہ وہی ہے کہ دے کر بھی غنی رہے

718 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ).

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد محتاجی نہ ہو جو سوال کرنے سے بچے گا اللہ اسے بچالے گا اور جو غنی رہنا چاہے گا اسے غنی کر دے گا۔

719 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ: (الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالْيَدُ السُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر شریف پر صدقہ کرنے، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کا تذکرہ فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

13-باب التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

صدقہ کی ترغیب دلانا اور اُس کی سفارش کرنا

720-عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ، أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، قَالَ: (اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ. مَا شَاءَ).

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی سائل آتا یا آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے سفارش کرو اجر پاؤ گے اور اللہ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کرواتا ہے۔

721 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ). وَفِي رِوَايَةٍ: (لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ).

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ مت روو ورنہ تم سے روک لیا جائے گا۔ ایک روایت ہے کہ گنو مت ورنہ اللہ بھی اسی حساب سے دے گا۔

14- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

استطاعت کے مطابق صدقہ دینا

722 - وَفِي رِوَايَةٍ: (لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ، ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ).

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھی بند کر لے گا اور اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرتی رہو۔

15- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جس نے حالتِ شرک میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا

723 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ، أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ).

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ کام میں دور جاہلیت میں بہ نیت عبادت کرتا تھا جیسے صدقہ، غلام آزاد کرنا، صلہ رحمی کرنا کیا ان میں میرے لیے ثواب ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے کی ہوئی نیکیوں کی بدولت تمہیں اسلام نصیب ہوا۔

16- بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ.

خادم کا بغیر نیت فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا

724 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ، كَامِلاً مُوَفَّرًا، طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ، أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ).

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ مسلمان امانت دار خزانچی جسے کچھ دینے کا حکم دیا گیا اور وہ پورا کرے''۔ کبھی آپ یوں فرماتے کہ جس کے لیے حکم دیا جاتا ہے اس کے سپرد کردے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔

17-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى). اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا.

فرمانِ الٰہی: ''جس نے دیا اور خدا سے ڈرا'' اور دعا کہ اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما

725 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور روزانہ صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کردے۔

18-بَابُ مَثَلِ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ

صدقہ کرنے والے اور بخیل کی مثال

726 -وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلاَّ سَبَغَتْ، أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ: فَلاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلاَّ لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو اشخاص کی سی ہے جو لوہے کے جبے پہنے ہوئے ہیں چھاتی سے حلق تک خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جبہ وسیع ہو کر اس کے جسم پر پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں اور نشانِ قدم مٹانے لگتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ چپک جاتا ہے وہ پھیلانا چاہتا ہے مگر پھیلا نہیں پاتا۔

19-باب عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ۔

727 - عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ). فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: (يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: (يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: (فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ).

ہر مسلمان صدقہ کرے اگر نہ کر سکے تو نیک عمل کرے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگ عرض گزار ہوئے یا نبی ﷺ جو کچھ نہ پائے تو کیا کرے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے عرض کیا جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو فرمایا مظلوم حاجت مند کی مدد کرے عرض گزار ہوئے اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا نیک عمل کرے اور برائی سے بچے تو یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

20-باب قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ۔

728 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (عِنْدَكُمْ شَيْءٌ). فَقُلْتُ لاَ إِلاَّ مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ: (هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)

زکوٰۃ اور صدقہ کتنی مقدار میں دیا جائے

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نسیبہ انصاری رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بکری بھیجی گئی انہوں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے تو فرمایا نہیں سوائے اس بکری کے گوشت کے جو نسیبہ نے بھیجی ہے تو فرمایا لاؤ کیونکہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ چکی۔

21-باب الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ۔

729 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ. (وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ،

زکوٰۃ میں سامان لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ احکام لکھے جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا کہ جس کی زکوٰۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچے اور اس کے پاس نہ ہو اور دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ

فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو اور دو سالہ اونٹ ہو تو یہی لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

22-باب لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ.

الگ الگ مال جمع نہ کیے جائیں اور یکجا مال الگ نہ کیے جائیں

730 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہی چیزیں ان کے لیے لکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی تھیں (اس میں یہ بھی تھا) زکوۃ کے ڈر سے متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے اور جو مال جمع ہے اسے متفرق نہ کیا جائے۔

23-باب مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

جب مال دو شریکوں کا ہو تو دونوں سے (زکوۃ کا) حصہ برابر لیا جائے

731 - وفي رواية: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ لکھ دیا جو رسول ﷺ نے فرض فرمائے تھے کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ (زکوۃ کا) حصہ برابر برابر ادا کریں۔

24-باب زَكَاةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوۃ

732 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: (وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم پر افسوس ہو ہجرت تمہارے لیے سخت ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی تم زکوۃ دیتے ہو اس نے عرض کیا ہاں فرمایا دریاؤں کے اس پار عمل کرتے رہو اللہ تمہارے عمل سے

يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)۔

25-باب مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

733-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ. (مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلاَّ بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ)۔

کچھ ضائع نہیں فرمائے گا۔

جس پر زکوٰۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچے لیکن اس کے پاس نہ ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے زکوٰۃ کی وہ مقدار لکھی جس کا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا تھا کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائیگی۔ ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی اگر میسر ہوں۔ ورنہ بیس درہم اور جس کی زکوٰۃ تین سالہ اونٹنی تک پہنچے اور اس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ لے لیا جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جس کی زکوٰۃ تین سالہ اونٹنی تک پہنچے اور اس کے پاس دو سالہ ہو تو اس سے دو سالہ ہی لے لی جائے اور ساتھ ہی بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں۔ اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اس سے یہی قبول کیا جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جس کی زکوٰۃ دو سالہ اونٹنی تک پہنچے لیکن اس کے پاس نہ ہو بلکہ ایک سالہ ہو تو اس سے ایک سالہ ہی قبول کی جائیگی اور وہ ساتھ ہی بیس درہم یا دو بکریاں دے۔

26-باب زَكَاةِ الْغَنَمِ

734 - وعنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلاَ يُعْطِ: (فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ فَمَا دُونَهَا، مِنَ الْغَنَمِ، مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلاَثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ -يَعْنِي- سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ

بکریوں کی زکوٰۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تحریر لکھی جب انہیں بحرین روانہ کیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائی اور جس کا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کا حکم فرمایا ہے۔ جس مسلمان سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے جو بیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے پھر جب پچیس سے پینتیس تک ہو تو ایک سالہ اونٹی ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی ہے جو جفتی کے لائق ہو جب اکسٹھ سے پچھتر ہو جائیں تو ان پر چار سالہ اونٹنی ہے۔ پھر جب چھتر سے نوے تک پہنچ جائے تو ان میں دو عدد دو سالہ اونٹنیاں ہیں جب اکانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو دو عدد تین سالہ اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے لائق ہوں اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹنی اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ مالک چاہے تو دیدے اور جب پانچ اونٹ ہوں جائیں تو ان پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ایک بکری ہے اور جب ایک سو اکیس سے دو سو تک ہوں تو دو بکریاں ہیں پھر جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو تک پہنچ جائیں تو تین بکریاں

فِيهَا صَدَقَةٌ، إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ. وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ: فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلاَثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلاَثٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلاَثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ، إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا).

ہیں اور اگر تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہوگی۔ اور اگر کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس پر کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک اپنی خوشی سے چاہے تو دیدے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے اگر کسی کے پاس چاندی ایک سو نوے درہم ہو تو اس میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک اپنی خوشی سے چاہے تو دے دے۔

27-باب لاَ تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ إِلاَّ السَّلِيمِ

زکوٰۃ میں صرف اچھا جانور لیا جائے

735 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ، الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ. (وَلاَ يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ، وَلاَ تَيْسٌ، إِلاَّ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو فرمایا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی بکری اور عیبی جانور نہ دیا جائے اور نہ ہی نر۔ ہاں زکوٰۃ لینے والا چاہے تو لے سکتا ہے۔

28-باب لاَ تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ میں لوگوں سے اعلیٰ مال نہ چھانٹا جائے

736 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ بَعْثِ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت کہ وہ حدیث جس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہے

وفی هٰذِهِ الرِّوایة قَالَ: (إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ. ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهِ: وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ).

29-باب الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ

737- وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ). فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اے معاذ تو ایسی قوم میں جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں پھر باقی حدیث ذکر کی جس میں آخر میں ہے کہ لوگوں کے اعلیٰ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے چنانچہ وہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار تھے۔ اور تمام مالوں میں انہیں بیرحاء سب سے زیادہ پسند تھا اور یہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں جاتے تھے اور اس میں بہت صاف پانی تھا۔ اسے نوش فرماتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی اس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہو“ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک اپنی اس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہو“ اور پھر مجھے اپنے اموال میں سب سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے میں امید کرتا ہوں کہ میرا تو اب آخرت کے لیے ذخیرہ ہے پس یا رسول اللہ ﷺ آپ جیسے چاہیں اللہ کے لیے اسے خرچ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاباش یہ نفع دینے والا مال ہے اور تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ اسے قریبی رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایسا ہی کرتا ہوں پس حضرت ابو

طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے سب سے قریبی رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

738 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى تَقَدَّمَ. وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَائَتْ زَيْنَبُ، امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ: (أَيُّ الزَّيَانِبِ؟). فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ: (نَعَمِ ائْذَنُوا لَهَا). فَأُذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ (صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے عیدہ گاہ تشریف لے جانے کے بارے میں ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے اور اپنے دولت کدے کی طرف واپس ہوئے تو حضرت ابن مسعود کی زوجہ محترمہ نے حاضر بارگاہ ہونے کی اجازت مانگی چنانچہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ زینب رضی اللہ عنہا حاضر ہونا چاہتی ہیں فرمایا کون سی زینب عرض کی گئی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ فرمایا اچھا آنے دو اجازت پا کر وہ حاضر بارگاہ ہوئیں اور عرض کی یا نبی اللہ ﷺ آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا ہے میرے پاس زیور ہے جو میں صدقہ کرنا چاہتی ہوں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا خیال ہے جنہیں میں صدقہ دوں ان سے زیادہ مستحق وہ اور ان کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا تمہارا شوہر اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ مستحق ہیں جن کو تم صدقہ دو۔

30- بَابٌ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں

739 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں۔

31- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

740 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: (إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ. وَلاَ يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ. الوحيُ، قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: (أَيْنَ السَّائِلُ؟) وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ. فَقَالَ: (إِنَّهُ لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ، وَبَالَتْ، وَارْتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے تھے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں پر اس کا اندیشہ رکھتا ہوں کہ میرے بعد تم پر دنیا کی تروتازگی اور زینت کشادہ کردی جائے گی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ کیا بھلائی برائی لائے گی نبی کریم ﷺ خاموش رہے اس سے کہا گیا تمہیں کیا ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے بات کرتے ہو اور وہ تجھ سے بات نہیں کرتے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ ﷺ نے پسینہ مبارک پونچھا اور فرمایا سائل کہاں ہے گویا وہ آپ ﷺ نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا بھلائی برائی نہیں لاتی جیسے فصل بہار جو ایسی گھاس اگاتی ہے جو جانور کو مار ڈالتی ہے یا بیمار ڈال دیتی ہے سوائے اس جانور کے جو سبزہ کھائے یہاں تک کہ اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کرے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے وہ مسلمان شخص اچھا ہے جو اس میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو دے یا جیسے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور جو مال ناحق لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور یہ مال اس کے خلاف روز قیامت گواہ ہوگا۔

32-بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو زکوۃ دینا

741 - عَنْ زَيْنَبَ، امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدِيثُهَا الْمُتَقَدِّمُ قَرِيبًا. وَقَالَتْ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: انْطَلَقْتُ إِلَى

حضرت زینب ؓ زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس گئی تو انصاریہ

النَّبِيِّ ﷺ. فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ. أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: (نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ).

742 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ. فَقَالَ: (أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ).

خاتون کو پایا اور اس کی ضرورت بھی میرے جیسی تھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا نبی کریم ﷺ سے دریافت کریں کہ اگر میں اپنے شوہر اور اپنی پرورش میں رہنے والی یتیموں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے کافی ہے چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو ارشاد فرمایا ہاں ان کے لیے دگنا اجر ہے ایک قرابت داری کا اور ایک صدقہ کرنے کا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے لیے کچھ ثواب ہے کہ میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے بچوں پر خرچ کرتی ہوں وہ میرے ہی بیٹے ہیں فرمایا ان پر خرچ کرو کہ ان پر جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

33-باب قَوْلُ اللهِ تعالى {وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ}

فرمانِ الٰہی ''اور مقروضوں اور راہ خدا میں خرچ کرنا

743 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ: فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا تو عرض کیا گیا کہ ابن جمیل، اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے دینے سے انکار کر دیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی برا لگا کہ وہ تنگ دست تھا اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا مگر خالد پر تم لوگ ظلم کرتے ہو جبکہ اس نے اپنی زرہیں اور ہتھیار وغیرہ اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں اور عباس بن عبدالمطلب تو یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ ان پر ہے اور اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی۔

34-بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا

744 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ: (مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو انہیں عطا فرمایا پھر سوال کیا پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہوگیا تو فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا اور جو مانگنے سے بچے گا اللہ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر سے کام لے اللہ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی کو کوئی نعمت صبر سے بہتر اور وسیع تر نہیں ملی۔

745 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلاً، فَيَسْأَلَهُ، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تمہارا اپنی رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑیاں ڈھو کر لانا اس سے بہتر ہے کسی کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے وہ دے یا منع کر دے۔

746 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ).

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑی کا گٹھا لاد کر لائے اور اسے بیچے جس کے سبب اللہ اس کی آبرو بچا لے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے اور کوئی اُسے دے یا نہ دے۔

747 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو مجھے عطا فرمایا پھر مانگا تو پھر عطا فرمایا اس کے بعد پھر مانگا تو عطا فرمایا اس کے

قَالَ: (يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى). قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا، حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى تُوُفِّيَ.

بعد فرمایا اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے مبارک ہے اور جو لالچ کے ساتھ لے اسے مبارک نہیں اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کسی سے کوئی چیز قبول نہ کروں گا یہاں تک کہ اس دنیا کو چھوڑ جاؤں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو دینے کے لیے بلاتے لیکن وہ اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں کچھ دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے گروہ مسلمین میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ مال غنیمت سے ان کا جو حق ہے میں انہیں دیتا ہوں وہ لینے سے انکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے کسی مال قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

35-باب مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ

جسے اللہ تعالیٰ بغیر سوال اور نفس کی طمع کے بغیر عطا فرمائے

748- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: (خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ. وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا اُسے عطا فرمائیے جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہے تو ارشاد فرمایا اس مال کو لے لو کہ اگر تمہارے پاس آئے تو تم اس کا لالچ نہ رکھو اور نہ مانگو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے نہ پڑو۔

36-باب مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

749-عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ) وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ.)

جو مال میں اضافے کے لیے لوگوں سے سوال کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو مال میں اضافے کے لیے لوگوں سے سوال کرے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرتا رہیگا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا اور قیامت کے دن سورج نزدیک ہوگا یہاں تک کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائیگا لوگ اسی حالت میں ہوں گے اور حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ سے استغاثہ کریں گے۔

37-باب حَدِّ الْغِنَى

750 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: (لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ.

غنی کی حد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لیے دربدر پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جسے احتیاج ہو اور لوگوں کو اس کی حالت معلوم نہ ہو کہ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑا رہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

38-باب خَرْصِ التَّمْرِ

751-عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى، إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. لِأَصْحَابِهِ (اخْرُصُوا). وَخَرَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ

کھجوروں کا اندازہ لگانا

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے جب آپ ﷺ وادی القری تشریف لائے تو ایک عورت ملی جو اپنے باغ میں تھی نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا (کھجوروں کا) اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق

لَهَا: (أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا). فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: (أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلاَ يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ). فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ. فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ. وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا. وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ. فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: (كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ؟). قَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، خَرْصَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ). فَلَمَّا قَالَ الراوی كَلِمَةً مَعْنَاهَا. أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: (هَذِهِ طَابَةُ). فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ: (هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ؟). قَالُوا: بَلَى، قَالَ: (دُورُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ۔ يَعْنِي۔ خَيْرًا).

کا اندازہ لگایا اور اس عورت سے فرمایا اس سے جو نکلے اس کا حساب رکھنا۔ جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو اس کا گھٹنا بھی باندھ دے۔ ہم نے باندھ دیا اور سخت آندھی آئی اور ایک شخص کھڑا ہو گیا تو اسے طے کے پہاڑوں میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک سفید خچر اور چادر نذر کی آپ نے اس کے لیے اس کا ملک لکھ دیا پھر جب وادی القریٰ واپس تشریف لائے تو اس عورت سے پوچھا تمہارے باغ میں کتنی کھجوریں آئیں؟ تو اس نے بتایا کہ دس وسق رسول اللہ ﷺ کے اندازے کے مطابق پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں جو تم میں سے جلد چلنا چاہے وہ میرے ساتھ چلے۔ جب مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو ارشاد فرمایا یہ طابہ ہے اور جب احد کو دیکھا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا تمہیں انصار کے سب سے بہتر گھر کا بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے ضرور ارشاد فرمایئے تو ارشاد فرمایا بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی ساعدہ کے یا بنی حارث بن خزرج کے گھر اور انصار کے ہر گھر میں خیر ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک میں کئی باتیں غور طلب ہیں۔ ایک تو نگاہ مصطفی ﷺ کا کمال کہ باغ میں لگے درختوں میں لگی کھجوروں کا بالکل درست شمار فرمایا کہ دس وسق اندازہ لگایا تو دس وسق ہی نکلیں۔ پھر مذکورہ بالا حدیث مبارک سے حضور دانائے غیوب ﷺ کا علم غیب بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آج سخت آندھی آئے گی تو وہی ہوا اور رات تیز آندھی آئی جس نے ایک کھڑے ہوئے شخص کو اٹھا کر دور پہاڑوں پر پھینک دیا ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار عالی وقار کی نافرمانی سخت ہلاکت کا سبب ہے کہ آپ ﷺ نے آندھی میں کھڑے ہونے سے منع فرمایا تھا لیکن ایک منافق نے حضور کے فرمان مبارک کو پس پشت

ڈالا اور کھڑا ہو گیا جس کی سزا یہ ملی کہ ہوا نے اُسے اڑا کر پہاڑوں پر جا پھینکا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے عشق میں سرشار تو تھے ہی مگر پہاڑ بھی آپ ﷺ سے محبت وعقیدت رکھتے تھے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو حضور پرنور ﷺ سے محبت کرتا ہے تو آپ ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ سبحان اللہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے آقائے مولا ﷺ سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور بدلے میں نبی کریم ﷺ کی محبت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دونوں جہاں میں سرخروئی اور کامیابی اس کا نصیب ہو جاتی ہے۔

39-بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَبِالْمَاءِ الْجَارِي.

آب باراں اور آبِ جاری سے سیراب ہوئی فصل میں عشر ہے

752 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ، أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا، الْعُشْرُ. وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے بارش اور چشمے سے سینچا جائے یا خود ہی نم ہو تو اس فصل میں دسواں حصہ لیا جائے اور جو کنوئیں سے سینچی جائے اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے۔

40-بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ. وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

جب درخت سے کھجوریں توڑیں جائیں اس وقت ان کی زکوٰۃ لینا

753 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ، حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھجوریں درخت سے اترتے ہی پیش کی جاتیں یہ اپنی کھجوریں لاتا اور یہ اپنی کھجوریں لاتا یہاں تک کہ کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلا کرتے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا تو اس کھجور کو ان کے منہ سے نکالا اور فرمایا کیا تم

فَقَالَ: (أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ. لاَ يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ).

نہیں جانتے کہ آل محمد ﷺ زکوۃ نہیں کھاتے۔

41-باب: هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَتَهُ غَيْرُهُ.

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی قباحت نہیں

754 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: (لاَ تَشْتَرِ وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ).

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا اس نے وہ برباد کر دیا تو میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور یہی گمان کیا کہ اسے خریدنے کی رخصت ہوگی پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو فرمایا اپنے صدقے کو نہ لوٹاؤ خواہ تمہیں ایک درہم بھی مل جائے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

42-باب الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے غلاموں کو صدقہ دینا

755 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ. شَاةً مَيِّتَةً. أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟). قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ؟ قَالَ: (إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا).

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ ؓ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوۃ میں دی گئی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کی کھال سے نفع کیوں نہ حاصل کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے یہ تو مردار ہے فرمایا اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

43-باب إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ.

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے

756 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: (هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ).

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں صدقے کا گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کیا گیا تھا تو ارشاد فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

44-باب أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الأَغْنِيَاءِ وَتُرَدَّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا.

757 - حديث مُعَاذٍ، وبَعْثِهِ إِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ. وفي هٰذِهِ الرِّوايَةِ: (وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ).

امیروں سے صدقہ وصول کر کے فقیروں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ان کو یمن بھیجنے کا ذکر پہلے مذکور ہو چکا اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ مظلوم کی بدعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب نہیں ہوتا۔

45-باب صَلَاةِ الإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

758 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ). فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى).

صدقہ دینے والوں کو امام کا دعائے رحمت دینا

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر آتی تو ارشاد فرماتے اے اللہ آل فلاں پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد اپنا صدقہ لے کر حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا اے اللہ آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

46-باب مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

759 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ. فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ).

جو مال سمندر سے نکالا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ہزار دینا مانگا تو اس کو دے دیا وہ سمندر میں سفر کے ارادے سے نکلا لیکن سواری نہ ملی تو ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اس میں ہزار دینار رکھے اور اس لکڑی کو سمندر میں بہا دیا پھر جس شخص نے قرض دیا تھا وہ نکلا اور اسے گھر والوں کے ایندھن کے لیے لے گیا پھر پوری حدیث بیان فرماتے ہوئے فرمایا جب اُسے چیرا تو مال رکھا ہوا پایا۔

47-باب فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

760 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: (الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ).

دفینے میں خمس دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جانور کے روندے ہوئے کنویں میں گرنے والے اور معدن یعنی کان میں دبنے والے کا کوئی تاوان نہیں اور مدفون خزانے ملنے پر خمس ہے۔

48-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الإِمَامِ

761 - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ.

فرمان الٰہی ''اور اس پر کام کرنے والے اور مصدقوں سے حاکم کے ساتھ حساب لینا

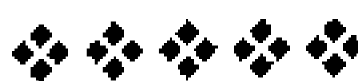
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک شخص کو بنی سُلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا جن کو ابن لتبیہ کہا جاتا ہے جب وہ واپس آئے تو ان سے حساب لیا۔

49-باب وَسْمِ الإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

762 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ، يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں صبح کے وقت حضرت عبد اللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کے لیے حاضر ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

25-کتاب صدقة الفطر

صدقہ فطر کا بیان

1-باب فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

763 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

صدقہ فطر کا فرض ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا ہر مسلمان غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر۔ اور حکم فرمایا کہ یہ لوگوں کے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

2-باب الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ

764 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ. وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ.

عید سے پہلے صدقہ فطر کی ادائیگی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع اپنے کھانے میں سے دیا کرتے تھے اور اس وقت جو کشمش، پنیر اور کھجوریں ہماری خوراک ہوا کرتی تھیں۔

3-باب صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

765 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ.

غلام اور آزاد پر صدقہ فطر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں فرض فرمائیں ہر چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام پر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

26-کتاب الحج

حج کا بیان

1-باب وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

766 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَجَائَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: (نَعَمْ). وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

حج کا وجوب اور اس کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فضل رضی اللہ عنہ سوار تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کر دیا اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے لیکن میرے والد بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ ارشاد فرمایا کر سکتی ہو اور حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

2-باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ * لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ).

فرمان الٰہی ”تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر جو دور دراز راستوں سے پہنچے ہوں گے تا کہ اپنا فائدہ پائیں“

767 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ يُهِلُّ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہو جاتے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو تلبیہ کہتے۔

3-باب الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

سوار ہو کر حج کرنا

768 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللهِ ﷺ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ، وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ.

سوار ہو کر حج کیا اور اس پر سامان بھی تھا۔

4-باب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

حج مبرور کی فضیلت

769 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الأَعْمَالِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: (لاَ، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ).

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ ہم جہاد کو بہترین عمل جانتی ہیں کیا ہم جہاد نہ کریں؟ ارشاد فرمایا نہیں تمہارے لیے بہترین جہاد برائیوں سے پاک حج ہے۔

770 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ حَجَّ لِلَّهِ، فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ بیہودہ بات ہو اور نہ کوئی گناہ کا کام تو وہ ایسے واپس ہوگا جسے اس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہو۔

5-باب مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ۔

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

771 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لأَهْلِهِنَّ، وَلِمَنْ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ میقات ہیں ان لوگوں کے لیے بھی ہیں اور جو لوگ وہاں سے گزریں ان کے لیے بھی جو حج و عمرے کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان سے مکے کی طرف قریب ہوں تو جہاں سے چلے وہیں سے احرام باندھے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے۔

6-باب۔

باب

772 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا۔ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اونٹنی بٹھائی اور وہاں نماز پڑھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَٰلِكَ.

7-باب خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ. عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ.

773- وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے راستے سے تشریف لے جانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ سے) شجرہ کے راستے سے تشریف لے جائے اور معرس کے راستے سے (مدینہ منورہ) میں داخل ہوتے اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس تشریف لاتے تو ذوالحلیفہ کے نشیبی وادی میں نماز ادا فرماتے اور صبح تک وہیں قیام فرماتے۔

8-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. (الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ)

774 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: (أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ).

ارشاد نبوی ﷺ "عقیق مبارک وادی ہے"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وادی عقیق میں یہ فرماتے سنا کہ "آج رات میرے پروردگار کی جانب سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور کہیے عمرہ حج میں آ گیا۔

775- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب ذوالحلیفہ کے قریب وادی کے وسط میں معرس میں تھے ایک خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ آپ برکت والے سنگستان میں ہیں۔

9-باب غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ.

776- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کپڑے سے خوشبو کا تین مرتبہ دھونا

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ. حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ. بِالْجِعْرَانَةِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيَّ فَجِئْتُ، وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: (أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: (اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جس وقت نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا ہو تو آپ مجھے دکھائیں راوی کہتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ جعرانہ میں تشریف فرما تھے اور حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا ہوا اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو نبی کریم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ پر کپڑا تنا ہوا تھا جس سے سایہ کیا گیا تھا میں نے اپنا سر کپڑے کے اندر کیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا روئے مبارک سرخ ہو گیا ہے اور سانس کی آواز آرہی ہے تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت جاتی رہی تو فرمایا عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص کو لایا گیا تو فرمایا تیرے بدن پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور جبہ اتار ڈالو اور عمرے میں بھی وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

10- بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ.

احرام میں خوشبو لگانا اور جب احرام کا ارادہ ہو تو کیسا لباس پہنے

777 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھتے اور طواف سے پہلے احرام کھولتے تو میں آپ ﷺ کو خوشبو لگا دیتی۔

11- بَابُ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

بالوں کو جما کر احرام باندھنا

778 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. يُهِلُّ مُلَبِّدًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لبیک پکارتے ہوئے اس حالت

میں سنا ہے کہ آپ ﷺ کے بال جمائے ہوئے تھے۔

12- بَابُ الإِهْلاَلِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہنا

779- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. إِلاَّ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي: مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مسجد یعنی ذوالحلیفہ ہی کی مسجد سے احرام باندھا تھا۔

13- بَابُ الرُّكُوبِ وَالاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

780- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ. مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ، مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، فَكِلاَهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ. يُلَبِّي، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرفات سے مزدلفہ تک بیٹھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیٹھے۔ ان دونوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ برابر تکبیر کہتے رہے یہاں تک جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

14- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ

احرام والا چادر، ازریا کون سے کپڑے پہنے

781- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ. مِنَ الْمَدِينَةِ، بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ، هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ تُلْبَسُ إِلاَّ الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ، أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ، وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَطَافَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کنگھا کرنے اور تیل لگانے اور اپنا تہ بند شریف پہنتے اور چادر اوڑھنے کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے اور آپ ﷺ کے اصحاب بھی۔ البتہ اس زعفرانی رنگ کی چادر کہ جس سے جلد پر رنگ لگ جائے منع فرمایا آپ ﷺ صبح تک ذوالحلیفہ میں رہے یہاں تک سواری پر سوار ہوئے جب بیداء پر پہنچے تو الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا آپ ﷺ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔ اور اپنی قربانیوں کو قلادہ پہنایا یہ پچیس ذوالقعدہ کو وہ ہوا اور چار

بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ، لأَنَّهُ قَلَّدَهَا، ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ، وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا، وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلاَلٌ، وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ.

ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لے آئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کی اور چونکہ اپنی قربانی کے اونٹ کو قلادہ پہنا چکے تھے اس لیے احرام نہیں کھولا پھر مکہ کے بالائی مقام پر حجون کے قریب قیام فرمایا اور آپ ﷺ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے لہٰذا طواف کے بعد کعبہ کے قریب نہیں گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کریں اس کے بعد اپنے سروں کے بال قصر کروالیں اور احرام کھول دیں مگر وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے اونٹ نہ ہوں اور جس کے ہمراہ اس کی زوجہ ہو وہ اس کے لیے حلال ہے اور خوشبودار کپڑے بھی۔

26-باب التَّلْبِيَةِ

تلبیہ کہنا

782 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلبیہ یہ تھی حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں بے شک تو تعریف اور تمام نعمت اور بادشاہی تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

16-باب التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الإِهْلاَلِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ.

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تلبیہ میں تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہنا

783-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر چار رکعت ادا فرمائی اور ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت ادا فرمائی رات بھر یہیں رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی تو سوار

بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، حَمِدَ اللَّهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا، حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا. وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

ہوئے جب بیداء پر پہنچے تو اللہ عزوجل کی حمد، تسبیح اور تکبیر پڑھی پھر حج وعمرے کے لیے لبیک پڑھا اور لوگوں نے بھی حج وعمرے کے لیے لبیک کہا۔ جب ہم (مکہ مکرمہ) آئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ یوم ترویہ آیا تو حج کا احرام باندھا اور نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر اپنے دست مبارک سے اونٹوں کو نحر فرمایا اور مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔

17-بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف رخ کر کے احرام باندھنا

784 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ يُلَبِّي مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، فَإِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ فِيهِ، فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ذوالحلیفہ میں تلبیہ شروع کر دیتے اور حرم میں پہنچ کر روک دیتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے وہیں رات گزارتے صبح کی نماز پڑھ کر غسل فرماتے ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

18-بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

جب وادی میں اترے تو تلبیہ کہے

785 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَمَّا مُوسَى: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نشیب میں اترتے ہوئے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

19-بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَإِهْلَالِهِ

جس نے عہد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کی طرح احرام باندھا

786 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ، فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: (بِمَا أَهْلَلْتَ). قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (هَلْ مَعَكَ مِنْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن میری قوم میں بھیجا اس کے بعد جب میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بطحا میں تشریف فرما تھے مجھ سے دریافت فرمایا کس کا احرام باندھا

هَدْيٍ). قُلْتُ: لَا. فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي، أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي. فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللهُ: (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.) وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ. فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ.

ہے میں نے عرض کی جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے پھر دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے میں نے عرض کی نہیں تو فرمایا بیت اللہ کا طواف کرو میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر مجھے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا اور اپنے خاندان کی ایک عورت کے پاس گیا اس نے مجھے کنگھا کیا یا میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد مبارک آیا تو فرمایا اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے فرمانِ الٰہی ہے ''حج اور عمرہ پورا کرو'' اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت لیں تو آپ ﷺ نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے احرام نہیں کھولا۔

20-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ)

فرمانِ الٰہی ''حج کے معروف مہینے ہیں''

787-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيثُهَا فِي الْحَجِّ قَدْ تَقَدَّمَ. قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ الْحَجِّ. فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: (مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا). قَالَتْ: فَالْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ، وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حج کے بارے میں حدیث پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں حج کی راتوں اور حج کے احرام کے ساتھ نکلے اور سرف میں ٹھہرے۔ پھر فرماتی ہیں کہ یہاں پہنچ کر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور چاہتا ہے کہ عمرہ کرے تو وہ ایسا کرے مگر جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ ایسا نہ کرے۔ فرماتی ہیں کہ صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے ایسا کیا اور کچھ لوگوں نے نہیں کیا۔ فرماتی ہیں کہ البتہ رسول اللہ ﷺ اور بہت سے صحابہ قوت والے تھے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے یہ

لوگ صرف عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ راوی نے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

21-باب التَّمَتُّعِ وَالإِقْرَانِ وَالإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

حج میں تمتع قرآن اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا

788 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا في رواية قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَلاَ نُرَى إِلاَّ أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ. مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلاَّ حَابِسَتَهُمْ، قَالَ: (عَقْرَى حَلْقَى، أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ). قَالَتْ: قُلْتُ بَلَى، قَالَ: (لاَ بَأْسَ، انْفِرِي).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم یہ ہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے جب مکہ آئے تو ہم لوگوں نے طواف کیا نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا جو قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو وہ احرام کھول دے۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے احرام کھول دیا۔ ازواج مطہرات بھی قربانی کے جانور نہیں لائیں تھیں اس لیے انہوں نے بھی احرام کھول دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری وجہ سے آپ لوگوں کو رک جانا پڑے گا فرمایا عقری حلقی کیا تم نے یوم نحر طواف نہیں کیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا کر لیا تھا تو فرمایا پھر کوئی حرج نہیں کوچ کرو۔

789 - وَعَنْهَا في رواية اخرى قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

790 - عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا. فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ، أَهَلَّ بِهِمَا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ: مَا كُنْتُ لأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِقَوْلِ أَحَدٍ.

(اپنے عہد خلافت) میں حج و عمرہ ایک ساتھ جمع کرنے سے منع فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو حج و عمرے دونوں کا ساتھ احرام باندھا اور لبیک بعمرۃ و حجۃ کہا پھر فرمایا میں نبی کریم ﷺ کی سنت کسی کے کہنے سے نہیں چھوڑوں گا۔

791 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ. وَعَفَا الأَثَرْ. وَانْسَلَخَ صَفَرْ. حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ. قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: (حِلٌّ كُلُّهُ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ یہ سمجھا کرتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ زمینی برائیوں میں سے بڑی برائی ہے اور محرم کو صفر بنایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے اور صفر ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہو جائے گا جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام چار ذی الحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے اور صحابہ کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ کر دیں یہ ان لوگوں پر گراں گزرا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا چیزیں حلال ہیں فرمایا سب ہی چیزیں حلال ہیں۔

792 - عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: (إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا۔ ارشاد فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا ہے اس لیے جب تک قربانی نہ کرلوں احرام نہیں کھولوں گا۔

793 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّمَتُّعِ وَقَالَ: نَهَانِي نَاسٌ عَنْهُ فَأَمَرَهُ بِهِ. قَالَ الرَّجُلُ: فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلاً يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے حج تمتع کے بارے میں پوچھا کہ لوگوں نے مجھے منع کیا ہے تو انہوں نے مجھے حکم فرمایا اس شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے حج مبرور اور

فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: سُنَّةُ النَّبِيِّ ﷺ.

رعمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا تو فرمایا یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

794 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ، وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: (أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ، بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً). فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً، وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؛ فَقَالَ: (افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ، فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا اور آپ ﷺ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے اور لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرو پھر احرام کھول دو اور بال ترشوا لو اس کے بعد بغیر احرام سے ٹھہرے رہو یہاں تک کہ جب یوم الترویہ آ جائے تو تم لوگ حج کا احرام باندھ لو اور جو پہلے کر چکے ہوا سے تمتع بنا لو اس پر لوگوں نے عرض کیا اسے کیسے تمتع بنا لیں جبکہ ہم نے حج کا نام لیا ہے فرمایا میرے حکم کے مطابق کرو اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن ممنوعات احرام میرے لیے حلال نہیں جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

22باب: التَّمَتُّعُ

التمتع

795 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَنَزَلَ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمتع کیا جو کہ قرآن میں نازل ہوا اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہے کہہ دیا۔

23-باب مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو

796 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں مقام کداء بالائی گھاٹی سے داخل ہوئے جو بطحا میں ہے اور نچلی گھاٹی سے واپس ہوئے۔

الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

24-باب فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

797- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: (إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ). قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: (فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ، لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاؤُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُوا، وَلَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ).

798- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (يَا عَائِشَةُ، لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، لأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ).

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیت اللہ شریف کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اس میں داخل ہے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا گیا ارشاد فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس سرمایہ کم تھا میں عرض گزار ہوئی کہ دروازہ کو اتنا اونچا کیوں کیا گیا ارشاد فرمایا تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہے داخل ہونے دیں اور جسے چاہے روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو دور جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا اور مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل اسے ماننے سے انکار کر دیں گے تو میں دیوار کو بیت اللہ شریف میں شامل کر دیتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اگر تمہاری قوم کو دور جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو برابر کر کے اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا گیا تھا۔ اور دروازہ زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔

25-باب تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور ان کی خرید و فروخت اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں

799- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں

أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: (وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟). وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلاَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور مکہ میں اپنے گھر پر کہاں قیام فرمائیں گے؟ فرمایا کہ کیا عقیل نے کچھ جائیداد اور گھر چھوڑا؟ ابو طالب کی میراث عقیل اور طالب کو ملی جعفر اور علی کو ان کی میراث نہیں ملی کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

26- باب نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول

800 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: (مَنْزِلُنَا غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ). يَعْنِي ذَلِكَ الْمُحَصَّبَ، وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ، تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ: أَنْ لاَ يُنَاكِحُوهُمْ، وَلاَ يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کل ان شاء اللہ عزوجل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں لوگوں نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی یعنی محصب میں۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے آپس میں بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ ان سے شادی بیاہ نہیں کریں گے اور خرید و فروخت نہیں کریں گے جب تک یہ لوگ نبی کریم ﷺ کو ان کے حوالے نہ کر دیں۔

27- باب هَدْمِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو منہدم کرنا

801 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کعبے کی دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا الحبشی برباد کرے گا۔

28 باب: قول الله تعالى: (جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ)

فرمان الٰہی "اللہ نے کعبہ شریف کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ

802- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ، فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ).

فرمایا کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشوراء کا روزہ رکھتے اور وہ دن تھا کعبے کا پردہ بدلا جاتا تھا جب اللہ عزوجل نے رمضان کو فرض فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اس دن روزہ رکھنا چاہے رکھے اور جو اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے۔

803-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا حج وعمرہ یاجوج ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔

29 باب: هَدْمُ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو منہدم کرنا

804- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ، يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گویا میں ٹانگیں پھیلا کر چلنے والے حبشی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبے کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑے گا۔

30 مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجر اسود کے بارے میں حکم

805-عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

31-باب مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہوا

806 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ فرمایا تو بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ ﷺ کو لوگوں سے

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

چھپائے ہوتے تھے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے۔ تو بتایا نہیں۔

32-باب مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

جو کعبہ کے اطراف میں تکبیر کہے

807 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ، أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ). فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ انہیں ہلاک کرے خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرگز پانسے نہیں پھینکے تو پھر آپ ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اس میں نماز ادا نہ فرمائی۔

33-باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

808 - وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ: الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ. وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ الثَّلاَثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلاَّ الإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مکہ) آئے تو مشرکین نے کہا تھا تمہارے یہاں ایک وفد آ رہا ہے جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں رمل کریں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلیں۔ لوگوں کی آسانی کے خیال سے تمام پھیروں میں رمل کا حکم نہیں فرمایا۔

34-باب اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلاَثًا۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے

809-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ: يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین طوافوں کے اندر دوڑے۔

35-باب الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرے میں رمل کرنا

810 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ، إِنَّمَا كُنَّا رَائَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ، وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارا رمل سے کیا تعلق؟ ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کیا تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا لہٰذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی اتباع ہر حالت میں مقدم رہتی تھی خواہ اس عمل کی علت وحکمت انہیں سمجھ آئے یا نہ آئے اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ اور دوران طواف رمل اس لیے پسند کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی جو ہر صحابی کو عزیز ومحبوب تھی۔

811 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، فِي شِدَّةٍ وَلاَ رَخَاءٍ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سختی اور آسانی کی حالت میں ان دونوں رکنوں کا بوسہ لینا نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ ﷺ کو ان کا بوسہ لیتے دیکھا ہے۔

36-باب اسْتِلاَمُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

حجر اسود کو عصا کے ذریعے بوسہ دینا

812 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور اپنے عصا مبارک سے استلام فرمایا۔

37باب: تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

حجر اسود کا بوسہ لینا

813 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔ فَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حجر اسود کا بوسہ لینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے استلام فرماتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اس نے

الرَّجُلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ؟ قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ.

کہا اگر میں بھیڑ میں ہوں اگر میں مغلوب ہو جاؤں؟ فرمایا کہ یہ باتیں یمن میں رہنے دو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے استلام فرماتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔

38-بَاب مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ.

جو مکہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر صفا کی طرف نکلے

814 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ. أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً، ثُمَّ حَجَّ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا فرمائی پھر طواف فرمایا پھر عمرہ نہیں فرمایا پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حج کیا۔

815 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حديثُ طواف النَّبِيِّ ﷺ. تَقَدَّمَ قريبًا، وزادَ في هٰذِهِ الرِّوايَةِ: أَنَّهُ كَانَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی نبی کریم ﷺ کی طواف سے متعلق حدیث ابھی گزری اس کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ طواف کے بعد دو رکعت ادا فرماتے پھر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگاتے۔

39-بَاب الْكَلاَمِ فِي الطَّوَافِ

دوران طواف کلام کرنا

816 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ، أَوْ بِخَيْطٍ، أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: (خُذْهُ بِيَدِهِ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ طواف کرتے ہوئے ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو چمڑے کے تسمے یا دھاگے یا کسی اور چیز سے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ساتھ باندھے ہوئے تھا تو آپ ﷺ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر چل۔

40-بَاب لاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلاَ يَحُجُّ مُشْرِكٌ.

برہنہ حالت میں کوئی بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور نہ ہی مشرک حج کرے

817 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَبْلَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: (أَلاَ لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ).

صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

41-باب مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ، وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ، وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الأَوَّلِ

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے

818- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ. مَكَّةَ، فَطَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

42-باب سِقَايَةِ الْحَاجِّ

حاجیوں کو پانی پلانا

819- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے مکہ میں رات گزارنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔

820- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ، فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ، فَأْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ. بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا. فَقَالَ (اسْقِنِي). قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سبیل کے پاس تشریف لائے اور پینے کے لیے پانی طلب فرمایا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے فضل اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ان کے پاس سے شربت لاؤ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے (یہی) پلاؤ وہ عرض گزار ہوئے اس

إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ . قَالَ: (اسْقِنِي). فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ، وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ: (اعْمَلُوا، فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ) ثُمَّ قَالَ: لَوْلاَ أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ). يَعْنِي عَاتِقَهُ - وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ.

میں لوگ اپنا ہاتھ ڈال دیتے ہیں فرمایا (یہی) پلاؤ پھر آپ ﷺ نے اس کو پیا پھر زم زم شریف کے پاس تشریف لائے وہاں آل مطلب پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے تو فرمایا اسے جاری رکھو تم لوگوں کا یہ کام اچھا ہے پھر فرمایا اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اترتا اور اسے اس پر رکھتا کاندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

821 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ عَلَى بَعِيرٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آب زم زم پلائی اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس روز آپ ﷺ اونٹ پر تشریف فرما تھے۔

43-باب وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب

822 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَهَا ابْنُ أُخْتِهَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَ: فَوَاللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ: لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس فرمانِ الٰہی کے متعلق پوچھا "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو بیت اللہ کا حج و عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے" کیا بخدا ایسا ہی ہے کہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ فرمایا اے بھتیجے تو نے غلط بات کہی اگر اس بات کا معنی وہ ہی ہوتا جو تو نے بیان کیا ہے تو ارشاد الٰہی یہ ہوتا کہ ان دونوں کا طواف نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ دراصل یہ آیت مبارکہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ لوگ مناۃ طاغیہ کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پرستش کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا جو یہاں سے احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف کرنے میں حرج جانتا جب یہ لوگ

يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) الْآيَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا. فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا.

مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم صفاہ و مروہ کا طواف کرنے میں حرج جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی بلاشبہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' پوری آیت۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے مابین طواف کو مسنون فرمایا ہے تو اب کسی کو جائز نہیں کہ ان دونوں کا طواف چھوڑے۔

44- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم

823- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف فرماتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو مسیل کے درمیان میں دوڑتے۔

45- بَابُ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

حائضہ مناسک پورے کرے سوائے طواف کعبہ کے

824 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ. وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ، غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ. وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، وَيَطُوفُوا، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا۔ نبی کریم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ان میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے اور انہوں نے کہا میں نے اس کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اس کو عمرہ کر

إِلاَّ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: (لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلاَ أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لأَحْلَلْتُ).

دیں اس کے بعد بال ترشوالیں اور احرام کھول لیں مگر وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں اس پر لوگوں نے عرض کی ہم اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپکتی ہو گی! یہ بات جب آپ ﷺ تک پہنچی تو ارشاد فرمایا جو بات مجھے اب معلوم ہوئی اگر یہ پہلے جانتا ہوتا تو قربانی کے جانور ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو احرام کھول دیتا۔

46-باب أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے

825 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قَالَ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا وہ چیز بتایئے جو آپ کو نبی کریم ﷺ سے یاد ہو کہ آپ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کیا تیرھویں ذوالحجہ کو نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

48-باب صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

یوم عرفہ کا روزہ

826 - عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ.

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ روزہ سے ہیں یا نہیں تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شربت بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے نوش فرمالیا۔

49-باب التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن دوپہر کو روانہ ہونا

827 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ: جَاءَ يَوْمَ عَرَفَةَ، حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن سورج ڈھلتے ہی تشریف لائے اور حجاج کے خیمہ کے پردوں کے پاس بلند آواز سے پکارا اس پر حجاج نکلا اور وہ کسم سے رنگی

مُعَصْفَرَةٌ. فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ: الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ. قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ. فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ. فَقَالَ لَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللهِ. وكَانَ مَعَ أَبِيهِ. إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ. فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ. فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَدَقَ وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ قَدْ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ: أَنَّ الْمَلِكَ قَدْ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ: أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ.

ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھا نکلا اور کہا کیا بات ہے اے عبدالرحمن تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تو سنت پر عمل کا ارادہ رکھتا ہے تو ابھی چلنا ہے اس نے کہا ابھی؟ فرمایا ہاں اس نے کہا تھوڑی دیر انتظار کیجیے کہ میں اپنے سر پر پانی بہالوں پھر آتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما اتر گئے یہاں تک کہ حجاج نکلا اور حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو اپنے والد کے ساتھ تھے، اس سے فرمایا اگر تو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر کرنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ یہ سن کر وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھنے لگا جب حضرت عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ اور عبدالملک نے حجاج کو لکھ بھیجا کہ حج میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرنا۔

50-بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

828 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ هٰذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا.

وقوف میں جلدی کرنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عرفہ کے دن میرا ایک اونٹ غائب ہو گیا میں اسے تلاش کرنے کے لیے گیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے ہیں تو میں نے کہا واللہ یہ تو قوم حمس سے ہیں (جو حرم کے حدود سے نہیں نکلتے) یہاں کیوں نہیں۔

51-بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

829- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، حِينَ دَفَعَ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. قَالَ الراوي: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

عرفات سے واپسی پر کس طرح چلے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو کس رفتار سے چلے فرمایا معمول کے مطابق اور جب کشادگی ملتی تو اور بھی تیز۔

52-باب أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الإِفَاضَةِ، وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

830- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا، وَضَرْبًا لِلإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ: (أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالإِيضَاعِ).

نبی کریم ﷺ نے لوٹتے وقت سکون کا حکم فرمایا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ یوم عرفہ چلے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے سخت ڈانٹ اور اونٹوں پر مار سنی تو اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا اے لوگو! سکون کے ساتھ چلو دوڑنا نیکی نہیں۔

53-باب مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ، فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

831- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ، فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ: لاَ. فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلْنَا، وَمَضَيْنَا، حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلاَّ قَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

جو اپنے کمزور اہل خانہ کو مزدلفہ ٹھہرنے کے لیے بھیجے دعا کریں اور چاند کے غروب ہوتے ہی آگے بھیج دے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رات مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو گئیں اور دیر تک نماز پڑھتی رہیں پھر فرمایا اے بیٹا کیا چاند ڈوب گیا انہوں نے عرض کیا نہیں پھر دیر تک نماز پڑھی اور فرمایا اے بیٹے کیا چاند ڈوب گیا انہوں نے عرض کیا ہاں تو فرمایا کوچ کرو تو ہم نے کوچ کیا اور چلے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ پر کنکری ماری اس کے بعد لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی۔ راوی نے کہا کہ میں نے ان سے عرض کیا امی جان میرا گمان ایسا ہے کہ ہم نے اندھیرے میں پڑھی فرمایا بیٹے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اجازت عطا فرمائی ہے۔

832- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مزدلفہ میں اترے تو سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ لوگوں کی بھیڑ سے پہلے چل دیں اور وہ سست رفتار

بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

خاتون تھیں آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی چل دیں اور ہم صبح تک رکے رہے پھر آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ کاش کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح اجازت لے لی ہوتی تو مجھے ہر خوشی سے زیادہ فرحت ہوتی۔

54-باب مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے

833 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدِمَ جَمْعًا، فَصَلَّى الصَّلاَتَيْنِ، كُلَّ صَلاَةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا، فِي هَذَا الْمَكَانِ، الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلاَ يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتِمُوا، وَصَلاَةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ). ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔ فَمَا أَدْرِي: أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہی اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا پھر فجر طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھی کوئی کہتا فجر ہوگئی کوئی کہتا فجر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء اس جگہ پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئیں ہیں لہٰذا لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نماز فجر کا وقت اس گھڑی تک ہے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ اجالا ہوگیا پھر فرمایا آ کر اگر امیر المومنین اس وقت چل دیں تو سنت کو پالیں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلے روانہ ہو گئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ قربانی کے روز جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

55-باب مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کب واپس ہو؟

834 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمع میں صبح کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد وقوف فرمایا پھر ارشاد فرمایا مشرکین

كَانُوا لاَ يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ، ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

56-بَاب رُكُوبِ الْبُدْنِ

835 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: (ارْكَبْهَا). فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ: (ارْكَبْهَا). قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: (ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ). فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ.

57:بَاب مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

836 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: (مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيُقَصِّرْ، وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ

سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے نہیں چلتے تھے اور کہتے تھے ثبیر چمک اُٹھ اور نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چلے۔

قربانی کے جانور پر سواری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے تو فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تو اس شخص نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے پھر ارشاد فرمایا سوار ہو جاؤ تو اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے پھر ارشاد فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تجھ پر افسوس ہے دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں فرمایا۔

جو قربانی کے جانور کے ساتھ لے جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے ساتھ عمرہ کا تمتع فرمایا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے ابتدا میں رسول اللہ ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حج کے ساتھ عمرے کا تمتع کیا لوگوں میں کچھ وہ تھے جنہوں نے قربانی کا جانور ساتھ لیا تھا اور کچھ وہ تھے جنہوں نے نہیں لیا تھا جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا جو تم میں سے قربانی کا جانور لایا ہے وہ احرام سے باہر نہیں ہوگا یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالے اور احرام کھول دے۔

يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ).

58- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

837 - عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ، وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ.

59- بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

838 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهُ بلغها: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا، حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

60- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

839- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا: أَنَّهُ ﷺ

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے قربانی کے اونٹوں کو قلادہ پہنایا اور اشعار فرمایا اور عمرے کا احرام باندھا۔

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بنائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہیں خبر پہنچی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو حرم میں قربانی کا جانور بھیجے اس پر وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں یہاں تک کہ اپنی قربانی ذبح کر لے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن عباس نے جو کہا ہے ویسا نہیں ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے قلادے بٹے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے انہیں ان کی گردن میں ڈالا۔ پھر انہیں میرے والد کے ساتھ بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائی ہیں یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

بکریوں کو قلادے پہنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے چند بکریاں (قربانی کے لیے) بھیجیں ان ہی

قَلَّدَ الغَنَمَ وأَقامَ فی أَهْلِهِ حلالاً.

61-باب الْقَلاَئِدِ مِنَ الْعِهْنِ.

840 - وَفی روایة عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلاَئِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِی.

62-باب الْجِلاَلِ لِلْبُدْنِ والتَصَدَّقِ بِهَا

841-عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلاَلِ الْبُدْنِ الَّتِی نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا.

63-باب ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

842-عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ، تَقَدَّمَ وفی هٰذِهِ الرِّوايَةِ زِيادَة: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. عَنْ أَزْوَاجِهِ.

64-باب النَّحْرِ فِی مَنْحَرِ النَّبِیِّ ﷺ. بِمِنًى

843 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ فِی الْمَنْحَرِ، يَعْنِی: مَنْحَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

سے ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بکریوں کو قلادے پہنائے اور اپنے اہل خانہ میں احرام باندھے بغیر رہے۔

روئی سے قلادے تیار کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے قربانیوں کے قلادے روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

قربانی کے جانور کی جھولیں صدقہ کر دینا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں اس کی جھول اور کھال بھی صدقہ کروں۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پہلے گزر چکی ہے کہ "ہم پچیس ذی القعدہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینے سے روانہ ہوئے" اس طریق میں اتنا زیادہ ہے کہ یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی فرمائی ہے۔

منیٰ میں وہاں قربانی کرنا جہاں نبی کریم ﷺ نے قربانی فرمائی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ وہاں قربانی کیا کرتے جہاں رسول اللہ ﷺ قربانی فرمایا کرتے تھے۔

65-باب نَحْرِ الإِبِلِ مُقَيَّدَةً

844- وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رأى عَلى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کرو کہ محمد مصطفی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

66-باب لاَ يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

845- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ، وَلاَ أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا.

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کوئی (چیز بطور اجرت) نہ دی جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا ہوں اور قصاب کو اس کی مزدوری میں اس میں سے کچھ نہ دوں''۔

67-باب مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يُتَصَدَّقُ

846- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثِ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: (كُلُوا وَتَزَوَّدُوا). فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا.

قربانی کے جانور میں سے کیا کھائیں اور کیا صدقہ کر دیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم قربانی کا گوشت منیٰ کے تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت عطا فرمائی ارشاد فرمایا کھاؤ اور زاد راہ بناؤ تو ہم نے کھایا اور زاد راہ بنایا۔

68-باب الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الإِحْلاَلِ

847- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ.

احرام کھولتے وقت سر منڈوانا اور بال ترشوانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقعہ پر سر مبارک کے بال اتروائے۔

848- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ). قَالُوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ تو لوگوں

وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: (اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ). قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: (وَالْمُقَصِّرِينَ).

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور ترشوانے والوں پر؟ فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ عرض کیا اور ترشوانے والوں پر بھی یا رسول اللہ ﷺ تو ارشاد فرمایا اور ترشوانے والوں پر بھی۔

849 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: (اغْفِرْ) بَدَلَ: (ارْحَمْ)، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: (وَلِلْمُقَصِّرِينَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے مگر اس میں ارحم کے بجائے اغفر ہے جسے آپ ﷺ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا اور چوتھی دفعہ فرمایا کہ بال ترشوانے والوں پر بھی (مغفرت فرما)

850 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ.

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک چوڑے تیر کے پھل سے تراشے تھے۔

69-باب رَمْيِ الْجِمَارِ

جمروں کو کنکریاں مارنا

851 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ: مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ. فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ. قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا میر امیر کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو ارشاد فرمایا ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

70-باب رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا

852 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ له إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا؟ فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو کوئی عرض گزار ہوا۔ اے عبد الرحمن! لوگ اوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ وہ مقام ہے جس میں نبی کریم ﷺ پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

71-باب رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا

853 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ

الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ، وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَمَى بِسَبْعٍ، وَقَالَ: هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

جب جمرہ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اس مقدس ہستی نے کنکریاں ماریں تھیں جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

72- بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

ہموار زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دونوں جمروں پر کنکریاں مارنا

854- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ، فَيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلاً، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُّ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلاً، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلاً، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (مسجد خیف سے) قریب والے جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے پیچھے تکبیر پڑھتے پھر آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ ہموار زمین پر پہنچ جاتے تو قبلہ رُو دیر تک کھڑے ہوکر دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اس کے بعد وسطیٰ پر رمی کرتے پھر بائیں ہاتھ چلتے اور ہموار زمین پر پہنچتے تو قبلہ رُو ہوکر دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے اس کے بعد جمرہ عقبہ وادی کے نشیب سے رمی کرتے اور یہاں ٹھہرتے نہیں رمی کرتے ہی پلٹ جاتے اور فرماتے میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

73- بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

طوافِ وداع

855- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ مکہ سے واپسی کے وقت اخیر کام بیت اللہ کا طواف کریں البتہ حیض والی سے تخفیف فرمائی گئی ہے۔

856- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء محصب میں پڑھی پھر تھوڑی دیر سوئے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے اور اس کا طواف فرمایا۔

74-بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ

جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آ جائے

857 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لاَ تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ. رَخَّصَ لَهُنَّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حائضہ کو چلی جانے کی اجازت دی گئی ہے جبکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جائے پھر اس کے بعد سنا کہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی ہے۔

75-بَابُ الْمُحَصَّبِ

محصب میں ٹھہرنا

858 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

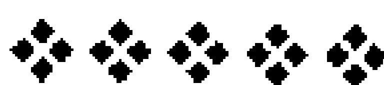
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ نہیں یہ ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اترا کرتے تھے۔

76-بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں اترنا اور مکہ مکرمہ میں واپس ہوتے وقت بطحا میں اترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

859 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى، حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ، وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ معظمہ آتے تو ذی طوی میں رات بسر کرتے جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور جب واپس ہوتے تو بھی ذی طوی میں سے گزرتے اور رات وہیں بسر کرتے اور یہ ذکر کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ایسا کرتے تھے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

27- کتاب العمرۃ

عمرہ کا بیان

1- بابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

عمرے کا واجب ہونا اور اسکی فضیلت

860 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔

2- بابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

جو حج سے پہلے عمرہ کرے

861- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ. وَقَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ ادا فرمایا۔

3- بابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے

862 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَرْبَعًا: إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَ السَّائِلُ: فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار ان میں سے ایک رجب میں۔ سائل کہتا ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان کیا آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابوعبدالرحمن فرما رہے ہیں فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی وہ فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحم

الرَّحْمٰنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلاَّ وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

فرمائے۔ آپ ﷺ نے کوئی ایسا عمرہ نہ کیا جس میں وہ ﷺ کے ساتھ موجود نہ ہوں اور آپ ﷺ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

863 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انه سُئِلَ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: أَرْبَعًا: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ. قُلْتُ: كَمْ حَجَّ قَالَ: وَاحِدَةً.

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے تو فرمایا چار ایک عمرہ الحدیبیہ ذوالعقدہ میں کیا جب مشرکین نے روکا تھا اور ایک عمرہ سال آئندہ ذوقعدہ میں جب کہ مشرکین سے صلح ہوئی تھی اور عمرہ جعرانہ شاید جب حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ میں نے کہا اور حج کتنے فرمائے تو ارشاد فرمایا ایک۔

864 - وفي روايه أنه قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ. حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

حضرت انس ؓ سے دوسری روایت میں یوں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا جب کہ آپ ﷺ کو واپس لوٹا دیا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

865 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ.

حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج سے قبل دو عمرے ذی القعدہ میں ادا فرمائے۔

4-باب عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ کرنا

866 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ لنَّبِيَّ ﷺ. أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ. وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ، وَهُوَ يَرْمِيهَا. فَقَالَ: أَلَكُمْ هٰذِهِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ سیدہ عائشہ ؓ کے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ اور حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ کی نبی کریم ﷺ سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جبکہ آپ ﷺ رمی فرما رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا

خَاصَّةً، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: (لَا، بَلْ لِلْأَبَدِ).

یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

5-باب الِاعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

867-حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الْحَجِّ، تَكَرَّرَ كَثِيراً، وَقَدْ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ.

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث جو حج کے متعلق ہے کئی دفعہ مکمل نقل ہو کر گزر چکی ہے۔

6-باب أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

868-وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ: (وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ).

عمرہ کا ثواب مشقت کے مطابق ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے عمرہ کی بابت فرمایا کہ تمہیں تمہارے بقدر خرچ اور مشقت کے ثواب ملے گا۔

7-باب مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

869 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا، ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

عمرہ کرنے والا کب احرام سے باہر ہوگا

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب کبھی حجون سے گزرتیں تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتیں اور کہتیں ہم یہاں حضور ﷺ کے ساتھ اترے تھے اور ہم اس دن ہلکے پھلکے تھے ہماری سواریاں کم تھیں ہمارے زاد راہ تھوڑے تھے میں نے اور میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا، زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا جب ہم نے بیت اللہ کو چھولیا تو احرام سے باہر ہو گئے اس کے بعد شام کو حج کا احرام باندھا۔

8-باب مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

870 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: (لَا إِلٰهَ

جب حج یا عمرہ یا غزوہ سے واپس ہو تو کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے تو ہر ٹیلے پر تین تکبیریں پڑھتے پھر فرماتے ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے

إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ).

اور ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹ رہے ہیں توبہ کررہے ہیں سجدہ کر رہے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کررہے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے اس نے سب ٹولیوں کو شکست دی۔

9-باب اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلاَثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ.

حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین کو ایک جانور پر سوار کرنا

871 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ ﷺ نے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

10-باب الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

شام کے وقت گھر آنا

872 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لاَ يَدْخُلُ إِلاَّ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ سفر سے واپسی میں رات میں اپنے اہل کے پاس تشریف نہیں لاتے جب بھی تشریف لاتے صبح کو یا شام کو تشریف لاتے۔

873 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلاً.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل کے پاس رات میں آنے سے منع فرمایا۔

11-باب مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور اپنی سواری تیز کردے

874 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَأَبْصَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی

دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ نَاقَتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا وزادفی روایة: مِنْ حُبِّهَا.

چڑھائیوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اسے بھی ایڑ لگاتے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس (مدینہ منورہ) کی محبت میں۔

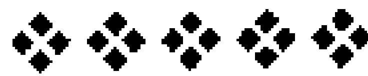
فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور پرنور ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپ ﷺ شہر مدینہ کی محبت میں جلد از جلد وہاں پہنچ جانے کے لیے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے تو پھر جو عاشقِ رسول مدینہ منورہ کی محبت میں اس کی زیارت کے لیے سفر اختیار کرے تو اس محبت پر شرک کا فتویٰ لگانا محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

12-باب السَّفَرِ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

سفر عذاب کا ٹکڑا ہے

875 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ. فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تمہیں کھانے پینے سے سونے سے روک دیتا ہے جب اپنی حاجت پوری کر لو جلدی سے اپنے اہل میں لوٹ آؤ۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

28- كتاب المحصر وجزاء الصيد

روکے جانا اور شکار کی جزا کا بیان

1-باب إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

876- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو (عمرہ سے) روک دیا گیا تو آپ ﷺ نے سر منڈایا اور اپنی ازواج سے صحبت فرمائی اور اپنی قربانی ذبح فرمائی اور آئندہ سال عمرہ فرمایا۔

2-باب الإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

877 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلاً، فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ، إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

حج سے روکے جانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی ہے اگر کوئی حج سے روک دیا جائے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر لے اور ہر چیز سے حلال ہو جائے پھر آئندہ سال حج کرے اور جانور قربان کرے یا روزہ رکھے اگر قربانی کا جانور نہ پائے۔

3-باب النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

878 - عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ۔

روکے جانے پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بارے بال اتروانے سے پہلے قربانی فرمائی اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

4-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (أَوْ صَدَقَةٍ) وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

879 - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فرمانِ الٰہی کہ أَوْ صَدَقَةٍ سے مراد چھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: (يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟)۔ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (احْلِقْ رَأْسَكَ، أَوْ قَالَ: احْلِقْ) قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔ (صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ)۔

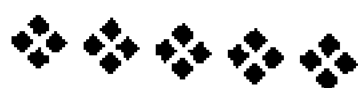
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا کہ جوئیں تمہیں اذیت دے رہی ہیں؟ عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو یا فرمایا کہ منڈا لو۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت میرے متعلق ہی نازل ہوئی ''جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو'' پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مساکین میں ایک فرق (تین صاع) کھانا صدقہ کر دو یا جو میسر آئے قربانی کرو۔

5-بَابُ الْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

فدیہ میں ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دیا جائے

880-وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور حکم میں سب کے لیے عام ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

29- کتاب جزاء الصید ونحوہ

شکار اور اسکی مثل افعال کی جزا کا بیان

۱- باب إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

881- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ، وَلَمْ أُحْرِمْ، فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ، فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ، فَطَعَنْتُهُ، فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ. وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا، وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا. فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ. حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ، فَانْظُرْهُمْ.

بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ کر دے تو وہ اسے کھالے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کے تمام اصحاب نے احرام باندھا مگر میں نے نہیں باندھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ مقام غیقہ میں دشمن موجود ہے تو ہم اس جانب چل پڑے پس میرے ساتھیوں کو ایک گورخر نظر آیا ایک دوسرے کے ساتھ بطور تعجب ہنسے تو میں نے دیکھا پس مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور نیزہ مار کر اسے ٹھنڈا کر دیا لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اب ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہم بچھڑ نہ جائیں اب میں نے نبی کریم ﷺ کی تلاش شروع کی کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی معمولی رفتار سے چلاتا رات میں میری ملاقات بنی غفار کے ایک شخص سے ہوئی میں نے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا تو اس نے بتایا کہ میں آپ ﷺ سے تعھن (چشمہ) میں جدا ہوا تھا اور آپ ﷺ کا ارادہ سقیا میں قیلولہ فرمانے کا تھا۔ میں چلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے متعلقین سلام عرض کرتے ہیں اور

فَفَعَلَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا أَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَصْحَابِهِ (كُلُوا). وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

انہیں خدشہ ہے کہ کہیں دشمن انہیں آپ سے جدا نہ کردیں۔ لہٰذا ان کا انتظار فرمالیں۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک گورخر حاصل کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا کچھ موجود ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

2-باب لاَ يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلاَلَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے

882 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلاَثٍ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقام قاحہ میں تھے ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض احرام کے بغیر تھے پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

3-باب لاَ يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلاَلُ

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تاکہ بغیر احرام والا اسے شکار کرلے

883 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُمْ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا). قَالُوا لاَ . قَالَ (فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا).

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب تمام صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کا حکم دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ اس کا باقی گوشت بھی کھالو۔

4-باب إِذَا أُهْدِيَ لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

اگر احرام والے کو زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے

884 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے ایک گورخر بطور ہدیہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا جبکہ آپ ﷺ مقام ابواء یا مقام

وَحْشِيًّا، وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: (إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ).

ودان پر جلوہ فرما تھے آپ ﷺ نے وہ واپس کر دیا اور جب ان کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو ارشاد فرمایا میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالت احرام میں ہوں۔

5-باب مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فِي الْحَرَمِ

احرام والا حرم میں کن جانوروں کو مار سکتا ہے

885 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ (خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، الْعُقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی مارا جائے کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

886 - عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ بِمِنًى، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ: (وَالْمُرْسَلاَتِ) وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا، وَإِنِّي لأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اقْتُلُوهَا). فَابْتَدَرْنَاهَا، فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کے ایک غار میں تھے کہ سورہ المرسلت نازل ہوئی آپ ﷺ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں اُسے آپ ﷺ کے دہن مبارک سے سُن کر پڑھ رہا تھا آپ ﷺ کا دہن پاک اس سے تر تھا کہ اچانک ہم پر ایک سانپ کودا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے مار ڈالو ہم اس کی طرف بڑھے کہ وہ بھاگ گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے ضرر سے بچ گیا جیسے تم اس کے ضرر سے بچ گئے۔

887 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ لِلْوَزَغِ (فُوَيْسِقٌ). وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھپکلی فاسق ہے مگر میں نے یہ نہیں سنا کہ اس کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہو۔

6-باب لاَ يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں قتال حلال نہیں

888 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ (لاَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جس دن مکہ فتح فرمایا ارشاد فرمایا (اب)

هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

ہجرت نہیں ہاں جہاد اور نیت ہے جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل پڑو۔

7-باب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے کا پچھنے لگانا

889-عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ محرم ہوتے ہوئے مقام لحی جمل میں اپنے سر مبارک کے درمیان میں سینگی لگوائی۔

8-باب تَزْوِيجُ الْمُحْرِمِ

احرام والے کا شادی کرنا

890- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں شادی کی۔

9-باب الاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے کا غسل کرنا

891 - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حالتِ احرام میں اپنے سر مبارک کو کس طرح دھویا کرتے تھے پس حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے کر دیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا پھر ایک آدمی سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

10-باب دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

حرم اور مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

892- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ فتح کے سال داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے سر اقدس

رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: (اقْتُلُوهُ).

پر خود تھا جب اس کو اتارا تو ایک صاحب حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا ابن خطل کعبے کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے فرمایا اسے قتل کردو۔

11- باب الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور شوہر کا بیوی کی طرف سے حج کرنا

893 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً عَنْهَا؟ اقْضُوا اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں یہاں تک کہ وفات پا گئیں کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ ارشاد فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

12- باب حَجِّ الصِّبْيَانِ

بچوں کا حج

894 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مجھے حج کرایا گیا اور میں سات سال کا تھا۔

13- باب حَجِّ النِّسَاءِ

عورتوں کا حج

895 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ، قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: (مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟). قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا. قَالَ: (فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی ان کے شوہر کے پاس ڈھونے والے دو اونٹ ہیں ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ

مَعِي)۔

896 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: (أَنْ لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلاَ صَوْمَ يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالأَضْحَى، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى)۔

حج کرنے کے برابر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لے چکے تھے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں ایسی سنی ہیں کہ جو مجھے بہت پسند اور پیاری ہیں کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اپنے محرم یا شوہر کے بغیر نہ کرے، دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

14-باب مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

جو پیدل کعبہ مشرفہ جانے کی نذر مانے

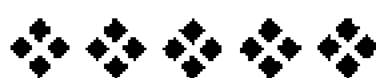
897 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: (مَا بَالُ هَذَا؟)۔ قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ۔ قَالَ: (إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)۔ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے ان کے درمیان چل رہا ہے فرمایا اس کا کیا حال ہے عرض کیا اس نے منت مانی ہے ہے کہ پیدل چلے گا فرمایا اللہ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو عذاب دے اور اسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

898 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ، وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ. فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ ﷺ: (لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بہن نے بیت اللہ پیدل جانے کی منت مانی اور مجھ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو ارشاد فرمایا کہ چلے بھی اور سوار بھی ہو۔

❖❖❖❖❖



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

30-کتاب فضائل المدینة

مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان

1-باب حَرَمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے حرم کا بیان

899 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس میں کوئی بدعت پیدا نہ کی جائے جو اس میں کوئی بدعت پیدا کرے گا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔

900 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (حُرِّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي). قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ. بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: (أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ). ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ (بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستانوں کے درمیان کا حصہ حرم بنا دیا گیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو پھر آپ ﷺ نے ان کے جائے وقوع کو غور سے دیکھا تو فرمائیں تم لوگ حرم کے اندر ہو۔

901 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلاَّ كِتَابُ اللهِ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کے فرمودہ اس صحیفے کے سوا کچھ نہیں اس میں یہ ہے کہ پہاڑ عیر سے یہاں تک مدینے کو حرم بنایا گیا ہے جو اس میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ)۔ وَقَالَ: (ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ)۔

اس کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل اور فرمایا سب مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جو کسی مسلمان کے ذمہ کو توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل۔ جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی سے موالات کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل۔

2-باب فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ کہ وہ لوگوں چھانٹ دیتا ہے

902-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایسی بستی میں ہجرت کرنے کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی جسے لوگ یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے جو لوگوں کو ایسے الگ کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو الگ کر دیتی ہے۔

3-باب الْمَدِينَةُ طَابَةُ

مدینہ منورہ طابہ ہے

903 - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ [السَّاعِدِيِّ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: (هَذِهِ طَابَةُ)۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا یہ طابہ ہے۔

4-باب مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

جو مدینے سے رغبت نہ رکھے

904-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: (يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لاَ يَغْشَاهَا إِلاَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مدینے کو ایسے وقت چھوڑ دو گے جب وہ بہترین حالت میں ہوگا

الْعَوَافِ-يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا).

یہاں تک کہ اس میں روزی کے متلاشی درندے پرندے رہنے لگیں گے اور سب سے آخر میں مزینہ کے دو چرواہوں کا حشر ہو گا جو اپنی بکریوں کو آواز دیتے ہوئے مدینہ آئیں گے تو وہاں جنگلی جانور پائیں گے جب ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

905-عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. يَقُولُ: (تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّأْمُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ).

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب یمن فتح ہوگا تو کچھ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل اور پیرو کاروں کو لاد کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ لوگ جانتے۔ اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل اور پیروں کاروں کو لاد کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ چاہتے اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل اور پیرو کاروں کو لاد کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ لوگ علم رکھتے۔

5-باب الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

ایمان مدینہ منورہ میں سمٹ آئے گا

906 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: (إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک ایمان سمٹ کر مدینے کی طرف لوٹ آتا ہے جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ کر لوٹتا ہے۔

6-باب إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اہل مدینہ کے ساتھ فریب دینے کا گناہ

907 - عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ: (لَا يَكِيدُ أَهْلَ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مدینے والوں کے

الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ، كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ).

7-باب آطامِ الْمَدِينَةِ

908 - عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: (هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ).

8-باب لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

909 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لاَ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ).

910 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ، لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلاَ الدَّجَّالُ).

911 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلاَّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلاَّ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّينَ، يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ).

912 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ

ساتھ جو بھی فریب کرے گا وہ یوں پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے ٹیلوں کا بیان

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم لوگ دیکھ رہے ہو میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہ اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطرے گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فرشتے ہیں اس میں طاعون اور دجال داخل نہ ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو دجال روندے گا ان کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیتے ہوں گے پھر مدینے میں تین زلزلے آئیں گے جس سے ہر کافر و منافق کو اللہ عزوجل مدینے سے باہر کر دے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا طَوِيلاً عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: (يَأْتِي الدَّجَّالُ - وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ - بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ، هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ، الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لاَ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ).

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا مدینہ کے راستوں میں داخل ہونا اسے حرام ہوگا۔ مدینے کے قریب جو شور زمین ہے ان میں سے بعض پر اترے گا اس کے پاس مدینے سے ایک شخص جائے گا جو اس دن سب سے بہتر ہوگا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا ہے اب دجال کہے گا بتاؤ اگر میں اسے قتل کرڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میرے معاملے میں شک کروگے لوگ کہیں گے نہیں۔ دجال انہیں قتل کرے گا، پھر زندہ کر دیا جائے گا۔ اب وہ شخص کہے گا اللہ کی قسم مجھے آج سے زیادہ بہتر تیری معرفت نہ تھی دجال کہے گا اسے مار ڈالوں مگر اب اس پر قابو نہیں دیا جائے گا۔

9- باب الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

مدینہ میل دور کر دیتا ہے

913 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا، فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى ثَلاَثَ مِرَارٍ، فَقَالَ: (الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام پر بیعت ہوئے۔ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہو کر آئے اور عرض کی میری بیعت توڑ دیں آپ ﷺ نے تین بار انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا مدینہ بھٹی کی مثل ہے کہ وہ لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے اور خالص باقی رکھتی ہے۔

10- باب قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے) نبی کریم ﷺ کی دعا: یا اللہ اس کو قرآن کا علم دے

914 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے

النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ).

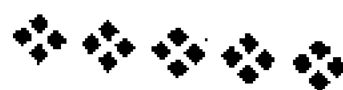
بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ مدینہ میں مکہ کی دگنی برکت عطا فرما۔

11- باب

باب

915- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُوبَكْرٍ وَبِلاَلٌ، فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ: كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ: أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ؟ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ). قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللهِ. قَالَتْ: فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلاً. تَعْنِي مَاءً آجِنًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق و حضرت بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب انہیں بخار آتا تو کہتے ہر شخص اپنے اہل میں رہتے ہوئے صبح کرنے والا ہے اور حال یہ ہے کہ موت اس کی چپل کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو ترنم کے ساتھ بلند آواز سے کہتے کہ کاش کہ ایک رات میں ایسی وادی میں گزارتا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل ہوتی اور کیا کسی دن مجنہ کے پانی پر گزار سکوں گا اور کیا میری نظروں کے سامنے شامہ اور طفیل ہوں گے۔ اے اللہ شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جنھوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے نکال کر وبائی زمین کی طرف بھیج دیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ ہمیں مکہ جیسا مدینہ کو پیارا بنا دے یا اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ ہمارے صاع ہمارے مد میں برکت دے اور مدینے کو ہمارے لیے صحت افزا بنا دے اور اس کا بخار جحفہ منتقل فرما دے۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ ہم جب مدینہ آئے تو اللہ کی سب زمین سے زیادہ یہ وبا زدہ تھی اور فرمایا کہ بطحان سے بدبودار پانی بہتا تھا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

31- كتاب الصوم

روزے کا بیان

1-بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

916 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ - مَرَّتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا).

روزے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے روزہ دار نہ بیہودہ بکے نہ جہالت کرے اگر کوئی اسے لڑے یا گالی دے تو دو مرتبہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے روزہ دار اپنا کھانا پینا اور خواہش نفس میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لیے اور میں اس کی جزا دوں گا اور نیکی کا ثواب دس گناہ ہے۔

2-بَابُ الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

917 - عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ).

روزہ داروں کے لیے ریان ہے

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس سے داخل نہ ہوگا فرمایا جائے گا روزے دار کہاں ہیں تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس دروازے سے جنت میں داخل نہ ہوگا جب روزے دار داخل ہولیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی داخل نہ ہوگا۔

918 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا؛ قَالَ: (نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے کئی دروازوں سے پکارا جائے گا اے بندہ خدا یہ دروازہ عمدہ ہے جو نمازی ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا جو مجاہد ہو گا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے جو صدقہ دینے والا ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ ﷺ جو ان دروازوں سے کسی ایک سے پکارا جائے گا اسے دوسرے دروازے کی کیا حاجت کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا فرمایا ہاں ہے مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

919 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

920 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان آ جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

3-باب: هل يقال رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى ذٰلِكَ كُلَّهُ

کیا رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان اور جو دونوں کو درست جانے

921 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. يَقُولُ: (إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ). يَعْنِي: لِهِلَالِ رَمَضَانَ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند نظر آئے تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر تمہارے اوپر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا حساب کر لو۔

4-باب مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي رَمَضَانَ.

جس نے روزے میں بری بات اور برا عمل نہیں چھوڑا

922- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. (مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (روزے میں) بری بات اور برا عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔

5-باب هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ. إِذَا شُتِمَ

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزے دار ہوں

923 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَدِيثَ الْمُتَقَدِّمَ: (كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے گزر چکی کہ ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں مگر روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا اس حدیث کے آخر میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کے خوش ہونے کے دو مواقع ہیں جس وقت وہ خوش ہوگا ایک جب افطار کرے گا خوش ہوگا اور دوسرا جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے (کے اجر) پر خوش ہوگا۔

6-باب الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ

اس کے لیے روزے کا حکم جسے شہوت کے سبب گناہ کا اندیشہ ہو

924 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ

لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ).

شادی کر لے کیونکہ وہ نظر نیچے کرنے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔

7-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا)

ارشاد نبوی ﷺ جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو

925 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاَثِينَ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر مطلع ابر آلود ہو اور چاند نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

926 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا، أَوْ رَاحَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: (إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا).

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے یہ قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہیں جائیں گے جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام ان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کے لیے قسم کھائی تھی تو ارشاد فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

8-باب شَهْرَا عِيدٍ لاَ يَنْقُصَانِ

عیدین کے مہینے ناقص نہیں ہوتے

927 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (شَهْرَانِ لاَ يَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيدٍ: رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے رمضان کا مہینہ اور ذوالحجہ کا۔

9-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسِبُ)

ارشاد نبی ﷺ: ہم نہ لکھیں نہ حساب کریں

928 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ قَالَ: (إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ. لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسِبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا). يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلاَثِينَ.

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم اُمّی امت ہیں نہ لکھیں نہ حساب کریں اور مہینہ ایسا ہے اور ایسا ہے یعنی کبھی انتیس کا کبھی تیس کا۔

10- باب لاَ يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلاَ يَوْمَيْنِ

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے

929 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْماً. فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کوئی روزہ نہ رکھے ہاں اگر اس دن کوئی روزہ رکھتا تھا تو رکھ لے"۔

11- باب قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ)

فرمانِ الٰہی "حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو"

930 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ. إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَ الإِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلاَ يَوْمَهُ، حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا. فَلَمَّا حَضَرَ الإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لاَ. وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ، فَأَطْلُبُ لَكَ. وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ. فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ. فَلَمَّا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ محمد مصطفی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار سے بغیر سو جاتا تو اس رات اور دن کچھ نہیں کھاتا جب تک شام نہ ہو جائے اور حضرت قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا تو اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کہیں سے آپ کے لیے کچھ لاتی ہو وہ دن میں کام کرتے تھے اس لیے ان کی نیند اُن پر غالب آ گئی اب ان کی زوجہ مطہرہ آئیں

انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَنَزَلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ).

اور جب انہوں نے دیکھا تو کہا آپ کے لیے محرومی ہے جب دوپہر ہوئی تو ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "حلال کیا گیا تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا" اس پر لوگ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی "پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔

12-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ)

فرمان الٰہی "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں ظاہر ہو جائے

931-عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ). عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: (إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ).

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو میں نے ایک سفید رسی اور ایک کالی رسی لی اور انہیں اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا مگر وہ دونوں ممتاز نہ ہوئیں تو صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا یہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

13-بَابُ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ

سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو

932-عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقِيلَ لَهُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے آپ سے پوچھا گیا کہ اذان اور سحری

وَالسَّحُورِ، قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً.

کے درمیان کتنا وقفہ تھا فرمایا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

14-باب بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

933- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً).

سحری کی برکت بغیر وجوب کے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

15-باب إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

934- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. بَعَثَ رَجُلاً يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: (أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ، أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ).

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

16-باب الصَّائِمُ يُصْبِحُ جُنُبًا

935- عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

جب روزہ دار نے حالت جنابت میں صبح کی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی اہل کے ساتھ قربت کے سبب فجر کے وقت جنب ہوتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

17-باب الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

936- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ، وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لإِرْبِهِ.

روزہ دار کا مباشرت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت (یعنی جسم سے جسم کو چپکاتے) فرماتی تھیں اور انہیں تمہاری نسبت اپنی حاجت پر بہت زیادہ قابو تھا۔

18-باب الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

937- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم

النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ).

ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے اسے اللہ نے کھلایا پلایا۔

19-بَابٌ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پس اسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا

938 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ. قَالَ: (مَا لَكَ؟). قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا). قَالَ: لَا. قَالَ: (فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟). قَالَ: لَا. فَقَالَ: (فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟). قَالَ لَا. قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ. بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ، قَالَ: (أَيْنَ السَّائِلُ؟). فَقَالَ: أَنَا. قَالَ: (خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ). فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: (أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا بات ہے عرض کیا میں نے روزے کی حالت میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ہمبستری کر لی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے آزاد کر دو عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا دو مہینے مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی استطاعت رکھتے ہو تو عرض کیا نہیں فرمایا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے عرض کیا نہیں نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر یوں ہی رہے ہم لوگ یونہی بیٹھے رہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک زنبیل پیش کی گئی جس میں کھجوریں تھیں عرق بڑی زنبیل ہے۔ فرمایا سائل کہاں ہے انہوں نے عرض کیا میں ہوں فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو اس پر انہوں نے عرض کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر، یا رسول اللہ ﷺ بخدا ان دونوں سنگستانوں یعنی دونوں حرہ کے درمیان کوئی گھر والا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اپنے اہل وعیال کو کھلا دے۔

20-باب الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

939 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور قے کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی اور روزے کی حالت میں لگوائی۔

21-باب الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ

940 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: (انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: (انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: (انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي). فَنَزَلَ، فَجَدَحَ لَهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا، ثُمَّ قَالَ: (إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ).

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب سے ارشاد فرمایا سواری سے اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی سورج ہے فرمایا اترو اور میرے لیے ستو گھولو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی سورج ہے فرمایا اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ اب وہ اترے اور آپ ﷺ کے لیے ستو گھولا جسے آپ ﷺ نے نوش فرمایا پھر (مشرق) اس کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے سامنے آ رہی ہے تو روزہ دار کے لیے افطار کا وقت ہو گیا۔

941 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ، قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: (إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں اور یہ بہت روزے رکھتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو رکھ اور اگر چاہے تو نہ رکھ۔

22-باب إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

جب رمضان کے کچھ دنوں میں روزہ رکھا پھر سفر کیا

942 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ۔

ﷺ رمضان میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور روزہ رکھا جب کدیہ پہنچے تو افطار فرمایا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔

23-باب

باب

943 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم سخت گرمی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے دھوپ اتنی تیز تھی کہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا تھا اور ہم میں نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی روزے سے نہیں تھا۔

24-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)

فرمان نبوی ﷺ ''سفر میں روزہ نیکی نہیں''

944 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا، وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: (مَا هٰذَا؟). فَقَالُوا: صَائِمٌ. فَقَالَ: (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو بھیڑ دیکھی اور ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے تو فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا روزہ دار ہے فرمایا سفر میں روزہ نیکی نہیں ہے۔

25-باب لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر عیب نہیں لگایا

945 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا روزہ دار کو عیب نہیں لگاتا تھا۔

26-بَابٌ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں

946 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

947 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ، فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

27 بَابٌ: مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

روزہ کب افطار کرنا حلال ہے

948 - حديث ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ: (انْزِلْ، فَاجْدَحْ لَنَا). تقدّم قريباً، وقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوايَة: (إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ). وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو ابھی گزر چکی ہے اس روایت میں آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے "جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر دے اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

28-بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا

949 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

29-بَابٌ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

جب رمضان میں افطار کرے پھر سورج دکھائی دے

950 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُمَا قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. يَوْمَ غَيْمٍ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بدلی کے دن روزہ کھول دیا اس کے بعد سورج دکھائی دیا۔

30-بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا روزہ رکھنا

951 - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ. غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: (مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ). قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا. وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ، حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن انصار کی آبادیوں میں خبر بھیجی کہ جس نے صبح اس حالت میں کہ وہ روزہ دار نہیں تو بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہے اور جس نے صبح اس حال میں کی کہ وہ روزہ دار ہے تو وہ روزے سے رہے۔ اس کے بعد ہم عاشورے کا روزہ رکھتے اور بچوں سے بھی رکھواتے تھے اور ان کے لیے اون کا کھلونا بنا دیتے جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہ کھلونا اسے دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

31-بَابُ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

سحری تک متواتر روزہ رکھنا

952 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ (لَا تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ صوم وصال مت رکھو اور جو صوم وصال رکھنا چاہیے وہ سحری تک رکھے۔

32 بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

صوم وصال رکھنے والے پر زجر

953- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: (وَأَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ). فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے تو مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ صوم وصال رکھتے ہیں تو ارشاد فرمایا تم میں کون میری مثل ہے میں اس حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اب لوگ جب صوم وصال سے نہ رکے تو ان کے

رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: (لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِيْنَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا.

ساتھ دو دن صوم وصال رکھا پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو ارشاد فرمایا اگر مہینہ اور ہوتا تو مزید صوم وصال رکھواتا۔ یہ ارشاد عبرت بنشان ان پر عتاب کے لیے تھا کہ صوم وصال سے نہ رکے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ: (فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ).

ایک روایت میں ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اتنے ہی اعمال کی مشقت اٹھاؤ جتنے کی طاقت ہو۔

33-باب مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ

جس نے نفل روزے میں اپنے بھائی کو قسم دلائی کہ توڑ دے

954-عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (صَدَقَ سَلْمَانُ).

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب حضرت ابو درداء سے ملنے گئے تو حضرت ام درداء کو غمگین دیکھا فرمایا آپ کیا ہو گیا ہے؟ کہا آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا۔ پس حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں انہوں نے کہا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کھایا جب رات ہوئی تو ابو درداء قیام کرنے لگے انہوں نے کہا سو جائیے وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سو جائیے جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کھڑے ہو جائیے اور دونوں نے نماز پڑھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے آپ کی جان کا آپ پر حق ہے آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے پس ہر حق دار کو اس کا حق دیجیے پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونے اور اس

بات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سلمان نے سچ کہا ہے۔

34-باب صَوْمِ شَعْبَانَ

955-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ. وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ. فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

شعبان کے روزے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور پھر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں پورے مہینے کے روزہ رکھتے اور شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

956 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ زِيَادَةٌ وَكَانَ يَقُولُ:(خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ قَلَّتْ. وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے اتنا عمل اختیار کرو جتنے کی طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ اکتا نہیں سکتا ہاں تم لوگ تھک جاؤ گے اور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ وہ نماز پسند تھی جس پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑی ہو چنانچہ جب کوئی نماز پڑھتے تو ناغہ نہیں فرماتے۔

35-باب مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ

نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان

957 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَلَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے نبی کریم ﷺ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مہینہ میں جب میں چاہتا کہ حضور ﷺ کو روزے دار دیکھوں تو روزے دار دیکھتا اور جب بے روزہ دیکھنا چاہتا تو بے روزے دیکھتا اور رات میں جب نماز پڑھتے دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتے دیکھتا اور سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو سوتے ہوئے دیکھتا اور

شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

میں نے کسی ریشم یا کسی ریشمی کپڑے کو نہیں چھویا جو آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کسی مشک یا عنبر کو نہیں سونگھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوشبودار ہو۔

958- حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَقَدَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

36-بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں جسم کا حق

959 - وَقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: فَكَانَ عَبْدُاللهِ يَقُولُ بَعْدَمَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ہی سے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ بڑھاپے کے دنوں میں فرمایا کرتے تھے کاش! میں نبی کریم ﷺ کی اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

37-بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں بیوی کا حق

960 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ صِيَامَ دَاوُدَ قَالَ: (...وَكَانَ لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى). قَالَ عَبْدُاللهِ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ). مَرَّتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے داؤد علیہ السلام کے روزے کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ وہ دشمن سے مقابلے کے وقت نہ بھاگتے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ میرے لیے اس کا ضامن کون ہے؟ ارشاد فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں۔

38-بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

961 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ (أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ). ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں چھوہارے اور گھی پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا گھی کو اس کے مشک میں اور چھوہاروں کو اس کے برتن میں ڈال دو اس لیے کہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپ ﷺ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً. قَالَ: (مَا هِيَ). قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ. فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلاَ دُنْيَا إِلاَّ دَعَا لِي بِهِ (اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالاً. وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ). فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالاً. وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ.

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ ﷺ کیا صرف میرے لیے فرمایا اور کس کے لیے عرض کی آپ کا خادم انس بھی تو ہے چنانچہ آپ ﷺ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر میرے کے لیے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا اے اللہ اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے یہی وجہ ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور مجھ سے میری بیٹی امینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھی کہ حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

39- باب الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ

آخر مہینے کا روزہ

962 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً. فَقَالَ: (يَا أَبَا فُلاَنٍ، أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ). قَالَ الرَّجُلُ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: (فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ). وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: (مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ).

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی سے دریافت فرمایا اے ابو فلاں کیا تو نے اس مہینے سرر کا روزہ نہیں رکھا اس نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تو نے یہ روزہ نہیں رکھا تو دو دن روزہ رکھو۔ ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شعبان کا روزہ نہیں رکھا؟

40- باب صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کا روزہ

963 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ له: أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

964 - عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: (أَصُمْتِ أَمْسِ؟).

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جمعہ کے دن اور وہ روزے سے تھیں فرمایا کیا کل تم نے روزہ رکھا تھا؟ عرض کیا

قَالَتْ: لاَ. قَالَ: (تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟).
قَالَتْ: لاَ. قَالَ: (فَأَفْطِرِي).

نہیں فرمایا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ عرض کیا نہیں فرمایا روزہ توڑ دو۔

41- باب هَلْ يَخُصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا

کیا روزے کیلئے کچھ دن خاص کرے

965 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْتَصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لاَ. كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً. وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطِيقُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کسی دن کو روزے کے ساتھ خاص فرماتے تھے فرمایا نہیں آپ ﷺ کا عمل پابندی کے ساتھ ہوتا تھا آپ ﷺ جتنی طاقت رکھتے تھے اتنی تم سے کون رکھتا ہے؟

42- باب صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کے روزے

966 - عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالاَ: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلاَّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس شخص کے جو قربانی نہ پائے۔

43- باب صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے دن کا روزہ

967 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ. فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

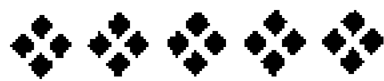
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا جب رمضان شریف کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورا کا روزہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

968 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: (مَا هَذَا؟). قَالُوا: يَوْمٌ صَالِحٌ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشوراء کے روزہ رکھتے ہیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ اچھا دن ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان

إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى. قَالَ: (فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ). فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

کے دشمن سے نجات دی تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا ارشاد فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بنسبت تمہارے سے زیادہ حقدار ہوں تو آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

32- کتاب صلاۃ التراویح

نماز تراویح کا بیان

1-باب فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

969 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ. خَرَجَ لَيْلَةً فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ. تقدّم هٰذا الحديث في كِتَابِ الصَّلَاة. وبَيْنَهُما مُخالَفَة في اللَّفْظِ. وقَالَ فِي آخِرِ هٰذِهِ الرِّوايَة: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَالأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ.

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے مگر ان دونوں روایات میں کچھ لفظی فرق ہے اور اس روایت آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

2-باب الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

970 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ).

اخیر کی سات راتوں میں شب قدر کی تلاش کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ اصحاب کو لیلۃ القدر خواب میں اخیر سات دنوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کا دیکھنا اخیر کے سات دنوں میں ایک دوسرے کے مطابق ہے تو اس کو تلاش کرنا چاہیے تو وہ اخیر کے سات راتوں میں تلاش کرے۔

971 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے سے اعتکاف فرمایا۔ آپ ﷺ بیس تاریخ کی صبح باہر

وَقَالَ: (إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ: نُسِّيتُهَا. فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَلْيَرْجِعْ). فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ. يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

3-باب تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيهِ عُبَادَةُ.

972 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى).

973 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقِينَ). يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

4-باب الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

974 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھا دی گئی تو میں اسے بھول گیا یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پھر اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ ایک بدلی آئی اور برسنے لگی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی پھر نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ ﷺ کی مبارک پیشانی میں دیکھا۔

عشرہ اخیر کی وتر راتوں میں بحالت عبادت شب قدر کی تلاش

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے رمضان کے عشرہ اخیر میں تلاش کرو شب قدر باقی رہنے والی نویں یا ساتویں یا پانچویں رات ہے۔

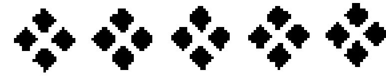
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب قدر عشرہ اخیرہ میں ہے گزری ہوئی نویں رات میں یا باقی رہنے والی ساتویں رات میں۔

رمضان کے عشرہ اخیرہ میں عمل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اخیر دس دن

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

آتے تو نبی کریم ﷺ مستعد ہو جاتے اور شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل کو جگاتے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

33- کتاب الاعتکاف

اعتکاف کا بیان

1-باب الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالِاعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

975 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف اور ہر مسجد میں اور عتکاف درست ہے

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے عشرہ اخیر میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عز وجل نے انہیں اٹھالیا پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج اعتکاف میں بیٹھتی تھیں۔

2-باب لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ

976 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ، إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

معتکف گھر میں داخل نہیں ہوگا مگر حاجت کے لیے

حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے ہوئے اپنا سر اقدس میری طرف کر دیتے میں کنگھا کر دیتی اور جب معتکف ہوتے تو گھر میں سوا ضروری حاجت کے تشریف نہیں لاتے۔

3-باب الِاعْتِكَافِ لَيْلًا

977 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: (فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ).

رات میں اعتکاف

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں۔ ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کرو۔

4-باب الأخبية في المسجد

978 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

النَّبِیُّ ﷺ۔ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، إِذَا أَخْبِيَةٌ: خِبَاءُ عَائِشَةَ، وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ: (آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ). ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ، حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

اعتکاف کا ارادہ فرمایا جب اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خیمے تھے فرمایا تم کہتی ہو کہ یہ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ لوٹ گئے اور اعتکاف نہ فرمایا یہاں تک کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

5-باب هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

اپنی ضرورتوں کے لیے معتکف مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے؟

979-عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ۔ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ۔ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ۔ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ۔ (عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ). فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔ (إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا)۔

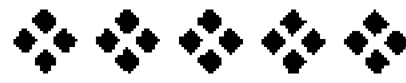
نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے اخیر عشرہ میں مسجد میں معتکف تھے تو وہ آپ ﷺ کی زیارت کے لیے آئیں انہوں نے آپ ﷺ سے تھوڑی دیر تک بات چیت کی پھر اٹھیں اور واپس ہونے لگیں تو نبی کریم ﷺ بھی انہیں واپس کرنے کے لیے ان کے ساتھ کھڑے ہوئے وہ جب مسجد کے اس دروازے پر پہنچیں جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے کے پاس ہے تو انصار کے دو صاحب گزرے اور نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا ان دونوں سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہے ان دونوں صاحبان نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ اور انہیں یہ ارشاد شاق گزرا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کے بدن میں جہاں جہاں خون پہنچتا ہے شیطان بھی پہنچ جاتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں کچھ (بدگمانی) ڈال دے۔

6-باب الاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

980- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

رمضان کے عشرۂ وسطی میں اعتکاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال وصال ہوا بیس دن اعتکاف فرمایا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

34-کتاب البیوع

تجارت کا بیان

1-بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ)

981 - عَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالاً، فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ. هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ. قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (تَزَوَّجْتَ). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (وَمَنْ؟). قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: (كَمْ سُقْتَ؟). قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ).

فرمانِ الٰہی ”جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ زمین میں پھیل جاؤ“

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا تو سعد بن ربیع نے کہا میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں میں آپ کو آدھا مال دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھیں جو آپ کو پسند ہو اُسے طلاق دے دوں اور جب عدت گزارنے کے بعد حلال ہو جائے تو اس سے شادی فرما لیں۔ تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی مجھے ضرورت نہیں۔ ایسا کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا قینقاع کا بازار ہے عبدالرحمن صبح وہاں گئے اور پنیر اور گھی لائے پھر مسلسل صبح کو جاتے رہے کچھ دنوں بعد حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر زردی کا نشان تھا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے شادی کر لی ہے عرض کیا جی پوچھا کس سے عرض کیا ایک انصاری خاتون سے دریافت فرمایا کتنا مہر دیا عرض کیا کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے

2-باب الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ

982 - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِي حِمَى اللهِ، مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ).

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جو مشتبہ امور کو چھوڑ دے گا وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے مشتبہ کو اختیار کیا تو وہ گناہوں میں ملوث ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں جو چراگاہ سے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

3-باب تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ

983 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَقَالَ: ابْنُ أَخِي، قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْنُ أَخِي، كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ). ثُمَّ

شبہات کی تفسیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے اسے لے لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے سال سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا بیٹا ہے میرے بھائی نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی تو عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا بیٹا ہے جو اس کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے اب دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جس کے بارے میں وصیت کر گئے تھے اس پر عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ). ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: (احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ). لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.

باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرے لیے ہے اے عبد بن زمعہ پھر فرمایا بچہ بچھونے والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اس کے بعد ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس بچے کا عتبہ سے مشابہ دیکھا۔ اس نے سودہ ؓ کو نہیں دیکھا حتیٰ کہ اللہ عز وجل سے جاملا۔

4-بَابٌ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ

جو وسوسوں اور مشتبہ چیزوں کی پروانہ کرے

984 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لاَ نَدْرِي: أَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ).

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آئے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھالیا کرو۔

5-بَابٌ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

جسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ مال کہاں سے کمایا

985 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلاَلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ کس طرح مال لیا ہے حلال طریقے سے یا حرام۔

6-بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ

خشکی میں تجارت

986 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالاَ: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ

حضرت زید بن ارقم و حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ؟ فَقَالَ: (إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلاَ يَصْلُحُ).

مبارک میں تاجر تھے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے صرف کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو درست نہیں۔

7-بَابُ الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ۔

بغرض تجارت نکلنا

987 - عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولاً. فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، ائْذَنُوا لَهُ. فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَانِي، فَقُلْتُ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ. فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ. فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الأَنْصَارِ. فَسَأَلَهُمْ. فَقَالُوا: لاَ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا إِلاَّ أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ. يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضری کے لیے اذن طلب کیا تو مجھے اجازت نہیں ملی شاید وہ مشغول تھے میں لوٹ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی۔ انہیں اندر آنے کا اذن دے دو عرض کیا گیا وہ تو لوٹ گئے۔ تو مجھے بلوایا اور پوچھا تو میں نے کہا کہ ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا ثبوت لاؤ میں انصار کی مجلس میں گیا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا اس پر ہم میں جو سب سے کم عمر ہے وہی شہادت دے گا یعنی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ سے پوشیدہ رہا مجھے بازاروں میں خرید و فروخت نے محروم رکھا یعنی تجارت میں مشغول کی وجہ سے دربار اقدس سے غیر حاضر رہا۔

8-بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

جو روزی میں وسعت پسند کرے

988 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو رزق میں کشادگی یا عمر میں درازی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے

9-بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِيئَةِ

نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا

989 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. أَنَّهُ مَشَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ، وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ بُرٍّ، وَلاَ صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ).

کی خدمت میں جو کی روٹی اور بودار چربی لے کر حاضر ہوئے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینے میں اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھوائی تھی اور اس سے اپنے اہل کے لیے جو لیے تھے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد ﷺ نے کوئی شام ایسی نہیں کی کہ ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا اناج رہا ہو حالانکہ آپ ﷺ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

10- باب كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

990- عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ).

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی یا عمل کرنا

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کسی نے کوئی غذا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھائی اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

11- باب السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ

991- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (رَحِمَ اللهُ رَجُلاً، سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى).

خرید وفروخت میں نرمی اور سہولت برتنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضے میں نرمی اور سہولت کو مدنظر رکھے۔

12- باب مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

992- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (تَلَقَّتِ الْمَلاَئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ. فَتَجَاوَزُ اللهُ

جو مالدار کو مہلت دے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے دور میں ایک شخص کی روح سے فرشتوں نے ملاقات کی اور پوچھا کیا تو نے کچھ نیکی کی ہے تو اس نے کہا میں اپنے خادموں کو حکم دیتا تھا کہ تنگ دست کو مہلت دیں اور مالدار سے بھی درگزر کریں تو اللہ نے اس سے درگزر

عَنْهُ).

کیا۔

13-باب إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

جب خرید وفروخت کرنے والے بات واضح کریں اور کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی اختیار کریں

993 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا. أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا. فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا. وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا).

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خرید وفروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ جدا ہو جائیں اب اگر سچ بولیں اور جو بات ہو ٹھیک بتا دیں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو برکت مٹادی جائے گی۔

14-باب بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

ملی جلی کھجور بیچنا

994- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ، وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ملی جلی کھجوریں ملتیں جن میں اچھی خراب معمولی اعلیٰ سب ہی ہوتیں ہم ایک صاع (اچھی کھجور) کے عوض دو صاع بیچ دیتے اس پر نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ ایک صاع کے عوض دو صاع اور ایک درہم کے عوض دو درہم نہ بیچو۔

15-باب مُوكِلِ الرِّبَا

سود کھلانے والا

995 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا، فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا، وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ پچھنا لگانے والے ایک غلام کو خریدا تو اس کی سینگی لگانے کے روز اُس کو تڑوا دیا میں نے پوچھا تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور گودنے اور گودوانے اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا ہے اور تصویر بنانے والے پر لعنت

16-باب: يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ

996-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ).

17-باب ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

997 - عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، قَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ، ثُمَّ تُبْعَثَ. فَقَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا).

18-باب ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

998-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا وَمَرَقًا، فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ

فرمائی ہے۔

فرمانِ الٰہی ''اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (جھوٹی) قسم مال فروخت کرنے والی ہے اور برکت مٹانے والی ہے۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا اور میرا عاص بن وائل پر قرض تھا میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اس نے کہا جب تک محمد ﷺ کا انکار نہیں کرو گے نہیں دوں گا میں نے کہا ان کا انکار نہیں کروں یہاں تک کہ تو مرجائے اور پھر زندہ ہو کر اٹھے تو اس نے کہا رہنے دے کہ میں مروں پھر زندہ ہو کر اٹھوں اور مجھے مال اور اولاد دی جائے تو میں ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے مدعو کیا کھانا اس نے تیار کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں لوکی اور گوشت کی بوٹیاں تھیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ لوکی کو

الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

پیالوں کے کناروں سے تلاش کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن سے میں لوکی پسند کرنے لگا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آقا و مولا ﷺ سے اس قدر والہانہ عشق کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی پسند ان کی پسند بن جایا کرتی تھی حالانکہ پسند ناپسند کوئی اختیاری عمل نہیں لیکن صحابہ کرام عشق رسول اللہ ﷺ کے معاملے میں اتنے اعلیٰ درجے پر تھے کہ جہاں ان کی بے اختیاری بھی آقا و مولیٰ ﷺ کے تابع ہو جایا کرتی تھی۔

19-بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ

چوپایوں اور گدھے کی خریداری

999 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا. فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (جَابِرٌ؟). فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ: (مَا شَأْنُكَ؟). قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ: (ارْكَبْ). فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: (تَزَوَّجْتَ؟). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟) قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: (أَفَلاَ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ). قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشُطُهُنَّ، وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: (أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ). ثُمَّ قَالَ: (أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟). قُلْتُ: نَعَمْ. فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: (الآنَ قَدِمْتَ؟).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک غزوہ کے اندر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میرے اونٹ نے مجھے دیر کر دی کیونکہ میں تھک گیا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا جابر! میں عرض گزار ہوا۔ جی حضور۔ فرمایا کیا حال ہے عرض کیا اونٹ نے دیر کر دی یہ تھک گیا ہے آپ ﷺ میرے پیچھے آ کر نیچے اترے اور اسے اپنی چھڑی ماری پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو اونٹ کو روکنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ نکل جائے۔ ارشاد فرمایا تم نے شادی کر لی عرض کی جی ہاں فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے عرض کہ بیوہ سے فرمایا لڑکی سے کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔ میں عرض گزار ہوا میری بہنیں ہیں میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو جب پہنچ جاؤ تو سمجھداری سے کام لینا پھر فرمایا کیا تم اونٹ بیچو گے؟ میں نے عرض کی ہاں پس آپ ﷺ نے ایک اوقیہ میں خرید لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (فَدَعْ جَمَلَكَ، فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ). فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ. فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً. فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ. فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ، فَقَالَ: (ادْعُ لِي جَابِرًا). قُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: (خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ).

مسجد میں حاضر ہوا آپ ﷺ کو مسجد کے دروازے پر تشریف فرما پایا۔ دریافت فرمایا تم اب آئے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں فرمایا اپنا اونٹ چھوڑ جاؤ اور اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لو میں چلا جب مُڑ گیا تو فرمایا جابر کو بلاؤ میں نے دل میں کہا اب آپ ﷺ اونٹ کو لوٹائیں گے اور اس سے زیادہ ناپسندیدہ چیز میرے لیے کوئی نہیں تھی۔ ارشاد فرمایا اپنا اونٹ لو اور قیمت بھی لے جاؤ۔

20-بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

سینگی لگانے والے کا ذکر

1000 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ ﷺ نے اسے ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا اور اس کے آقاؤں کو حکم دیا کہ اس کے محصول میں کمی کریں۔

1001 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو کچھ دیا اگر اسکی اجرت حرام ہوتی تو نہ دیتے۔

21-بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ كَسْبُهُ

ایسی چیزوں کی تجارت جن کی کمائی درست نہیں

1002 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْهُ، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ). قُلْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو رک گئے اور تشریف نہیں لائے میں نے چہرہ مبارک میں ناپسندیدگی دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا میں نے آپ کے لیے خریدا ہے کہ حضور اس پر بیٹھیں اور ٹیک

اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ). وَقَالَ: (إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ).

لگائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو اور فرمایا جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

22-باب إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

1003 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ (بِعْنِيهِ). قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: رسول اللهِ ﷺ: (بِعْنِيهِ) فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ).

جب کوئی چیز خرید لے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے سرکش اونٹ پر سوار تھا جو میرے قابو سے نکل کر سب سے آگے بڑھ جاتا تھا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ ڈانٹ کر لوٹاتے پھر وہ آگے بڑھ جاتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے مجھے بیچ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ حضور کی خدمت میں نذر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے بیچ دو تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ بیچ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارا ہے اے عبداللہ بن عمر جو چاہو کرو۔

23-باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

1004 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ. فَقَالَ: (إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ).

بیع میں دھوکا ناپسندیدہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ مجھے بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے فرمایا جب بیع کرو تو کہہ دیا کرو دھوکہ نہیں ہونا چاہیے۔

24-باب مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ

1005 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

بازاروں کا ذکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ). قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: (يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ).

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک لشکر کعبے پر حملہ کرے گا جب وہ سرزمین بیداء پر پہنچے گا تو ان کے اگلے پچھلے سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ان کے اگلے پچھلے سب کیسے دھنسا دیئے جائینگے حالانکہ ان میں ان کے بازار ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو ان میں نہ ہونگے۔ ارشاد فرمایا اگلے پچھلے سب دھنسا دیئے جائینگے پھر اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائینگے۔

1006 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ بازار میں تھے ایک (یہودی) نے کہا اے ابوالقاسم! تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مڑ کر اس کو دیکھا تو اس نے کہا میں نے اس (فلاں) کو پکارا تھا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نام پر نام رکھو میری کینت پر کنیت نہ رکھو۔

1007 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: (أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ). فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: (اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دن کے ایک حصے میں نکلے اور آپ ﷺ نے نہ مجھ سے کچھ ارشاد فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کیا یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا یہاں بچہ ہے؟ کیا یہاں بچہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کچھ دیر روکے رکھا میں سمجھا کہ وہ اسے ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ ﷺ نے اسے سینے سے لگالیا اور بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا اے اللہ اس سے محبت فرما اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔

1008 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و

أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ، حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ . وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

رحیم ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ سواروں سے غلہ خرید لیتے تھے۔اس لیے آپ ﷺ ان کے پاس آدمی بھیجتے تھے کہ جہاں خریدا ہے وہیں غلہ بیچنے سے روک دیں جب تک وہاں نہ منتقل ہو جائے جہاں وہ فروخت ہوتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بھی فرماتے ہیں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

25-باب كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

بازاروں میں شور وغل کا ناپسند ہونا

1009 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کا وہ وصف جو توریت میں مذکور ہے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہاں بخدا قرآن میں جو اوصاف آپ ﷺ کے مذکور ہیں ان میں سے کچھ توریت میں بھی مذکور ہیں۔اے نبی ﷺ ہم نے تم کو حاظر ناظر شہادت دینے والا ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور امیوں کی پناہ بنا کر تم میرے بندے اور رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے نہ تو تم بد خلق ہو اور نہ سنگدل اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہاں معاف اور درگزر کر دیتے ہو اور اس وقت تک ان کو نہ اٹھائے گا جب تک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کر دیں کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس سے اندھی آنکھیں، بہرے کان اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دے۔

26-باب الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے

1010 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ (میرے والد) عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی

عَنْهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ (اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا، الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ). فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ، أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: (كِلْ لِلْقَوْمِ). فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ تَمْرِي، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

اور ان پر قرض تھا میں نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سے ان کے قرض کے بارے میں مدد طلب کی کہ وہ ان کے قرض کو کچھ معاف کر دیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ان سے فرمایا مگر انہوں نے کم نہیں کیا۔ اب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا جاؤ اور پہلے کھجوریں الگ الگ کرو یعنی عجوہ ایک طرف اور عذق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا میں نے ایسا ہی کر کے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لیے پیغام بھیج دیا آپ ﷺ ان کے اوپر یا درمیان میں تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو میں نے انہیں ناپ کر دیا یہاں تک کہ میں نے جتنا ان کا مطالبہ تھا پورا دیدیا اور میری کھجوروں میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بھی کم نہیں ہوئی۔

فائدہ: سبحان اللہ عزوجل۔ یہ آپ ﷺ کی برکت کا ظہور اس حدیث مبارکہ سے بخوبی ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ کا ان کھجوروں کے درمیان صرف تشریف فرما ہونا ہی باعث برکت بن گیا یقیناً آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہم گناہ گاروں کے لیے کل بروز قیامت باعث برکت وشفاعت ہوگی۔

27-باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

ناپنا مستحب ہے

1011 - عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ).

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا۔ اپنے غلے کو ناپ لو برکت دی جائیگی۔

28-باب بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِمْ

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صاع اور مد کا با برکت ہونا

1012 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں نے مدینے کو حرم بنایا جسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو بنایا

وَصَاعِهَا، مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ).

تھا اور میں نے مدینے کے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت کی دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے لیے کی تھی۔

29-بَابِ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ.

غلہ کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا ذکر

1013 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُئْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان لوگوں کو مار کھاتے دیکھا ہے جو اندازے سے غلہ خریدتے اور اپنے ٹھکانے لانے سے پہلے بیچ دیتے۔

1014 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ، وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی قبضہ کرنے سے پہلے اپنا غلہ بیچ دے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یہ کیوں تو فرمایا کہ یہ درہم کو درہم کے عوض بیچنا ہوا غلہ تو بعد میں ہے۔

1015 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: (الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ).

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں جو جو کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

30-بَابِ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ

اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے نہ اس کے مول پر مول کرے جب تک وہ اجازت نہ دے دے یا چھوڑ نہ دے

1016 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا.

نے اس سے منع فرمایا کہ شہری دیہاتی کے ہاتھ بیچے یا خریدنا مقصود نہ ہو اور بولی بولے اور نہ کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے اپنے میں انڈیلے۔

31-باب بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

نیلامی کی بیع

1017 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو پھر انھیں اس غلام کے فروخت کرنے کی احتیاج ہوگئی تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور فرمایا اسے میرے ہاتھ سے کون خریدتا ہے اس نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اتنے اتنے میں خریدا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دے دیا۔

32-باب بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

دھوکے اور حمل کے حمل کی بیع

1018 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ: كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا اہل جاہلیت میں یہ بیع کرتے تھے ایک شخص اس شرط پر اونٹنی خریدتا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب اس اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ جنے۔

33-باب النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ

بائع کو اونٹ اور گائے اور بکری اور کسی بھی دودھ والے جانور کا دودھ (تھنوں میں) روکے رکھنے کی ممانعت

1019 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ روکا گیا ہو بعد اس کے دوہا ہوا سے اختیار ہے کہ چاہے تو رکھ لے اور چاہے

سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ).

34-بَاب بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي.

1020 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا، وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا، وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ).

35-بَاب هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ

1021 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ). فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ. قَالَ: لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا.

36-بَاب النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ

1022 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ).

37-بَاب بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

1023 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ

تو اسے لوٹا دے اور اس کے دودھ کے عوض ایک صاع کھجور بھی۔

زنا کار غلام کی بیع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب باندی زنا کرائے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو صرف ملامت نہ کرو پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے مارو صرف ملامت نہ کرو پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بکے۔

کیا شہری دیہاتی کی کوئی چیز اجرت کے بغیر بیچے اور اس کی مدد کرے اور اس کے ساتھ خیر خواہی کرے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے نہ ملو اور شہری دیہاتی کی چیز نہ بیچے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ شہری دیہاتی کی چیز نہ بیچے فرمایا اس کا دلال نہ بنے یعنی اجرت لے کر نہ بکوائے۔

آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے ملنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے بعض، بعض کی بیع پر بیع نہ کرے اور سامان تجارت جب تک بازار میں نہ اتار دیا جائے آگے بڑھ کر نہ ملے۔

منقیٰ کے عوض منقیٰ غلے کو فروخت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ مزابنہ یہ ہے کہ تر کھجور کو خشک

التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلاً.

کھجور اور منقی کو انگوروں کے عوض ناپ کر بیچنا۔

38-باب بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

جو کے عوض جو کی بیع

1024 - عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ، فَتَرَاوَضْنَا، حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللهِ لاَ تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ .... وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ.

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سو دینار لوٹانے کی ضرورت پڑی پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم دونوں رضا مند ہو گئے یہاں تک کہ مجھ سے سونے کو لے کر وہ اپنے ہاتھ میں الٹنے لگے اور فرمایا میرے خزانچی کو غابہ سے آ جانے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے فرمایا خدا کی قسم ان سے جدا نہ ہونا جب تک رقم نہ لے لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ باقی حدیث آگے آ چکی ہے۔

39-باب بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

سونے کو سونے کے عوض بیچنا

1025 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ، كَيْفَ شِئْتُمْ).

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور سونے کو سونے کے برابر ہی بیچو اور چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر ہی بیچو اور سونے کو چاندی کے عوض اور چاندی کو سونے کی عوض جیسے چاہو بیچو۔

40-باب بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

چاندی کے بدلے چاندی بیچنا

1026 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے مت بیچو مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور چاندی چاندی کے عوض نہ بیچو مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار کو

إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

نقد کے بدلے مت بیچو۔

41-باب بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَأً

دینار کو دینا کے عوض ادھار بیچنا

1027 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقِيلَ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُهُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لابْنِ عَبَّاسٍ. سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: كُلُّ ذَلِكَ لاَ أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلَكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لاَ رِبًا إِلاَّ فِي النَّسِيئَةِ).

حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا دینار کو دینار سے اور درہم کو درہم سے برابر برابر بیچا جائے تو ان سے کہا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے نہیں کہتے تو حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے یا کتاب اللہ میں اسے پایا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ سب میں نہیں کہتا اور آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ہاں مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود صرف ادھار میں ہے۔

42-باب بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

چاندی کی سونے کے بدلے ادھار بیع

1028- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الصَّرْفِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هَذَا خَيْرٌ مِنِّي، فَكِلاَهُمَا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا.

حضرت برا ابن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے متعلق پوچھا گیا تو ان میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

43-باب بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ

بیع مزابنہ

1029 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ. قَالَ وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھل کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ انتفاع کے لائق نہ ہو جائیں اور درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے بدلے نہ بیچو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ.

فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے بیع عریہ کی اجازت مرحمت فرمائی یعنی تر کھجوروں کی خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی مگر دوسری چیزوں کی اجازت نہیں فرمائی۔

1030 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ، وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پھل بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ پک نہ جائیں اور سوائے عرایا کے ان میں سے کسی کو دینار و درہم کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض نہ بیچا جائے۔

44-باب: بَيْعُ الثَّمَرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

درخت کے پھل کی سونے اور چاندی کے عوض بیع

1031 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ وسق یا اس سے کم میں عریا کی بیع اجازت عطا فرمائی ہے۔

45-باب بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

1032 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ، قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مُرَاضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ: (فَإِمَّا لَا فَلَا يَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ).

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے تھے جب پھل کاٹے جاتے اور ان سے قیمت کا تقاضا کیا جاتا تو خریدار کہتے کہ پھل کو دمان کی بیماری لگ گئی ہے اسے قشام لگ گیا اور پھلوں کی بیماری کا ذکر کرتے جب آپ ﷺ کی خدمت میں جھگڑے بکثرت آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے بطور مشورہ ارشاد فرمایا جب یہ جھگڑے نہیں چھوڑ سکتے تو جب تک پھل قابل انتفاع نہ ہو جائیں مت بیچو۔

كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

1033 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ. فَقِيلَ: مَا تُشَقِّحُ؟ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

46-باب إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ

1034 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وقَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ. فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ: رَسُولَ اللهِ ﷺ: (أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ).

47-باب إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

1035 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا). قَالَ: لاَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلاَثَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لاَ تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا).

48-باب بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

1036 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے شقع سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے عرض کیا گیا شقع کیا ہے فرمایا اتنے سرخ و زرد ہو جائیں کہ کھائے جا سکیں۔

قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچا پھر اسے کوئی آفت پہنچے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے عرض کی گئی زہو کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں پھر فرمایا دیکھو تو سہی اگر اللہ پھل کو تیار ہونے سے روک دے تو تم کس چیز کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے۔

جب کھجور کو اس سے اچھی کھجور کے عوض بیچنا چاہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر ایک صاحب کو عامل بنایا وہ عمدہ کھجوریں لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں عرض کیا نہیں بخدا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں ارشاد فرمایا ایسا مت کرو بلکہ انہیں درہموں سے بیچ دیا کرو پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

بیع مخاضرہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُخَاضَرَةِ، وَالْمُلاَمَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ.

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گیہوں کے کچے دانوں اور کچے پھلوں محض پھینک دینے اور صرف ہاتھ لگا دینے سے بیع کا عقد کرنے اور درخت پر لگی کھجوریں کو پختہ کھجوروں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

49-باب مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ، وَالْوَزْنِ،

خرید وفروخت، اجارہ اور ناپ تول میں وہی حکم نافذ ہوگا جو ان کے درمیان معروف ہوں

1037 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: (خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں اگر میں چپکے سے ان کے مال سے کچھ لے لوں تو کوئی گناہ ہے ارشاد فرمایا تو اور تیرے بچے اتنا لے سکتے ہیں جو عرف کے مطابق ہو۔

50-باب بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

ایک شریک کا دوسرے شریک کے ہاتھ مال شترک بیچنا

1038 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مال میں شفعہ کا حق دیا جو منقسم نہ ہو جب حدیں قائم کردی گئی ہوں اور راستے بدل دیئے گئے ہوں تو شفعہ نہیں۔

51-باب شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

کافر حربی سے غلام خرید کر اسے ہبہ کرنا یا آزاد کرنا

1039 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ساتھ ہجرت فرمائی اور ایک ایسی

مِنَ الْمُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ، مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: لاَ تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللهِ إِنْ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي، إِلاَّ عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: (قَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي، إِلاَّ عَلَى زَوْجِي، فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلاَّ شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَأَعْطُوهَا هاجره. فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً.

بستی میں تشریف لے گئے جس میں ایک بادشاہ یا ایک ظالم تھا اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو حسین ترین عورتوں میں سے ہے اس بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا اے ابراہیم تمہارے ساتھ یہ کون عورت ہے فرمایا میری بہن ہے پھر ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹے تو فرمایا وہاں جا کر میری بات جھٹلانا مت میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو بخدا اس زمین پر اس وقت سوائے میرے اور تیرے اور کوئی مومن نہیں۔ بادشاہ نے انھیں بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور فرمایا اے اللہ اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا دعا کرتے ہی وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ اگر یہ مر جائے تو کہا جائیگا اسی نے اسے مار ڈالا ہے پھر وہ ٹھیک ہو گیا پھر وہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور یہ دعا کی اے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا اب پھر وہ زمین پر گرا ناک سے خرخر آواز نکالنے لگا اور پاؤں زمین پر رگڑنے لگا تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ اگر یہ مر جائے گا تو کہا جائیگا اسی نے اسے قتل کر دیا۔ تو اب پھر ٹھیک ہو گیا دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ اس نے اپنے ہرکاروں سے کہا تم نے میرے پاس شیطان کو بھیجا ہے اسے ابراہیم کے پاس لوٹا دو اور اسے حاجرہ بھی دے دو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور عرض کیا کیا آپ کو پتہ چلا کہ اللہ نے کافر کو ذلیل کر دیا اور اس سے ایک خادمہ دلوائی۔

52-باب قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

خنزیر کو قتل کرنا

1040 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب عیسیٰ ابن مریم اتریں گے وہ انصاف کرنے والے حاکم ہونگے، صلیب توڑ دینگے، سور مار ڈالیں گے، جزیہ ختم کرینگے اور ان کے زمانہ میں مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی خیرات نہ لے گا۔

53-باب بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

غیر جاندار کی تصویر بیچنا اور اس میں کیا مکروہ ہے؟

1041 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ، إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ، حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا). فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی اے ابو عباس میرا ذریعہ معاش ہاتھ کی کاریگری ہے میں تصویریں بناتا ہوں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تم سے وہی بیان کرونگا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے اللہ عزوجل ضرور عذاب دے گا جب تک اس میں روح نہ ڈال دے اور وہ کبھی بھی اس میں روح نہ ڈال سکے گا اس پر اس شخص نے لمبی ٹھنڈی سانس لی اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم پر افسوس ہے اگر تصویر بنانا ہی ہے تو اس درخت اور بے جان کی بناؤ۔

54-بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

1042 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ).

آزاد کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کا قیامت کے دن میں فریق ہونگا ایک وہ جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا پھر توڑ دیا دوسرے وہ جس نے کسی آزاد کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی تیسرے وہ جس نے مزدور یا نوکر رکھا اور اس سے پورا کام لیا اور مزدوری تنخواہ نہیں دی۔

55-بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

1043 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ، وَهُوَ بِمَكَّةَ: (إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: (لَا، هُوَ حَرَامٌ). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: (قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ).

مردار اور بتوں کی بیع

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال میں نے یہ فرماتے سنا کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کے بیچنے اور خریدنے کو حرام فرما دیا ہے اس پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربیوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، کیونکہ اسے کشتیوں پر ملتے ہیں اور کھالوں میں چکنائی دیتے ہیں اور اسے چراغ میں جلاتے ہیں ارشاد فرمایا حرام ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل یہود کو برباد کر دے جب اللہ نے مردار کی چربیوں کو حرام فرمایا..... انہوں نے اسے پگھلا دیا اور بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

56-بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

1044 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

کتے کی قیمت

حضرت ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

35- کتاب السلم
سلم کا بیان

1-باب السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ
مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا

1045- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ، فَقَالَ: (مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ). وَفِي رواية عَنْهُ: (إلى أَجَلٍ مَعْلُومٍ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول ﷺ مدنیہ تشریف لائے تو اس وقت وہ لوگ پھلوں کے دوسال تین سال ادھار پر خرید وفروخت کرتے تھے تو ارشاد فرمایا جو ادھار فروخت کرنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ مقررہ پیانہ اور مقررہ وزن کے حساب سے کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ میعار مقرر کر کے بیع کرے۔

2-باب السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ.
اس سے بیع سلم کرنا جب کہ پاس اصل مال ہی نہ ہو

1046- عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مبارک زمانہ خلافت میں گندم، جو، کشمش اور کھجوروں کی بیع سلم کرتے تھے۔

1047- وَفِي رواية عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّيْتِ، فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، فقيل له: إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت یہ ہے کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جو اور کشمش میں ایک مقررہ تول اور مقررہ مدت پر سلم کرتے تھے ان سے کہا گیا جس کے پاس اصل مال ہو تو فرمایا ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

36- كتاب الشفعة

شفعہ کا بیان

1-باب عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا

1048 -عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ جاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ له: ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللهِ لاَ أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ، مُنَجَّمَةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ. فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ. وَلَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ). مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ، وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

شفعہ کو شفیع پر پیش کرنا

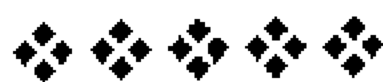
حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے غلام تھے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا اے ساعد میرے ان دونوں مکانوں کو خرید لیں جو آپ کے محلے میں ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا میں آپ کو چار ہزار دینار سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا جب کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں دے دیئے۔

2-باب أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ

1049 -عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: (إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا).

کون سا پڑوسی سب سے قریب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں تو کس کو ہدیہ دوں فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

37- کتاب الإجارۃ

مزدوری کا بیان

1باب: فِي الإِجَارَةِ

1050 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. فَقَالَ: (لَنْ أَوْ لاَ نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ).

مزدوری کا بیان

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو شخص اور تھے جن کے بارے میں مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں عامل بننے کے ارادے سے آئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں کسی منصب کے طلبگار کو عامل نہیں بناتا یا فرمایا ہرگز نہیں بناتا۔

2-باب رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

1051 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلاَّ رَعَى الْغَنَمَ). فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: (نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لأَهْلِ مَكَّةَ).

قراریط پر بکریاں چرانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے کوئی بھی ایسا نبی نہیں مبعوث فرمایا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں بھی قراریط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا تھا۔

3-باب الإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

1052 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا،

عصر سے رات تک کیلئے مزدور رکھنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے

يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلاً يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ، عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ. فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ. فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا، وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ لَهُمْ: لاَ تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلاً. فَأَبَوْا وَتَرَكُوا. وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ لَهُمَا: أَكْمِلاَ بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا، وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الأَجْرِ. فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ صَلاَةِ الْعَصْرِ قَالاَ: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ. فَقَالَ لَهُمَا: أَكْمِلاَ بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا، فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ. فَأَبَيَا، وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ. فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا. فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ).

کام پر آدمی لگائے تاکہ وہ شام تک ایک مقررہ اجرت پر کام کریں پس بعض نے نصف دن تک اس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا اس نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو اور اپنی مزدوری لو انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ گئے اس نے ان کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور ان سے کہا باقی دن کا کام پورا کر دو اور تمہیں وہی ملے گا جو میں نے ان کے لئے طے کیا تھا چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا مگر عصر کے وقت کہنے لگے ہم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لئے چھوڑ دیں ان دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کر لو کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے انہوں نے انکار کر دیا لہذا باقی دن کے لئے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انہوں نے دونوں گروہوں کی مزدوری لے لی بس یہی مثال ہے مسلمانوں کی جنہوں نے اس نور کو قبول کیا۔

4-بَابٌ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ، فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ.

جو مزدور رکھے پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کی مزدور میں محنت کر کے اسے بڑھائے (تو وہ کون لے گا)

1053 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "تم پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوئے پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے ان کے نکلنے کا

صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ،
فَقَالُوا: إِنَّهُ لاَ يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلاَّ
أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ،
وَكُنْتُ لاَ أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلاً وَلاَ مَالاً. فَنَأَى
بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا. فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى
نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ،
وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلاً أَوْ مَالاً.
فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ
اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ. فَاسْتَيْقَظَا
فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ
الصَّخْرَةِ. فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ
الْخُرُوجَ). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ
كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ،
فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي، حَتَّى
أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي
فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ
بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا. فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ
عَلَيْهَا قَالَتْ: لاَ أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ
بِحَقِّهِ . فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا،
فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ
وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا. اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا

راستہ بند کر دیا انہوں نے کہا کوئی چیز تمہیں اس پتھر سے رہائی نہیں دلا سکتی مگر یوں کہ اپنے کسی نیکی کے کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا اور نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ لونڈی غلام کو ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے میں ان کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے ہی تھے جب کہ میں نے ان سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا میں اسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں یہاں تک کہ فجر ہو گئی تو دونوں نے بیدار ہو کر دودھ نوش فرمایا اے اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لئے کیا ہو تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے چنانچہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا دوسرا شخص یوں گویا ہوا اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں زیادہ چاہتا تھا میرا دل بھی اس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی ایک سال اسے ضرورتاً میرے پاس آنا پڑا میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیے ایک شرط پر کہ وہ مجھے برا کام کرنے دے وہ راضی ہو گئی لیکن جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہو گئی تو کہنے لگی کہ میں آپ کے لئے حلال نہیں ہوں لہٰذا مہر کو نہ توڑیے مگر حق کے ساتھ میں نے اس بات کو گناہ سمجھا اور اس کے پاس سے ہٹ گیا حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا ہو تو جس مصیبت میں میں مبتلا ہوں اس کو دور کر دے چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اور سرک گیا مگر وہ اس سے نہیں نکل سکتے

مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ، غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الأَمْوَالُ، فَجَائَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي. فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لاَ تَسْتَهْزِءْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ).

تھے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اب تیسرے شخص نے کہا اے اللہ میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے جب انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لیا اور چھوڑ کر چلا گیا میں اس کی مزدوری کو کام سے لگایا جس سے مال بڑھ گیا ایک مدت بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے بندے میری مزدوری ادا کر دمیں نے اس سے کہا جو تم اونٹ، گائے بکریاں اور ملازم دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں اس نے کہا اے اللہ کے بندے مذاق نہ کر میں نے کہا ایسی کوئی بات نہیں میں تیرے ساتھ کوئی مذاق نہیں کررہا ہوں پس اس نے تمام چیزیں لیں اور ہانک کے لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لئے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

5-بَابُ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ

دم کرنے پر جو دیا جائے

1054 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت ایک سفر پر نکلے یہاں تک کہ عرب کے کسی محلے میں قیام کیا پس انہوں نے قبیلہ والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا اس قبیلے کے سردار کو ڈس لیا گیا ان لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا ان میں بعض نے کہا ان لوگوں کے پاس جاؤ جو ٹھہرے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو قبیلے کے کچھ لوگوں نے کہا اے گروہ والوں ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہو ہم نے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا

شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا. فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لَا تَفْعَلُوا، حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ: (وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ. ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا). فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

تمہارے پاس کچھ علاج ہے تو ان میں سے ایک صاحب نے کہا بخدا میں جھاڑتا ہوں لیکن ہم نے تم سے مہمان بنانے کے لئے کہا ہو تم نے مہمان نہیں بنایا اس لیے میں اس وقت نہیں جھاڑوں گا جب تک اس پر کچھ معاوضہ نہ دو بکریوں کے ریوڑ پر معاملہ طے ہو گیا کہ گئے اور اس پر پھونکنے لگے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور بالکل اچھا ہو گیا گویا اسی سے بندھا ہوا تھا کھل گیا اور چلنے لگا اور اسے کوئی تکلیف نہیں اس نے قبیلے کے لوگوں سے کہا جو معاوضہ طے ہو چکا تھا دو کچھ نے کہا اسے تقسیم کر لیتے ہیں اس پر جھاڑنے والے نے کہا ایسا مت کرو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں چلو اور سارا واقعہ بیان کرو دیکھتے ہیں آپ ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں وہ لوگ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس کو بیان کیا تو ارشاد فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو کہ یہ دعا ہے پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی مقرر کرو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہنسے۔

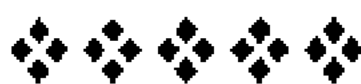
فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی پریشانی کے حل کے لئے یا کسی مرض سے شفاء یابی کے لئے جائز دعائیں وغیرہ پڑھ کر دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی حلال ہے لہذا جو جھاڑ پھونک یا دم وغیرہ کرنے کے مخالف ہیں اور اس کی اجرت کو حرام جانتے ہیں وہ اس حدیث مبارکہ کا بغور مشاہدہ کریں۔

6-باب عَسْبِ الْفَحْلِ

نر کی جفتی کی اجرت

1055 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نر کی جفتی کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

38- کتاب الحوالات

حوالے کا بیان

1 - بَاب إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ

1056 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ).

جب کسی مال دار پر حوالہ کیا جائے تو رد کر دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا مال دار کے قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور تم میں سے کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے مان لینا چاہیے۔

2 - بَاب إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ

1057 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: (هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ). قَالُوا: لاَ، قَالَ: (فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا). قَالُوا: لاَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: (هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟). قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: (فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟). قَالُوا: ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ . فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: (هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟). قَالُوا: لاَ، قَالَ: (فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟). قَالُوا ثَلاَثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: (صَلُّوا

میت کا دین کسی شخص پر حوالہ کیا جائے تو جائز ہے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں ارشاد ہوا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض نہیں کیا۔ تو اسکی نماز جنازہ پڑھ دی اسکے بعد دوسرا جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں ارشاد فرمایا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا گیا ہاں فرمایا کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کیا تین دینار تو اسکی نماز جنازہ پڑھی اسکے بعد تیسرا جنازہ لایا گیا لوگوں کہا اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کچھ نہیں فرمایا اس پر کچھ قرض

عَلَى صَاحِبِكُمْ). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.

ہے' عرض کیا تین دینار ارشاد فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اسکا قرض میرے ذمہ ہے تو آپ ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی۔

3-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ)

فرمان الٰہی ''جنھوں نے تم میں سے قسم کھالی یا عہد کیا انکا حصہ انہیں دے دو''

1058 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ). فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کیا آپ کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ پہنچی ہے کہ اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے؟ فرمایا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف قائم فرمایا وہ میرے گھر میں ہوا تھا۔

4-بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

کسی نے میت کے قرض کی ضمانت لی تو اس سے رجوع کا حق نہیں

1059 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُم قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا). فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ، أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا. فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً، وَقَالَ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اگر بحرین کا مال آجائے گا تو تم کو اتنا اور اتنا ضرور دونگا۔ نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہری تک بحرین کا مال نہیں آیا پس جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم فرمایا اور یہ منادی کی گئی۔ کہ نبی کریم ﷺ نے جس سے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا آپ ﷺ پر کسی کا قرض ہو وہ میرے پاس آئے چنانچہ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا! انہوں نے ایک چلو بھر کر دیا میں نے اسے لیا فرمایا اسے گنو میں نے اسے گنا وہ پانچ سو تھے اور فرمایا اسکا دوگنا اور لے لو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

39-كتاب الوكالة

وکالت کا بیان

1-باب فِي وَكَالَةِ الشَّرِيكِ

1060 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (ضَحِّ بِهِ أَنْتَ).

ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل ہونا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں بکریاں دیں کہ صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں۔ ایک سال بھر کا بچہ بچ گیا اسکا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ تم قربانی کر لو۔

2-باب إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

1061 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ، أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَسْأَلُهُ، وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ، أَوْ أَرْسَلَ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتے ہوئے دیکھے تو ذبح کر دے یا کسی چیز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے ٹھیک کر دے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ان کی بکریاں تھیں جو سلع میں چرتی تھیں میری ایک کنیز نے ایک بکری کو دیکھا مر رہی ہے تو اس نے پتھر توڑا اور اس سے بکری کو ذبح کر دیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے گھر والوں سے کہا اسے کوئی نہ کھائے جب تک میں نبی کریم ﷺ سے دریافت نہ کر لوں یا کسی کو بھیج کر دریافت نہ کروا لوں۔ پھر انہوں نے خود نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے دریافت فرمایا یا کسی کو بھیج کر دریافت کرایا تو آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

3-باب الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

1062 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً). ثُمَّ قَالَ: (أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لاَ نَجِدُ إِلاَّ أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: (أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً).

کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو اس نے سختی کی۔ آپ ﷺ کے اصحاب نے اسے مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ اسے اتنے ہی سال کا اونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ عمر کا ہے۔ فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

4-باب اذا وهب شيئًا لِوَكِيلٍ اوشفيع قومٍ جَازَ

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کو ہبہ کیا تو جائز ہے

1063 - عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ)، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلاَءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوازن کا ایک وفد مسلمان ہو کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے درخواست کی کہ انکے مال اور قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے سب سے زیادہ سچی بات پسند ہے دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرو قیدی یا مال اور میں نے انکا انتظار کیا اور رسول اللہ ﷺ جب طائف سے واپس تشریف لائے تو دس دن سے زیادہ انکا انتظار کیا تھا۔ جب ہوازن کے وفد کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ دو چیزوں میں سے صرف ایک کو ہی واپس فرمائینگے تو عرض کیا ہم قیدی چاہتے ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے روبرو کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ کی وہ ثنا بیان کی جسکا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا امابعد تمہارے یہ بھائی توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب جانتا ہوں کہ انکے قیدی انہیں واپس کر دوں تم سے جو بخوشی اسے پسند کرے وہ یہی کرے اور

أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ). فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.

جو چاہتا ہے کہ اسکا یہ حصہ باقی رہے تو اس شرط پر کہ سب سے پہلا جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اسمیں سے ہم اسکے عوض دیدیں گے۔ تو ایسا بھی کرسکتا ہے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے انہیں بخوشی دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نہیں جانتے تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی لوٹ جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر ہمیں بتائیں۔ لوگ لوٹ گئے اور انکے سرداروں نے ان سے بات چیت کی پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ خبر دی کہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔

10- بَابٌ إِذَا وَكَّلَ رَجُلاً، فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا، فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ، فَهُوَ جَائِزٌ

جب کسی کو وکیل بنانا اور وکیل نے کچھ چھوڑ دیا تو اگر موکل نے اجازت دے دی تو جائز ہے

1064 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: (أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ). فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ ایک آنے والا آیا اور غلے میں سے لپ بھر بھر کے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا بخدا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کرونگا اس نے کہا میں محتاج ہوں اور بہت سے عیال ہیں اور مجھے سخت حاجت ہے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ اے ابوہریرہ رات کو تمہارے قیدی کے ساتھ کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور عیال کی شکایت کی تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا سنو اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور پھر آئے گا۔ میں نے رسول

سَيَعُودُ. فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لاَ أَعُودُ. فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: (أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ). فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَهَذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لاَ تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا. قُلْتُ مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللّٰهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ، يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: (مَا هِيَ). قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ: (اللّٰهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ

اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے یقین کرلیا کہ وہ آئیگا۔ میں اسکی تاک میں رہا وہ آیا غلہ لپ سے اٹھانے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلونگا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور میرے عیال ہیں میں نے رحم کھا کر اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو میں نے رحم کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئیگا۔ میں اُسکی تاک میں تیسری بار بھی رہا وہ آیا اور غلہ چلو سے لینے لگا میں نے اسے پکڑا اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرونگا اور کہا تیسری دفعہ یہ آخری موقعہ ہے تو کہتا ہے نہیں آونگا اور پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو کچھ کلمے سکھاتا ہوں جس سے اللہ تجھے فائدہ دے گا میں نے کہا وہ کیا ہیں اس نے کہا جب بچھونے پر سونے کے لیے جاؤ تو آیۃ الکرسی شروع سے اخیر تک پڑھ لیا کرو اللہ کی جانب سے ایک محافظ صبح تک رہے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئیگا۔ میں اسکے راستے سے ہٹ گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تجھ سے تیرے رات والے قیدی نے کیا کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کہا تمہیں کچھ کلمات سکھا دیتا ہوں جس سے اللہ تمہیں نفع دے گا۔ میں اس کے راستے سے ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیا ہیں۔ میں نے عرض کی اُس نے مجھ سے کہا جب تم بچھونے پر سونے کے لیے جاؤ تو آیۃ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھ لیا کرو اور مجھ سے کہا صبح تک اللہ کی جانب سے ایک نگہبان تجھ پر رہے گا اور شیطان تیرے نزدیک

حَتّٰی تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ. تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). قُلْتُ: لَا. قَالَ: (ذَاكَ شَيْطَانٌ).

نہیں آیگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اچھی بات کے سب سے زیادہ شوقین تھے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا اس نے صحیح کہا۔ اگرچہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم جانتے ہو تین راتوں سے کس سے بات کرتے رہے ہو۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ شیطان تھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور دانائے غیوب ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے کہ رب عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ علم عطا فرمایا ہی تھا کہ کوئی امر آپ ﷺ سے پوشیدہ نہ رہ سکتا تھا۔ اسی لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بتادینے سے پہلے ہی آپ ﷺ نے رات کے قیدی کے متعلق ارشاد فرمادیا ساتھ ہی یہ بھی خبر دے دی کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ تین راتوں تک آپ ﷺ یہی فرماتے رہے اور ایسا ہی ہوتا رہا اور یہ بھی خبر دی کہ وہ شیطان تھا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود ﷺ

6-باب إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

جب وکیل کوئی غلط چیز فروخت کرے تو اسکی بیع مردود ہے

1065- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (مِنْ أَيْنَ هَذَا؟). قَالَ بِلَالٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: (أَوَّهْ أَوَّهْ. عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ).

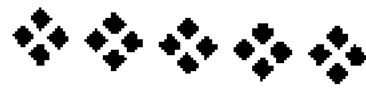
حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ کہاں سے آئیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں اس وقت نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا توبہ توبہ یہ تو بالکل سود ہے۔ یہ تو بالکل سود ہے جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیچ دو اور پھر دوسری خرید لو۔

7-بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

حدود میں وکیل کرنا

1066 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ، أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مایا کہ نعیمان یا ابن نعیمان رضی اللہ عنہ کو نشہ کے حالت میں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو جو اس وقت گھر میں تھے حکم فرمایا کہ انہیں مارو۔ میں بھی مارنے والوں میں سے تھا۔ ہم نے انہیں چپلوں اور کھجوروں کی ٹہنیوں سے مارا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

40-کتاب ماجاء فی الحرث والمزارعة

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

1-باب: فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ

1067 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ).

کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان جو بھی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے اس میں سے چڑیا یا انسان یا چوپایا کھاتا ہے یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

2-باب مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الِاشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

1068 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أُدْخِلَهُ اللهُ الذُّلَّ).

کھیتی باڑی کے آلات میں مشغول ہونے کے انجام یا حد اعتدال سے آگے بڑھنے سے جو ڈرایا گیا

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ہل کا پھاڑا اور کھیتی کا کوئی سامان دیکھا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یہ جس گھر میں جائے گا اللہ اس میں ذلت فرمائے گا۔

3-باب اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

1069 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ).

کھیتی کے لیے کتا پالنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی کتا پالے گا اس کے نیک عمل سے روزانہ ایک قیراط گھٹتا رہے گا مگر جو کھیت اور مویشی کی حفاظت کے لیے پالے۔

1070 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فی روایة:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

(إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ).

1071- وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا في رواية اخرى: (إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ).

4- باب اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

1072 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ، قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي، قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ). قَالَ الراوي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ.

5- باب إِذَا قَالَ اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ

1073- وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ. قَالَ (لَا). فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ. قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

1074- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فرمایا کہ بکریوں یا کھیتوں یا شکار کے لیے کتا رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ شکار اور مویشوں کے لیے کتا رکھا جا سکتا ہے۔

کھیتی کے لیے بیل استعمال کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا تو بیل نے مڑ کر کہا میں اسکے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔ میں کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ایک بھیڑیے نے بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اسکا پیچھا کر کے چھین لیا تو بھیڑیے نے اس سے کہا یوم السبع اسکا کون محافظ ہوگا جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا میں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما قوم میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئی کہے کہ میرے کھجور کے درختوں پر تم محنت کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ ہی سے عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے باغ تقسیم فرما دیں۔ فرمایا نہیں تو ان لوگوں نے عرض کیا تو کام وہ کریں اور پھل میں ہمیں شریک رکھیں۔ تو مہاجرین نے کہا منظور ہے۔

حضرت رافع بن خدیجہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں

قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الأَرْضِ، قَالَ: فَمِمَّا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الأَرْضُ، وَمِمَّا يُصَابُ الأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ، فَنُهِينَا، وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ.

نے فرمایا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ کھیت والے ہم لوگ تھے۔ ہم اس شرط پر کھیت کرایہ پر دیتے کہ کھیت کے ایک معین حصے کی پیداوار کھیت کا مالک لے گا لیکن ہوتا یہ تھا کہ کبھی اس حصے کی پیداوار ماری جاتی اور کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور وہ حصہ محفوظ رہتا۔ اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔ سونا چاندی اس وقت رائج نہیں تھا۔

6-باب الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ

آدھی یا کم وبیش پیداوار پر زراعت

1075 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے خیبر والوں سے معاملہ کیا تھا کہ وہ کھیتی یا پھل جو بھی پیداوار ہو اسکا آدھا دیں گے اور حضور اقدس ﷺ اپنی ازواج کو سو وسق عطا فرماتے تھے۔ اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو۔

1076 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنِ الْكِرَاءِ، وَلَكِنْ قَالَ: (أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے زمین بٹائی پر دینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے تو یہ اس کے بدلے کچھ مقرر کر کے لینے سے بہتر ہے۔

7-باب أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوقاف اور خراجی زمین اور انکی مزارعت اور معاملے کا بیان

1077 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَوْلاَ آخِرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اگر آئندہ کے مسلمانوں کا مجھے خیال نہ ہوتا تو جو بھی بستی فتح ہوتی۔ اسکے باشندوں پر تقسیم کر دیتا۔ جسے نبی کریم رؤف الرحیم

خَيْبَرَ.

8-باب مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

1078 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ).

1079 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: أَجْلَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ، أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا). فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

9-باب مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ.

1080 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَمِّي ظُهَيْرُ ابْنُ رَافِعٍ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا، قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ: دَعَانِي

ﷺ نے خیبر میں کیا تھا۔

جس نے کسی غیر مملوک بنجر زمین کو آباد کیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملکیت نہیں۔ تو وہ اسکا حقدار ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود ونصاری کو سرزمین حجاز سے جلاوطن کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح کر لیا تو یہود کو وہاں سے نکالنا چاہا اور جب کسی زمین کو رسول اللہ ﷺ فتح فرما لیں تو وہ زمین اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں کی ہو جاتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے یہود کو وہاں سے نکالنا چاہا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ انہیں یہیں رہنے دیں اس شرط پر کہ وہ کام کرینگے اور انہیں پھلوں کا آدھا ملے گا اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرما دیا تھا ہم تم کو اس پر برقرار رکھتے ہیں جب تک ہم چاہیں۔ یہود اس پر رہے یہاں تک کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو تیماء اور اریحاء جلاوطن کر دیا۔

بنی کریم ﷺ کے اصحاب کھیتی اور پھلوں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اس چیز سے منع فرما دیا جس میں ہمیں آسانی تھی میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرما دیا وہ حق ہے تو

رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: (مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟). قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ، وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ. قَالَ: (لَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا). قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمْعًا وَطَاعَةً.

انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور دریافت فرمایا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو میں نے عرض کیا ہم کھیتوں کو اس شرط پر بونے کے لیے دیتے ہیں کہ ہند کے قریب کی پیداوار اور وسق کھجور اور جو ہم لینگے فرمایا ایسا مت کرو اسے خود بو یا کسی کو بلاعوض بونے کے لیے دو یا روکے رکھو رافع کہا جو ارشاد سنا اور وہ مان کیا۔

1081 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے شروع میں اپنے کھیت کرایہ پر دیتے تھے پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ہم کھیتوں کو کرایہ پر دیتے تھے چوتھائی پیداوار اور کچھ بھس کے عوض۔

1082 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى، ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کو خدشہ لاحق ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس بارے میں کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہو جس کا علم انھیں نہ ہوا اس لیے انہوں نے بٹائی زمین پر دینی چھوڑ دی۔

10-باب

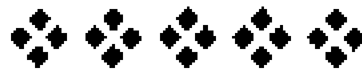
باب

1083 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: (أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ. قَالَ: فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ). فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ لاَ تَجِدُهُ إِلاَّ قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.

ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور آپ ﷺ یہ بیان فرمارہے تھے کہ ایک جنتی اپنے رب سے جنت میں کھیتی کرنے کی اجازت مانگے گا تو اللہ عزوجل یہ فرمائے گا کیا تم اس حال میں خوش نہیں؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں مگر کھیتی کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس نے بیج ڈالا پلک جھپکنے میں وہ اگا بھی اور تیار بھی ہوگیا اور کاٹ بھی لیا گیا اس کی پیداوار پہاڑوں کے برابر ہوئی اب اللہ تعالی اس سے فرمائے گا اے ابن آدم لے لے تیرا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ یہ حدیث سن کر اس اعرابی نے عرض کیا واللہ آپ اسے قریشی یا انصاری ہی پائینگے اس لیے کہ یہی لوگ کاشتکار ہیں اور ہم لوگ کاشتکار نہیں تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے پڑے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

41- كتاب المساقاة

پانی پلانے کا بیان

1-بَاب فِي الشُّرْبِ

پانی کی تقسیم

1084-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: (يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ). قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمت بابرکت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے داہنی جانب قوم میں سے ایک چھوٹا بچہ تھا اور معمر لوگ آپ ﷺ کے بائیں طرف تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بچے کیا تو اس کی اجازت دیتا ہے کہ میں اسے معمر لوگوں کو دے دوں اس نے عرض کیا میں آپ کے تبرک کے بارے میں کسی کو اپنے پر ترجیح نہیں دے سکتا یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے وہ پیالہ اس بچے کو عطا فرما دیا۔

1085 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَلَبْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةً دَاجِنٍ، فِي دَارِي، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِي، فَأَعْطَى رَسُولَ اللهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ، حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ، وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پینے کے لیے ایک پلی ہوئی بکری دوہی اور اس کے دودھ میں اپنے گھر کے کنوئیں کا پانی ملایا اور آپ ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو پیالہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور داہنی جانب ایک اعرابی تھے جب حضور ﷺ نے پیالہ اپنے لب ہائے مبارکہ سے ہٹایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندیشہ ہوا

عَلَى يَمِينِهِ. ثُمَّ قَالَ: (الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ).

کہ کہیں آپ اعرابی کو عطا نہ فرما دیں اس لیے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو بکر کو عطا فرمائیں جو آپ کے پاس حاضر ہیں مگر آپ ﷺ نے ان اعرابی کو عطا فرمایا جو داہنی طرف تھے پھر ارشاد فرمایا داہنا مستحق ہے پھر داہنا۔

2- باب: مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى

جو کہے کہ پانی کا مالک پانی کا سب سے زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لے

1086 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلأُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچے ہوئے پانی کو نہ روکا جائے کہ اس کے نتیجے میں گھاس چرانے سے روکنا لازم آئے۔

1087 - وفي رواية عنهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلإِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاضل پانی کو نہ روکو کہ اس کی وجہ سے فاضل چرائی کو روک دو۔

3- باب الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

کنویں میں جھگڑا اور اس کے فیصلے کا بیان

1088 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً) الآيَةَ. فَجَاءَ الأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ. كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي: (شُهُودَكَ). قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص ایسی قسم کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال لے لے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ اللہ عزوجل اس پہ غضبناک ہوگا چنانچہ رب تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ''جو لوگ اللہ اور اس کی قسموں کے عوض تھوڑی پونجی خریدتے ہیں (الی آخرہ) اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا ابو عبدالرحمن حدیث بیان کرتے ہیں میرے ہی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی گئی ہے میرا ایک کنواں میرے چچا زاد

قَالَ: (فَيَمِينُهُ). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِذًا يَحْلِفَ. فَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ.

بھائی کی زمین میں تھا ہمارے درمیان جھگڑا ہو گیا میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا وہ یہ قسم کھا لے گا تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو بطور تصدیق نازل فرمایا۔

4-باب إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

مسافر کو پانی پینے سے منع کرنے کا گناہ

1089 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ، فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا. فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا. وَكَذَا. فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین اشخاص ہیں جن کی جانب اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیگا اور ان کے گناہوں کو معاف نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں فاضل پانی تھا اور اس نے مسافر کو پانی سے روکا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی امام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کی اب وہ اگر اس کو کچھ دے تو راضی رہے اور اگر کچھ نہ دے تو وہ ناراض ہو جائے اور ایک وہ شخص جس نے بعد عصر اپنے سامان (برائے فروخت) لگایا پھر کہا قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت لگائی جا چکی ہے کسی نے اس کی بات مان لی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔''

5-باب فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

پانی پلانے کی فضیلت

1090 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آدمی جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی وہ

الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: (فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ).

ایک کنوئیں میں اترا اور اس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا دل میں کہا اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی اس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پلا یا اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔

6- باب مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ.

حوض یا مشک کا مالک اس کے پانی کا سب سے زیادہ حقدار ہے

1091 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَذُودَنَّ رِجَالاً عَنْ حَوْضِي، كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کچھ لوگوں کو اپنے حوض میں سے بھگاؤنگا جیسے اجنبی اونٹ کو حوض سے بھگا دیا جاتا ہے۔

1092 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي، كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیگا اور نہ ان کی طرف نگاہ رحمت فرمائے گا ایک وہ شخص جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر سکے تیسرا وہ شخص جو زائد پانی کو روکے تو اللہ عزوجل فرمائیگا کہ جیسے تو زائد پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ (پانی) تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔

7-باب لا حمى إلا لله ولرسوله ﷺ

1093 - عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ).

8-باب شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الأَنْهَارِ

1094 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا، وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ). وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ؛ فَقَالَ: (مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾).

اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محفوظ چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اجر اس آدمی کے لیے ہے جس نے راہ خدا میں گھوڑا باندھا پس وہ باغ یا چراگاہ میں اس کی رسی دراز کر دیتا ہے تو رسی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ اسی توڑ کر ایک دو بلندیاں طے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی لے اگرچہ اس کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا یہ اس کے لیے پردہ ہے اور جو آدمی فخریہ یا دکھاوے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اس جامع اور بے مثل آیت کے کہ جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔

9- باب بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ

1095 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى، فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لأَبِيعَهُ، وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ، فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ، فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ. وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ.

ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بدر کے مال غنیمت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے مرحمت فرمائی ایک روز میں انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے ان پر اذخر لادوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا کہ اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں مدد لوں۔ جبکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فربہ اونٹنیوں کے جگر لے لو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر ان پر جھپٹے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور پیٹ چاک کر دیئے پھر ان کے کلیجے نکال لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت زید بن حارث بھی موجود تھے میں نے سارا واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نکلے اور ساتھ حضرت زید رضی اللہ عنہ تھے آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے پس حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

10- باب الْقَطَائِعِ

1096 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَتِ

جاگیروں کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ انصار کو بحرین کی جاگیریں دینے کا

الأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا. قَالَ: (سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي).

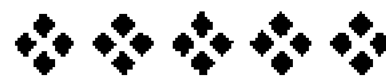
ارادہ فرمایا انصار نے عرض کیا جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو جاگیریں عطا نہ فرمادیں تب تک ہم نہ لینگے فرمایا تم لوگ عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے اس وقت صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔

11- باب الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ نَخْلٍ

وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو

1097 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جبکہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کرلے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

42- کتاب فی الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس

قرض لینے اور ادا کرنے تصرف سے روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

1-باب مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلاَفَهَا

1098 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلاَفَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ).

جس نے لوگوں کا مال لیا اور نیت یہ ہو کہ ادا کر دے گا تلف کر دے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے لوگوں کا مال لیا اور وہ ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو برباد کرنے کے لیے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو برباد کر دے گا۔

2-باب أَدَاءِ الدُّيُونِ

1099 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أُحُدًا - قَالَ: (مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يُحَوَّلُ لِي ذَهَبًا، يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ). ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ الأَكْثَرِينَ هُمُ الأَقَلُّونَ. إِلاَّ مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا).وَقَلِيلٌ مَا هُمْ. وَقَالَ: مَكَانَكَ. وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ. فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الَّذِي سَمِعْتُ؟

قرض ادا کرنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ میرے لیے سونے سے بدل جائے تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس ایک دینار تین دن سے زیادہ رہے سوائے اس دینار کے جسے قرض ادا کرنے کے لیے بچا رکھوں۔ پھر ارشاد فرمایا زیادہ مال والے ہی زیادہ تنگدست ہیں مگر جو مال ایسے دے ایسے دے۔ لیکن ایسے لوگ کم ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی جگہ رہو اور آپ ﷺ آگے بڑھے اور کچھ دور نہیں گئے تھے۔ میں نے ایک آواز سنی میں نے ارادہ کیا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں پھر میں

أَوْ قَالَ: الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ؟ قَالَ: (وَهَلْ سَمِعْتَ). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ). قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَ كَذَا؟ قَالَ: (نَعَمْ).

نے آپ ﷺ کے ارشاد کو یاد کیا کہ کیا فرمایا تھا میرے آنے تک اپنی جگہ رہنا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی آواز تھی جو میں نے سنی تھی فرمایا کیا تم نے سنی میں نے عرض کیا ہاں فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور بتایا امت میں سے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا جو ایسا ایسا کرے جو ایسا کرے فرمایا ہاں۔

3-باب حُسْنِ الْقَضَاءِ

احسن طریقے سے حق ادا کرنا

1100 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ضُحًى. فَقَالَ: (صَلِّ رَكْعَتَيْنِ). وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ بوقت چاشت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

4-باب الصَّلاَةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

مقروض کی نماز جنازہ

1101 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ﷺ: (مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا. وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلاَهُ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ”یہ نبی ایمان والوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہے۔“ پس جو مسلمان مر جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ میں ان کا مددگار ہوں۔

5-باب مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

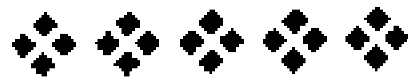
مال ضائع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

1102 - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ).

فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ماؤں کی نافرمانی، اور بچیوں کو درگور کرنا اور مستحقین کو مال دینے سے رکنا۔ اور ناحق مال حاصل کرنا اور تمہارے لیے ناپسند فرمایا قیل وقال اور سوال کی کثرت اور مال کا ضائع کرنا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

43- کتاب الخصومات

جھگڑوں کا بیان

1- باب مَا يُذْكَرُ فِي الإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

کسی شخص کی گرفتاری اور مسلمان و یہودی کے درمیان جھگڑے کا بیان

1103 - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَأَ آيَةً، سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ خِلاَفَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: (كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ لاَ تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے اس کے خلاف سنا تھا میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم دونوں نے صحیح پڑھا لیکن آپس میں اختلاف نہ کرو اس لیے تم سے پہلے والوں نے اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئے۔

1104 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ. فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا ایک دوسرے کو برا بھلا کہا مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفی ﷺ کو تمام عالم پر منتخب فرمایا اور یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام عالم پر منتخب فرمایا اتنی بات پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پہ تھپڑ مارا یہودی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا پس نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مسلمان کو بلوایا اور اس سے پوچھا مسلمان نے سارا واقعہ عرض کیا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ

النَّبِيُّ ﷺ: (لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ).

نے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو اس لیے قیامت کے دن لوگوں پر غشی طاری ہوگی اور مجھ پر بھی غشی طاری ہوگی سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا اس وقت میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کونہ پکڑے ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ آیا یہ بیہوش نہیں ہوئے تھے اور مجھ سے پہلے انھیں ہوش آ گیا یا ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرما دیا ہے۔

1105 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، قِيلَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ، أَفُلاَنٌ، أَفُلاَنٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

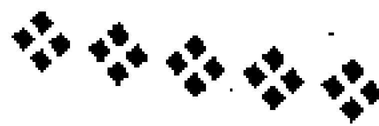
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا اس سے کہا گیا تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ اس نے کہا فلاں نے فلاں نے جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حکم فرمایا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

2-باب كَلاَمِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ

فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

1106 - حَدِيثُ الأَشْعَثِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وَذُكِرَ فِيهِ أَنَّهُ اخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حَضْرَمَوْتَ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: إِنَّهُ هُوَ وَيَهُودِيٌّ.

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور تھا کہ وہ حضر موت سے ایک شخص سے جھگڑے تھے اس طریق میں ہے کہ ان کا ایک یہودی سے جھگڑا ہوا تھا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

44- كتاب اللقطة

گری پڑی چیز کا بیان

1- باب وَإِذَا أَخْبَرَ رَبُّ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

1107 - عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (عَرِّفْهَا حَوْلاً). فَعَرَّفْتُهَا حَوْلَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: (عَرِّفْهَا حَوْلاً) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلاَثًا، فَقَالَ: (احْفَظْ وِعَاءَهَا، وَعَدَدَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا).

جب لقطہ کا مالک علامت بتا دے تو وہ چیز اسے دے دے

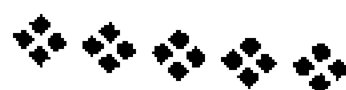
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک تھیلی لے لی تھی جس میں سو دینار تھے میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اس کی ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے کی لیکن اس کا جاننے والا مجھے کوئی نہیں ملا پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا سال بھر اور تشہیر کرو میں نے کی پھر نہیں پایا اب تیسری بار خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا اس کا برتن اس کا عدد اور اس کی بندش کو محفوظ رکھ اب اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو ورنہ اسے اپنے کام میں لاؤ۔

2- باب إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

1108 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنِّي لأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا).

جب کوئی راستے میں کھجور پائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں پس اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں پھر اس خدشہ سے کہ مبادا صدقہ کی ہوں ڈال دیتا ہوں۔



بسم الله الرحمن الرحيم

45-كتاب المظالم

مظالم کا بیان

1-باب قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

1109 -عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَسْكَنِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا).

ظلم کا بدلہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جب مومن جہنم سے نجات پا جائینگے تو جنت دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیے جائینگے اب اپنے درمیان جو حقوق دنیا میں ہونگے ان کا ایک دوسرے سے بدلہ دلا یا جائیگا جب پاک صاف ہو جائینگے تو انہیں جنت میں داخلے کی اجازت دی جائیگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے تم لوگ جنت میں اپنے مسکن کو دنیا کے مسکن سے زیادہ پہچانو گے۔

2-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)

1110 -عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ، وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ

فرمان الٰہی: ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ عزوجل مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپا لے گا فرمائے گا کیا تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا ہاں اے رب یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہو گیا ارشاد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائیگی لیکن

الْيَوْمَ. فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الأَشْهَادُ: هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ. أَلاَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ).

جو کافر اور منافق نہیں ان کے متعلق گواہ کہیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

3-باب لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ

مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ اس پر ظلم ہونے دے

1111 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس پر ظلم ہونے دے اور جو اپنے بھائی کی حاجت میں رہے گا اللہ اس کی حاجت روائی فرمائیگا اور جو کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جو کوئی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیگا۔

4-باب أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم

1112 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا). قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: (تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یہ مظلوم کی مدد ہے ظالم کی مدد کیسے ہوگی فرمایا اس کے ہاتھ کر پکڑ لے۔

5-باب الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ظلم قیامت کے دن کئی اندھیریاں ہیں

1113 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن تاریکیوں پر تاریکیاں ہو گا۔

6-باب مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ؟

جس کا کوئی حق کسی شخص پر ہو اور وہ اسے معاف کرانا چاہے تو حق کو بھی بیان کرے

1114 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر کسی مسلمان بھائی کا کوئی حق ہو خواہ آبرو کا یا کسی اور چیز کا تو اس سے آج معاف کرا لے قبل اس کے کہ نہ اس کے پاس دینار ہو اور نہ درہم اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو بقدر حق اس سے لے لیا جائیگا اور اگر نیکیاں نہیں ہونگی تو صاحب حق کی برائیاں لے لی جائینگی اور اس پر لاد دی جائینگی۔

7-باب إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ

جس نے ناحق کچھ بھی زمین لی اسکا گناہ

1115-عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ).

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے ناحق ذرا سی بھی زمین لی اتنی زمین کے ساتواں طبق اس کے گلے میں طوق بنا کر پہنا دیا جائیگا۔

1116 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دبایا تو قیامت کے روز اسے ساتویں زمین تک دھنسا دیا جائے گا۔

8-باب إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ

جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے

1117- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَأْكُلُونَ تَمْرًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا جو کھجوریں کھا رہے تھے تو انہوں نے کہا

الإِقْرَانِ إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

9-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ)

فرمان الٰہی: وہ سخت جھگڑالو ہے

1118 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الأَلَدُّ الْخَصِمُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

10-باب إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ

جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرنے والے کا گناہ

1119 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: (إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ، فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا).

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو جھگڑنے والے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا آخر میں انسان ہی ہوں اور میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں تم میں سے کچھ لوگ بہ نسبت دوسرے کے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں میں گمان کرلیتا ہوں کہ اس نے سچ کہا اور اس حق میں فیصلہ کردیتا ہوں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو یہ آگ کا ٹکڑا ہے اب چاہے لے یا چھوڑ دے۔

11-باب قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

ظالم کا اگر مال مل جائے تو مظلوم اپنا بدلہ لے سکتا ہے

1120 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا حضور ہمیں بھیجتے ہیں کبھی ہم ایسے لوگوں کے پاس اترتے

لَنَا: (إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ، فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ).

ہیں جو ہماری مہمانداری نہیں کرتے ایسی صورت میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو ہم سے ارشاد فرمایا تم جب کسی قوم پر اترو اور وہ تمہارے ساتھ ایسا برتاؤ کریں جو مہمان کے لائق ہے تو اسے قبول کرلو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرلو۔

12- باب لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ

ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے

1121 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ). ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی پڑوسی کسی پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کو اس سے منہ موڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں بخدا میں اس حدیث کو تمہارے سامنے علانیہ بیان کرتا رہونگا۔

13- باب أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

گھر کے صحن اور راستوں پر بیٹھنا

1122 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ). فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ: (فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلاَّ الْمَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا) قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: (غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا اس کے بغیر چارہ نہیں راستے ہی ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں جہاں ہم بات چیت کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں مانتے اور بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم کرنا، بری بات سے روکنا۔

14-باب إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ

1123 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ.

جب عام راستہ کے بارے میں اختلاف ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سات ہاتھ چوڑائی چھوڑنے کا فیصلہ فرماتے جب لوگ راستے کے بارے میں جھگڑتے تھے۔

15باب: النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ

1124 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ.

لوٹ مار کرنے اور صورت بگاڑنے سے ممانعت

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے لوٹنے اور صورت بگاڑنے سے منع فرمایا ہے۔

16-باب مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

1125 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ).

جو اپنے مال کے بچانے میں مارا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جو اپنا مال بچانے کیلئے مارا گیا وہ شہید ہے۔

17-باب إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

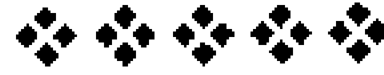
1126 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا، فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ، فَضَمَّهَا، وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ، وَقَالَ: (كُلُوا)، وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ

جب کسی دوسرے کا پیالہ یا کچھ اور توڑ دیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کے یہاں تشریف فرما تھے بعض امہات المومنین نے ایک خادمہ کے بدست ایک پیالہ میں کھانا بھیجا تو جن کے یہاں آپ ﷺ تھے انہوں نے کھانے پر اپنا ہاتھ مار دیا پیالہ ٹوٹ گیا آپ ﷺ نے پیالہ کو جوڑا اور کھانا پیالہ میں کیا اور فرمایا کھاؤ آپ ﷺ نے لانے

حَتّٰی فَرَغُوا، فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِیحَةَ وَحَبَسَ الْمَکْسُورَةَ.

والے کو روک لیا جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو صحیح سلامت پیالہ واپس فرمایا اور ٹوٹا ہوا روک لیا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

46- کتاب الشرکۃ

شرکت کا بیان

1-باب الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

کھانے اور زادراہ اور سامان میں شرکت کا بیان

1127 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (نَادِ فِي النَّاسِ، فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ). فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ، وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ، فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ).

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قوم کے توشے ختم ہو گئے اور لوگوں پر فاقے کی نوبت آ گئی تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت لینے کے لیے۔ آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی اس کے بعد انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے پس وہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اپنے ارشاد فرمایا لوگوں میں منادی کرادو کہ اپنا بچا ہوا زادِراہ لے آئیں چنانچہ اس کے لیے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا لوگوں نے اس میں لا کر ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر اس کی برکت کے لیے دعا فرمائی پھر اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ سب کو بلایا سب لوگوں نے لپ لے لے کر برتن بھر لیے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے شاندار معجزے کا پتا دے رہی ہے کہ جب کہ قوم کے پاس

کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا اور فاقوں کی نوبت آ پہنچی تو آپ ﷺ کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے ایسی برکتیں نازل ہوئیں کہ زادِ راہ اتنا زیادہ ہو گیا کہ ہر ایک نے بھر بھر کر اپنی ضرورت کے مطابق لے لیا اور یوں دعائے نبوی کی برکت سے آئی ہوئی مصیبت دور ہو گئی۔

دافع رنج و بلا تم پر کروڑوں درود

1128 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ الأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب اشعری لوگ غزوے میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں ان کے عیال کا غلہ کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

2-باب قِسْمَةِ الْغَنَمِ

بکریوں کو تقسیم کرنا

1129 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ: بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلاً وَغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ، فَعَجَّلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا). فَقُلْتُ: إِنَّا نَرْجُو الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے کہ لوگ بھوکے ہوئے اور لوگوں کو بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ لشکر کے آخر میں تھے لوگوں نے جلدی مچا دی انہیں ذبح کیا اور ہانڈیاں چڑھا دیں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حکم دیا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دنوں قوم کے گھوڑے تھے پس ایک آدمی نے ایسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انہیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ میں نے عرض کیا ہمیں خدشہ

مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ، قَالَ: (مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوهُ. لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفُرُ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ).

ہے کہ کل صبح کو دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے گی اور ہمارے پاس چھری نہیں تو کیا بانس سے ذبح کر لیں ارشاد فرمایا جو خون بہا دے اور اس پر اللہ عزوجل کا نام لیا جائے اس کھاؤ البتہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کا سبب بیان کرتا ہوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری۔

3-باب تَقْوِيمِ الأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

شرکاء کے درمیان چیزوں کو مناسب قیمت لگا کر تقسیم کرنا

1130 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ، قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مشترکہ غلام اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائیگی اور مزدوری کرواتے ہوئے اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

4-باب هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ

کیا تقسیم میں قرعہ ڈالا جائے گا

1131 - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا، وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے حدود پر قائم رہنے والوں اور اسے توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کشتی میں سوار ہونے والوں نے قرعہ ڈالا بعض کے نام میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے نام میں نیچے کا۔ جو لوگ نچلے حصے میں تھے وہ پانی لے کر اوپر والوں پر گزرتے تھے نچلے حصے والوں نے کہا اگر ہم اپنے حصے میں کشتی پھاڑ کر سوراخ کر لیں تو اوپر والوں کو ایذا دینے سے بچ جائیں گے

هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا).

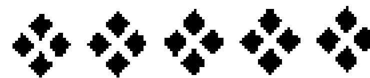
اب اگر اوپر والوں نے انہیں چھوڑ دیا تو سب کے سب ہلاک ہو جائیںگے اور اگر ان کا ہاتھ پکڑ لیا تو انہوں نے خود بھی نجات حاصل کر لی اور باقی سب نے بھی حاصل کر لی۔

5-باب الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

1132- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: (هُوَ صَغِيرٌ). فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ. كَانَ يَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَيَقُولاَنِ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيَشْرَكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

غلے وغیرہ میں شرکت

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا یا رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر لیجئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ چھوٹا ہے آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی وہ اکثر بازار جاتے اور غلہ خریدتے۔ حضرت ابن عمر و حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم ملتے تو فرماتے ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تمہارے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے وہ انہیں شریک کر لیتے کبھی پورا اونٹ نفع میں پاتے اور اسے گھر بھیج دیتے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

47- کتاب الرھن فی الحضر

حضر میں رہن کا بیان

1-بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

رہن کے جانور پر سوار ہونا اور اس کا دودھ دوہنا

1133 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سواری کا جانور جب مرہون ہوتو اس کے خرچے کے مطابق اس پر سواری کی جائیگی اور دودھ والا جانور مرہون ہوتو اس کے خرچے کے مطابق اس کا دودھ پیا جائے اس کا خرچہ اس پر ہے جو اس پر سواری کرے اور اس کا دودھ پئے۔

2-بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ

جب راہن اور مرتہن وغیرہ اختلاف کریں

1134 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى: أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فیصلہ فرمادیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔

1135 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے ہر عضو کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

❖❖❖❖❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

48- کتاب فی العتق و فضله

غلام آزاد کرنے اور اسکی فضیلت کا بیان

1-باب أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

1136 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ، قَالَ: (إِيمَانٌ بِاللهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ). قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: (أَغْلاَهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا). قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: (تُعِينُ صَانِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ). قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: (تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ).

کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سے دریافت کیا کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے ارشاد فرمایا وہ جس کی قیمت سب سے زیادہ اونچی ہو اور جو مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو میں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کرسکوں ارشاد فرمایا کسی کاریگر کی مدد کرو عرض کیا اگر یہ بھی نہ کرسکوں تو فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ۔ اس لیے کہ یہ صدقہ ہے جو تم اپنے اوپر کروگے۔

2-باب إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

1137 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ).

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کردیا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو یہ ادا کرسکے درست قیمت تو وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کردے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

3-باب الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ

1138 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ).

غلام آزاد کرنے، طلاق وغیرہ میں بھوک چوک کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میری وجہ سے اللہ نے میری امت کے سینوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف فرمادیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کریں یا کلام نہ کریں۔

4-باب إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ، وَالْإِشْهَادُ بِالْعِتْقِ

1139 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ، ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ). فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ: قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ.

جب اپنے غلام سے کہے وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے کی نیت کرے اور آزاد کرنے پر گواہ بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے آرہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا راستے میں ان دونوں کا ساتھ چھوٹ گیا اس کے بعد غلام آگیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے غلام کو دیکھ کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ وہ رہا تمہارا غلام تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

ہائے وہ رات کتنی لمبی اور اذیت ناک تھی
مگر اس نے دارالکفر سے نجات دلائی ہے

5-باب عِتْقِ الْمُشْرِكِ

1140 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ

مشرک کا غلام آزاد کرنا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیئے تھے۔ اسلام قبول کیا تو سو اونٹ اللہ عزوجل کے لیے دیئے اور سو غلام آزاد کیے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ الحَدِيث وقَدْ تَقَدَّمَ فى الزَّكَاةِ.

نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پھر وہ تمام حدیث بیان فرمائی جو کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے۔

6-باب مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا

جو کسی عربی غلام کا مالک ہو

1141 - عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے بنی معطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا پس ان میں جولڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اس روز حاصل ہوئی تھیں۔

1142 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ). قَالَ: وَجَائَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: (هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا). وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: (أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرتا رہا تین وجہ سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے فرماتے تھے یہ لوگ دجال پر میری امت سے سب سے سخت ہیں بنی تمیم کے صدقات خدمت اقدس میں آئے تو فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان میں کی ایک قیدی عورت تھی تو فرمایا اسے آزاد کر دے اس لیے کہ یہ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہے۔

7-باب كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ

غلام پر دست درازی پر کراہیت

1143 - وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: (لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ نہ کہو اپنے رب کو کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پلاؤ بلکہ سیدی اور مولائی کہو اور عبدی امتی نہ کہو بلکہ میرا خادم میری خادمہ میرا غلام کہو۔

8-باب إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

1144 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاَجَهُ).

جب کسی کا خادم اس کے پاس اس کا کھانا لائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارا خادم تمہارے پاس کھانا لائے تو اگر اسے اپنے ساتھ بٹھاتے نہیں تو اسے ایک دو لقمہ دے دے کیونکہ اسی نے اسے تیار کیا ہے۔

9-باب إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

1145 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ).

جب غلام کو مارے تو چہرے سے بچے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم مارو تو چہرے سے بچو۔

10-باب مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ

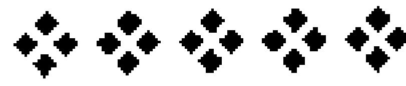
1146 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لأَهْلِهَا فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَائَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: (ابْتَاعِي، فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ). قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

شرط مکاتب سے جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں تا کہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں ادا کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی اگر وہ قبول کریں تو میں ایسا کر دوں گی پس بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر وہ ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو

فَقَالَ: (مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ).

آزاد کرے راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو دفعہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لا حاصل ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

49- كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها

ہبہ کی فضیلت اور اس پر حرص دلانے کا بیان

1- باب: فَضْلِ الْهِبَةِ

ہبہ کرنے کی فضیلت

1147- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے مسلمان عورتو! ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کو حقیر نہ جانے اپنی پڑوسن کو کچھ نہ کچھ دیا کرو اگرچہ بکری کا کھر ہی سہی۔

1148- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ. ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلاَلِ ثُمَّ الْهِلاَلِ، ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ. فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتِ الأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِمْ، فَيَسْقِينَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے! ہم ایک چاند سے دوسرے چاند تیسرے چاند تک دو مہینے انتظار کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ انہوں نے عرض کیا اے خالہ آپ کس طرح زندہ رہتی تھیں فرمایا دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی مگر یہ کہ وہ (پڑوسی) رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیش کر دیتے تھے تو ہم یہ دودھ پی لیتے۔

1149- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ، أَوْ كُرَاعٍ، لأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ایک دست یا ایک پائے کے لیے مجھے دعوت دی جائے تو چلا جاؤں گا اور اگر ایک دست یا ایک پایا مجھے ہدیہ

2-باب قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

1150 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا، فَقَبِلَهُ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَأَكَلَ مِنْهُ.

3-باب قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

1151 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ، خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الأَقِطِ وَالسَّمْنِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

1152 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: (أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ). فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لأَصْحَابِهِ كُلُوا. وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَهُمْ).

1153 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

دیا جائے تو قبول کرلونگا۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مرالظہران میں ہم نے خرگوش کو دوڑایا لوگ تھک گئے میں نے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ کے پاس لایا تو انہوں نے ذبح کیا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں اس کی سرین یا دونوں رانیں پیش کیں تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔

ہدیہ کو قبول کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ام حفید نے پنیر، گھی اور گوہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیۃً پیش کیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پنیر اور گھی تناول فرمایا اور گھن محسوس فرماتے ہوئے گوہوں کو چھوڑ دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی اور اگر حرام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر نہیں کھائی جاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو اس کے بارے میں دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے تم لوگ کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو فوراً بلا تاخیر صحابہ کے ساتھ تناول فرمانے لگتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ. قَالَ: (هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ).

کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

4- باب مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

جب اپنے دوست کو ہدیہ دے اور اسکی بعض عورتوں کی باری کے دن کا انتظار کرے

1154 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ، يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخَّرَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ لَهَا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا. فَقُلْنَ لَهَا: فَكَلِّمِيهِ، قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ازواج دو گروہ تھیں ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں اور مسلمان رسول اللہ ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت کو جانتے تھے جب کوئی صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے تو اسے موخر کر دیتے جب رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوتے تو وہ ہدیہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے پس ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے کہا تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرو کہ حضور لوگوں سے کہدیں کہ جو بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے تو وہ پیش کرے آپ ﷺ کسی بھی زوجہ کے پاس ہوں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح عرض کر دیا جیسا ان سے کہا گیا تھا تو آپ ﷺ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنی باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ ﷺ نے انہیں

شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: (لاَ تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي، وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلاَّ عَائِشَةَ). قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ. ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: (يَا بُنَيَّةُ، أَلاَ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ). قَالَتْ: بَلَى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ، فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ، وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا، حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ، حَتَّى أَسْكَتَتْهَا. قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ، وَقَالَ: (إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ).

کوئی جواب نہیں دیا انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا پھر عرض کرو یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں آپ ﷺ نے ان سے فرمایا مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے بستر میں ہوں سوائے عائشہ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ کو بلوایا انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے پیاری بیٹی میں جس سے محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں۔ انہوں نے عرض کیا ضرور پھر وہ ازواج مطہرات کے پاس واپس ہوئیں اور سب کچھ بتا دیا پھر ان لوگوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دوبارہ جائیں تو انہوں نے انکار کر دیا اب ازواج نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو خدمت اقدس میں بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر گرم انداز میں عرض کی حضور آپ کی ازواج ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں اللہ کے واسطے انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں انہوں نے آواز بھی بلند کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہاں موجود تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا کہ خاموش ہیں؟ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جواب دیا حتی کہ ان کو چپ کرا دیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ آخر

یہ ابوبکر کی بیٹی ہے نا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد گرامی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت کی منہ بولتی تصویر ہے یقیناً بارگاہ نبوت ﷺ میں ان کی شان اور ان کا مقام بے مثال ہے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پر وہ لوگ تعصب کی عینک اتار کر بغور مطالعہ کریں جو آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ انداز اختیار کرتے ہیں اور زبان آلودہ کر کے اپنے اپنے اعمال نامے کو بھی آلودہ کر بیٹھتے ہیں۔

5-باب مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

1155 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

کون سا ہدیہ لوٹانا نہیں چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

6-باب الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ

1156 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

ہبہ کا بدلہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا عوض عطا فرماتے۔

7-باب الْإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

1157 - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: (أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟). قَالَ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فَاتَّقُوا اللهَ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ). قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

ہبہ پر گواہ بنانا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے کچھ (عطیہ) دیا تو (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے کہا جب تک رسول اللہ ﷺ گواہ نہ ہو جائیں میں راضی نہیں ہونگی وہ رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بن رواحہ کے بطن سے ہے کچھ دیا ہے اس نے مجھے حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤں دریافت فرمایا بقیہ اولاد کو بھی اسکے برابر دیا ہے عرض کیا نہیں فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ لوٹ کر واپس آئے اور عطیہ واپس لے لیا۔

8-باب هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنا

1158 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو قے کر کے لوٹا تا ہے۔

9-باب هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقُهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ

بیوی کا شوہر کے علاوہ کسی اور کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا

1159 - عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً، وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: (أَوَفَعَلْتِ). قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: (أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ).

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں ایک کنیز کو آزاد کر دیا اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے اجازت نہیں لی جب ان کی باری کا دن آیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور کے علم میں یہ بات آئی ہوگی کہ میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے فرمایا کیا واقعی؟ تو نے ایسا کر دیا ہے عرض کیا جی فرمایا کاش کہ تم اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے ثواب زیادہ ہو جاتا۔

1160 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا قرعہ نکلتا اسے ساتھ لے جاتے اور ہر زوجہ کے لیے ایک دن اور ایک رات کی باری تھی سوائے اس کے کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی اس سے ان کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی رضا تھی۔

10-باب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

1161 - عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ، وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: (خَبَأْنَا هَذَا لَكَ). قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

غلام اور سامان پر قبضہ کیسے کیا جاتا ہے

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا تو مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے بیٹے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلو۔ میں ان کے ساتھ گیا تو کہا اندر جا کر حضور ﷺ کو بلا لاؤ میں نے حضور ﷺ کو بلایا حضور ﷺ مخرمہ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے کندھے پر ان میں سے ایک قبا تھی فرمایا میں نے تمہارے لیے چھپا رکھی تھی مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو عرض کیا مخرمہ خوش ہو گیا۔

11-باب هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

1162 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ بِنْتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا). فَقَالَ لِي: (مَا لِي وَلِلدُّنْيَا). فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ.

ایسی چیز کا ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر تشریف نہیں لے گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا انہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا تو ارشاد فرمایا میں نے اس کے دروازے پر منقش پردہ دیکھا تو میں نے کہا مجھے دنیا سے کیا کام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور اس کے بارے میں جو چاہیں مجھے حکم دیں ارشاد فرمایا فلاں کے پاس بھیج دو ایسے گھر والے جو اس کے محتاج تھے۔

1163 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ. فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ. فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے ریشمیں حلہ ہدیۃً عطا فرمایا اور میں نے اسے پہن لیا تو چہرہ انور میں غضب دیکھا تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

12-باب قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا

1164 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ). فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؛ أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً). قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً. فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ. فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ. فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ. وَشَبِعْنَا. فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ.

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم ایک سوتیس افراد نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ہمراہ تھے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا پھر ایک مشرک بکھرے ہوئے بالوں والا دراز قد ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خریدی پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کلیجی بھونے کا حکم فرمایا خدا کی قسم ایک سوتیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا ہو جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا (راوی نے) جو کچھ فرمایا۔

13-باب الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے لیے ہدیہ

1165 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میری مشرک ماں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں میرے پاس آئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ

ﷺ قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ. أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: (نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ).

سے دریافت کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہیں کیا ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں فرمایا اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

14-باب

باب

1166 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما: أَنَّهُ شَهِدَ عِنْدَ مروانَ لِبَنِي صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے مروان کے پاس بنی صہیب کے حق میں گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا چنانچہ ان کی گواہی پر مروان نے ان کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

15-باب مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال

1167 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمْرَى، أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عمریٰ اس کا ہے جس کے لیے ہبہ کیا گیا۔

16-باب الاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

زفاف کے وقت دلہن کے لیے کوئی چیز ادھار مانگنا

1168 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا أَيْمَنُ وَعَلَيْهِا دِرْعٌ مِنْ قِطْرٍ. وفي رِوَايَةٍ: مِنْ قُطْنٍ. ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ. فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي، انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ایمن رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ قطر کا کرتہ زیب تن کئے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی (ایک روایت میں روئی کا کرتہ) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا نظر اٹھا کر میری باندی کو دیکھو یہ گھر میں اس کرتے کے پہننے کو ناپسند کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایسا ایک کرتہ میرے پاس تھا جب مدینے میں کسی عورت کو دلہن بنانا ہوتا تو آدمی بھیج کر مجھ سے عاریتہ منگوالیا جاتا۔

17- باب فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

1169 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَهْلَ الأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ. وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ، كَانَتْ أُمَّ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا، فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلاَتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ. فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ۔

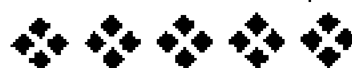
دودھ دینے والے جانور کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب مہاجرین مکے سے مدینے منورہ آئے تو حال یہ تھا کہ ان کے پاس کچھ نہ تھا جبکہ انصار زمین و جائیداد والے تھے چنانچہ انصار نے مہاجرین کو اس شرط پر اپنے باغات دیئے کہ وہ ان کے پھلوں میں سے کچھ ہر سال ہمیں بھی دے دیا کریں اور انصار کو کام اور محنت سے بچائے رکھیں۔ حضرت انس و عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہما کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو کھجور کے چند درخت نذر کیے تھے۔ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے یہ درخت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کے عطیات واپس کر دیئے اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ان کے کھجور کے باغ واپس کر دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا کو ان کی جگہ اپنے باغ میں سے عطا فرمایا۔

1170 - عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلاَهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا: رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس عادتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ثواب کی امید اور اللہ کے وعدے کو سچ جانتے ہوئے ان میں سے ایک پر عمل کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا ان میں سب سے اعلیٰ دودھ والی بکری کا منیحہ (عاریتاً دینا) ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

50- کتاب الشھادات

گواہی کا بیان

1- باب لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

1171- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)۔

ظلم پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں اور پھر ایسے لوگ آئینگے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے ہوگی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے۔

2- باب مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

1172- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ)۔ ثَلَاثًا. قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: (الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)۔ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: (أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ)۔ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

جھوٹی گواہی کے بارے میں کیا کہا گیا

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتادوں؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی، جبکہ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ جھوٹی گواہی دینا اور بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرمائیں۔

3-باب شَهَادَةِ الأَعْمَى وَنِكَاحِهِ وَأَمْرِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالأَصْوَاتِ۔

اندھے کی گواہی اور اس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا اور کسی کا نکاح کروانا اور خرید و فروخت کرنا اور اذان وغیرہ اور ایسی چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں

1173 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: (رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا)۔

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سماعت فرمایا تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیات یاد کروادیں جو میرے ذہن سے محو ہوگئی تھیں۔

1174- وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي رواية قَالَتْ: تَهَجَّدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي، فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: (يَا عَائِشَةُ، أَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا؟)۔ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا)۔

حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے انہوں نے اس روایت میں یہ اضافہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں نماز ادا فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے عباد ؓ کی آواز سماعت فرمائی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے پس فرمایا کہ اے عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے میں عرض گزار ہوئی کہ جی فرمایا اے اللہ عباد پر رحم فرما۔

4-باب تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

عورتوں کا ایک دوسرے کے تعدیل کرنا

1175- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ، وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب سفر پر نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے چنانچہ جس کا نام نکل آتا تو آپ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ ایک غزوے کے موقعہ پر آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا او میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکم پردے کے حکم کے بعد کا ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور اسی میں اتارا جاتا ہم روانہ ہوگئے یہاں تک کہ جب رسول اللہ

آذَنُوا بِالرَّحِيلِ، فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ، فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي، فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ، وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ، وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ،

ﷺ اپنے اس غزوے سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک رات روانگی کا حکم فرمایا میں کھڑی ہوئی اور قضائے حاجت کے لیے ایک طرف چلی گئی جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو اظفار کے نگینوں کا تھا پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے لگی مجھے اس کی تلاش میں دیر ہو گئی پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور انہوں نے میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی وہ لوگ سمجھے کہ میں اس میں موجود ہوں کیونکہ ان دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں نہ بھاری ہوتیں اور نہ ان پر گوشت چڑھتا تھا کیونکہ وہ کم خوراک کھایا کرتی تھیں تو جب انہوں نے ہودج کو اٹھایا تو انھیں بوجھ کی کمی محسوس نہ ہوئی پس انہوں نے ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا ان دنوں میں نوعمر لڑکی ہوا کرتی تھی۔ پس وہ اونٹ کو اٹھا کر روانہ ہو گئے مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر روانہ ہو چکا تھا جب میں ان کے پڑاؤ کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا پھر میں نے واپس اپنی اس جگہ پر جانے کا ارادہ کیا جہاں میں پہلے تھی میرا خیال تھا کہ جب وہ مجھے نہیں پائینگے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند نے میری آنکھیں بوجھل ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ حضرت صفوان بن معطل زکوانی رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے آ رہے تھے وہ صبح میری جگہ پر پہنچے تو سوتے ہوئے انسان کو دیکھا تو میرے پاس آئے وہ مجھے پردے کا حکم آنے سے قبل دیکھ چکے تھے لہٰذا مجھے پہچان لیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کی آواز سن کر جاگ اٹھی انہوں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور اس کا پیر

وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الإِفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا، يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لاَ أَرَى مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: (كَيْفَ تِيكُمْ؟). لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقِهْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، مُتَبَرَّزُنَا، لاَ نَخْرُجُ إِلاَّ لَيْلاً إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي، فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ. فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، أَتَسُبِّينَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهْ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا؟ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ: (كَيْفَ تِيكُمْ؟). فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي إِلَى أَبَوَيَّ. قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لأُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ، فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ

دبائے رکھا تو میں سوار ہوگئی پس وہ سواری کی مہار پکڑ کر چلتے رہے یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین دوپہر کے وقت آرام کی غرض سے پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور بہتان لگانے والوں کی سرپرستی عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کر رہا تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور بہتان طرازی پھیلتی رہی اور مجھے دوران علالت شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اپنے اوپر وہ لطف وکرم نہ پاتی تھی جو معمول تھا۔ آپ ﷺ اندر تشریف لاتے سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے مجھے اس واقعہ کی کچھ خبر نہ تھی یہاں تک کہ میں ناتوانی کی حالت میں ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ بیت الخلا ہمارے گھروں کے قریب نہیں ہوا کرتے تھے اور قدیم اہل عرب کے مطابق ہی ہم میں یہ رواج تھا۔ پس میں اور ام مسطح بنت ابورہم جا رہی تھیں تو وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں تو انہوں نے کہا مسطح کا برا ہو میں نے ان سے کہا آپ نے بری بات کہی آپ ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھا۔ انہوں نے کہا اے بھولی کیا تم نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ ہوگیا جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دیں میرا ارادہ اس وقت یہ تھا کہ ان کے سامنے اس خبر کی تصدیق کروں پس رسول اللہ ﷺ نے

رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ، إِلاَّ أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا. فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ، لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ. فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ. فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلاَ نَعْلَمُ وَاللهِ إِلاَّ خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: (يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ). فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلاَّ خَيْرًا. وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلاً مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا. وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلاَّ مَعِي). فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

مجھے اجازت مرحمت فرمادی تو میں اپنے والدین کے پاس آگئی میں نے اپنی والدہ سے وہ باتیں بیان کیں جن کا لوگ چرچا کر رہے تھے۔ فرمایا کہ بیٹی! ان باتوں کی پرواہ نہ کرو خدا کی قسم کوئی حسینہ جو خاوند بھی اسے چاہے اور اس کی سوکنیں ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے میں نے کہا سبحان اللہ لوگ ایسی بات کہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے گزاری کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نیند آتی نہ تھی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہوگئی تھی ان سے اپنی اہلیہ کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا تھا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایسا مشورہ دیا جو آپ ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات سے محبت کے مطابق تھا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم ہم آپ کی زوجہ مطہرہ میں بھلائی سوا کچھ نہیں دیکھتے۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل آپ پر تنگی نہیں فرمائیگا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ارشاد فرمایا اے بریرہ کیا تم نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جس میں تمھیں شبہ ہو بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے ان میں کوئی بات نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں بات صرف اتنی ہے کہ یہ ابھی کم سن لڑکی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس روز عبداللہ بن ابی سلول منافق سے شکوہ فرمایا اور

اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ: إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ
ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ
الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ
ذَلِكَ رَجُلاً صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ
فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ، لاَ تَقْتُلُهُ وَلاَ تَقْدِرُ
عَلَى ذَلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ:
كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ
مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ
الأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ، حَتَّى سَكَتُوا
وَسَكَتَ، وَبَكَيْتُ يَوْمِي لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ
أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ، قَدْ
بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ
فَالِقٌ كَبِدِي - قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ
عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ
الأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي،
فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
فَجَلَسَ، وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ فِيَّ مَا
قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي
شَأْنِي شَيْءٌ - قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: يَا
عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ
كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَإِنْ كُنْتِ
أَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ

ارشاد فرمایا کون ہے جو اس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے میری زوجہ کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم میں اپنی زوجہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں میں اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دینگے اور اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ ہمیں جو حکم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرینگے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اچھے آدمی تھے کھڑے ہوئے اور قبائلی حمیت سے انھیں ابھارا اور کہنے لگے کہ تم غلط کہتے ہو خدا کی قسم نہ ہی تم اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتے ہو۔ پس حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کرینگے معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو گئے ہو اسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو پس اوس وخزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور آپس میں بھڑنے کو تیار ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے اور انھیں خاموش کرانے لگے یہاں تک کہ وہ بھی خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر اس روز سے میں بھی روتی رہی میرے آنسو نہ رکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آتی تھی صبح میرے والدین میرے پاس آئے دو راتیں اور ایک دن سے مسلسل رو رہی تھی اور میں خیال کرتی تھی کہ میرے اس رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ). فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَالَ: قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لاَ أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لاَ تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلاً إِلاَّ أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللَّهُ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ. فَوَاللَّهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ، وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ

ہیں کہ میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری خاتون نے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر وہ بھی میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ تہمت لگنے کے روز سے لے کر آج تک میرے پاس بیٹھتے ہی نہ تھے اور ایک مہینہ گزر گیا تھا آپ ﷺ پر میرے بارے میں کوئی وحی نہ آئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے عائشہ مجھے ایسی ایسی بات پہنچی ہے اگر تم اس بات سے بری ہو تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بری فرما دے گا اور اگر تم سے غلطی ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو ختم فرمائی تو دفعتاً میرے آنسو تھم گئے اور ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو میری طرف سے جواب دیں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں انہوں نے بھی یہی فرمایا خدا کی قسم میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا کہوں؟ حالانکہ میں ایک نوعمر لڑکی تھی اور قرآن کا زیادہ حصہ بھی نہ پڑھا ہوا تھا میں نے کہا خدا کی قسم مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ بات سن لی ہے جو لوگ کہتے پھر رہے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ نے اس کو سچ مان لیا ہے اور اس وقت اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اس سے بری

الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي: (يَا عَائِشَةُ، احْمَدِي اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ). فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ) الْآيَاتِ. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا، بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى) إِلَى قَوْلِهِ: (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: (يَا زَيْنَبُ، مَا عَلِمْتِ، مَا رَأَيْتِ؟). فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ.

ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ واقعی میں بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہ کریںگے اور اگر میں اس بات کا آپ سے سچ ہونے کا اعتراف کرلوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو پھر آپ میری تصدیق کریںگے خدا کی قسم میں اپنی اور آپ کی وہی مثال پاتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی جبکہ انہوں نے فرمایا تھا تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو'' پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور مجھے امید تھی کہ اللہ مجھے ضرور بری فرمادے گا لیکن خدا کی قسم میں یہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی کیونکہ میں اپنے آپ کو بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میں ایسی کہاں کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر بحالت خواب اللہ تعالیٰ میری برات ظاہر فرمائے گا۔ پس خدا کی قسم آپ ﷺ نے اس جگہ حرکت بھی نہ فرمائی تھی نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا اور آپ ﷺ پر وحی والی حالت طاری ہوگئی جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی ہے کہ سردی کے دنوں میں بھی چہرہ انور سے موتیوں کی مانند پسینہ مبارک ٹپکنے لگتا تھا پس جب آپ ﷺ اس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے اور سب سے پہلے الفاظ جو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمائے وہ یہ تھے کہ اے عائشہ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں بری فرما دیا ہے میری والدہ ماجدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کے لیے کھڑی ہو جاؤ میں نے کہا خدا کی قسم میں ان کے لیے نہ کھڑی ہونگی اور نہ ہی کسی کا شکر ادا کرونگی سوائے اللہ کے پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی بے شک وہ لوگ کہ یہ بڑا بہتان لائے

ہیں تمھیں میں سے ایک جماعت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وحی نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو ان کے ساتھ اپنی قرابت داری کے سبب مالی امداد فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اب میں بھی مسطح کی مالی امداد نہ کرونگا اس کے بعد کہ اس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی ''اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے پس جو امداد مسطح رضی اللہ عنہ کی فرمایا کرتے تھے وہ جاری فرمادی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے متعلق دریافت فرماکرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے زینب تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کان اور آنکھ کو محفوظ رکھتی ہوں میں تو ان میں بھلائی ہی دیکھتی ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا میری ہم عمر تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے سبب اللہ تعالیٰ نے انھیں بدگوئی سے بچالیا۔

5-باب إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلاً كَفَاهُ

جب ایک آدمی دوسرے آدمی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے

1176 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ). مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: (مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا،

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی تو ارشاد فرمایا تمہاری خرابی ہو تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی بار بار یہی فرماتے رہے پھر ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کو اپنی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہو کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور

وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ).

اللہ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کی تعدیل نہیں کر سکتا۔ اگر اس کے متعلق کچھ جانتا ہو تو کہے میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

6-باب بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی

1177-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ غزوہ احد کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ چودہ برس کے تھے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اجازت نہ ملی پھر میں نے اپنے آپ کو غزوہ خندق کے وقت پیش کیا میں پندرہ سال کا تھا تو مجھے اجازت عطا فرما دی گئی۔

7-باب إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ

جب قسم کھانے میں لوگ جلدی کریں

1178-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ، فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کچھ لوگوں کو قسم کھانے کے لیے فرمایا تو وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے لہٰذا آپ ﷺ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون ان میں سے قسم کھائے گا۔

8-باب كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

قسم لینے کی کیفیت

1179-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔

9-باب لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے

1180-عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے اس کی نیت

النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا).

اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

10-باب قَوْلِ الإِمَامِ لأَصْحَابِهِ اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کروائیں

1181 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَلِكَ، فَقَالَ: (اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قبا آپس میں لڑنے لگے حتی کہ ایک دوسرے پر سنگباری کرنے لگے پس رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچائی گئی تو ارشاد فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ ان کے درمیان صلح کروائیں۔

11-باب كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَالَحَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، وَفُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

صلح نامے کی کیفیت کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں نے صلح کی اگرچہ ان کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ ہو

1182 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالُوا: لاَ نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ، لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ: (أَنَا رَسُولُ اللهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ). ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: (امْحُ: رَسُولُ اللهِ). قَالَ: لاَ، وَاللهِ لاَ أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلاَحٌ إِلاَّ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ذی القعدہ میں عمرے کا ارادہ فرمایا آپ ﷺ کے مکہ مکرمہ میں داخلے سے اہل مکہ رکاوٹ بنے یہاں تک کہ ان کے ساتھ اس بات پر فیصلہ ہوا کہ تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کریں گے۔ جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو لکھا گیا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبداللہ ہیں ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور محمد بن عبداللہ ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو مٹا دو وہ عرض گزار ہوئے نہیں خدا کی قسم میں تو آپ کا نام کبھی نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ ﷺ نے معاہدہ لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے جس کا محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں کھلے ہتھیار

أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لاَ يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا، وَمَضَى الأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الأَجَلُ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ: يَا عَمِّ يَا عَمِّ. فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، احْمِلِيهَا. قَالَ: فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي. وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا. وَقَالَ: (الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ). وَقَالَ لِعَلِيٍّ: (أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ). وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: (أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي). وَقَالَ لِزَيْدٍ: (أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا).

لے کر داخل نہیں ہونگے مگر میان میں چھپا کر اگر اہل مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ (اگلے سال) اس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے تم اپنے صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو چکی ہے چنانچہ نبی کریم رؤف ورحیم مکہ سے باہر تشریف لے آئے پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اے چچا اے چچا کہتی ہوئی پیچھے آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لو تو انہوں نے اسے سواری پر بٹھا لیا راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم کا اس بات تنازعہ ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری چچازاد بہن ہے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بھی چچازاد بہن ہے۔ اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میری بھتیجی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی خالہ کے حوالے فرمادیا اور فرمایا خالہ ماں کے جگہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

12-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا سردار ہے

1183-عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: (إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ).

نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلوئے مبارکہ میں تھے چنانچہ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے یہ میرا بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اسکے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

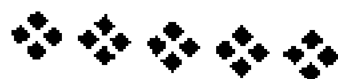
فائدہ: معلوم ہوا کہ حضور دانائے غیوب ﷺ کو پہلے ہی سے علم تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں آپس میں غلط فہمی کا شکار ہو کر لڑ پڑینگی اور آپ رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان صلح کا ذریعہ بنیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتوں میں صلح کروانے کا سبب بنے ساتھ ہی معلوم ہوا کہ دونوں جماعتیں مسلمان تھیں اسی لیے آپ نے گروہ مسلمین ارشاد فرمایا۔

13-بَابُ هَلْ يُشِيرُ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ

کیا امام صلح کیلئے اشارہ کر سکتا ہے؟

1184 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ، عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الآخَرَ، وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لاَ أَفْعَلُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: (أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لاَ يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ). فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی آواز بہت اونچی تھی جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کرونگا پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کرونگا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں اور جو وہ پسند کرے اسے دیتا ہوں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

51- كتاب الشروط

شرطوں کا بیان

1-باب الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

عقد نکاح کے وقت مہر میں شرائط رکھنا

1185 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ).

حضرت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شرائط پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

2-باب الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

حدود اللہ میں ان شرائط کا بیان جو حلال نہیں ہیں

1186 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ. فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (قُلْ). قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي: أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ اللہ کی کتاب سے میرا فیصلہ فرما دیجئے دوسرا فریق جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا عرض گزار ہوا کہ ہاں اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمایئے اور مجھے بیان کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو تو وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھ سے لوگوں نے کہا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر چھڑا لیا پھر میں نے اہل

عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا). قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

علم سے معلوم کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائیگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب ہی سے کرونگا۔ لونڈی اور بکریاں تمھیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس صبح تم اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دینا راوی کہتے ہیں کہ صبح کو یہ اس کے پاس گئے تو عورت نے اعتراف کرلیا پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

3-باب إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ

مزارعت میں شرائط رکھنا

1187 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: (نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ). وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ، فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ، وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ، هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهَمَتُنَا، وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلاَءَهُمْ. فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ، وَعَامَلَنَا عَلَى الأَمْوَالِ، وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ: عُمَرُ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب اہل خیبر نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمھیں ان پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمھیں اس (معاہدہ) پر قائم رکھے گا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں تھی دوران میں ان پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھ پاؤں مروڑ دیئے گئے اور وہاں یہودیوں کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے جس پر شبہ کریں لہٰذا میں انھیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا تو ابوحقیق یہودی کے خاندان سے کوئی شخص آپ کی خدمت

أَحْسِبْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ)). فَقَالَ: كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ. قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ. فَأَجْلاَهُمْ عُمَرُ. وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ، مَالاً وَإِبِلاً وَعُرُوضًا، مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا اے امیر المؤمنین آپ ہمیں یہاں سے نکال رہے ہیں حالانکہ محمد ﷺ نے تو ہم کو وہاں ٹھہرایا تھا، یہاں کے اموال کے بارے میں ہم سے معاملہ کیا تھا اور اس بات کی ہم سے شرط کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد بھول گیا ہوں جو انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو مذاق سے نکالا جائیگا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے راتوں کو مارا مارا پھرے گا وہ کہنے لگے ابو القاسم ﷺ نے از راہ مزاق کہا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا وطن کر دیا اور پیداوار، اونٹ، سامان پلان اور رسیوں وغیرہ کی قسم کی چیزوں کی قیمت انھیں ادا کر دی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ علوم خمسہ آپ ﷺ کو عطا فرمائے گئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی خبر دے دی کہ ابو حقیق یہودی کے خاندان کا ایک فرد خیبر سے نکالا جائے گا اور اس کا اونٹ اسے لے کر راتوں کو مارا مارا پھرے گا۔ چنانچہ جیسا آپ ﷺ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔ چنانچہ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں تھا قرآن و حدیث کا انکار ہے۔

4- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ.

حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرائط مقرر کرنا اور انھیں لکھنا

1188 - عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ. حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ)). فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ. فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مروان سے روایت ہے ان دونوں نے بیان فرمایا کہ زمانہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کسی راستے پر تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا خالد بن ولید مقام غمیم میں قریش کے سواروں کے ہمراہ موجود ہے اور یہ قریش کا اول دستہ ہے تو تم داہنی جانب سے چلو کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کوئی علم نہیں یہاں تک کہ انھیں ہمارے لشکر کا غبار بتائے پس ایک شخص قریش کو

وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ. فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ، فَأَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلاَّ أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا). ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ. قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ، وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ، وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ، وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ، وَأَضَرَّتْ بِهِمْ،

ڈرانے کے لیے چل پڑا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ آگے آگے چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس پہاڑی پر پہنچ گئے جس پر سے گزر کر لوگ مکہ معظمہ میں جاتے ہیں تو اس پر آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی لوگ کہنے لگے قصواء بیٹھ گئی تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا قصواء خود نہیں بیٹھی اور نہ یوں آڑنے کی اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (ابرھا کے) ہاتھی کو روکا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے وہ (کفار مکہ) مجھ سے کسی بھی ایسی بات کا سوال کریں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرمت والی چیزوں کا احترام کریںگے تو میں انکا ایسا مطالبہ پورا کر دونگا پھر آپ ﷺ نے اسے للکارا تو وہ اچھل کر حسب سابق رواں دواں ہوگئی یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی غرض کی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اس گڑھے میں ڈال دو پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اور واپسی تک یہی حالت رہی اس دوران بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے چند آدمیوں کے لیے ہوئے آ پہنچا اور یہ رسول اللہ ﷺ کا خیر خواہ اور بااعتماد تہامہ کے لوگوں میں سے تھے اس نے کہا میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ حدیبیہ کے عمیق چشموں پر پڑاؤ کیے ہوئے ہیں اور ان کے

فَإِنْ شَاؤُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ، فَإِنْ أَظْهَرْ: فَإِنْ شَاؤُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا، وَإِلاَّ فَقَدْ جَمُّوا، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، وَلَيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ). فَقَالَ بُدَيْلٌ: سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا، قَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ، وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلاً، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لاَ حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ. وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ. قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى. قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي. قَالُوا لاَ. قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا: بَلَى. قَالَ فَإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ. قَالُوا: ائْتِهِ. فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: أَيْ مُحَمَّدُ، أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ

ساتھ دودھ والی اونٹنیاں ہیں اور وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا اور بیت اللہ سے آپ کو روکنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو جنگ وجدال ہی نے کمزور کیا اور نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہیں تو میں ان سے ایک مدت طے کر لیتا ہوں اور وہ اس مدت میں میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان حائل نہ ہوں اگر میں غالب ہو جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں اور لوگ داخل ہو گئے ہیں ورنہ وہ مزید ڈٹے رہیں اور اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اپنے اس امر کے بارے میں برابر ان سے لڑتا رہوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے یقینا اللہ تعالیٰ اپنے امر کو باقی رکھے گا بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے میں اسے عنقریب ان لوگوں تک پہنچا دونگا پھر وہ چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے تمہارے یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے تمہارے سامنے بیان کر دیں ان میں سے کچھ بے وقوفوں نے کہا ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت نہیں ہے لیکن معاملہ فہم لوگوں نے کہا جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کر دو چنانچہ اس نے کہا انہوں نے ایسا اور ایسا کہا وہ سب کچھ بیان کر دیا جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا تھا (یہ سن کر) عروہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو کیا تم میرے لیے اولاد کی طرح نہیں ہو لوگوں نے کہا کیوں نہیں عروہ نے پھر پوچھا کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں ہوں

هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ، وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى، فَإِنِّي وَاللَّهِ لأَرَى وُجُوهًا، وَإِنِّي لأَرَى أَوْشَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ. فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ: امْصُصْ بَظْرَ اللاَّتِ، أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُوبَكْرٍ. قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لأَجَبْتُكَ. قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ لَهُ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. فَقَالَ: أَيْ غُدَرُ، أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ، وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمَّا الإِسْلاَمَ فَأَقْبَلُ، وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ). ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا

جواب ملا کیوں نہیں کہا گیا تمھیں مجھ پر کسی قسم کی بدظنی ہے لوگوں نے نفی میں جواب دیا کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب میں نے اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے بلایا اور انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے فرمانبردار اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تھا لوگوں نے جواب دیا ہاں ٹھیک ہے عروہ نے کہا اس شخص یعنی بدیل نے تمہاری خیر خواہی کی بات کی ہے۔اس کو قبول کرلو اور مجھے اجازت دو کہ اس کے پاس جاؤں سب نے کہا ٹھیک ہے تم اس کے پاس جاؤ چنانچہ وہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے گفتگو کرنے لگے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے وہی ارشاد دہرا دیا جو بدیل سے فرمایا تھا پس عروہ نے کہا اے محمد (ﷺ) اگر بالفرض آپ اپنی قوم کی جڑیں کاٹ بھی دیں تو کیا آپ نے اپنی ذات سے پہلے کسی عربی کے متعلق یہ سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو اور اگر دوسری بات ہوئی یعنی آپ ہی مغلوب ہو گئے تو بخدا میں آپ کے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں کہ یہ مختلف لوگ جنھیں بھاگنے کی عادت ہے تمھیں چھوڑ دینگے اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سخت الفاظ میں اسے روکتے ہوئے فرمایا کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائینگے اور انھیں تنہا چھوڑ دینگے پس اس انہوں نے (عروہ نے) پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت ابو بکر ہیں عروہ نے کہا اگر تمہارے مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا اب تک میں بدلہ نہیں چکا سکا ہوں تو میں ضرور تمہیں جواب دیتا راوی نے فرمایا کہ پھر عروہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے باتیں کرنے لگے لیکن جب وہ کوئی بات کرتے تو آپ ﷺ کی ریش مبارک کو چھوتے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس وقت

يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ، يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا، وَاللهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، فَاقْبَلُوهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ. فَقَالُوا ائْتِهِ. فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ). فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ: رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ، فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ. فَقَالَ: دَعُونِي آتِيهِ. فَقَالُوا ائْتِهِ. فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَذَا

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ریش مبارک کو لگایا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا نچلا حصہ پکڑ کر فرمایا عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ریش مبارک سے دور رکھو عروہ نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ یہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ عروہ نے کہا اے غدار کیا میں نے تمہیں تمہاری غداری کے انتقام سے نہیں بچایا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بعض کافروں سے دوستانہ مراسم پیدا کیے پھر انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا پھر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا تمہارا اسلام قبول ہے لیکن تمہارے اس مال سے کوئی غرض نہیں۔ اب عروہ بغور اصحاب رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے لگے راوی فرماتے ہیں وہ دیکھتے رہے کہ جب آپ ﷺ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا جسے وہ اپنے چادر اور چہرے پر مل لیتے جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم فرماتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے اصحاب اس پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی یہ پانی حاصل کر لوں۔ جب لوگ آپ ﷺ کی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو اپنی آواز کو پست رکھتے اور تعظیم کے سبب آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ گیا اور کہنے لگا اے لوگو! انہوں نے تمہیں ایک عمدہ پیش کش کی ہے تم اسے قبول کر لو پھر بنی کنانہ

مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ). فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ. فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ). فَقَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْكَاتِبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ). قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ. كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لاَ نَكْتُبُهَا إِلاَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ). ثُمَّ قَالَ (هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ). فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلاَ قَاتَلْنَاكَ. وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي. اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ). فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ). فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لاَ تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً، وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ. فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ، إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا. قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ

کے ایک آدمی نے کہا اب مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو لوگوں نے کہا اچھا اب تم ان کے پاس جاؤ جب وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اور آپ اصحاب کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فلاں شخص ہے اور اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے ہیں لہٰذا قربانی کے جانور اس کے سامنے گزارو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لبیک کہتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا جب اس نے سنا تو کہا سبحان اللہ! ان لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے چنانچہ وہ بھی اپنی قوم کے پاس واپس ہوا تو کہنے لگا میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ ان کے گلے میں ہار پڑے اور کوہان زخمی ہیں میں تو ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں جانتا۔ پھر ان میں سے ایک اور شخص جس کا نام مکرز تھا کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھے اجازت دو کہ میں بھی ان کے پاس جاؤں لوگوں نے کہا اچھا تم بھی جاؤ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ مکرز ہے اور بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا اسی دوران سہیل بن عمرو آ گیا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا (مسلمانوں سے) اب تمہارا کام آسان ہو گیا پھر اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو چنانچہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کاتب کو طلب فرمایا اور اس سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم اس پر سہیل نے کہا بخدا ہم نہیں جانتے کہ رحمن کون ہے؟ آپ اسی طرح لکھوائیں (باسمک اللھم) جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے مسلمانوں نے کہا ہم تو وہی لکھیں گے مگر آپ ﷺ نے فرمایا نہیں وہی لکھو اور آپ ﷺ نے لکھوایا یہ وہ فیصلہ جو محمد رسول اللہ

كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ
عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ
مَكَّةَ، حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ. 36/36
فَقَالَ سُهَيْلٌ: هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ
عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّا لَمْ
نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ). قَالَ: فَوَاللّٰهِ إِذًا لَمْ
أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
(فَأَجِزْهُ لِي). قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ. قَالَ:
(بَلَى فَافْعَلْ). قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ. قَالَ مِكْرَزٌ
بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ. قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ
جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ
عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللّٰهِ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَلَسْتَ
نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ (بَلَى). قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ
وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ (بَلَى). قُلْتُ فَلِمَ
نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ: (إِنِّي رَسُولُ
اللّٰهِ، وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي). قُلْتُ
أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ
فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ (بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ
الْعَامَ). قَالَ قُلْتُ لَا. قَالَ (فَإِنَّكَ آتِيهِ
وَمُطَّوِّفٌ بِهِ). قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا
أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلَى.
قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ

نے کیا۔ سہیل نے کہا بخدا اگر آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے اور آپ سے قتال کیوں کرتے پس اس جگہ محمد بن عبداللہ لکھوائیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم میں صرف اللہ رسول ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو بہر حال محمد بن عبداللہ ہی لکھو لیکن یہ اس لیے کہ تم ہمارے اور بیت الحرام کے درمیان راستہ صاف کردو کہ ہم اس کا طواف کرلیں تو سہیل نے کہا بخدا ہم اہل عرب کو یہ کہنے کا ہرگز موقعہ نہیں دینگے ہم دباؤ میں آگئے ہیں البتہ اگلے سال پر رکھو لو۔ پس یہی لکھ لیا گیا پھر سہیل نے کہا کہ جو آدمی بھی ہم میں سے تمہارے پاس آئیگا خواہ اس نے تمہارا دین قبول کرلیا ہو لیکن وہ تمہیں ہمیں واپس کرنا ہو گا اس پر مسلمان بول اٹھے سبحان اللہ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے جو مسلمان ہو کر آئے اسے مشرکوں کو واپس کر دیا جائے، اسی دوران ابوجندل بن سہیل بن عمرو قید سے بھاگ کر بیڑیوں سمت مکہ کی نشیبی جانب سے آکر مسلمانوں کے درمیان آپہنچے۔ سہیل نے کہا اے محمد ﷺ سب سے پہلی بات جس پر ہم صالح کرتے ہیں کہ اس کو مجھے لوٹادو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ابھی تو صلح نامہ مکمل نہیں ہوا تو سہیل نے کہا تو ہم کسی بھی بات پر آپ سے ہرگز صلح نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اس ایک کی مجھے اجازت دو اس نے کہا میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا چنانچہ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا تم مجھے اس کی اجازت دے دو اس نے کہا میں نہیں دونگا۔ مکرز بولا اچھا یہ آپ کی خاطر اجازت دیتے ہیں آخر کار ابوجندل بول اٹھا اے مسلمانو کیا میں مشرکین کی طرف واپس کر دیا جاؤنگا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور مجھ پر کیا کیا نہ گزر رہا ہے اور راہ اسلام میں کتنا مصائب و آلام

قَالَ بَلَى. قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ، إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ. قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى، أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لاَ. قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالاً. قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لأَصْحَابِهِ (قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا). قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لاَ تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ. فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ. فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ، قَامُوا فَنَحَرُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا، ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) حَتَّى بَلَغَ (بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ) فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا

کا شکار ہوا ہوں پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں فرمایا کیوں نہیں پھر عرض گزار ہوئے کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں ہیں فرمایا کیوں نہیں تو عرض گزار ہوئے پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں کسی کے دباؤ میں آنے کی کیا ضرورت ہے ارشاد فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے تو عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ شریف جائینگے اور اس کا طواف کرینگے ارشاد فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائینگے انہوں نے عرض کیا نہیں یہ تو نہیں فرمایا تھا ارشاد فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا اے ابوبکر کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں تو انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے میں نے کہا تو پھر ہم دین کے معاملے میں دباؤ کیوں برداشت کریں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھلے آدمی وہ اللہ کے رسول ہیں اس کی نافرمانی نہیں کرتے لہٰذا وہ جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور ان کی اطاعت کو مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں میں نے کہا کیا انہوں نے ہم سے نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت الحرام جائینگے اور اس کا طواف کرینگے فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائینگے میں نے کہا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے۔ حضرت

لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَالأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ. ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ - رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ - وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا. فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ. فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلاَنُ جَيِّدًا. فَاسْتَلَّهُ الآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ. فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَّ الآخَرُ، حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَآهُ (لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا). فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ). فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ. قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لاَ يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلاَّ لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس جرح کے کفارے کے لیے بہت کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب صلح نامہ لکھا جا چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانی کر کے اپنے سر منڈاؤ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حیرت و رنج کے سبب کوئی نہ اٹھ سکا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور سارا ماجرا بیان فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ اگر آپ پسند کریں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں یہاں تک کہ قربانی کے جانور کو ذبح کریں اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈوالیں پس آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور کسی سے کچھ نہ کہا حتی کہ اپنے جانور کی قربانی فرمائی اور حجامت والے کو بلا کر سر منڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ دیکھا تو وہ بھی اٹھے اور انہوں نے قربانی کے جانور ذبح کیے اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے اور ہجوم کے سبب جھگڑے کا خدشہ ہوا پھر چند مسلمان خواتین حاضر خدمت ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ''اے مسلمانو جب تمہارے پاس ایمان لانے والیاں حاضر ہوں تو ان کا امتحان لے لیا کرو تا کہ غلط فہمی میں کہیں کافرہ عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھ بیٹھو'' پس اسی روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو عورتوں کو طلاق دے دی جو شرک میں مبتلا تھیں۔ ان میں سے ایک کے ساتھ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا پھر نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ واپس تشریف لائے تو ابوبصیر نامی شخص بارگاہ رسالت میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئے جو قریشی تھے اور کفار مکہ نے دو آدمی ان کے تعاقب میں روانہ کیے تھے اور ساتھ ہی

مِنْهُمْ عِصَابَةٌ. فَوَاللهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّأْمِ إِلاَّ اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ، وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ بِاللهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ: فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) حَتَّى بَلَغَ (الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ، وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ.

پیغام بھیجا کہ معاہدے کی رو سے اسے ان دو آدمیوں کے ساتھ واپس بھیج دیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے انھیں ان دونوں کے حوالے کر دیا اور وہ دونوں اسے لے کر ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں اتر کر کھجوریں کھانے لگے تو ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ایک سے کہا خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری یہ تلوار بہت بہترین ہے تو اس نے نیام سے نکالتے ہوئے کہا ہاں واقعی بہت عمدہ ہے میں نے اسے بارہا آزمایا ہے پس ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا دکھاؤ تو میں بھی دیکھوں پس اس نے تلوار دے دی تو انہوں نے اسی تلوار سے ایک ہی وار میں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور دوسرا فرار ہو گیا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ کر مسجد نبوی میں داخل ہو گیا آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا یا خوفزدہ معلوم ہوتا ہے وہ آپ ﷺ کے قریب آیا اور کہنے لگا کہ میرا ساتھی تو قتل کر دیا گیا اور میں بھی مارا جا چکا ہوتا اتنے میں ابو بصیر رضی اللہ عنہ بھی آ پہنچے اور عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ ﷺ اللہ کی قسم آپ نے اپنا معاہدہ پورا کیا اور مجھے انکی جانب واپس کر دیا لیکن اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں پر افسوس مگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تو اس حرکت سے جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی۔ جب انہوں نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ پھر کفار کے حوالے فرما دینگے چنانچہ سیدھے نکل کر دریا کے کنارے پہنچے دوسری طرف سے ابو جندل رضی اللہ عنہ بھی مکے سے فرار ہو کر یہاں آ ملے اس طرح جو شخص بھی مسلمان ہو کر قریش کا آتا وہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے آ ملتا یہاں تک کہ ایک جماعت بن گئی پس خدا کی قسم قریش کے جس قافلے کے بارے میں سنتے کہ شام کی طرف جانے والا ہے تو اس کی گھات میں بیٹھ جاتے اور

کفار کو قتل کر کے ان کا مال واسباب لے لیتے پس قریش نے نبی
کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس ایک نمائندہ بھیجا کہ آپ کو
اللہ اور قرابت داری کا واسطہ ابوبصیر کو کہلا دیں کہ وہ ایذا رسانی
سے رک جائیں اور اب جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس
آئے گا اس کو ہماری طرف سے امن ہے چنانچہ نبی کریم رؤف و
رحیم ﷺ نے ابوبصیر کی طرف پیغام روانہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ وہی ذات ہے جس نے ان کے
ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی سرزمین میں روک
دیئے یہاں تک کہ ان کا تعصب سراسر جاہلانہ تعصب ہو کر رہ گیا
اور یہ جاہلانہ تعصب ہی تو تھا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے نبی اللہ
ہونے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی مخالفت کی اور مسلمانوں
اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سرکار عالی وقار ﷺ بے مثال فضائل وخصائص پر مشتمل ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ شروع میں مذکور ہوا کہ حدیبیہ کے مقام پر ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا جو کہ ختم ہو گیا اور اب پانی کی اشد ضرورت نے لشکر کو بے قرار کر دیا تو ایسے میں سرکار مختار کل ﷺ نے اپنے تصرف کی اختیار ایک جھلک فرمائی اور اپنا تیر مبارک گڑھے میں ڈلوا دیا جس کے ڈالتے ہی پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا یہ آپ ﷺ کا تصرف واختیار ہی تو ہے بے شک آپ ﷺ غمزدوں کے حاجت روا ہیں تو جو آپ ﷺ کو حاجت روا نہ مانے وہ کس قدر بدنصیب ومحروم ہے۔ آج سے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے آقا ﷺ سے ایسا عشق فرماتے تھے کہ آپ ﷺ جب تھوکتے تو آپ ﷺ کا یہ تھوک ان کے نزدیک اتنا معتبر ومعظم تھا کہ وہ اس تھوک مبارک کو اپنے چہرے وابدان پر مل لیا کرتے تھے جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو صحابہ کرام کی یہ کوشش ہوتی کہ وضو کے اس مستعمل پانی کو حاصل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور کسی بھی طرح یہ پانی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں خواہ ایک بوند ہی سہی اور جس کو پانی نہ ملتا وہ اس کیچڑ کو پانے کے لیے ہی ٹوٹ پڑتا جس پر آپ ﷺ کے وضو کا پانی گرا ہوتا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ پھر تعلیم وادب یہ کہ کوئی نگاہ بھر کر آپ ﷺ کی طرف نہ دیکھتا۔ یہ سب کیا ہے؟ کیا قرآن نے اس کا حکم دیا یا خود رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا نہیں بلکہ یہ ان کا اپنا

انداز محبت و تعظیم تھا جس پر نہ قرآن نے انہیں روکا نہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا تو اب جو رسول اللہ ﷺ سے والہانہ عشق پر مشرک کے فتوے لگائے اور عاشقان رسول کو بدعتی کہے اس کے اپنے ایمان میں کمی ہے۔

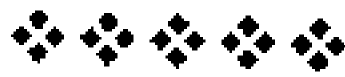
محمد سے محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

5-باب مَا يَجُوزُ مِنَ الِاشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ

جائز شرائط عائد کرنا اور اقرار استثناء

1189 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جس نے انہیں یاد کر لیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"



بسم اللہ الرحمن الرحیم

52- کتاب الوصایا

وصیتوں کا بیان

1- بَابُ الْوَصَايَا

وصیت کے بارے میں

1190 - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ، يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ اس کے پاس قابل وصیت چیز ہو اور وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو۔

1191 - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا، وَلَا دِينَارًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَلَا شَيْئًا، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ، وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی یعنی ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں انہوں نے فرمایا کہ بوقت وصال رسول اللہ ﷺ نے ترکہ میں درہم و دینار اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی ماسوائے اپنے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے جو آپ نے صدقہ فرمائی ہوئی تھی۔

1192 - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى فَقَالَ: لَا. فَقِيلَ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے فرمایا نہیں پھر ان سے پوچھا گیا کہ پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا یا انہیں زبانی حکم کیسے دیا گیا؟ فرمایا آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

2- بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے وقت صدقہ کرنا

1193 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: (أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ. تَأْمُلُ الْغِنَى، وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلاَ تُمْهِلْ، حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ، قُلْتَ: لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ).

فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جب تو تندرست وتوانا ہو مال جمع کرنے کی حرص ہو، دولت مندی کی خواہش ہو اور غربت سے ڈرتا ہو۔ تو تاخیر نہ کر دکہ جان حلق تک آ پہنچے اور پھر تو کہے اتنا مال فلاں کے لیے اتنا مال فلاں کے لیے جبکہ وہ مال تو فلاں کا ہو چکا۔

3-باب هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الأَقَارِبِ

کیا اقارب میں عورتیں اور بچے داخل ہیں

1194 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) قَالَ: (يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ''وانذر عشیرتک الاقربین'' نازل فرمائی تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا اے گروہ قریش یا ایسا ہی لفظ ارشاد فرمایا تم اپنی جانوں کو بچاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے بنی عبد مناف میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل پر تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب میں اللہ کے بالمقابل میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا اے رسول خدا کی پھوپھی صفیہ میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا اے محمد کی بیٹی فاطمہ تم میرا جتنا چاہو مال لے لو لیکن میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے بھی کام نہیں آ سکتا۔

4-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ)

فرمان الٰہی: اے یتیموں کی کفالت کرنے والو بالغ ہونے تک یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو تو پھر اگر تم ان کی سمجھ بوجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو

1195 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد

أَبَاهُ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ، وَكَانَ نَخْلاً. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالاً وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ). فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ، فَصَدَقَتُهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ، وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى، وَلاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عہد رسالت ﷺ میں اپنا ایک مال صدقہ کر دیا جو ثمغ نامی کھجوروں کا باغ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک مال ملا ہے جو بڑا عمدہ ہے میں وہ صدقہ کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اصل کو صدقہ کر دو تا کہ وہ نہ بیچا جا سکے نہ اور نہ ہی ورثت جاری ہو سکے البتہ اس کے پھل کام میں لائے جا سکیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے وقف کر دیا تو انکا یہ صدقہ اللہ کی راہ میں غلاموں، مسکینوں، مسلمانوں اور مسافروں کو قرابت داروں ہی کے لیے تھا۔ نگرانی کرنے والے کو بھی اجازت تھی کہ وہ بھی اگر دستور کے مطابق اس میں سے کھائے یا کسی ایسے دوست کو کھلاتے جو مالدار نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

5-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا).

فرمان الٰہی: ”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں“ میں آگ بھرتے ہیں عنقریب دوزخ میں ڈالا جائے گا

1196 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: (الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات تباہ کن باتوں سے بچتے رہو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی باتیں ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اس جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو سوائے حق کے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا، کافروں سے مقابلے کے دن پیٹ پھیر دینا،

پاکدامن اور بھولی بھالی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

6-بَاب نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوُقُفِ

وقف شدہ جائداد سے نگراں کے اخراجات

1197 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے وارث دینار و درہم تقسیم نہ کریں بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواج کے اخراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت نکال کے باقی سب صدقہ ہے۔

7-بَاب إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ

جب زمین یا کنواں مشروط طور پر وقف ہو کر اس کا ڈول بھی اور مسلمانوں کی طرح اس میں ڈالا جائے گا

1198 - عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ). فَحَفَرْتُهَا. أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ: (مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ). فَجَهَّزْتُهُ. قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ محصور ہو گئے تو بالا خانہ پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے اصحاب کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو رومہ کنوئیں کو خریدے وہ جنتی ہے تو وہ کنواں میں نے خرید لیا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے لیے سامان مہیا کر دے وہ جنتی ہے تو میں نے اس کے لیے ساز و سامان فراہم کر دیا یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔

8-بَاب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ: وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ)

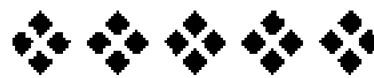
فرمان الٰہی: اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہوں یا غیروں کے دو آدمی

1199 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سہم کا

قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ. فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ، فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ. قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ).

ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا تو وہ کسی ایسی زمین پر فوت ہوا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس لوٹے (اور وہ مال ورثاء کے حوالے کیا) تو سامان میں چاندی کا وہ جام نہ تھا جس پر سنہری نقش و نگار تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے حلف لیا اس کے بعد وہ جام مکہ میں ملا اور مکہ والوں نے بتایا کہ ہم نے اسے تمیم داری اور عدی بن بداء سے خریدا تھا پس میت کے اولیاء سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ بے شک یہ جام ہمارے عزیز ہی کا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ ان ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ (یا ایها الذین آمنو تک) المائدہ:١٠٦



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

53- كتاب الجهاد

جہاد کا بیان

1-باب فَضْلُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ.

1200 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ. قَالَ: (لاَ أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلاَ تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلاَ تُفْطِرَ). قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ.

جہاد کی فضیلت اور سیرت امام الانبیاء ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جو جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا میں تو کوئی ایسا کام نہیں پاتا۔ پھر ارشاد فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں متواتر نماز پڑھتے رہو اور سستی نہ کرو اور برابر روزے رکھتے رہو اور افطار نہ کرو وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی استطاعت کون رکھتا ہے۔

2-باب أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

1201 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ). قَالُوا ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ).

افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کرے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے ''اس کے بعد کون؟ ارشاد فرمایا وہ مومن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہتا ہو اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

1202 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ).

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ عزوجل خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا ہو اور اللہ عزوجل نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے کہ اگر اس کی وفات ہوگی تو اس کو جنت میں میں داخل کرے گا یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ سلامت لوٹائے گا۔

3-باب دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ - فِي سَبِيلِ اللهِ

اللہ کی راہ میں مجاہدین کے درجات

1203 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ. قَالَ (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر یہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اس جگہ بیٹھے رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہو لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگوں کو یہ خوش خبری نہ سنائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے لہٰذا تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے" راوی کا خیال ہے اسی کے اوپر عرش الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔

4-بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

صبح وشام اللہ عزوجل کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جانا

1204 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سے بہتر ہے۔

1205 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ). وَقَالَ: (لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں فرمایا کہ جنت میں کمان کے برابر جگہ دنیا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

5 بَابُ الْحُورُ الْعِينُ

حور عین

1206 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا. وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر جنت کی کوئی عورت اہل زمین کی طرف جھانکے تو آسمان اور زمین کی درمیانی جگہ روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہک جائے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔

6-بَابُ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللهِ

جسے اللہ کی راہ میں چوٹ یا نیزہ لگے

1207 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ. فَلَمَّا قَدِمُوا: قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ. فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو جن کی تعداد ستر تھی قبیلہ بنو عامر کی طرف بھیجا جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے ان سے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر وہ مجھے امان دیں گے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے قریب رہنا، چنانچہ وہ آگے

فَتَقَدَّمَ، فَأَمَّنُوهُ، فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ، إِلاَّ رَجُلاً أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ. فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلاَمُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ، فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، فَكُنَّا نَقْرَأُ: أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا، أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا. ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ تعالى وَرَسُولَهُ ﷺ.

بڑھے اور ان لوگوں نے ان کو امان دی وہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام ان کو سنا رہے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا اور اس نے انہیں ایسا نیزہ مارا کہ ان کے سینے سے پار کر دیا ان کی زبان مبارک سے نکلا اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں تو مراد کو پہنچا اس کے بعد وہ اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بھی شہید کر دیا صرف ایک لنگڑے صحابی بچے جو پہاڑ پر چڑھ گئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ وہ اپنے رب سے جا ملے ہیں اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اپنے رب سے راضی ہیں ہم ایک مدت تک قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے" کہ ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے ہیں ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے پھر اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا پھر آپ نے چالیس روز تک قبیلہ رعل ذکوان بنی لحیان اور بنو عصیہ پر بددعا فرمائی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

1208 - عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: (هَلْ أَنْتِ إِلاَّ إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ).

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی انگلی مبارک خون آلود ہو گئی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے جو مصیبت تو نے اٹھائی ہے یہ سب اللہ کی راہ میں ہے۔

7-بَابُ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت

1209 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ - وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ).

ہے کوئی شخص اللہ عزوجل کی راہ میں زخمی نہ ہوگا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں زخمی کون ہوتا ہے مگر وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ خون جیسا اور اس کی خوشبو کستوری کی سی ہوگی۔

8-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً)

فرمان باری تعالیٰ: اہل ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور ان کے ارادوں میں تبدیلی نہیں آئی

1210 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، يَعْنِي أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ - يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ، وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعَ. قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے چچا حضرت انس بن نضر جنگ بدر میں موجود نہ تھے انہوں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اس پہلی جنگ میں جو آپ نے مشرکین سے لڑی شریک نہ ہوسکا اگر اللہ نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا تو اللہ عزوجل آپ کو ضرور دکھائے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ جب جنگ احد کے دن بعض مسلمان میدان جنگ میں ٹھہر نہ سکے تو انہوں نے کہا اے اللہ مسلمانوں نے جو کیا اس سے میں معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بے زار ہوں پھر جب وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان سے ملے انہوں نے کہا "اے سعد نضر کے رب کی قسم جنت قریب ہے اور میں احد کی جانب سے جنت کی خوشبو پاتا ہوں حضرت سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جو جوانمردی انہوں نے دکھائی وہ میں نہ دکھا سکا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں جام شہادت نوش فرماتے ہوئے پایا تو ان

عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلاَّ أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ. قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. وَقَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ، وَهِيَ الَّتِي تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا. فَرَضُوا بِالأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ. فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ).

کے جسم مبارک پر اسی سے زیادہ تلواروں تیروں اور نیزوں کے زخم تھے اور مشرکین نے ان کے ہاتھ پاؤں اور ناک کاٹ ڈالے تھے کوئی بھی انہیں پہچان نہ سکا صرف ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے ان کی شناخت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال اور گمان ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے حضرات ہی کے حق نازل ہوئی ہے (اہل ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا آخر آیت تک)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے سامنے کے دانت توڑ دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا مدعی دیت پر راضی ہو گئے اور انہوں نے قصاص کا مطالبہ ترک کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔

1211 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الأَحْزَابِ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَلَمْ أَجِدْهَا إِلاَّ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا جب میں مختلف صحائف سے نقل کر کے قرآن کو یکجا کیا کرتا تھا تو سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے نہ ملی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا تلاش کے بعد وہ مجھے حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی گواہی کو اللہ عزوجل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں کے برابر قرار دی تھی وہ آیت یہ ہے ''مسلمانوں میں کچھ مرد وہ ہیں جنہوں نے

عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ).

اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا"۔

9-باب عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ

1212 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُقَاتِلُ وَأُسْلِمُ. قَالَ: (أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ). فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا).

جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک مسلح شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد میں جاؤں یا پہلے اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر جہاد کرنا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پھر جہاد میں شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے عمل تو تھوڑے کیے ہیں لیکن ثواب بہت پا گیا۔

10-باب مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

1213 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ، صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ؟ قَالَ: (يَا أُمَّ حَارِثَةَ، إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى).

تیر لگنے سے مر جانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ام ربیع رضی اللہ عنہا جو براء کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو عرض گزار ہوئیں یا نبی اللہ ﷺ آپ مجھے حارثہ کا حال بتائیں وہ غزوہ بدر میں اچانک تیر لگنے سے شہید ہو گئے تھے اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں اگر کوئی دوسری بات ہے تو اس پر جی بھر کر رو لوں آپ ﷺ نے فرمایا اے ام حارثہ رضی اللہ عنہا وہ تو جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔

11-باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

1214 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ،

کلمہ حق کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض گزار ہوا کہ کوئی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی ناموری کے لیے جہاد

وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: (مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ).

کرتا ہے اور کوئی اپنی جوانمردی دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کود پڑتا ہے تو مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کلمہ حق کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

12-بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

جنگ اور غبار آلود ہونے کے بعد غسل کرنا

1215 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلاَحَ، فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (فَأَيْنَ؟). قَالَ: هَا هُنَا. وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ. قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوٹے تو آپ ﷺ نے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد سے اٹا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن اللہ عزوجل کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب کدھر کا ارادہ ہے عرض گزار ہوئے ادھر کا اور بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی وقت روانہ ہو گئے۔

13-بَابُ الْكَافِرُ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

کوئی کافر مسلمان کو شہید کرے پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے

1216 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (يَضْحَكُ اللهُ إِلَى رَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کے حال پر ہنستا ہے (اپنی شان کے مطابق) کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا پھر دونوں جنت میں چلے جائیں گے پہلا اس لیے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور قاتل اس لیے کہ اسے اللہ نے توبہ کی توفیق دی وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

1217 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَسْهِمْ لِي. فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ. فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ، يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللهُ عَلَى يَدَيَّ، وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خیبر کے مقام پر حاضر ہوا جب کہ وہ فتح ہو چکا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے اتنے میں سعید بن عاص کا ایک بیٹا کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ انہیں حصہ نہ دیا جائے اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے تب سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا اس جانور پر تعجب ہے جو ابھی ضان پہاڑی کی چوٹی سے اترا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے حالانکہ میرے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔

14 - باب مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

جو جہاد کو روزے پر ترجیح کرے

1218 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ. فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا، إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں غزوات کے دوران روزے نہیں رکھا کرتے تھے لیکن جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان کو عیدین کے علاوہ کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

15 - باب الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

قتل کے علاوہ شہادت کی سات صورتیں اور بھی ہیں

1219 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

16-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ)... إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورًا رَحِيمًا)

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ جو راہ خدا میں اپنے مالوں او جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب کی فضیلت دی ہے

1220 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمْلَى عَلَيَّ: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ) فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ. وَكَانَ رَجُلاً أَعْمَى. فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي. فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي. ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ).

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت لکھوائی لایسوی القاعدون من المومنین والمجاہدین فی سبیل اللہ اتنے میں ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور آپ اس وقت یہی آیت لکھوا رہے تھے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میں قدرت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور وہ بینائی سے محروم تھے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی اور اس وقت آپ کا زانو مبارک میرے زانو مبارک پر تھا میں نے اتنا بوجھ محسوس کیا کہ زانو ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوا پھر بوجھ ہلکا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے غَیْرُ اُولِی الضرر نازل فرمائی۔

17-باب التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ

جہاد کی ترغیب

1221 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ. فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ. فَلَمَّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صبح سویرے سخت سردی میں مہاجرین و انصار اسے کھودنے میں مصروف ہیں ان کے پاس غلام بھی نہ

رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ: (اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ). فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا.

تھے جو یہ کام انجام دیتے آپ نے ان کی محنت اور بھوک کی حالت دیکھ کر فرمایا اے اللہ عیش و آخرت کا ہے پس میرے انصار و مہاجرین کو بخش دے اس کے جواب میں مہاجرین و انصار نے جواب دیا ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کریں گے۔

18-بَاب حَفْرِ الْخَنْدَقِ

خندق کھونے کا بیان

1222 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمْ كَانُوا وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الإِسْلامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ (اللَّهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُ الآخِرَهْ فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ انہوں نے کہا "ہم وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت جب تک ہم زندہ ہیں اسلام پر کی ہے" اور نبی کریم ﷺ جواباً فرماتے ہیں اے اللہ بھلائی تو آخرت ہی کی ہے بھلائی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کو برکت عطا فرما۔

1223 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا. فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا. إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا.

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنگ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا اور دھول مٹی کے باعث آپ کے شکم مبارک کا گورا رنگ بھی نظر نہیں آ رہا تھا آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے یا اللہ اگر تو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کر سکتے تھے اور نہ نمازیں پڑھتے پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ یہ لوگ ہم پر بغیر کسی وجہ کے ظلم کرتے ہیں جب وہ ہمیں بہکاتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے۔

19-بَاب مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

جس کو جہاد میں کسی عذر نے شریک نہ ہونے دیا

1224 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: (إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا، مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلاَ وَادِيًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا بعض لوگ ہمیں چھوڑ کر پیچھے مدینہ میں رہ گئے ہیں حالانکہ وہ کسی گھاٹی یا میدان میں ہمارا

إلاَّ وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ).

ساتھ چھوڑنے والے نہیں انہیں کسی عذر ہی نے روکا ہے۔

20-باب فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ الله

اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کے فضائل

1225 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ الله بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دے گا۔

21-باب فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

غازی کے سامان تیار کرنے اور اس کے گھر بار کی خبر رکھنے کی فضیلت

1226 - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ الله فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ الله بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا).

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے لیے سامان فراہم کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے نیک نیتی سے اس کے گھر کی خبر گیری رکھی تو وہ خود بھی جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

1227 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِ فَقِيلَ لَهُ. فَقَالَ: (إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج کے علاوہ صرف ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اس کے سوا کسی اور گھر نہیں جاتے تھے آپ ﷺ سے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس پر ترس آتا ہے کیونکہ اس کا بھائی شہید ہو گیا ہے جو میرے ساتھ تھا۔

22-باب التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

جنگ کے وقت خوشبو لگانا

1228 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لاَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنگ یمامہ کے وقت حضرت ثابت بن قیس کے پاس آئے تو وہ اپنی رانیں کھولے ہوئے خوشبو مل رہے تھے حضرت انس نے ان سے

تَجِيئُ قَالَ: الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي. وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ، يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ. ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: هٰكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَوْمَ، مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ.

پوچھا چچا جان آپ جنگ میں کیوں نہیں آتے فرمایا اے بھتیجے میں ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر وہ جا کر مجاہدین میں بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے روبرو ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس مقابلہ و مقابلہ کرتے لیکن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایسا نہ کرتے تھے تم نے تو دشمنوں کو بری عادت ڈال ہے۔

23- بَابُ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ

جاسوس کی فضیلت

1229 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ). قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ (مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ). قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ احزاب میں فرمایا میرے پاس دشمن کے خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے میں لاؤں گا پھر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا تو حضرت زبیر عرض گزار ہوئے میں لاؤں گا تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک ہر نبی کا ایک حواری (مخلص ساتھی) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

24- بَابُ الْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خواہ نیک ہو یا تاجر

1230 - عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ).

حضرت عروہ بارقی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے لکھ دی گئی ہے جن کے باعث ثواب بھی ملتا ہے اور مال غنیمت بھی حاصل ہوتا ہے۔

1231 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

25-باب: مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ}

1232 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: (مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ، إِيمَانًا بِاللهِ، وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے گھوڑے باندھنے کا حکم دیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان کی حالت میں اللہ کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لیے گھوڑا رکھے تو اس کا کھانا پینا لید اور پیشاب قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔

26-باب اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

1233 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اللُّخَيْفُ.

1234 - عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: (يَا مُعَاذُ، وَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ). وَسَرَدَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ (برقم: 105)

1235 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ. فَقَالَ: (مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا).

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کا نام لحیف تھا اور بعض نے کہا لخیف تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا جس کو عفیر کہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے پھر حضرت معاذ نے وہ حدیث بیان کی جو پہلے (۱۰۵) پر گزر چکی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ہمارا گھوڑا ادھار لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا ہم نے تو کوئی بات خطرے کی نہیں دیکھی البتہ اس گھوڑے کو ہم نے سمندر کی طرح تیز پایا۔

27-باب مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

1236 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

گھوڑے کا منحوس ہونا جو بیان کیا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

عَنۡهُمَا قَالَ: سَمِعۡتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوۡلُ: (إِنَّمَا الشُّؤۡمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الۡفَرَسِ وَالۡمَرۡأَةِ وَالدَّارِ).

فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑا، عورت اور گھر۔

28-باب سِهَامِ الۡفَرَسِ

مالِ غنیمت میں

1237 - وَعَنۡهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ: أَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ لِلۡفَرَسِ سَهۡمَيۡنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهۡمًا.

حضرت عبداللہ بن عمر ہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کا ایک حصہ مقرر فرمایا ہے۔

1238 - عَنِ الۡبَرَاءِ بۡنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَفَرَرۡتُمۡ عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ يَوۡمَ حُنَيۡنٍ؟ قَالَ: لَكِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ لَمۡ يَفِرَّ، إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوۡا قَوۡمًا رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا لَقِيۡنَاهُمۡ حَمَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ فَانۡهَزَمُوۡا، فَأَقۡبَلَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ عَلَى الۡغَنَائِمِ وَاسۡتَقۡبَلُوۡنَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمۡ يَفِرَّ، فَلَقَدۡ رَأَيۡتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغۡلَتِهِ الۡبَيۡضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفۡيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوۡلُ: (أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبۡ أَنَا ابۡنُ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبۡ).

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے پشت نہیں دکھائی۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیر انداز تھے لیکن پہلے جو ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے لیکن جب مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے سامنے سے تیر برسانے شروع کر دیئے لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں دوڑے اور بے شک میں نے آپ کو دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان اس کی لگام تھامے ہوئے تھے نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

29-باب نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی اونٹنی

1239 - عَنۡ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ تُسَمَّى الۡعَضۡبَاءَ لَا تُسۡبَقُ، فَجَاءَ أَعۡرَابِيٌّ عَلَى قَعُوۡدٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُسۡلِمِيۡنَ، حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ: (حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنۡ لَا يَرۡتَفِعَ شَيۡءٌ مِنَ الدُّنۡيَا إِلَّا وَضَعَهُ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء نامی تھی کوئی اونٹنی اس سے آگے نہ نکل سکتی تھی پس ایک اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی اس سے آگے نکال لی مسلمانوں پر یہ حرکت ناگوار گزری حتیٰ کہ آپ بھی ان کی ناراضگی پہچان گئے تو فرمایا" اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کس

کو بلند کرتا ہے پھر اسے پست کرتا ہے۔

30-باب حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھر لانا

1240 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ۔ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ. فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ. وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدینے کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں تو ایک اچھی چادر بچ گئی حاضرین میں سے کسی نے کہا اے امیر المومنین یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو دے دیجیے جو آپ کے حرم میں ہے ان کی مراد ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط زیادہ حقدار ہیں ام سلیط انصار کی ایک انصاری خاتون تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ احد کے دن وہ ہمارے لیے مشک بھر بھر کر لاتی تھیں۔

31-باب مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحَى فِي الْغَزْوِ

دورانِ جہاد عورتوں کا زخمیوں کا علاج کرنا

1241 - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَسْقِي الْقَوْمَ، وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ الْجَرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ.

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتیں تھیں مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں نیز زخمیوں اور شہدا کو مدینہ واپس لانے میں مدد دیتی تھیں۔

32-باب الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللهِ

اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے جہاد میں پہرہ دینا

1242 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار رہے تھے جب مدینہ شریف پہنچے تو فرمایا کاش کہ میرا کوئی نیک ساتھی رات کو میرا پہرہ دے پھر اچانک ہم نے ہتھیار

يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ). إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلاَحٍ، فَقَالَ: (مَنْ هَذَا). فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، جِئْتُ لأَحْرُسَكَ. وَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ.

کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا کون ہے؟ جواب ملا میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور آپ کی بارگاہ میں پہرہ دینے آیا ہوں پھر نبی کریم ﷺ محو استراحت ہو گئے۔

1243- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلاَ انْتَقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا درہم اور دینار کا بندہ تباہ ہوا اور لباس کا بندہ تباہ ہوا انہیں دیا جائے تو خوش ہیں نہ دیا جائے تو ناراض ہیں اللہ کرے یہ ہلاک ہو جائیں سرنگوں ہوں اگر کانٹا چبھے تو کوئی نہ نکالے اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جس نے جہاد کے لیے گھوڑے کی باگ پکڑی ہوئی ہے بال پراگندہ اور پاؤں خاک آلود ہیں اور اگر اسے پہرے پر لگایا جائے تو پہرہ دیتا ہے اور اگر لشکر کے پیچھے رکھا جائے تو پیچھے ہی رہتا ہے اگر وہ اجازت مانگے تو اجازت نہ ملے اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔

33- باب الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں خدمت

1244 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ رَاجِعًا، وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: (هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خدمت کے لیے خیبر کی طرف گیا پھر جب آپ وہاں سے واپس آئے تو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔

1245- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُنَا ظِلاًّ الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالأَجْرِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم میں سے زیادہ سایہ میں وہی شخص تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کر لیا تھا جن لوگوں کا روزہ تھا انہوں نے تو کچھ کام نہ کیا اور جن کا روزہ نہ تھا انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا انہیں کھلایا پلایا اور خدمت انجام دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج تو روزہ نہ رکھنے والے ثواب لے گئے۔

34- باب فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ

اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینے کی فضیلت

1246 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا).

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ کا ملنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

76- باب مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

جس نے لڑائی میں کمزور اور نیک لوگوں کے ذریعہ مدد چاہی

1247 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری جو کچھ مدد کی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے وہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہے۔

1248 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ. فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ نَعَمْ. فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ. فَيُفْتَحُ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب لوگ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو نبی کریم ﷺ کا صحبت یافتہ ہو جواب دیا جائے گا ہاں پس وہ دشمنوں پر فتح پالیں گے پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ پوچھیں گے کیا تم میں ایسا شخص بھی ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ جواب دیا جائے گا ہاں پس وہ پھر دشمنوں پر فتح پالیں گے پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں ایسا شخص نے جس نے نبی

کریم ﷺ کے صحابہ کی محبت رکھنے والوں کی صحبت رکھی ہو جواب دیا جائے گا ہاں پس وہ پھر فتح پالیں گے۔

36-باب التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ

تیراندازی کا شوق دلانا

1249 - عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: (إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ).

حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر والے دن جب ہم نے قریش کے لیے اور انھوں نے ہمارے لیے صفیں بنائیں فرمایا۔

37-باب الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

جو شخص اپنی یا اپنے ساتھی کی ڈھال سے تحفظ حاصل کرے

1250 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ بنونضیر کے مال ایسے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے رسول اللہ ﷺ کے لیے غنیمت قرار دے دیا۔ مسلمانوں نے اسے حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہ دوڑائے تھے لہٰذا یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کا حق ہوا آپ اس میں سے اپنے اہل وعیال کو ایک سال کا خرچہ عنایت فرما دیتے پھر باقی کو ہتھیاروں اور گھوڑوں وغیرہ کا سامان جہاد پر صرف فرماتے۔

1251 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُفَدِّي رَجُلاً بَعْدَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص پر ماں باپ قربان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہی کے متعلق آپ کو یہ فرماتے سنا کہ اے سعد تیر مارو تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

38-باب مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ

تلوار پر سونے چاندی کا ملمع ہونا

1252 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلمان فتح پر فتح پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پہ

الذَّهَبَ وَلاَ الْفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلاَبِيَّ وَالآنُكَ وَالْحَدِيدَ.

سونے چاندی کا کام نہیں کرواتے تھے ان کی تلواروں میں چمڑے رانگ اور لوہے کا معمولی کام ہوتا تھا۔

39-باب مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ

نبی کریم ﷺ کی زرہ اور جنگی قمیص

1253-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ). فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ. بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ). وفي رِوَايَةٍ: وَذٰلِكَ يَوْمَ بَدْرٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے خیمہ میں یہ ارشاد فرما رہے تھے اے اللہ میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوتا ہوں۔ اے اللہ عزوجل اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ ایسے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے لیے یہ کافی ہے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں التجا پیش کر چکے آپ ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے اور یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے ''اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی ہے'' ایک اور روایت میں ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر کا ہے۔

40-باب الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا

1254-عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

1255-وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُمَا شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

41-باب مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

1256 - عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا). قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ. قَالَ (أَنْتِ فِيهِمْ). قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ). فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ (لَا).

جنگ روم کے متعلق جو کہا گیا اس کا بیان

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جہاد کریں گے ان کے لیے جنت واجب ہے حضرت ام حرام عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ کیا میں انہی میں سے ہوں فرمایا ہاں تم ان ہی میں ہوں ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان ہی میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

42-باب قِتَالِ الْيَهُودِ

1257 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ). وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ) وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ.

یہودیوں سے جنگ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یہودیوں سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے چھپا ہو گا تو وہ کہہ دے گا اے عبد اللہ یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر ڈالو ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے پھر راوی نے باقی حدیث کو ذکر کیا۔

43-باب قِتَالِ التُّرْكِ

1258 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ

ترکوں سے جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو ان کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں نیز قیامت

الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ).

قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

44-باب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

مشرکین کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا

1259- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ (اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ).

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ دعا مانگی اے اللہ عزوجل کتاب نازل فرمانے والے جلد حساب لینے والے کافروں کو بکھیر دے انہیں ہزیمت سے دوچار کر دے اور ان کے پاؤں میدان سے اکھاڑ دے۔

1260- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ. فَلَعَنْتُهُمْ. فَقَالَ: (مَا لَكِ؟). قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: (أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور کہا السام علیک یعنی تم پر موت آئے تو میں نے ان پر لعنت کی آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوگیا؟ میں عرض گزار ہوئی ان لوگوں نے جو کہا وہ آپ نے نہیں سنا آپ نے فرمایا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہہ دیا تھا یعنی علیکم تم پر ہو۔

45-باب الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

مشرکین کے لیے دعاء ہدایت برائے تالیف

1261- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا. فَقِيلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ، قَالَ (اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہ یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور قبول اسلام سے انکار کردیا لہٰذا آپ ان کی بربادی کی دعا کیجیے آپ سے کہا گیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا لیکن آپ نے فرمایا اے اللہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور

انہیں دین کی طرف لے آ۔

46-باب دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الإِسْلاَمِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لاَ يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ۔

نبی کریم ﷺ کا اسلام اور تصدیق نبوت کی دعوت دینا

1262-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: (لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ)۔ فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى فَقَالَ: (أَيْنَ عَلِيٌّ)۔ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا۔ فَقَالَ: (عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ، فَوَاللهِ لأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو جنگ خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے صبح ہوئی تو ہر شخص کو یہی امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا مگر آپ ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کی گئی وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں آپ کے حکم پر انہیں بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی دونوں آنکھوں میں لگایا جس سے وہ فوراً صحت یاب ہو گئے گویا ان کو شکایت ہی نہ تھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہم ان سے لڑیں گے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دو اور ان کے فرائض سے انہیں آگاہ کرو اللہ کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

47-باب مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ إِلَى السَّفَرِ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

جنگ کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا

1263 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ.

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر کا ارادہ کرتے تو جمعرات کے علاوہ دوسرے دنوں میں کم تشریف لے جایا کرتے تھے۔

48- باب التَّوْدِيعِ

الوداع کہنا

1264 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْثٍ، وَقَالَ لَنَا: (إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا). لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا - فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ: (إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ، وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ، فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی لشکر کے ساتھ بھیجا اور ہم سے فرمایا اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو آدمیوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا آپ نے ان کا نام بھی لیا تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم سفر میں جانے لگے تو آپ کے پاس رخصت کے لیے آئے آپ نے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ سے عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا لہٰذا تم اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

49- باب السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

1265 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”امام کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ ہی اس کی وہ بات مانو۔

50- باب يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا

1266 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ). وَيَقُولُ: (مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہم لوگ بعد میں آنے والے ہیں مگر مرتبہ میں سب پر سبقت لے جانے والے ہیں نیز آپ نے فرمایا جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے

عَصَانِي، وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ، فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ، فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ).

میرا حکم مانا تو بلاشبہ اس نے میرا حکم مانا اور جو شخص امیر کی نافرمانی کرے گا تو بلاشبہ اس نے میری نافرمانی کی اور بے شک امام تو ڈھال کی طرح ہے جس کے زیر سایہ جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ ہی دفاع کیا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کے سبب گناہ گار ہو گا۔

51-بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا

1267 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا، كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللهِ. قِيلَ له عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ، عَلَى الْمَوْتِ؟ قَالَ: لَا، بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بیعت رضوان کے بعد آئندہ سال جب دوبارہ وہاں لوٹے تو ہم میں سے کوئی دو افراد بھی بالاتفاق اس درخت کو شناخت نہ کر سکے کہ وہ کون سا درخت تھا جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی وہ اللہ کی طرف سے رحمت تھا پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کس بات پر بیعت لی تھی کیا موت پر! انہوں نے کہا نہیں بلکہ ان سے ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

1268 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنَ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ. فَقَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ حرۃ میں ایک شخص میرے پاس آیا اس نے کہا کہ حنظلہ کا بیٹا لوگوں سے مرمٹنے پر بیعت لے رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم کس سے اس شرط پر بیعت نہیں کریں گے۔

1269 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: (يَا ابْنَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کے بعد ایک درخت کے سائے میں جا بیٹھا جب ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا

الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ). قَالَ قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ (وَأَيْضًا). فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ قِيلَ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.

اے ابن اکوع کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں تو بیعت کر چکا ہوں پھر آپ نے فرمایا تو پھر سہی الغرض میں نے آپ سے دوسری دفعہ بھی بیعت کر لی پھر ان سے کسی نے دریافت کیا کہ تم نے اس دن کس بات پر بات بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

1270 - عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ: بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ. فَقَالَ: (مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا). فَقُلْتُ: عَلَامَ تُبَايِعُنَا؟ قَالَ: (عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ).

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے آپ ﷺ نے فرمایا ہجرت تو اہل ہجرت پر ختم ہو چکی ہے میں عرض گزار ہوا پھر ہم کس بات پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا "اسلام اور جہاد پر"

52-بَابُ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ

امام کا حسب استطاعت لوگوں پر بوجھ ڈالنا

1271 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلاً مُؤْدِيًا نَشِيطًا، يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِي، فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا نُحْصِيهَا. فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللهَ، وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلاً فَشَفَاهُ مِنْهُ، وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن کسی شخص نے آ کر مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا کیا جواب دوں؟ وہ کہنے لگا ملاحظہ تو فرمایئے کہ ایک مسلح شخص برضا و رغبت اپنے سرداروں کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے پس سردار چند باتوں میں ایسے احکام دیتا ہے جن پر عمل نہیں کر سکتے میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں کیا جواب دوں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جاتے تھے تو آپ ہمیں ایک مرتبہ حکم دیتے تو ہم کر لیتے اور بے شک تم میں سے ہر وہ شخص اچھا رہے گا جو اللہ سے ڈرتا رہے جب تم میں سے کسی شخص کے دل میں شک ہوا ہو تو وہ کسی ایسے شخص سے دریافت کرے جو اس کو تسلی کرا دے لیکن عنقریب تمہیں ایسا

الدُّنْيَا إِلاَّ كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ.

آدمی نہ مل سکے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس وقت جان لینا کہ دنیا کی مثال اس حوض کی طرح ہے جس کا صاف پانی پی لیا گیا اور گندا پانی باقی رہ گیا ہے۔

53-باب كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ.

نبی کریم ﷺ اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو سورج ڈھلنے سے پہلے ابتدا نہ فرماتے

1272-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ. ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ (أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ إِلَى آخِرِهِ. وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِي الدُّعَاءِ.

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جہاد کے موقع پر جس میں دشمن سے مقابلہ ہوا انتظار کیا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو دشمن سے مقابلے کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ سے سلامتی مانگو اور جب مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے پھر آپ ﷺ نے یوں دعا کی کہ اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے باقی دعا پہلے گزر چکی ہے (۱۲۶۳)

54-باب الأَجِيرِ

اجرت پر جہاد کرنے والے

1273-عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا، فَقَاتَلَ رَجُلاً، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ: (أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ).

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو اجرت پر رکھا تھا وہ ایک شخص سے لڑ پڑا ان دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور جب دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے اگلے دانت توڑ ڈالے تو وہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر بدلے کا طلب گار ہوا تو آپ نے اس کو ضائع قرار دیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا اور تم اونٹ کی طرح اسے چباتے رہتے۔

55-باب مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا بیان

1274 - عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَا هُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

56-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ)

نبی کریم ﷺ کا فرمان میری ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے مدد کی گئی ہے

1275 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جوامع الکلم دے کر مبعوث کیا گیا اور بذریعہ رعب میری مدد کی گئی ایک دن جب میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ تو تشریف لے گئے اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

57-باب حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى)

جہاد میں زادراہ ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے“

1276 - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ. قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ. فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي. قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ، فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ. فَفَعَلْتُ. فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کا زادراہ تیار کیا وہ فرماتی ہیں کہ جب مجھے آپ کا توشہ اور پانی کے مشکیزے کو باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ عزوجل کی قسم مجھے اپنے کمربند کے علاوہ باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں ملتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے کمربند کے دو حصے کرلو ایک سے پانی کا مشکیزہ باندھو اور دوسرے سے توشہ۔

میں نے ایسا ہی کیا اسی لیے میرا نام دو کمر بندوں والی پڑ گیا۔

58-باب الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر دو آدمیوں کا سوار ہونا

1277 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَائَهُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کی زین پر چادر پڑی ہوئی تھی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

1278 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ، حَتَّى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ، فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وباقی الحدیث قد تقدم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ بلندی کی جانب سے تشریف لائے تو آپ اپنی سواری پر اپنے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو سوار کیے ہوئے تھے حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے حضرت عثمان کعبہ کے کلید برداروں میں تھے آپ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا پھر کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس میں داخل ہوئے باقی حدیث پہلے (۳۱۷) گزر چکی ہے۔

59-باب كَرَاهِيَةِ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی زمین کی طرف قرآن کریم لے کر جانا مکروہ ہے

1279 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک ساتھ لے کر دشمن کی زمین پر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

60-باب مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ

تکبیر زیادہ بلند آواز سے پڑھنا

1280 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا

أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ).

اے لوگو! اپنی جانو پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو وہ تو تمہارے ساتھ ہے بے شک وہ سنتا ہے اور قریب ہے۔

61-باب التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

وادی میں اترتے وقت تسبیح پڑھنا

1281- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب ہم نشیب کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

62-باب يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الإِقَامَةِ

مسافر کی عبادات اس قدر لکھی جاتی ہیں جو وہ حالت اقامت میں کرتا تھا

1282 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ، أَوْ سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا).

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر کرے تو اس کے لیے اتنی ہی عبادات لکھی جاتی ہیں جتنی وہ بحالت اقامت اور صحت میں کرتا تھا۔

63-باب السَّيْرِ وَحْدَهُ

تنہا چلنا پھرنا

1283- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تنہا سفر کرنے کا جو نقصان مجھے معلوم ہے وہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی سوار بھی رات کو تنہا سفر نہ کرے۔

64-باب الْجِهَادِ بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ

والدین کی اجازت سے جہاد

1284- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: (أَحَيٌّ وَالِدَاكَ). قَالَ نَعَمْ. قَالَ (فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ).

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے والدین حیات ہیں اس نے عرض کی جی ہاں

آپ ﷺ نے فرمایا ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

65-باب مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الإِبِلِ

1285- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ - وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولاً أَنْ لاَ يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلاَدَةٌ إِلاَّ قُطِعَتْ.

66-باب مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً، وَكَانَ لَهُ عُذْرٌ، هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ؟

1286- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلاَ تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلاَّ وَمَعَهَا مَحْرَمٌ). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً. قَالَ: (اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ).

67-باب الأُسَارَى فِي السَّلاَسِلِ

1287- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلاَسِلِ).

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا

حضرت ابوبشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب سب لوگ اپنی اپنی خواب گاہوں میں چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی بندھی تانت وغیرہ نہ رہے اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

لشکر جہاد میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عوت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرا نام فلاں فلاں جہاد کے لیے لکھ لیا گیا ہے لیکن میری بیوی حج کرنے جارہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیریں پہنے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

68-باب أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ

1288 - عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِالأَبْوَاءِ. أَوْ بِوَدَّانَ. وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ: (هُمْ مِنْهُمْ). وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: (لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ).

شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کا قتل کرنا

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ابواء یا ودان کے مقام میں میرے پاس سے گزرے تو ان سے پوچھا گیا کہ جن مشرکین سے لڑائی ہے شب خون میں اگر ان کی عورتوں اور بچوں کو مارا جائے تو کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی تو ان ہی میں سے ہیں اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ سرکاری چراہ گاہ ہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے نہیں۔

69-باب قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

1289 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ ﷺ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

جنگ میں بچوں کا قتل کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

70-باب لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ

1290 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا بِالنَّارِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ). وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ).

اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح عذاب نہ دو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہیں خبر ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلایا ہے تو انہوں نے فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں ہرگز نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو عذاب نہ دو ہاں میں ان کو قتل کروا دیتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین بدلے تو اسے قتل کر دو۔

71-باب

1291 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللهَ).

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ انبیاء میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو ان کے حکم پر چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری جماعت ہی کو جلا دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھیں۔

72-باب حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

مکانات اور باغات کو جلانا

1292 - عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ). وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: (اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا). فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ، أَوْ أَجْرَبُ. قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت کیوں نہیں دیتے؟ اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بنی احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے لیکن میرے پاؤں گھوڑے پر جم نہیں رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا جس سے میں نے آپ کی انگلیوں کے نشان اپنے سینے پر دیکھے اور آپ نے دعا کی اے اللہ اسے ثابت قدمی عطا فرما، اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے پس ہم اس کی جانب روانہ ہوئے اور اس کو توڑ کر جلا دیا پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے ذریعے اس کی خبر دی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے بیان کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں جب وہ خارش اونٹ کی طرح ہو گیا تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور آدمیوں کے حق میں دعائے برکت پانچ مرتبہ فرمائی۔

73-باب الْحَرْبُ خَدْعَةٌ

جنگ چال بازی ہے

1293- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہوگیا اور اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہوگا اور اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا اور تم ان کے خزانے اللہ عزوجل کی راہ میں تقسیم کرو گے۔

1294- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْحَرْبَ خُدْعَةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام چال بازی رکھا۔

74-باب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالِاخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ

جنگ میں باہمی تنازع واختلاف ناپسندیدہ ہے اور امام کی نافرمانی کا وبال

1295- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ- وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلاً- عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: (إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ، فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ) فَهَزَمُوهُمْ. قَالَ: فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ: الْغَنِيمَةَ- أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ احد کے دن پچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کر کے فرمایا اگر تم ہم کو اس حالت میں بھی دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک میں کسی کو بھیجوں اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا ہے اور ان کو روند دیا ہے تب بھی اپنی جگہ پر قائم رہنا جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں چنانچہ مسلمانوں نے کافروں کو شکست دے کر بھگا دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم مشرک عورتوں کو دیکھا کے بے تحاشا بھاگی جا رہی ہیں جس کے باعث ان کی پنڈلیاں کھل گئیں اور ان کی پازیب نج رہے تھے یہ دیکھ کر حضرت جبیر کے ساتھی کہنے لگے غنیمت اے دوستو مال غنیمت تمہارے ساتھی غالب آ گئے ہیں اور تم کس کا انتظار کر

أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالُوا: وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ. فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ. فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ. فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً. فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلاً. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجِيبُوهُ. ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ. ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلاَءِ فَقَدْ قُتِلُوا. فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ. إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوؤُكَ. قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ. إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً. لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي. ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أُعْلُ هُبَلْ. أُعْلُ هُبَلْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا نَقُولُ قَالَ: (قُولُوا اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ). قَالَ: إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَلاَ تُجِيبُونَهُ؟). قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ: (قُولُوا

رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بھول گئے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ عزوجل کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے جب یہ لوگ آ گئے تو اچانک جنگ کی بازی پلٹ گئی جو بھاگے جا رہے تھے وہ سامنے آ نکلے اس وقت رسول اللہ ﷺ انہیں پچھلی طرف بلا رہے تھے پس نبی کریم ﷺ کے گرد بارہ افراد رہ گئے تو کافروں نے ہمارے ستر افراد شہید کر دیے اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں جنگ بدر میں مشرکین کو ایک سو چالیس افراد کا نقصان پہنچا تھا۔ ستر قید کیے گئے اور ۷۰ ستر کو قتل کر دیا گیا تھا پھر ابوسفیان نے تین مرتبہ یہ آواز دی کیا لوگوں میں محمد ﷺ ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے اس کو جواب دینے سے منع فرمایا اس نے تین دفعہ پھر یہ آواز دی کیا لوگوں میں ابوقحافہ کے بیٹے ہیں؟ پھر تین دفعہ آواز دی کیا ان لوگوں میں خطاب کے بیٹے ہیں؟ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹ کر کہنے لگا یہ سب مارے جا چکے ہیں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور کہنے لگے تو نے جھوٹ بکا اے دشمن خدا اللہ عزوجل کی قسم یہ سب جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے ابوسفیان کہنے لگا آج بدر کے دن کا بدلا ہو گیا اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہے تمہارے ساتھیوں کے ناک کان کاٹے گئے ہیں اگرچہ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند بھی نہیں اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگا ہبل اونچا ہو یا ہبل سربلند ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے کیا جواب دیں فرمایا یوں جواب دو کہ اللہ سب سے اعلیٰ ہے، بزرگ و برتر ہے، اس نے کہا

اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ).

بے شک ہمارے لیے عزی ہے اور تمہارا کوئی عزی نہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ دریافت کیا کہ کیا جواب دیں فرمایا تم کہو اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

75-باب مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا صَبَاحَاهُ. حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

1296 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَكَ، مَا بِكَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ ﷺ. قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ. فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا: يَا صَبَاحَاهُ، يَا صَبَاحَاهُ. ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ. وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا، فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سَقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ. فَقَالَ: (يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ. إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ).

دشمن کو دیکھ کر آواز بلند خبردار کرنا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مدینہ منورہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا میں نے کہا تیری خرابی ہو تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا نبی کریم ﷺ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہیں؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے پھر میں تین مرتبہ یا صباحاہ کے لفظ کے ساتھ اس زور سے چلایا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والوں نے سن لیں پھر میں دوڑنے لگا یہاں تک کہ ان کو جا لیا پس میں ان کی جانب تیر پھینکتا اور کہتا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے چنانچہ میں نے ان سے وہ اونٹنیاں چھین لیں اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے میں انہیں لے کر واپس پلٹا تو نبی کریم ﷺ مجھے ملے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے انہیں پانی بھی نہ پینے دیا لہٰذا آپ جلد ہی ان کے تعاقب میں کسی کو روانہ فرمائیں ارشاد فرمایا اے ابن اکوع تم ان پر غالب آ گئے اب درگزر کرو وہ اپنی قوم میں پہنچ گئے ان کی مہمانی اپنی قوم میں ہو رہی ہے۔

76-باب فِكَاكِ الأَسِيرِ

1297 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ).

1298 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلاَّ مَا فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: لا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ فَهْمًا يُعْطِيهِ اللهُ رَجُلاً فِي الْقُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

قیدی کو رہا کرنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیدی کو رہا کرو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی چیز وحی میں سے آپ کے پاس ہے انہوں نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس نے دانہ پھاڑا اور اس سے درخت نکالا میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے کتاب اللہ کا فہم اور بصیرت جو اللہ عزوجل کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس کتاب میں ہے میں نے دریافت کیا اس کتاب میں کیا ہے؟ فرمایا دیت کے احکام، قیدیوں کی رہائی کے احکام اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

77-باب فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

1299 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ. فَقَالَ: (لاَ تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا).

مشرکین کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت مرحمت فرمایئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں تم اس کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

78-باب الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الإِسْلاَمِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

1300 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

کافر حربی دار الاسلام میں بغیر امان کے داخل ہو جائے تو؟

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا

وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ). فَقَتَلَهُ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ.

ایک جاسوس آیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے ڈھونڈ کر قتل کر دو چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قتل کرنے والوں کو دے دیا گیا۔

79-باب جَوَائِزِ الْوَفْدِ

قاصد کو انعام دینا

80-باب هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ

ذمی کافر کی سفارش کرنا اور ان سے معاملات کرنا

1301 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ. فَقَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ، فَقَالَ: (ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا). فَتَنَازَعُوا، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: (دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ). وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ: (أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ). وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن! پھر اس قدر روئے کہ ان کے اشکوں سے زمین کی کنکریاں بھی تر ہو گئیں پھر فرمایا جمعرات ہی کے دن رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس لکھنے کے لیے کچھ لاؤ تاکہ میں تمہیں ایسی کچھ ہدایات لکھ دوں جن کے سبب تم گمراہ نہیں ہو گے لوگوں میں اس بارے میں تنازعہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے سامنے تنازعہ نہیں ہونا چاہیے پھر لوگوں نے کہا اللہ عزوجل کے رسول جدائی کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم مجھے بلاتے ہو آپ ﷺ اپنے وصال کی وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی ① مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، ② قاصدوں کو اس طرح انعام دینا جس طرح میں دیتا ہوں، ③ اور تیسری میں بھول گیا۔

81-باب كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

بچوں پر اسلام کیسے پیش کیا جائے؟

1302 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: (إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلاً لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)۔

نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں تمہیں ایسی نشانی بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ کہ جان لو وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔

82-باب كِتَابَةِ الإِمَامِ النَّاسَ

امام کا مردم شماری کروانا

1303 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ مِنَ النَّاسِ). فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ، فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگ اسلام لے آئے ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس لے آؤ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو مردوں کے نام تحریر کیے پھر ہم نے کہا کیا ہم اب بھی کافروں سے ڈریں حالانکہ ہم ۱۵۰۰ پندرہ سو ہیں؟ پھر میں نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ ہم اس قدر فتنے میں بتلا ہیں کہ ہم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھتا ہے تو خوف کھاتا ہے۔

83-باب مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا

جو دشمن پر غالب آئے پھر تین دن ان کے میدان میں ٹھہرے

1304 - عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلاَثَ لَيَالٍ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کسی قوم پر غالب ہو جاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں ٹھہرے رہتے تھے۔

84-باب إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ

جب مشرکین مسلمان کا مال لوٹ لیں پھر وہ مسلمانوں کو مل جائے

1305 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُمَا قَالَ: ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ، فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَعْنِي بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

فرمایا کہ ان کا ایک گھوڑا چلا گیا جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا پھر مسلمانوں نے غلبہ پایا تو گھوڑا انہیں واپس کر دیا یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ کی بات ہے نیز ان کا ایک غلام بھی بھاگ کر رومیوں سے جا ملا تو جب مسلمانوں نے رومیوں پر فتح پائی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ غلام واپس کر دیا۔

85- بَابُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ) وَقَالَ: (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ).

جو فارسی یا غیر عربی زبان بولے، ارشاد باری تعالیٰ "اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف، اور فرمایا" اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا

1306 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُؤْرًا، فَحَيَّهَلًا بِكُمْ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں تو نبی کریم ﷺ نے بآواز بلند فرمایا "اے خندق کھودنے والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے یہ کیسی خوشی کی بات ہے۔

1307 - عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (سَنَهْ سَنَهْ). وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (دَعْهَا). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنہ سنہ حبشی زبان میں حسنہ یعنی اچھی کو سنہ کہتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کھیلنے دو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لباس

وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي)۔

پرانا کرواور پھاڑو، پرانا کرواور پھاڑواور پرانا کرواور پھاڑو (یعنی تمہاری عمر دراز ہو)۔

86-باب الْغُلُولِ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)۔

مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ''اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیزیں کرآئے گا

1308 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ: (لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي. فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي. فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپ نے مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اسے بڑا گناہ قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن میں تم میں سے کسی کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ ممیار ہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو پھر وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے اور میں کہہ دوں اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تجھے پہنچا دیا تھا اور یا اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ ﷺ میری مدد فرمایئے اور میں جواب دوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا یا اس کی گردن پر سونے چاندی کی طرح کا خاموش مال ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ ﷺ میری فریاد رسی فرمایئے اور میں کہہ دوں کہ اب میں کوئی اختیار نہیں رکھتا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔

87-باب الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ

مالِ غنیمت میں تھوڑی سی چیز لینا

1309 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (هُوَ فِي النَّارِ). فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کرکرہ نامی شخص رسول اللہ ﷺ کے سامان کی حفاظت پر مقرر تھا جب وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو انہوں نے اس کے سامان میں ایک عبا پائی

عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا.

جس کو اس نے خیانت کے طور پر مال غنیمت سے چرالیا تھا۔

88-باب اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ

غازیوں کا استقبال کرنا

1310 - عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہا کیا تمہیں یاد ہے کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا تھا میں تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں آپ نے ہمیں تو اپنے ساتھ سوار کرلیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

1311 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بچوں کو ساتھ لے کر ثنیۃ الوداع تک رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لیے گئے تھے۔

1312 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: (عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ). فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهَا عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا، وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: (آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ، حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم عسفان سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بن حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا پھر آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور آپ دونوں گر پڑے یہ دیکھ کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ جلدی سے کود کر آئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اللہ مجھے آپ پر قربان فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا پہلے عورت (بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا) کی خبر لو میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا تو آپ ﷺ دونوں سوار ہو گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اسی طرح جب ہم مدینہ شریف کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم واپس ہو رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے اپنے اللہ کی عبادات اور حمد کرتے ہوئے آپ

مسلسل یہی کلمات فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ شریف میں داخل ہو گئے۔

89-باب الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

1313 - عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی پاک ﷺ جب سفر سے دن کے وقت آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا فرماتے۔

90-باب فَرْضِ الْخُمُسِ

1314 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، وَكَانَ يُنْفِقُ مِنَ الْمَالِ الَّذِي أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَذَكَرَ حَدِيثَ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ وَمُنَازَعَتَهُمَا، وَلَيْسَ الْإِثْبَاتُ بِهِ مِنْ شَرْطِنَا.

خمس کے فرق ہونے کا بیان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں اور ہم جو مال چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے آپ اس مال میں سے جو اللہ عزوجل نے آپ کو بطوفئی دیا تھا اس میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کے مصارف میں خرچ فرماتے اور جو باقی بچ رہتا اس کو صدقہ کی مد میں خرچ فرماتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضرین صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تمہیں اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے یہ آسمان اور زمین قائم ہے کیا تم اس بارے میں جانتے ہو (جو کہ میں نے بیان کیا وراثت کے بارے میں؟) لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اس وقت مجلس میں حضرت علی، حضرت عباس، حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس کے تنازعے کی پوری حدیث نقل کی ہے لیکن اس کا ذکر ہماری شرط پر پورا نہیں اترتا۔ (صاحب کتاب اخبار صحابہ کو ذکر نہیں کرنا چاہتا)

91-بَاب مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ. وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ شَعَرِهِ وَنَعْلِهِ وَآنِيَتِهِ، مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

نبی کریم ﷺ کی زرہ عصا پیالہ اور انگوٹھی کا ذکر جن کو آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا اس طرح آپ کے موئے مبارک نعلین مبارک اور برتنوں کا بیان جن سے آپ کی وفات کے بعد صحابہ وغیرہ برکت حاصل کرتے رہے

1315 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْرَجَ إِلَى الصَّحَابَةِ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَنِ، فَحَدَّثَ أَنَّهُمَا نَعْلاَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بغیر بالوں کے دو پرانے جوتے دکھائے جن میں ہر ایک میں دو تسمے تھے اور فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے پاپوش مبارک ہیں۔

1316 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْرَجَتْ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هَذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عائشہ ؓ نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر دکھائی جسے ملبدا کہتے ہیں اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے اندر وصال پایا۔

1317 - وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهَا أَخْرَجَتْ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ.

حضرت عائشہ ؓ سے ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک چادر جسے ملبدہ کہتے ہیں۔

1318 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ انْكَسَرَ، فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ.

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا پیالہ مبارک ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹے ہوئے پیالے کو چاندی کے تار سے جوڑ لیا تھا۔

92-بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ)

خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول ﷺ کے لیے ہے

1319 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نُكَنِّيكَ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ''ہم انصار میں کسی شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا اس پر انصار نے کہا ہم

أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ).

تجھے ابو القاسم ہرگز نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس کنیت سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی یہ سن کر وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے اب انصار کہتے ہیں ابو القاسم کنیت نہ رکھا اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی مت کر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار نے اچھا کیا ہے میرے نام پر نام تو رکھ لو مگر میری کنیت اختیار نہ کرو کیونکہ قاسم تو میں ہی ہوں۔

1320 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَا أُعْطِيكُمْ وَلاَ أَمْنَعُكُمْ، أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نہ ذاتی طور پر تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ ہی روکتا ہوں بلکہ میں تو بانٹنے والا ہوں جہاں مجھے حکم ہوتا ہے وہیں صرف کرتا ہوں۔

1321 - عَنْ خَوْلَةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ رِجَالاً يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں اللہ عزوجل کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں تو وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے۔

93-بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ)

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان مال غنیمت تمہارے لیے حلال ہے

1322 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لاَ يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلاَ أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلاَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نبی علیہ السلام نے جہاد کا ارادہ کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو لیکن ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو اور وہ رخصتی چاہتا ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے گھر کی چار دیواری تو

أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ، وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولاً، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ، فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا).

کی ہو اور ابھی تک چھت نہ ڈالی ہو اور نہ وہ شخص جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور منتظر ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے نزدیک جا پہنچے تو انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا تو بھی اللہ کا محکوم ہے اور میں بھی اس کا فرمانبردار اے اللہ اس کو ہمارے لیے روک دے وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے انہیں فتح دی پھر انہوں نے مال غنیمت اکٹھا کر لیا۔ پھر آگ آئی اسے جلانے کے لیے لیکن جلا نہ سکی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہٰذا اب ہر قبیلہ کا ایک ایک شخص مجھ سے بیعت کرے تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے چپک گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا خائن تم میں سے ہے لہٰذا تمہارے قبیلے کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں پھر دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم نے ہی خیانت کا ارتکاب کیا ہے پھر وہ گائے کے سر کے برابر سونا لائے اور اس کو انہوں نے رکھ دیا تو آگ نے آ کر اس کو جلا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا ہمارے ضعف و عجز کو دیکھتے ہوئے ہمارے لیے مال غنیمت کو جائز کر دیا۔

94باب

1323 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، وَهُوَ فِيهَا فَغَنِمُوا إِبِلاً كَثِيرًا، فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ: أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُفِّلُوا بَعِيرًا

باب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فوج نجد کی طرف روانہ کی جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ آئے پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے پھر

بَعِيرًا.

ایک ایک اونٹ مزید انعام بھی دیا گیا۔

1324 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ، فَقَالَ لَهُ: (لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انصاف کیجیے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو خیر سے محروم ہو جاؤں گا۔

1325 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَصَابَ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ، انْظُرْ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں پائیں اور ان کو مکہ کے کسی گھر میں چھوڑ دیا راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد فرمائے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبد اللہ دیکھو کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاؤ ان دونوں لونڈیوں کو بھی آزاد کر دو۔

95 باب: مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمَّسَ وَحُكْمِ الإِمَامِ فِيهِ

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے اس میں خمس بھی نہیں اس بارے میں امام کا حکم

1326 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي، فَإِذَا أَنَا لِغُلَامَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ، حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟

حضرت عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں بدر کے دن میدان جنگ میں کھڑا تھا میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے انصار کے دو کمسن انصاری بچے نظر آئے میرے دل میں خیال آیا کہ کاش میں جوانوں کے درمیان ہوتا ہے اتنے میں مجھے ان میں سے ایک نے پوچھا اے چچا جان کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں میں نے کہا ہاں

قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا. فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ. فَقَالَ لِي مِثْلَهَا. فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، قُلْتُ: أَلَا، إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي. فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا. فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: (أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟) قَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ: (هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟) قَالَا: لَا. فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: (كِلَاكُمَا قَتَلَهُ. سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ)، وَكَانَا مُعَاذَ بْنِ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.

میرے بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آ جائے مجھے اس کی بات سے تعجب ہوا پھر مجھے دوسرے نے اشارہ کیا اور اس قسم کی بات اس نے نے بھی کی الغرض تھوڑی دیر بعد میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں جا رہا ہے میں نے کہا وہ دیکھو وہ آ گیا جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو پھر دونوں اپنی تلواریں لے کر اس کی جانب بڑھے اور وار کرنے لگے اور پے در پے وار کر کے اس کو قتل کر دیا پھر دونوں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ان میں سے ہر ایک نے کہا میں نے کیا ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواروں کو صاف کر لیا ہے دونوں عرض گزار ہوئے نہیں پھر آپ ﷺ نے ان کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموع کو ملے گا دونوں لڑکے معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموع تھے۔

96 باب: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَغَيْرِهِ

حضور ﷺ کا مولفۃ القلوب اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو مال خمس سے کچھ عطا فرمانا

1327 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ).

حضرت انس ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں قریش کو تالیف قلبی کے لیے زیادہ مال عطا کرتا ہوں کیونکہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

1328 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالاً مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الإِبِلِ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ. فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ). قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا. وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيثُ بِطُولِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس طرز عمل پر جبکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو ہوازان کے مال سے جتنا بھی عطا فرمایا تو آپ نے قریش کے بعض افراد کو سو سو اونٹ تک مرحمت فرمائے تو یہ کہنے لگے اللہ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے جو قریش کو نوازتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ نے انصار کو بلا کر ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا لیکن ان کے ساتھ کسی اور کو نہ بلایا اور جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہی اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان کے سمجھ دار لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم سے سمجھ دار لوگوں نے کچھ نہیں کہا ہے یہ مکمل حدیث (۱۶۷۳) آگے آ رہی ہے۔

1329 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلاً مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ الأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ، حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لاَ تَجِدُونِي بَخِيلاً وَلاَ كَذُوبًا وَلاَ جَبَانًا).

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے دیگر کئی لوگ بھی آپ کے ہمراہ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے کہ چند اعرابی آپ کو آ کر لپٹ گئے اور آپ سے کچھ مانگنے لگے اور ایسے لپٹے کہ آپ کو دھکیل کر کیکر کے ایک درخت کے پاس لے گئے جس میں آپ کی چادر مبارک اٹک گئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا میری چادر تو دے دو میرے پاس اگر ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے تو میں تم میں تقسیم کر دیتا تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے۔

1330 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا آپ چوڑے حاشیہ والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک اعرابی راستہ میں ملا تو اس نے بڑی زور سے آپ کی چادر کو کھینچا میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی گردن اور کندھے کے درمیان زور سے کھینچے جانے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان پڑ گیا ہے ہے، پھر وہ کہنے لگا اللہ کا وہ مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی عطا فرمایئے آپ نے اس کی طرف توجہ کی اور تبسم فرماتے ہوئے اس مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

1331- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ، آثَرَ النَّبِيُّ ﷺ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ، فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. قَالَ رَجُلٌ: وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ. فَقُلْتُ: وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: (فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ، رَحِمَ اللهُ مُوسَى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ).

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ انہوں نے فرمایا کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تو بعض حضرات کو زیادہ عطا فرمایا مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ اور عینہ کو بھی سو اونٹ دیے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا گیا تو اس پر ایک نے کہا اللہ عز وجل کی قسم یہ ایسی تقسیم ہے جس میں انصاف کو پیش نظر نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الٰہی نہیں۔ میں نے کہا اللہ عز وجل کی قسم میں یہ بات رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا چنانچہ میں آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اگر اللہ عز وجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی انصاف نہ کریں گے تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

97 بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

کافروں کے ملک میں کھانے کی چیز ملے تو کیا حکم ہے؟

1332- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ، فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ.

ہم اپنی لڑائیوں میں شہد اور انگور پاتے تو اسے کھا لیتے اور اسے اٹھا نہ رکھتے۔

98-بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ

ذمیوں سے جزیہ لینا اور حربی کافروں سے صلح کرنا (کسی مصلحت کے پیش نظر)

1333 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ. وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ، حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنَ الْمَجُوسِ هَجَرَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے اہل بصرہ کو خط لکھا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں جدا کر دو اور حضرت عمر مجوسیوں سے جزیہ نہ لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اس امر کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

1334 -عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا: أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى بِهِمِ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ: (أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا کہ وہاں کا جزیہ لے آئیں رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے انصار نے ان کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا "میرے خیال میں تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آ گئے ہیں عرض گزار ہوئے ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے اللہ کی قسم مجھے تمہاری ناداری کا اتنا

بَشِّرِي). قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: (فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ لاَ الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ).

ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمہارے لیے دنیا کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی اور پھر تم ایک دوسرے سے بڑھو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے کیا تھا اور وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسا کہ ان کو ہلاک کر دیا تھا۔

1335- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ بَعَثَ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ، فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ: لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلاَنِ، فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ، فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ وَالرَّأْسُ، وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلاَنِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَالرَّأْسُ كِسْرَى، وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ، وَالْجَنَاحُ الآخَرُ فَارِسُ، فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى. وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَامَ تُرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بعض حضرات کو مشرکوں سے لڑنے کے لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا پھر جب ہرمزان مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے اپنی ان جنگی کارروائیوں کی بابت مشورہ کرتا ہوں ہرمزان نے کہا بہت خوب ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی مثال ایک پرندے کی ہے جس کا ایک سر دو بازو اور دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ پرندہ دونوں پاؤں سر اور ایک ہی بازو سے حرکت کرے گا اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیں تب بھی اس کے دونوں پاؤں اور سر کھڑے ہو جائیں گے لیکن اگر سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے پس ان کا سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر اور دوسرے بازو ایران ہے لہٰذا آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ایک جماعت کو جمع کیا اور نعمان بن مقرن کی قیادت میں لشکر بھیجا جب یہ لوگ دشمن کی سرزمین میں پہنچے تو کسریٰ کا گورنر چالیس ہزار کی فوج لے کر ہمارے لیے نکلا اس کی طرف سے ایک ترجمان کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے

عَمَّا شِئْتَ. قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ، نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ، وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ، وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا، نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ. فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا ﷺ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ، وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ. وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ. فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ. وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ.

حضرت مغیرہ نے فرمایا پوچھئے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا ہم عرب کے باشندے ہیں ہم سخت بدبختی اور مصیبت میں گرفتار تھے بھوک کے مارے چمڑہ اور کھجور کی گھٹلیاں چوستے تھے اون اور بال پہنتے تھے درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے اس وقت جب کہ ہم پستی میں تھے تو آسمانوں اور زمینوں کے رب نے جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت بالا ہے ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم میں سے ہے ہم اس کے والدین کو جانتے ہیں پھر ہمارے اس نبی اور اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا کریں اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمارے پروردگار کا یہ پیغام بھی ہمیں پہنچایا کہ جو کوئی ہم میں سے مارا جائے گا وہ بہشت کی ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی اور جو شخص ہم میں سے زندہ رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا حضرت نعمان بن مقرن نے فرمایا آپ کو نبی کریم ﷺ کی معیت میں اللہ تعالیٰ نے بارہا مرتبہ جنگ آزمائی کا موقع عطا فرمایا جس میں آپ کو کبھی ندامت یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا جبکہ میں نے بھی اکثر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر دیکھا کہ آپ صبح سویرے جنگ شروع نہ فرماتے بلکہ انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت آ جاتا۔

99- بَابُ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

جب امام کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب باشندوں کی طرف سے ہے

1336- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں

اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَبُوكَ، وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ.

نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک سفید خچر اور چادر کا تحفہ بھیجا پھر آپ ﷺ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

100- باب إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

کسی ذمی کو جرم کے بغیر قتل کرنا گناہ ہے

1337 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

101 باب إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

جب مشرکین مسلمانوں سے غداری کریں تو کیا انہیں معاف کر دیا جائے

1338 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ). فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ: (إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ). فَقَالُوا: نَعَمْ. قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ (مَنْ أَبُوكُمْ). قَالُوا فُلاَنٌ. فَقَالَ: (كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنٌ). قَالُوا: صَدَقْتَ. قَالَ (فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ) فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک بکری کا پکا ہوا گوشت بطور تحفہ بھیجی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو اکٹھا کرو چنانچہ وہ سب آپ کے سامنے اکٹھا کیے گئے پھر آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں کیا تم صحیح جواب دو گے؟؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا ''فلاں'' آپ نے فرمایا تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارا باپ فلاں ہے وہ کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا ہے آپ نے فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں

كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا. فَقَالَ لَهُمْ: (مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟). قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا) ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ). فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: (هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا). قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: (مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ). قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

تو سچ بتاؤ گے؟ جواب دیا ہاں اے ابو القاسم اگر ہم نے غلط بیانی کی تو آپ ہمارے جھوٹ پر مطلع ہو جائیں گے جیسا کہ ہمارے باپ کے بارے میں ہمارا جھوٹ آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے فرمایا جہنمی کون ہے؟ انہوں نے کہا ہم چند دن کے لیے دوزخ میں جائیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ اس میں رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اللہ عزوجل کی قسم ہم کبھی بھی اس تمہاری جانشینی نہیں کریں گے پھر فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتاؤ گے؟ کہنے لگے ہاں ابو القاسم آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا ہے جواب دیا ہاں فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ جواب دیا اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو آپ سے ہمیں نجات مل جائے گی اور اگر سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

102-باب الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ، وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ

مشرکوں سے مال کے بدلے مصالحت یا معاہدہ کرنا اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ

1339- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى خَيْبَرَ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلاً، فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا

حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف گئے ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی پھر دونوں کسی طرح جدا ہو گئے پھر جب محیصہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو دیکھا وہ اپنے خون میں لتھڑے ہوئے ہیں کسی نے ان کو قتل کر ڈالا تھا پھر محیصہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دفن کر دیا پھر وہ مدینہ شریف آئے تو عبدالرحمن بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے

مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: (كَبِّرْ كَبِّرْ). وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ: (أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ؟). قَالُوا: وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟ قَالَ: (فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ). فَقَالُوا: كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

محیصہ اور حویصہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے عبد الرحمن نے گفتگو کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا بڑے کو گفتگو کرنے دو چونکہ وہ سب سے چھوٹے تھے اس وجہ سے چپ ہو گئے تب دونوں گفتگو کرنے لگے آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر قاتل کے خون پر استحقاق ثابت کرو گے؟ وہ عرض گزار ہوئے ہم کیونکر قسم اٹھا سکتے ہیں جبکہ ہم وہاں موجود نہ تھے اور نہ ہی ہم نے انہیں دیکھا ہے آپ نے فرمایا تو یہودی تو پچاس قسمیں اٹھا کر اپنی براءت کر لیں گے عرض گزار ہوئے ہم کافروں کی قسموں کا کس طرح اعتبار کر لیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے پاس سے انہیں دیت ادا کر دی۔

103-باب هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ

اگر ذمی جادو کرے تو کیا اسے معاف کی جا سکتا ہے؟

1340 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو یہ خیال ہوا تھا کہ آپ نے ایک کام کر لیا حالانکہ وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔

104-باب مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے

1341 -عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ: (اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا کہ قیامت سے پیشتر چھ نشانیاں ہوں گی ان کو گن لو ① میری وفات ② فتح بیت المقدس ③ وبا جو تم میں ایسی پھیلے گی جیسے بکریوں کی قعاص کی بیماری پھیلتی ہے ④ مال کی کثرت اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو بھی خوش نہ ہوگا ⑤ ایسا فتنہ کہ عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا ⑥ پھر تمہارے اور بنی اصغر کے درمیان صلح

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا).

ہوگی اور وہ بے وفائی کریں گے اور اسی جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

105-باب إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ

جو معاہدہ کر کے توڑے گناہ گار ہے

1342 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا؛ فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؛ قَالَ: إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ. قَالُوا: عَمَّ ذَاكَ؛ قَالَ: تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ ﷺ، فَيَشُدُّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

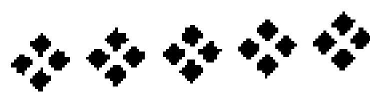
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیہ کا تمہیں ایک دینار بلکہ درہم بھی نہیں ملے گا لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس طرح کہہ سکتے کہ یہ ہوگا فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوا لوگوں نے کہا کس طرح؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا ذمہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ ذمیوں کے دل سخت کر دے گا لہٰذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

106-باب إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

ہر نیک و بد کو دھوکا دینا گناہ ہے

1343 - عَنْ عَبْدِ اللهِ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ، وَقَالَ الآخَرُ: يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ).

حضرت عبد اللہ اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر دھوکے باز کا ایک جھنڈا ہوگا ان راویوں میں سے ایک کا بیان ہے وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا اور دوسرے کا بیان ہے وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

54- کتاب بدء الخلق

تخلیق کے آغاز کا بیان

1- باب ما جاء في قول الله تعالى (وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده)

اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا

1344 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (يَا بَنِي تَمِيمٍ، أَبْشِرُوا). قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا. فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: (يَا أَهْلَ الْيَمَنِ، اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ). قَالُوا: قَبِلْنَا. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ، رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بنوتمیم کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا اے بنوتمیم تمہیں بشارت ہو عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دے دی اب کچھ عطا فرمایئے اس پر آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا اہل یمن بشارت کو قبول کرو جبکہ بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کی ہم نے قبول کی پھر نبی کریم ﷺ نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا اے عمران تمہاری اونٹنی کھل گئی ہے اسے پکڑ لو تو میں اٹھ کر چلا گیا وہ کہتے ہیں کاش مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

1345 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ في رواية قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ). فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ. فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ،

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما ہی سے روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بس خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اسی کا عرش پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں اس نے ہر بات لکھ دی اور زمینوں اور آسمانوں کو پیدا فرمایا پس ایک آواز دینے والے نے آواز دی اے ابن حصین تمہاری اونٹنی بھاگ گئی ہے لہٰذا میں چلا گیا تو دیکھا کہ وہ اونٹنی سراب

فَوَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

سے آگے جا چکی تھی اللہ عزوجل کی قسم میری خواہش تھی کہ کاش اس اونٹنی کو چھوڑ ہی دیتا۔

1346 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (قَالَ اللهُ تعالى: يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي، وَتُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ. أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا. وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے "ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے مناسب نہیں اور میری تکذیب کرتا ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچا اس کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میری اولاد ہے اور اس کی تکذیب کرنا یہ ہے کہ اللہ عزوجل مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا کہ پہلے مجھے پیدا کیا۔

1347 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو اس نے اپنی کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے۔

2-باب مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ

سات زمینوں کا بیان

1348 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ).

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ زمانہ اسی ہیئت پر ہے جس پر آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کے وقت تھا سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں چار حرمت والے ہیں تین تو مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب جس کی قبیلہ مضر بہت تعظیم کرتا ہے وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔

3باب: صِفَةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

سورج اور چاند کی صفت کا بیان

1349 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سورج

(تَدْرِی أَیْنَ تَذْهَبُ؟) قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: (فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ. فَتَسْتَأْذِنَ فَیُؤْذَنَ لَهَا. وَیُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلَ مِنْهَا. وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا یُؤْذَنُ لَهَا. وَیُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلَ مِنْهَا. وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا یُؤْذَنَ لَهَا. یُقَالُ لَهَا: ارْجِعِی مِنْ حَیْثُ جِئْتِ. فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَی: {وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِیرُ الْعَزِیزِ الْعَلِیمِ}.

کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا بے شک وہ جاتا ہے تا کہ عرش کے نیچے سجدہ کرے پھر اللہ عزوجل سے طلوع کی اجازت مانگتا ہے تب اسے اجازت دی جاتی ہے لیکن قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے لیکن قبول نہ کیا جائے پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگے لیکن اجازت نہ ملے بلکہ اس سے کہا جائے کہ جدھر سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا اور ارشاد باری تعالیٰ کا یہی مطلب ''سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا''۔

1350 - عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: (الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ).

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن چاند اور سورج لپیٹ دیے جائیں گے۔

4باب: مَا جَاءَ فِی قَوْلِهِ: {وَهُوَ الَّذِی یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهِ}

اور وہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی

1351 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا رَأَی مَخِیلَةً فِی السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَیَّرَ وَجْهُهُ. فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّیَ عَنْهُ. فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: (مَا أَدْرِی لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ: {فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِیَتِهِمْ}).

حضرت عائشہ ﷝ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا دیکھتے تو کبھی آپ آگے بڑھتے کبھی پیچھے، کبھی اندر، آتے اور کبھی باہر جاتے اور آپ کے چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا مگر جب بارش برسنے لگتی تو آپ ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو جاتی میں نے آپ کی اس حالت کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نہیں (خود بخود) جانتا شاید ایسا ہی ہو جیسا کہ ایک قوم نے کہا پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل آسمان کے کنارے پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا۔

5-باب ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِم

فرشتوں کا بیان

1352 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: (إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا، فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جو کہ صادق و مصدوق ہیں تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں مکمل کی جاتی ہے چالیس دن نطفہ پھر اتنے ہی دن خون کا لوتھڑا پھر اتنے ہی دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اس کا عمل، اس کا رزق اور اس کی عمر لکھ دے اور یہ بھی لکھ دے کہ یہ سعید ہے یا شقی اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے پھر تم میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جو نیک عمل کرتا رہتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر اس پر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ دوزخیوں والے کام کر بیٹھتا ہے ایسے ہی کوئی شخص دوزخ والے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا فیصلہ غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے۔

1353 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ. فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ عزوجل اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پکارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت رکھو تو جبرائیل علیہ السلام اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام آسمان والوں کے لیے ندا کرتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت رکھو پس تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

1354 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْكُرُ الأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ، فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے ابر میں آتے ہیں اور آسمان میں دیئے گئے احکامات کا ذکر کرتے ہیں شیطان ان کی باتیں چپکے سے اڑا لیتے ہیں اور کاہنوں سے آ کر بیان کر دیتے ہیں اور وہ اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر آگے بیان کر دیتے ہیں۔

1355 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ، يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو پہلے آئے اس کا نام پہلے لکھتے جاتے ہیں پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے کے لیے آ جاتے ہیں۔

1356 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (اهْجُهُمْ - أَوْ هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ).

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہجو کرنے والوں کو ہجو کرو اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

1357 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ). فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرَى مَا لَا أَرَى. تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے عائشہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں تو انہوں نے یوں جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی اور مراد ان کی نبی کریم ﷺ ہیں۔

1358 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِجِبْرِيلَ: (أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟) قَالَ: فَنَزَلَتْ: (وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا).

اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے راوی کا بیان ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اس کا ہے جو ہمارے آگے اور پیچھے ہے"۔

1359 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک قرأت میں قرآن پڑھایا تھا میں برابر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات قرأت بات پہنچ گئی۔

1360 - عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَنَادَوْا يَا مَالِ.

حضرت یعلی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ آیت (وَنَادَوْا یَامَالِ) پر تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

1361 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ: (لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن کبھی آپ پر آیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور ان میں سب سے زیادہ مصیبت عقبہ کے دن کی تھی جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی میں طائف سے واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے پر عیاں تھے جب قرن ثعالب پہنچا تو طبیعت سنبھل گئی سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کر رہا تھا پھر میں نے دیکھا کہ اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں انہوں نے مجھے پکارا پھر کہا بے شک اللہ عزوجل نے آپ کی قوم سے گفتگو اور اس کا جواب سن کر ملک الجبال (پہاڑوں کے فرشتے) کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے چنانچہ کافروں کے متعلق آپ جو چاہیں ان کو حکم دیں

قَالَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمِ الأَخْشَبَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا).

اس کے بعد کہا یارسول اللہ ﷺ آپ جو چاہیں اگر آپ چاہیں تو میں کوہ اخشبین اٹھا کر ان کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اس خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

1362 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى . فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) قَالَ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام ''فکان قاب قوسین...... مااوحی کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا ان کے چھ سو پر تھے۔

1363 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود ہی سے روایت ہے انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول لقدرای من...... الکبری کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

1364 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ، وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الأُفُقِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ اپنے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر دیا تھا۔

1365 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے جس کی وجہ سے خاوند رات بھر اس پر غصے میں گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

1366 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا معراج کی رات میں

مُوسَى رَجُلاً آدَمَ، طُوَالاً جَعْدًا، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوئَةَ. وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلاً مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطَ الرَّأْسِ. وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ، فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ. (فَلاَ تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ).

نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ گندمی رنگ دراز قد اور گھنگریالے بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوہ کے مرد ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا کہ وہ میانہ قد، متوسط بدن سرخ، سفید رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں اور میں نے مالک داروغہ جہنم کو دیکھا اور دجال کو بھی دیکھا یہ ان نشانیوں میں سے جو اللہ عزوجل نے آپ کو دکھائیں پس آپ کے دیکھنے میں شک نہ کرو۔

6-باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

جنت کا بیان نیز یہ کہ وہ پیدا ہو چکی ہے

1367 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی مر جاتا ہے تو اسے اس کا مقام صبح و شام دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں۔

1368 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ).

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا وہاں اکثریت فقراء کی ہے اور دوزخ کو دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

1369 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا میں نے بحالت نیند اپنے آپ کو جنت میں دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے میں نے اس سے

الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا). فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ.

دریافت کیا یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا حضرت عمر بن خطاب کے لیے پس مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس لوٹ آیا حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

1370 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لاَ يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلاَ يَمْتَخِطُونَ وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، مِنَ الْحُسْنِ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے انہیں تھوکنے ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت ہی نہیں پیش نہ آئے گی ان کے برتن سونے کے اور کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی لطافت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اوپر دکھائی دے گا ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ دشمنی ہوگی ان سب کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ عزوجل کی تسبیح کریں گے۔

1371 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لاَ اخْتِلاَفَ بَيْنَهُمْ وَلاَ تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لاَ يَسْقَمُونَ وَلاَ يَمْتَخِطُونَ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے بعد جو جنت میں داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح ہوں ان سب کے دل محبت میں ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے نہ ان کے دل میں اختلاف ہوگا نہ دشمنی ان میں سے ہر ایک کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا وہ صبح اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے نہ وہ اس میں بیمار ہوں گے اور نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت پیش آئے گی پھر انہوں نے باقی حدیث کو ذکر فرمایا۔

1372-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے وہ سب اکٹھے داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے۔

1373 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو ایک باریک ریشمی جبہ تحفہ دیا گیا چونکہ آپ ریشم کے استعمال سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کو ملنے والے رومال اس سے کہیں بہتر ہوں گے۔

1374 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا).

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت اتنا بڑا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے۔

1375 - وفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلُ ذَلِكَ، قَالَ: (وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَظِلٍّ مَمْدُودٍ}.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت اسی طرح آئی ہے مگر آخر میں انہوں نے فرمایا اگر تم اس فرمان پر یقین بڑھانا چاہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد "ظل ممدود" پڑھ لو۔

1376 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَيُونَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَاءَيُونَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل جنت بالائی منزلوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہیں کیونکہ آپس میں فرق مراتب ضرور ہو گا لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یہ تو حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقام ہیں ان کے مقام پر کوئی دوسرا تو نہیں پہنچ سکتا؟

الأَنْبِيَاءُ لاَ يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ: (بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ).

فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ عزوجل پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

7-باب صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

دوزخ کا بیان اور بے شک وہ پیدا ہو چکی ہے

1377 - عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی تیزی سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

1378 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً. قَالَ: (فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دنیا کی آگ ہی کافی تھی آپ ﷺ نے فرمایا وہ آگ اس سے انہتر حصے زیادہ سرد کی گئی ہے اور ہر حصے میں آگ کے برابر گرمی ہے۔

1379 - عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. يَقُولُ: (يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ، فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ، مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ).

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں نکل پڑیں گی اور وہ اس طرح گھومتا پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے پھر اہل دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے؟ اے فلاں تیرا کیا حال؟ کیا تو ہمیں نیکیوں کا حکم نہ کرتا تھا اور برے کاموں سے نہ روکتا تھا وہ جواب دے گا میں تمہیں نیکیوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہ کرتا تھا تمہیں برے کاموں سے روکتا تھا پر خود برے کاموں سے نہ رکتا تھا۔

8-باب صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

ابلیس اور اس کے لشکر کے بارے میں

1380 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر

قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ، حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ ﷺ: (أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ. قَالَ فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ). فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: (نَخْلُهَا كَأَنَّهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ). فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ: (لاَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ).

جادو کیا گیا جس کے باعث آپ یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا پھر آپ نے ایک دن خوب دعا کی اس کے بعد مجھ سے فرمایا کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ بات بتا دی جس میں میری شفا ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے ایک سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا انہیں کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے کہا کس نے کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے نے پوچھا کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کنگھی اور آپ کے موئے مبارک اور نر کھجور کے خوشہ کے پوست میں اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ندوان نامی کنویں میں پس نبی کریم ﷺ اس کنویں پر گئے اور واپس تشریف لے آئے واپس آ کر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کیا آپ ان چیزوں کو نکلوایا تو فرمایا نہیں اللہ عزوجل نے مجھے شفاء دے دی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے لوگوں میں فساد پھیلے گا اس لیے کنواں بند کر دیا گیا ہے۔

1381 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ خَلَقَ كَذَا، حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ اور اس کو کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ یہ کہنے لگتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا جب بات یہاں تک پہنچے تو انسان کو "اعوذ باللہ" پڑھنا چاہیے اور اس شیطانی خیال کو ترک کر دینا

چاہیے۔

1382 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: (هَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ''بے شک فتنہ یہاں ہے فساد اس طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا''

1383 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ، أَوْ: كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَوْكِ سِقَائَكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرْ إِنَائَكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب رات شروع ہو یا اس کا اندھیرا چھا جائے تو تم اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اس وقت بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر ہی چراغ بھی گل کر دو پھر بسم اللہ پڑھ کر کھانے کے برتن ڈھانپ دو اگر ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے نہ کوئی اور چیز اوپر رکھ دو۔

1384 - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ). فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ). فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ.

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں دو آدمی آپس میں بدکلامی کرنے لگے پھر ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر کوئی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تو شیطان سے پناہ طلب کر اس نے کہا کیا مجھے جنون ہے؟

1385 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ).

نے فرمایا جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے جب بھی کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اسے روکے کیونکہ جب جمائی لینے والا ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

1386 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ).

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہیے اسے بائیں جانب تھکار دے اور اس کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگے پھر وہ اس کو نقصان نہ دے گا۔

1387 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک میں رات گزارتا ہے۔

9- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ''اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے''

1388 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: (اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ). قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا، فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. قَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبے کے دوران یہ کہتے سنا ''سانپوں کو مار ڈالو خصوصاً وہ سانپ جو دو دھاری والا ہو اور چھوٹی دم والا کیونکہ ان کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے بعد میں ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں اور

انہیں عوام کہا جاتا ہے۔

10-باب خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

مسلمان کا عمدہ مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے

1389-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالإِبِلِ، وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کا سر مشرق کی طرف ہے فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں ہے کاشت کاروں اور گاؤں والوں میں ہے اور سکون واطمینان ان کو حاصل ہوتا ہے جو بکریوں والے ہیں۔

1390-عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: (الإِيمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا، أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ، عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ، فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ).

حضرت ابو مسعود اور عقبہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یمن کی جانب اٹھا کر فرمایا ایمان یمن میں ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ سختی اور تنگ دلی ان کاشت کاروں میں جو اونٹوں کے پاس اس ملک میں رہتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں سے۔

1391-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

1392 - وَعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ، إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا نا معلوم ان کا کیا حشر ہوا میرے خیال میں یہ چوہے ہیں کیونکہ جب اونٹ کا دودھ رکھا جائے نہیں پیتے اور بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے

لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ). فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ لِي مِرَارًا. فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ؟

تو پی لیتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث کعب احبار رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے خود سنا ہے میں نے جواب دیا ہاں انہوں نے کئی بار پوچھا تو میں نے کہا کیا میں تورات پڑھتا ہوں؟

11-باب إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الأُخْرَى شِفَاءً

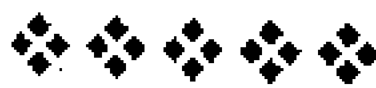
اگر مکھی کسی پینے کی چیز میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے

1393 - وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ اس کو ڈبو دے پھر نکال پھینکے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے۔

1394 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: (غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک زانیہ عورت صرف اس لیے بخش دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہانپ رہا تھا اور مرنے کے قریب تھا اس نے اپنا موزہ اتار کر اپنے دوپٹہ سے باندھا اور پانی نکال کر اس کو پلا دیا تو یہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

55- كتاب أحاديث الأنبياء

انبیاء علیہم السلام کا بیان

1- باب خَلْقِ آدَمَ وَذُرِّيَّتِهِ

آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش

1395 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ. فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا پھر ان سے فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو اور ان کے جواب کو غور سے سنو کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا پس انہوں نے کہا ''السلام علیکم'' فرشتوں نے جواب السلام علیک ورحمۃ اللہ انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا پس جو لوگ بھی جنت میں داخل ہوں گے وہ سب آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر گھٹتا چلا آ رہا ہے۔

1396 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَقْدَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَأَتَاهُ، فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ، وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ). قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام کو رسول اللہ ﷺ کی مدینے شریف آمد کی خبر ملی تو وہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے کر عرض گزار ہوئے میں آپ سے تین باتوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں جن کو نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا پھر انہوں نے پوچھا ① قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ ② وہ کون سا کھانا جو اہل جنت سب سے پہلے کھائیں گے؟ ③ بچہ کس سبب سے اپنے ددھیال اور ننھیال کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ باتیں تو جبرائیل

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ. وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ: فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا). قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ. فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟). قَالُوا: أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْيَرُنَا، وَابْنُ أَخْيَرِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ؟). قَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذَلِكَ. فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. فَقَالُوا: شَرُّنَا، وَابْنُ شَرِّنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ.

خدا کی قسم بتا رکھے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا [illegible] فرشتوں میں جبرائیل علیہ السلام تو یہودیوں کے دشمن ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے کر جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہوگا اور بچے کی مشابہت کا سبب یہ ہے کہ جب مرد عورت سے ہم بستری کرتا ہے تو اگر مرد کا پانی غالب آ جاتا ہے تو بچہ ددھیال کی شکل پر ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی غالب آ جائے تو بچہ ننھیال کی شکل میں ہوتا ہے وہ عرض گزار ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یہود بہت بہتان تراش ہیں اگر ان کو میرے مسلمان ہونے کی خبر مل گئی تو اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق سوال کریں وہ مجھ پر کوئی بہتان لگا دیں گے چنانچہ جب یہودی آئے تو عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟؟ انہوں نے جواب دیا ''وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم سب سے بہتر اور بہترین باپ کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو؟ کہنے لگے اللہ عزوجل انہیں مسلمان ہونے سے بچائے یہ سن کر عبداللہ بن سلام ان کے سامنے آئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں پھر یہود کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا اور برے آدمی کا بیٹا ہے پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

1397 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْلاَ بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کبھی گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

1398 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ: أَنَّ اللهَ يَقُولُ لأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي، فَأَبَيْتَ إِلاَّ الشِّرْكَ).

حضرت انس سے مرفوعا روایت ہے کہ اللہ عزوجل اس دوزخی سے جو جہنم میں سب سے ہلکا عذاب پا رہا ہوگا فرمائے گا اگر تجھے دنیا کی تمام چیزیں دے دی جائیں تو کیا تو انہیں عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ کر دے گا جواب دے گا ہاں اللہ عزوجل فرمائے گا میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو شرک سے باز نہ آیا۔

1399 - عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ).

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس کا وبال حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کی رسم ڈالی۔

2- باب قَوْلِ اللهِ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا)

ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں بے شک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا سامان عطا فرمایا

1400 - عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: (لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ

حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو بالکل قریب آ گئی ہے کیونکہ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا

هٰذِهِ). وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: (نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ).

سوراخ ہو گیا ہے پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بنایا حضرت زینب بن جحش فرماتی ہیں میں عرض گزار ہوئی کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں ہلاک ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ پھیل جائے گی۔

1401- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ. فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى، وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: (أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ، وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا. ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ). فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: (أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ). فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: (أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)، فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: (مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لے مستعد ہوں کیونکہ سب بھلائیاں تیرے ہی قبضے میں ہیں حکم ہوگا دوزخ کا لشکر نکالو! عرض کریں گے دوزخ کا لشکر کتنا نکالوں حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے پس اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشے میں ہوں حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ عزوجل کا عذاب بہت سخت ہے صحابہ اکرام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک کون ہوگا فرمایا تم خوش ہو جاؤ کیونکہ وہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج ماجوج سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے ہم نے اس پر نعرہ تکبیر لگایا تو آپ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تیسرا حصہ ہو گے ہم نے پھر نعرہ تکبیر لگایا آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے نصف ہو گے یہ سن کر ہم لوگوں نے پھر نعرہ تکبیر لگایا پھر آپ نے فرمایا لوگوں میں تم ایسے ہو جیسے ایک سیاہ بال سفید گائے کی کھال پر یا ایک سفید بال سیاہ گائے کی کھال پر۔

3-باب

1402 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً - ثُمَّ قَرَأَ - (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي أَصْحَابِي. فَيُقَالُ، إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ. فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ) إِلَى قَوْلِهِ (الْحَكِيمُ).

باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تم لوگ ننگے پاؤں برہنہ بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ہم نے جیسے پہلے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم نے یہ ضرور کرنا ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے لباس (خلعت) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا اور میرے ساتھیوں میں سے چند لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جا رہا ہوگا میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں جواب دیا جائے گا آپ جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے ہوئے راہ ارتداد اختیار کر گئے تھے میں پھر اس طرح کہوں گا جیسا کہ نیک بندے نے کہا تھا اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا..... آخر میں آیت الحکیم تک۔

1403 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لاَ تَعْصِنِي فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لاَ أَعْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ، إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لاَ تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ابا (چچا) آزر سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر اس وقت سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے میں نے تم سے یہ نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟ اُن کا چچا جواب دے گا اب میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض گزار ہوں گے اے رب تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے رسوا نہ کروں گا اب رحمت سے دور بدبخت چچا سے بڑھ کر کون سی ذلت ہوگی اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے پھر فرمایا

فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ).

جائے گا اے ابراہیم علیہ السلام ذرا اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھا تو ذبح کیا ہوا بجو خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہوگا پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

1404- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: (أَتْقَاهُمْ). فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: (فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ). قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: (فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک مرتبہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ مرتبے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے والا ہے، لوگوں نے عرض کی ہم یہ بات نہیں پوچھ رہے آپ نے فرمایا یوسف اللہ کے نبی ہیں ان کے والد نبی ان کے بیٹے نبی دادا نبی پردادا نبی اللہ عزوجل کے خلیل کے بیٹے لوگوں نے کہا ہم یہ بات نہیں پوچھ رہے آپ نے فرمایا اہل عرب کے بارے میں پوچھتے ہو؟ ان سب میں سے بہتر وہی جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے اگر وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

1405- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولاً، وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ﷺ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے پھر ہم ایک طویل القامت شخص کے پاس پہنچے جن کی لمبائی کے باعث ہم ان کا سر نہ دیکھ سکے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

1406- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب یعنی میری طرف دیکھ لو اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رنگ گندمی اور جسم گٹھا ہوا ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی رسی کی تھی گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ نشیبی علاقے سے اتر رہے ہیں۔

1407- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ).

نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ خود ایک بسولے سے فرمایا تھا جب کہ آپ کی عمر ۸۰ اسی سال تھی۔

1408 - وَعَنْهُ فِي رواية: (بِالْقَدُومِ) مُخَفَّفَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ ہی سے دوسری روایت میں لفظ قدوم دال کی تخفیف کے ساتھ آیا ہے۔

1409 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلاَّ ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ، قَوْلُهُ: (إِنِّي سَقِيمٌ). وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا)، وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَا هُنَا رَجُلاً مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيث.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ کے علاوہ کبھی توریہ نہ فرمایا ان میں سے دو تو خالص اللہ عزوجل کے لیے تھے ایک تو یہ کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ کہ ان بتوں میں سے بڑے بت نے یہ کام کیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تیسرا اس وقت جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کی طرف گزر ہوا اس بادشاہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے چنانچہ بادشاہ نے ایک آدمی بھیجا جس نے ان کے بارے میں پوچھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میری بہن ہے اس کے بعد آپ بی بی سارہ کے پاس تشریف لے گئے پھر انہوں نے باقی حدیث (۱۰۴۳) بیان کی جو پہلے گزر چکی ہے۔

1410 - وقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ. وزادَ هُنا: (وَكَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا یہاں اتنا اضافہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے لگائی جانے والی آگ پر پھونکتا تھا۔

1411 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عورتوں نے کمر بند کا استعمال حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ

اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ، وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي، الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لاَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِذًا لاَ يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: (رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ) حَتَّى بَلَغَ (يَشْكُرُونَ)، وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى

بی بی حاجرہ سے سیکھا کیونکہ سب سے پہلے ازاربند آپ ہی نے استعمال فرمایا۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے ازار بند ڈالا تھا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں اوران کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو لے آئے اس وقت بی بی حاجرہ حضرت اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں۔ آپ نے ان دونوں کو خانہ کعبہ کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے چاہ زمزم پر چھوڑ دیا اس وقت مکہ میں کوئی بھی نہ تھا اور نہ ہی پانی موجود تھا ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا ان کے پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس ہوئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں اور کہنے لگیں اے ابراہیم آپ کہاں جارہے ہیں ہمیں ایک ایسی وادی میں چھوڑ کر جارہے ہیں جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں اور نہ ہی کوئی اور چیز ملتی ہے انہوں نے کئی بار پکار پکار کر یہ بات کہی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں پھر انہوں نے کہا کیا یہ حکم آپ کو اللہ عزوجل نے دیا ہے فرمایا ہاں تو کہنے لگیں ''یہ بات ہے تو وہ بھی ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا'' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت کی جانب منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ میں دعا کرنے لگے ''اے ہمارے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک ویرانے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی'' یہاں تک کہ وہ شکر گزاری کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اس پانی میں سے خود پیتی رہیں یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہوگیا جس کے باعث ان کو اور ان کے بچے کو بہت

أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ، حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فَذَلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا). فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ صَهٍ. تُرِيدَ نَفْسَهَا، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضًا، فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ، إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ، عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ - أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ، وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا، وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا). قَالَ: فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لاَ تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللَّهِ، يَبْنِي هَذَا الْغُلاَمُ، وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ، حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ

پیاس لگی! انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے تڑپ رہا ہے وہ اس منظر کی تاب نہ لا کر اٹھ کھڑی ہوئیں قریب ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی جانب دیکھنے لگیں کہ کوئی نظر آئے لیکن کوئی نظر نہ آیا پس یہ صفا سے اتریں اور وادی میں آ کر دامن سمیٹ کر بہت شدت کے ساتھ دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے پھر نشیب سے گزر کر مروہ پہاڑی پر چڑھیں اور اس پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آ جائے لیکن وہاں بھی کوئی آدمی نظر نہ آیا پس یہی عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرنی پڑتی ہے جب یہ ساتویں دفعہ مروہ پہاڑی پر چڑھی تو انہوں نے ایک آواز سی ان کے دل میں خیال آیا کہ سنا چاہے چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا پھر کہنے لگیں تو نے آواز تو سن لی لیکن کاش تیرے پاس آڑے وقت میں مدد کرنے والا بھی ہوتا پھر اچانک انہوں نے زمزم کی جگہ ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنی ایڑی یا پر سے زمین کھودی فوراً وہاں سے پانی نکل کر بہنے لگا وہ اس کے گرد منڈیر بنا کر حوض کی شکل دینے لگیں اور پانی کے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں مگر ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی کا چشمہ زور مارنے لگا حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے زمزم کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہوتا تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا اس کے بعد فرشتے نے ان سے کہا اپنی ہلاکت کا خیال بھی دل میں نہ آنے

جُرْهُمَ. مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا. فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ . لَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ. فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ. فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ، فَأَقْبَلُوا. قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ، فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لاَ حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، وَهِيَ تُحِبُّ الإِنْسَ) فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ. فَنَزَلُوا مَعَهُمْ. حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ. وَشَبَّ الْغُلاَمُ . وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ. وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ . فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ. وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ . فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ . بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ. فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ. فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا. ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ . فَشَكَتْ إِلَيْهِ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلاَمَ. وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ. فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ. كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا. فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا. فَسَأَلَنَا عَنْكَ

دینا کیونکہ یہاں اللہ کا گھر ہے جس کو یہ بچہ اور ان کے والد بنائیں گے اور بے شک اللہ عزوجل اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اس وقت کعبہ ایک ٹیلے کی طرح سطح زمین سے اونچا تھا جب سیلاب آتے تو اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے حضرت ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح گزاری یہاں تک کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ ان کی طرف سے گزرے یا بنی جرہم کے کچھ افراد کو اس راستے سے آتے ہوئے مکہ مکرمہ کے نشیب میں اتر آئے انہوں نے کچھ پرندوں کو ایک جگہ چکر لگاتے دیکھا تو کہنے لگے یہ پرندے ضرور پانی پر گھوم رہے ہیں حالانکہ ہم اس وادی کو جانتے ہیں یہاں ہم نے کبھی پانی دیکھا تک نہیں انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا کر بتایا وہ جملہ افراد وہاں آئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے کیا آپ ہمیں یہاں آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہ ہوگا وہ کہنے لگے بہت اچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اسماعیل کی والدہ کو الفت پسند پایا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں سے محبت بھی تھی پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل وعیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل لڑکپن کی عمر میں پہنچے تو انہوں نے عربی زبان سیکھی ان لوگوں کو حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی عادت وخصائل کے لحاظ سے انتہائی نفیس اور حیران کن نظر آئے تو جوان ہونے پر اپنے خاندان کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح

وَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ، فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ، وَأَثْنَتْ عَلَى اللهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ: اللَّحْمُ. قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ: الْمَاءُ. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ، وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ)، قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكِ أَبِي، وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ،

بھی کر دیا اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا انتقال ہو گیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم اپنی بیوی اور بچے کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے لیکن گھر پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نہ پایا ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا وہ ہمارے لیے اسباب معاش کی تلاش میں گئے ہیں پھر آپ نے اس سے ان کی گزر اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو بیوی نے کہا ہم سخت مصیبت اور تکلیف میں ہیں اور ہمارے حالات بہت خراب ہیں غرض اس نے ابراہیم علیہ السلام سے بہت شکایت کی یہ سن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا ''جب تمہارے خاوند آئیں تو ان سے میرا اسلام کہنا اور اپنے دروازے کی چوکھٹ بدلنے کا پیغام دینا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو کوئی مانوس سی چیز پائی بیوی سے دریافت کیا کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا اس نے جواب دیا ہاں ایک بوڑھے آدمی آئے تھے اور انہوں نے آپ کے متعلق پوچھا تو میں نے بتا دیا پھر انہوں نے ہماری گزر اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت تنگی اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے دریافت فرمایا پھر انہوں نے تمہیں کیا وصیت فرمائی۔ انہوں نے آپ کو سلام کہا اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کا پیغام دیا ہے اس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے والد محترم تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے سے جدا کر دوں لہٰذا تم اپنے گھر چلی جاؤ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں سے دوسری عورت سے شادی کر لی پھر اللہ کو جتنے دن منظور تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک ٹھہرے اس کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو پھر انہیں نہ پایا ان کی اہلیہ کے پاس جا کر پوچھا

أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلاً لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ).

تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے گئے ہیں دریافت فرمایا تمہارا حال کیسا ہے ان کی معیشت اور دیگر حالات دریافت کیے جواب دیا اللہ کا شکر ہے کہ ہم اچھی حالت اور کشادگی میں ہیں دریافت فرمایا تم کیا کھاتے ہو؟ جواب دیا گوشت دریافت فرمایا پیتے کیا ہو؟ جواب دیا پانی کہنے لگے اے اللہ انہیں گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس وقت وہاں غلہ نہ ہوتا تھا اگر ہوتا تو اس میں بھی برکت کی دعا کرتے اور آپ نے فرمایا اہل مکہ کے علاوہ جو شخص بھی ان دو چیزوں پر مداومت کرے گا اسے یہ چیزیں موافق نہ آئیں گی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ گھر کی چوکھٹ برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو دریافت کیا کہ تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں ایک خوبصورت اور خوب سیرت بزرگ آئے تھے پھر ان کی بڑی تعریفیں کیں انہوں نے آپ کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا پھر انہوں نے ہماری بسر اوقات کے متعلق پوچھا تو میں نے کہہ دیا ہم اچھی حالت میں ہیں دریافت فرمایا کیا تمہیں کوئی وصیت بھی فرما گئی تھی۔ جواب دیا ہاں وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ کے لیے یہ حکم دیتے ہیں کہ اپنی چوکھٹ برقرار رکھو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے والد محترم تھے اور چوکھٹ تم ہو انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عرصے ان سے دور رہے جب تک اللہ عزوجل نے چاہا جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے

تیر درست فرما رہے تھے جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے پھر دونوں نے وہی کچھ کیا جو باپ بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ کرتا ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے ایک کام کا حکم فرمایا ہے عرض گزار ہوئے جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجیے فرمایا مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔ عرض کیا میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں فرمایا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کی تعمیر کر دوں پھر اس ابھرے ہوئے ٹیلے اور اس کی حدود کی جانب اشارہ فرمایا راوی کا بیان ہے پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں حضرت اسماعیل علیہ السلام تو پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرماتے یہاں تک کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئیں تو حضرت اسماعیل یہ پتھر (جسے مقام ابراہیم کہا جاتا ہے) اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تا کہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے رہیں یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے۔

1412 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: (الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: (الْمَسْجِدُ الأَقْصَى). قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: (أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ).

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجد حرام'' میں نے عرض کی پھر کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنی مدت کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال کا مگر جہاں بھی تمہیں نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لو کیونکہ فضیلت اسی میں ہے۔

1413 - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں کہو "اے اللہ عزوجل درود بھیج محمد ﷺ اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسا کہ تو درود بھیجا آل ابراہیم اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسا کہ تو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

1414 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: (إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر دم کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد بھی یہی کلمات پڑھ کر حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پر دم کرتے تھے "میں اللہ عزوجل کے کلمات کے ذریعہ ہر شیطان، زہریلے جانور اور نقصان پہنچانے والی نظر سے پناہ مانگتا ہوں۔

4-باب قَوْلُهُ: (وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ) الآية

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان "اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا حال بتاؤ"

1415 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (نَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي)، وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ اس قول کے حق دار تھے جب انہوں نے عرض کیا اے اللہ مجھے دکھا تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی کیوں نہیں مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے اور اللہ عزوجل حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ زبردست رکن (اللہ عزوجل) کی پناہ لیا کرتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنا حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والی بات

قبول کر لیتا۔

5-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ)

اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ''اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدے کا سچا تھا

1416 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ). قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: (ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ بنو اسلم کے چند لوگوں کے پاس سے گزرے تو تیر اندازی کر رہے تھے فرمایا اے اولاد اسماعیل علیہ السلام تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بھی بڑے تیر انداز تھے اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں تو ایک فریق نے ہاتھ روک لیے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول ہم کس طرح تیر اندازی کریں جب کہ آپ اس فریق کے ساتھ ہیں پھر آپ نے فرمایا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

6-باب قوله تعالى: (وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَلِحًا)

اللہ عزوجل کا فرمان ''اور ثمود کی طرف ان کا ہم قوم صالح کو

1417 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَمَرَهُمْ أَنْ لاَ يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا، وَلاَ يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا: قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ، وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگ تبوک کے موقع پر مقام حجر پر ٹھہرے تو آپ نے حکم دیا کہ وہ یہاں کے کنویں کا پانی نہ پئیں اور نہ ہی مشکوں میں بھریں صحابہ کرام عرض گزار ہوئے ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا ہے اور مشکیں بھر لیں ہیں آپ نے حکم دیا کہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہادو۔

7-باب (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ). الآية

بلکہ تم میں سے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی

1418 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (الْكَرِيمُ، ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ، ابْنِ الْكَرِيمِ، يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ).

فرمایا کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف علیہ السلام والد یعقوب دادا اسحاق اور پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

8-بَابُ حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

1419 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ، فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ان کا نام خضر اس لیے ہے کہ جب وہ کسی بنجر زمین پر بیٹھتے ہیں تو اٹھتے ہی وہ سبزے سے لہلہانے لگتی ہے۔

9-بَابٌ

باب

1420 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَجْنِي الْكَبَاثَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ). قَالُوا: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: (وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا؟).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کالے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتا ہے لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا کوئی نبی ایسے نہیں گزرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

10-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ) إِلَى قَوْلِهِ (وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ)

فرمان الٰہی عزوجل ”اور اللہ مسلمانوں کے لیے مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی کی“

1421 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ: إِلَّا آسِيَةُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے علاوہ

امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ).

کوئی عورت کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

11-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ) إِلَى قَوْلِهِ (وَهُوَ مُلِيمٌ)

فرمان الٰہی عز وجل ''بے شک یونس پیغمبروں سے ہے...... آخر آیت وھو ملیم تک''

1422 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)، وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

12-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا)

اللہ عز وجل کا فرمان عالیشان ''اور داؤد کو زبور عطا فرمائی''

1423 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت اس قدر آسان کر دی گئی تھی کہ یہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے اور اس سے پہلے کہ سواری پر زین کسی جائے وہ تلاوت زبور کر چکے ہوتے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے۔

13-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ).

فرمان الٰہی عز وجل ''اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا، کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے''

1424 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ). وَقَالَ: (كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور ان لوگوں کی مثال اس شخص جیسی ہے جو آگ جلائے تو پروانے اور یہ کیڑے اس میں گرنے لگیں پھر آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا بھیڑیا آیا اور ان میں سے

بِابْنِ إِحْدَاهُمَا. فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. وَقَالَتِ الأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ. فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللهُ. هُوَ ابْنُهَا. فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى).

ایک کے بچے کو لے کر بھاگ گیا اس کی سہیلی نے کہا کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے تو وہ کہنے لگی نہیں وہ تیرے بچے کو لے کر گیا ہے پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا جھگڑا لے کر گئیں تو انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا پھر وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں اور انہیں واقعہ بتایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس ایک چھری لاؤ میں بچہ کاٹ کر تمہارے درمیان تقسیم کر دوں چھوٹی بولی اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا ہے تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بچے کا فیصلہ چھوٹی کے حق میں دے دیا۔

14-باب قوله تعالى: (وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَرْيَمُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَاكِ) إلى قوله (أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ)

اللہ عزوجل کا فرمان "اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا آخر آیت تک ایھم یکفل مریم

1425 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ ان کی (بنی اسرائیل) عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہیں اور اس امت کی افضل عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

1426 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قریش کی عورتیں ان سب عورتوں سے بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں بچوں پر زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کا زیادہ خیال رکھنے والی ہوتی ہیں۔

15-باب قَوْلُهُ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ) إلى (وَكِيلًا)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان "اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو آخر آیت وکیلاً تک

1427 - عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ، أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ).

کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی شہادت دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول اللہ ﷺ ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف پہنچایا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں نیز جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ وہ جس طرح کے اعمال کرتا ہو۔

16- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا). الآيَة

اللہ عزوجل کا فرمان ''اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف آخر آیت تک

1428- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي، فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ. وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا، فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلاَمَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ قَالَ: الرَّاعِي. قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صرف تین بچوں نے گہوارے میں گفتگو کی ہے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوسرا بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک شخص تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئیں اور اس کو آواز لگائی اس نے دل میں کہا میں نماز پڑھوں یا جواب دوں کہ اس کی والدہ نے کہا اے اللہ عزوجل یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھے پھر ہوا یوں کہ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور بدکاری کے لیے گفتگو کرنے لگی لیکن جریج نے انکار کر دیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا پھر اس نے ایک بچہ جنا اور یہ کہہ دیا کہ یہ بچہ جریج کا ہے لوگوں نے آ کر اس کا عبادت خانہ مسمار کر دیا اسے نیچے اتارا اور خوب گالیاں دیں

قَالَ: لاَ إِلاَّ مِنْ طِينٍ، وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ، فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا، وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ (ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَهَذِهِ الأَمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقْتِ، زَنَيْتِ، وَلَمْ تَفْعَلْ).

جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آ کر کہا تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا چرواہا لوگوں نے کہا ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں صرف مٹی کا بنا دو تیسرا وہ جس کو بنی اسرائیل کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو ایک خوبصورت سوار گزرا وہ کہنے لگی یا اللہ عزوجل میرے بچے کو بھی ایسا کر دے بچے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی انگلی چوس کر دودھ پینے کی کیفیت بتا رہے ہیں پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا تو ماں نے کہا اے اللہ عزوجل میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا بچے نے پھر پستان چھوڑ کر کہا یا اللہ عزوجل مجھے اس جیسا کر دے اس نے بچے سے پوچھا یہ کیوں؟ جواب دیا وہ سوار ایک متکبر اور خود پسند شخص تھا اور لونڈی کو لوگ چور کہہ رہے تھے زنا کار کہہ رہے تھے حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا تھا۔

1429 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ گھنگریالے بال اور چوڑے سینے والے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ دراز قد اور سیدھے بالوں والے ہیں گویا قبیلہ زط کے لوگوں میں سے ہیں۔

1430 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں ایک گندمی رنگ والے آدمی کو کعبہ کے قریب دیکھا جو ایسے گندمی رنگ کا تھا کہ گندمی رنگ والوں میں اس سے بہتر کوئی اور شخص نہ تھا اس کے

يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلاً وَرَائَهُ جَعْدًا قَطَطًا، أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ).

بال کان کی لو سے نیچے لٹکے ہوئے دونوں شانوں کے درمیان پڑے تھے مگر بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک آدمی کے شانوں پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو لوگں نے کہا یہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جو بہت سخت پیچ دار بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا اور ابن قطن سے بہت زیادہ مشابہت رکھنے والا۔ وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھے کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

1431 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ اُخْرَى قَالَ: لاَ وَاللهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ: (بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعْرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ. فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ کے ہیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ ایک روز میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے بال سیدھے ہیں اور وہ دو آدمیوں کے درمیان جا رہا ہے اور اپنے سر سے پانی نچوڑ رہا ہے یا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ ابن مریم ہیں۔ میں مڑ کر دیکھنے لگا تو مجھے ایک شخص اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ جسم موٹا اور بال گھنگریالے اور دائیں آنکھ سے کانا اور اسی کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور جیسی ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور وہ لوگوں میں ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا ہے۔

1432 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالأَنْبِيَاءُ أَوْلاَدُ عَلاَّتٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابن مریم کا سب سے قریبی میں ہوں تمام انبیاء علیہم السلام پدری بھائی ہیں میرے اور عیسیٰ کے

لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ).

درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

1433 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلاَّتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ ابن مریم سب سے زیادہ قریب ہوں تمام انبیاء علیہم السلام پدری بھائی ہیں ان کی مائیں تو جدا جدا ہیں اور دین سب کا ایک ہے۔

1434 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلاَّ وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ. فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَذَّبْتُ عَيْنِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس پوچھا کیا تو نے چوری کی ہے اس نے کہا نہیں اللہ عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے ایسا نہیں کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ عزوجل پر یقین رکھتا ہوں اور اپنی آنکھ کو جھوٹا مان لیتا ہوں۔

1435 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لاَ تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا مجھے اتنا نہ بڑھا دینا جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کو بڑھا دیا ہے کیونکہ میں تو اس کا بندہ ہوں پس تم یوں کہو "اللہ عزوجل کا بندہ اور اس کا رسول"۔

17- باب نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا

1436 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

1437 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی

إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ).

اور آگ ہوگی لیکن جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی لہٰذا تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے چاہیے کہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

18باب: مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

جو بنی اسرائیل کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کا بیان

1438 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ رَجُلاً حَضَرَهُ الْمَوْتُ، لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ، أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي، وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي، فَامْتُحِشَتْ، فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، فَغَفَرَ اللهُ لَهُ).

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ایک شخص مرنے لگا جب زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے اہل وعیال کو یہ وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کر کے مجھے جلا دینا جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں پیس لینا اور جس دن کوئی تیز ہوا آئے تو کسی دریا میں ڈال دینا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ عزوجل نے اس کے تمام اجزا جمع کر کے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا تیرے خوف سے پس اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرما دی۔

1439 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ). قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: (فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی حکمرانی انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو ان کا جانشین دوسرا نبی ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟؟ آپ نے فرمایا آپ کے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرنا اور ان کی اطاعت کا

حق ادا کرتے رہنا اللہ عزوجل ہی ان سے باز پرس فرمائے گا جو وہ تمہارے ساتھ کریں گے۔

1440- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (فَمَنْ؟).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ پیروی کرو گے یعنی اندھی پیروی کرو گے اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی جا گھسو گے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا اور کون ہو سکتا ہے۔

1441- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ).

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری باتیں لوگوں تک پہنچا دو اگر ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے جو سنو بیان کرو اس میں حرج نہیں لیکن جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

1442- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو۔

1443- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزِعَ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ).

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے ہاتھ پر زخم ہو گیا اس نے بے قرار ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر خون بند نہ ہوا تو وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے میرے حکم پر عجلت کی لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔

1444- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل تین آدمی

إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا اللهُ تعالى أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ، وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ يَرُدُّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا، فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ

تھے ① کوڑھی، ② اندھا، ③ گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ عزوجل نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے اس نے کہا اچھا رنگ اور خوب صورت جلد کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت وکراہت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا مرض جاتا رہا اور اسے اچھا رنگ اور خوب صورت کھال عنایت ہوگئی پھر فرشتے نے کہا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا ''اونٹ'' پھر اس کو حاملہ اونٹنی بھی دے دی گئی فرشتے نے کہا تجھے اس میں برکت دی جائے گی پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے کہا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اچھے بال کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے بھاگتے ہیں اور مجھ سے نفرت وکراہت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فرشتے نے اس پر بھی ہاتھ پھیرا اس کا گنجا پن جاتا رہا اور بہترین بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے وہ کہنے لگا گائے بیل پھر فرشتے نے اسے ایک حاملہ گائے دے کر فرمایا تجھے اس میں برکت دی جائے گی پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور اس سے پوچھا تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اللہ عزوجل میری بینائی مجھ کو لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں آپ نے فرمایا پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ عزوجل نے اس کی بینائی لوٹا دی پھر یہ پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے وہ بولا بکریاں فرشتے نے اسے ایک گابھن دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے خوب بچے جنے یہاں تک کہ اس کی اونٹوں سے وادی بھر گئی دوسرے کی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے اس کے ایک عرصے بعد فرشتہ کوڑھی

لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلاَّ بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللهِ لاَ أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ).

کے پاس اُسی کے سابقہ صورت و ہیت میں گیا اور کہا میں ایک مسکین ہوں سفر میں سامان وغیرہ ختم ہو گیا ہے اور میں اللہ عزوجل کی مدد اور تیری مہربانی کے بغیر میں منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا لہٰذا میں تجھ سے اللہ عزوجل کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ اچھی جلد اور اونٹ دیا ہے مجھے ایک اونٹ دے تاکہ میں اس پر سوار ہو کر سفر کرسکوں کوڑھی نے کہا میں نے بہت سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا شاید میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تم کوڑھی نہ تھے کہ لوگ تم سے نفرت کرتے تھے اور تم محتاج تھے تو اللہ عزوجل نے تمہیں مال دیا کہنے لگا یہ مال تو میرے آباؤاجداد کی میراث میں ملا ہے فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ عزوجل تمہیں پھر ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل وصورت میں گیا اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اس نے بھی کوڑھی کی طرح سوال رد کر دیا فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی سابقہ شکل وصورت میں آ کر کہنے لگا میں ایک غریب مسافر ہوں سفر میں زادراہ ختم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہاری مدد کے بغیر منزل پر نہیں پہنچ سکتا مجھے اللہ عزوجل کے نام پر ایک بکری دے دو جس نے تمہیں آنکھیں عطا فرمائیں تاکہ میں سفر طے کرسکوں اندھے نے کہا بے شک میں اندھا تھا اللہ عزوجل نے مجھے بینائی دی میں محتاج تھا اس نے مجھے غنی کر دیا پس تم جتنا چاہے مال لے لو اللہ عزوجل کی قسم آج میں تمہیں بالکل نہیں روکوں گا جو بھی چیز تم اللہ کے نام پر لو گے تم پر کوئی تنگی نہ ہو گی فرشتے نے کہا تم اپنا مال اپنے

پاس ہی رکھو تم تینوں کو آزمایا گیا پس اللہ عزوجل تجھ سے راضی اور تمہارے دونوں دوستوں سے ناراض ہے۔

1445 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے آدمی قتل کیے تھے پھر اس کا حکم پوچھنے کے لیے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا نہیں پس اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا وہ اسی طرح پوچھتا رہا یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی نے کہا تم فلاں بستی میں چلے جاؤ لیکن راستے میں اسے موت آ گئی اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا اب اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے اللہ عزوجل نے اس بستی کو جہاں یہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس سے قریب ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا پھر فرشتوں سے فرمایا کہ تم ان دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپ لو تو وہ اس بستی سے بالشت بھر قریب نکلا جہاں توبہ کرنے جا رہا تھا پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

1446 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کسی آدمی نے دوسرے سے ایک زمین خریدی جس نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک سونے سے بھرا ہوا گھڑا پایا تو اس نے زمین بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا مجھ سے لے لیجیے کیونکہ میں نے آپ سے صرف زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا اور زمین بیچنے والے نے کہا میں نے سب کچھ جو زمین میں ہے آپ کو فروخت کر دیا تھا آخر کار انہوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے لیے منصف ٹھہرایا منصف نے دونوں سے پوچھا آپ کی

الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الآخَرُ: لِي جارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا).

اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے منصف نے کہا ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور کچھ سونا صدقہ بھی کر دو۔

1447 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قِيلَ لَهُ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (الطَّاعُونَ رِجْسٌ، أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ: عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق کیا سنا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں بیان فرمایا کہ ان لوگوں پر بھیجا گیا جو تم سے پہلے تھے لہٰذا جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون کی وبا نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔

1448 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ: (عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے جس پر اللہ چاہتا ہے بھیجتا ہے اور مومنین کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے رحمت بنا دیا ہے جب کہیں طاعون پھیلے تو جو بھی مسلمان اپنے اسی شہر میں صبر کر کے بغرض ثواب قیام کرے اور یہ سمجھے کہ جو اللہ عزوجل نے لکھ دی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی تو اسے شہید کا ثواب ملے گا۔

1449 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں گویا میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ نبیوں میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے

فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)۔

اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ لاعلم ہیں۔

43
43

1450 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنی ازار لٹکائی ہوئی تھی تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

19-باب: المناقب

مناقب

1451 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ (تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً. وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں جب کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تم اسے بہترین پاؤ گے جو اسے بہت ناپسند کرتا ہے اور لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جس کے دو منہ ہوں وہ ان کے پاس ایک منہ لے کر جاتے اور دوسرے کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتے۔

1452 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ. وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ امامت وخلافت میں قریش کے تابع ہیں ان کا مسلمان ان کے مسلمان کے اور ان کا کافر ان کے کافر کا تابع ہے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرط یہ کہ دین کا علم حاصل کریں اور تم حکومت کے سلسلے میں جو اسے بہت ناپسند کرتا ہو یہاں تک کہ اس کو حکومت مل جائے سب سے بہتر پاؤ گے۔

20-باب مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

قریش کے مناقب

1453 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ بَلَغَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ان کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قحطان میں

اللهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ، وَلاَ تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلاَّ كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ).

سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو گئے اور اللہ عزوجل کی ایسی حمد وثنا کی جو اسکی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا بے شک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی بات کہتے ہیں جو نہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے تم میں ایسے لوگ جاہل ہیں پس من گھڑت باتوں سے بچو کہ وہ تمہیں گمراہ کریں گے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلافت قریش میں رہے گی جو شخص ان سے دشمنی کرے گا اللہ عزوجل اسے سرنگوں کردے گا جب تک یہ دین کو قائم رکھیں گے۔

1454 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ، مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش انصار، جہینہ مزینہ اسلم، اشجع اور غفار کے لوگ میرے دوست ہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔

1455 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ خلافت قریش میں باقی رہے گی جب تک ان میں دو آدمی باقی رہیں۔

1456 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ).

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہم اور وہ آپ کے نزدیک برابر ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔

21-باب۔

1457 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ).

1458 - عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَهُ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ).

22-باب ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

1459 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: (غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ).

1460 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ - وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرٍ، وَأَسَدٍ،

باب

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو شخص ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے وہ نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کو اپنا باپ ظاہر کرے یا اس چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع کا ذکر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ عزوجل سلامت رکھے مگر قبیلہ عصیہ نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے یعنی اسلم غفار اور مزینہ کے لوگ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جہینہ کا بھی ذکر کیا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر اسلم غفار مزینہ اور جہینہ یہ سب بنو تمیم بنو عامر اور غطفان سے بہتر ہوں تو وہ

وَغَطَفَانَ، خَابُوا وَخَسِرُوا؟). قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ).

ناکام اور برباد ہوئے؟ اقرع بولے ہاں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک وہ قبیلہ ضرور ان سے بہتر ہیں۔

1461 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ، او قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ یا جہینہ کے اللہ عزوجل کے یہاں یا یوں فرمایا قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

23-بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

قحطان کا بیان

1462 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قحطان کا ایک شخص ڈنڈے کے ذریعہ لوگوں پر حکومت نہ کرے۔

24-بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

زمانہ جاہلیت کی طرف بلانے کی ممانعت

1463 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا، حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟). فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ ہمراہ جہاد میں تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی لوگ آپ کے گرد جمع تھے چونکہ مہاجرین میں سے ایک آدمی بڑے ہی خوش طبع تھے انہوں نے مذاق میں ایک انصاری کو مکا مار دیا اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنوں کو بلانے لگے انصاری نے آواز دی اے گروہ انصار مہاجر نے کہا اے جماعت مہاجرین پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کیا دور جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو پھر پوچھا قصہ کیا ہے؟ لوگوں نے آپ سے مہاجر کا انصاری کو

الأَنْصَارِيّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ)، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ. فَقَالَ عُمَرُ: أَلاَ نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْخَبِيثَ؟ لِعَبْدِ اللهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ).

مکا مارنے کا احوال بیان کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آپس میں لڑنا چھوڑ دو عبداللہ بن ابی سلول کہنے لگا یہ ہم سے زیادتی ہوئی ہے اچھا اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اسے نکال دے گا جو نہایت ذلت والا ہے یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ حکم ہو تو ہم اس ناپاک پلید کا سر قلم کر دیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

25-باب قِصَّةُ خُزَاعَةَ

قبیلہ خزاعہ کا قصہ

1464- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف قبیلہ خزاعہ کا باپ تھا۔

1465- وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

26-باب قِصَّةِ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر کے مسلمان ہونے کا واقعہ

1466- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنْتُ رَجُلاً مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلاً قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ، يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقُلْتُ لأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ، ثُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر نے بتایا کہ میں قبیلہ غفار کا فرد ہوں جب ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا تم جا کر ان سے ملاقات کرو اور ان سے گفتگو کر کے مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیں چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے

رَجَعَ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلاً يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ. فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ. فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ. فَجَعَلْتُ لاَ أَعْرِفُهُ. وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ. وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ. لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلاَ أُخْبِرُهُ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لأَسْأَلَ عَنْهُ. وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ. قَالَ انْطَلِقْ مَعِي. قَالَ: فَقَالَ: مَا أَمْرُكَ. وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ. قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ. فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ. هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ. فَاتَّبِعْنِي. ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ. فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ. قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ. كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي. وَامْضِ أَنْتَ. فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ. حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ.

لوٹے تو میں نے ان سے کہا کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ عزوجل کی قسم میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے میں نے کہا مجھے اتنی سی خبر سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا میں توشہ اور عصا لے کر خود چل پڑا پھر مکہ پہنچا تو چونکہ میں آپ کو پہچانتا نہ تھا اور کسی سے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا لہٰذا میں زمزم کا پانی پیتا اور مسجد حرام میں رہا کرتا ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے سامنے سے گزرے اور کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو میں نے اثبات میں سر ہلایا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ گھر چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ ہو لیا لیکن میں نے ان سے کچھ پوچھا نہ انہوں نے بتایا جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا تا کہ ان سے متعلق دریافت کروں لیکن کوئی شخص ایسا نہیں آیا جو آپ کے متعلق کچھ بتاتا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف سے گزرے اور فرمایا ابھی تک آپ کو منزل مقصود کا پتہ نہ لگا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا میرے ساتھ چلئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا آپ کو کام کیا ہے؟ آپ اس شہر میں کس غرض سے آئے ہیں میں نے کہا آپ میری بات کو چھپائیں تو بتاؤں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسا ہی کروں گا میں نے کہا ہمیں یہ خبر ملی ہے یہاں کے کسی فرد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تب میں نے اپنے بھائی کو بھیجا کہ وہ ان سے بات کرے مگر وہ تو آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ لایا چنانچہ میں نے چاہا کہ خود ان سے ملوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں میں انہی کے پاس جا رہا ہوں آپ بھی میرے ساتھ چلئے جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلے آنا اگر میں کسی ایسے کو

فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: (يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ). فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ. فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لأَمُوتَ، فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ، فَأَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلاً مِنْ غِفَارَ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارَ، فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالأَمْسِ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ. فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالأَمْسِ، وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالأَمْسِ. قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ.

دیکھو جس میں آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس کھڑا ہو جاؤں گا گویا کہ میں اپنا جوتا درست کر رہا ہوں اور آپ آگے نکل جائیں پس وہ روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں داخل ہوئے میں بھی ان کے ساتھ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہو گیا میں عرض گزار ہوا مجھے اسلام پیش کیجیے پس جب آپ ﷺ نے اسلام کا بیان کیا تو میں فوراً ہی مسلمان ہو گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر اپنے اسلام کو چھپاؤ اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ اور جب تمہیں غلبہ کی خبر پہنچے تو آ جانا میں عرض گزار ہوا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو یہ بات اعلانیہ کہوں گا چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیت اللہ گئے جہاں قریش موجود تھے اور ان سے کہا اے گروہ قریش میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں وہ کہنے لگے اس بے دین کی خبر لو۔ چنانچہ وہ اٹھے اور مجھے خوب مارا یہاں تک کہ میں مرنے کے قریب ہو گیا۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا اور مجھ پر گر پڑے اور کافروں سے کہنے لگے تمہاری خرابی ہو قبیلہ غفار کے ایک آدمی کو مار ڈالتے ہو حالانکہ تمہاری تجارت گاہ اور گزرگاہ قبیلہ غفار ہے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب دوسرے روز صبح ہوئی تو میں واپس بیت اللہ آیا اور آ کر پھر وہی بات کہی جو گذشتہ روز کہی تھی اور انہوں نے پھر کہا اس بے دین کی پھر خبر لو پھر میرے ساتھ پہلے روز جیسا سلوک کیا گی اور حضرت عباس نے مجھے دیکھا تو پھر مدد کے لیے آ گئے اور میری ڈھال بن گئے اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا مزید فرماتے ہیں یہ ابوذر کے

27-بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

1467 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ)، جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ، يُنَادِي: (يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ)، لِبُطُونِ قُرَيْشٍ.

28-بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

1468 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: (كَيْفَ بِنَسَبِي؟). فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

29-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

1469 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ).

1470 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ

اسلام کی ابتدا تھی اللہ عزوجل ان پر رحم فرمائے۔

دور اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباء سے نسبت کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت اور اے محبوب اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراو نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے پکارا اے بنی فہر اے بنی عدی یہ سب قریش کے خاندان تھے۔

جو اس بات کو پسند کرے کہ اس کے نسب کو برا بھلا نہ کہا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے نسب کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد و احمد ہوں اور ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ عزوجل کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ تمام لوگوں کو میرے قدموں پر حشر کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں تعجب نہیں ہے کہ اللہ عزوجل

يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ، يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ).

نے مجھے قریش کی گالیوں ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور اس پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں تو محمد ﷺ ہوں۔

30-باب خَاتِمِ النَّبِيِّينَ ﷺ

1471 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ، كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا، إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ، وَيَقُولُونَ: لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ).

1472 - وفي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زِيَادَة:(...إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ...) وقَالَ في آخِرِهِ: (...فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ).

خاتم النبیین ﷺ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان بنایا ہو اسے بالکل مکمل اور بہت خوب صورت بنایا ہو مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو اب جو لوگ بھی اس میں داخل ہوتے تو تعجب کرتے کہ اگر اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے مگر ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو اس روایت کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

31-باب وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

1473 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

نبی کریم ﷺ کی وفات

[1473] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس تھی۔

32-باب

1474 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وهو ابْنُ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلاً قَدْ عَلِمْتُ: مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلاَّ بِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِنَّ خَالَتِي

باب

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے چورانوے سال کی عمر میں جبکہ وہ اچھے طاقت ور اور معتدل حال تھے فرمایا مجھے خوب معلوم ہے کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے ہے میری خالہ مجھے لے کر

ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ، فَادْعُ اللهَ لَهُ. قَالَ: فَدَعَا لِي.

آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں میرا بھانجا بیمار ہے تو آپ اللہ عزوجل سے اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ نے میرے لیے دعا کی۔

33- باب صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اوصاف

1475 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ. وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عصر کی نماز ادا کر کے نکلے تو حضرت حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو اسے اپنے کندھے پر بٹھالیا فرمایا میرے باپ آپ پر قربان، آپ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں اور حضرت علی یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

1476 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - يُشْبِهُهُ، فَقِيلَ لَهُ: صِفْهُ لِي، قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا، قَالَ: فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے بہت مشابہ تھے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے سامنے حضور کے اوصاف بیان فرمائیں انہوں نے فرمایا کہ آپ کا رنگ سفید تھا بعض بال سفید ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے آپ کا وصال ہو گیا۔

1477 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں ان سے دریافت کیا گیا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو بوڑھا دیکھا؟ فرمایا آپ کے تھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

1478 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ سے صحبت یافتہ ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ بتائیے کیا رسول اللہ ﷺ

النَّبِیُّ ﷺ کَانَ شَیْخًا؛ قَالَ: کَانَ فِی عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِیضٌ۔

بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے زیریں لب اور ٹھوڑی کے درمیان کچھ بال سفید تھے۔

1479 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَیْسَ بِالطَّوِیلِ وَلَا بِالْقَصِیرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، لَیْسَ بِأَبْیَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ، لَیْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ، أُنْزِلَ عَلَیْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِینَ، فَلَبِثَ بِمَکَّةَ عَشْرَ سِنِینَ یُنْزَلُ عَلَیْهِ، وَبِالْمَدِینَةِ عَشْرَ سِنِینَ، وَقُبِضَ وَلَیْسَ فِی رَأْسِهِ وَلِحْیَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَیْضَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگوں میں متوسط تھے یعنی کہ نہ دراز قد اور نہ پست قد پھول جیسا کھلا ہوا رنگ نہ بالکل سفید نہ گندمی آپ کے بال مبارک بھی درمیانے تھے نہ سخت پیچ دار اور نہ بہت سیدھے چالیس سال کی عمر میں آپ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا دس سال مکہ شریف میں رہے اور تقریبا دس برس مدینہ شریف میں رہے اور جس وقت آپ کا وصال ہوا تو آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

1480 - وَفِی رِوَایَةٍ عَنْهُ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ بِالطَّوِیلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیرِ، وَلَا بِالْأَبْیَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَیْسَ بِالْآدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَی رَأْسِ أَرْبَعِینَ سَنَةً، وَذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیثِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو دراز قد تھے اور نہ پست قامت اور نہ خالص سفید رنگ کے اور نہ گندمی رنگ کے اور بال نہ تو بہت پیچ دار اور نہ بالکل سیدھے تھے اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا اور اس کے بعد باقی حدیث بیان کی۔

1481 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا، لَیْسَ بِالطَّوِیلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِیرِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا رخ سب لوگوں سے زیادہ حسین اور اخلاق سب لوگوں سے زیادہ اچھا تھا نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

1482 - عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: هَلْ خَضَبَ النَّبِیُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا کَانَ شَیْءٌ فِی صُدْغَیْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی خضاب لگایا جواب دیا نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں کے کچھ بال سفید تھے۔

1483 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میانہ قد تھے دونوں شانوں کے درمیان کشادگی تھی آپ کے بال مبارک کان کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپ کو سرخ دھاری جوڑا پہنے دیکھا اور آپ سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

1484 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ، قَالَ: لاَ بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ ان سے پوچھا گیا آیا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح (چمکدار) تھا انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

1485 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الْبَطْحَاءَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. قَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الحَدِيث، وفي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ. قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو وادی بطحاء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا یہ حدیث (۳۱۳) پہلے گزر چکی ہے اور اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ لوگ اپنے ہاتھوں کو آپ ﷺ کے ہاتھ سے مس کر کے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

1486 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے بنی آدم کے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا زمانوں پر زمانے گزرتے رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آیا جس میں موجود ہوں۔

1487 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ. فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے اور مشرکین اپنے سر کے بالوں کے دو حصے کرتے تھے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی

اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ.

موافقت پسند تھی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا بعد میں رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سر کے بالوں کے دو حصے کرنے لگے (یعنی مانگ نکالنے لگے)

1488 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: (إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا).

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بد کلامی کرنے والے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے تم میں بہترین افراد وہ ہیں جن کے اخلاق بہترین ہیں۔

1489 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلاَّ أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلهِ بِهَا.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہوا گر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا ہاں اگر کوئی اللہ عز وجل کی حرمت کے خلاف کرتا تو آپ اللہ عز وجل کے لیے انتقام لیتے تھے۔

1490 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلاَ دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ، وَلاَ شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم ﷺ کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ میں نے کبھی کوئی ایسا عطر یا خوشبو دیکھی جو نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر (پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

1491 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا.

حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو پردے میں رہتی ہو۔

1492 - وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

حضرت ابوسعید خدری ہی سے ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بات آپ کو ناگوار گزرتی آپ کے چہرے انور سے پہچان لیا جاتا تھا۔

1493 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہ نکالا اگر رغبت ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔

1494 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا، لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

1495 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو۔

34-باب كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا

1496 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ. فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ. وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاؤُوا لَيْلَةً أُخْرَى. فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ. فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اس رات کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کو کعبہ والی مسجد سے معراج ہوئی حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے تین افراد آئے اور آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے ان میں سے ایک کہنے لگا وہ کون ہے؟ دوسرے نے کہا کہ وہی جوان سب میں بہتر ہے آخری بولا ان سب میں بہتر کو لے چلو اس رات اتنی ہی باتیں ہوئیں آپ نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں یہاں تک کہ وہ پھر کسی رات میں آئے اور آپ کے دل نے دیکھا نبی کریم ﷺ کی آنکھیں تو سو جاتی تھیں لیکن آپ کا قلب نہیں سوتا تھا اور تمام انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور لیکن ان کے دل نہیں سوتے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

35-باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ

اسلام میں علامات نبوت

1497 - وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ. فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قيل لأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلاثَمِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلاثَمِائَةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے آپ نے برتن کے اندر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا اور سب لوگوں نے اس سے وضو کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا آپ کتنے تھے جواب دیا تین سو یا تین سو کے قریب قریب۔

1498 - عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: (اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ). فَجَاؤُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: (حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ) فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تو برکت والے معجزات کو گنتے ہیں اور تم خوف دلانے والے معجزات کو گنتے ہو ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی آپ نے فرمایا کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ چنانچہ لوگ برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا پاک اور مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ کی طرف سے ہے میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چھوٹ رہا ہے اور ہمیں آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز آتی تھی۔

1499 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ...) وقَدْ تَقَدَّمَ الحَدِيثُ بِطُولِهِ، وقَالَ فِي آخِرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: (وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ، لأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری جنگ نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے بنے ہوں گے یہ حدیث (۱۲۶۲) پہلے گزر چکی ہے لیکن دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ تم لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ اس کے لیے میری زیارت اپنی جان و مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔

1500 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، فُطْسَ الْأُنُوفِ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز، کرمان سے جنگ نہ کرلو ان کے چہرے سرخ ناک چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں گویا ان کا چہرے تہ بہ تہ تیار شدہ ڈھال کی طرح ہیں اور ان کے جوتے بالوں سے بنے ہوئے ہوں گے۔

1501 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ). قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: (لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا لوگوں نے عرض کیا گے پھر ہمارے لیے اس وقت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کاش! کہ اس وقت لوگ ان سے الگ رہیں۔

1502 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا. فِي رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: (هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ). إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے صادق ومصدوق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھ پر ہوگی اگر میں چاہوں تو ان کا نام بھی بتا سکتا ہوں کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں۔

1503 - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ. فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: (نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ). قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: (قَوْمٌ يَهْدُونَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کرتے تھے لیکن میں آپ سے شر کے بارے میں دریافت کرتا تھا صرف اس خوف سے کہ کہیں مجھے پہنچ نہ جائے چنانچہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ عہد جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ عزوجل نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا ''ہاں'' لیکن اس میں کچھ ملاوٹ ہوگی میں نے دریافت کیا وہ ملاٹ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی

بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ). قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: (نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: (هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا) قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ: (تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ). قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ قَالَ: (فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ).

مگر میرے راستے کے علاوہ تم ان کی برائی اور بھلائی دونوں دیکھو گے پھر میں نے عرض کی کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا ہاں کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف آنے کی دعوت دیں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس کو جہنم میں گرادیں گے میں نے عرض کی ہمیں ان کا کچھ حال بتائے آپ نے فرمایا وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے اور ہماری ہی طرح گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے یہ زمانہ ملے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا عرض کی اگر اس وقت نہ مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام تو پھر؟ آپ نے فرمایا تو اس وقت تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ یہاں کہ اسی حالت میں موت آ جائے۔

1504 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ. فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ پر جھوٹ باندھوں اور جب میں تم سے کوئی ایسی بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہوئی ہو تو لڑائی تو دھوکہ ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آخر زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو نوعمر بے وقوفوں پر مشتمل ہوگی وہ سرکار علیہ السلام کے بارے میں باتیں کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ایسے لوگوں کو تم جہاں بھی پاؤ قتل کر دو کیونکہ قیامت کیدن ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

1505 - عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ رَضِيَ اللهُ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلاَ تَدْعُو اللهَ لَنَا؟ قَالَ: (كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ، فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ، مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لاَ يَخَافُ إِلاَّ اللهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ).

فرمایا کہ ایک دفعہ ہم شکایت کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے جب کہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبہ کے زیر سایہ تشریف فرما تھے ہم نے عرض کی آپ ہمارے لیے مدد کیوں نہیں مانگتے اور اللہ عزوجل سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے جو لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ ان کے لیے زمین میں سے گڑھا کھودا جاتا پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرا رکھ دیا جاتا پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ سختی بھی انہیں دین سے برگشتہ نہ کرتی اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار ہو جاتی تھیں لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہ ہٹا سکی اللہ عزوجل کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک کا سفر کریگا تو اسے اللہ عزوجل کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا یا اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف ہوگا لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

1506 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ. فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا. فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: (اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو نہ پایا تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا پس وہ گئے اور انہیں اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے دیکھا پوچھا آپ کو کیا ہوا ہے؟ جواب دیا برا حال ہے کیونکہ میں اپنی آواز نبی کریم ﷺ سے اونچی کر بیٹھا ہوں لہٰذا میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور میرا شمار جہنمیوں میں ہے چنانچہ وہ شخص واپس آیا اور آپ کو بتایا کہ اس نے ایسا کہا ہے پھر وہ شخص بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم دوزخیوں میں سے نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔

1507 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ، غَشِيَتْهُ. فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (اقْرَأْ فُلَانُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ).

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی اور ان کے گھر میں جو گھوڑا تھا وہ بدکنے لگا جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اے شخص تو پڑھتا ہی رہتا کیونکہ یہ سکینہ تھا جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہا تھا یا قرآن کی وجہ سے نازل کیا گیا۔

1508 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: (لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ). فَقَالَ لَهُ: (لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ). قَالَ: قُلْتَ: طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (فَنَعَمْ إِذًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کی جب کسی کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی حرج نہیں انشاء اللہ تو یہ (گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی لہٰذا آپ نے اس سے بھی یہی فرمایا "کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ (گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی اس نے کہا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی؟ ہرگز نہیں بلکہ مجھ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا ایسا ہی ہو جائے گا۔

1509 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا. فَأَلْقَوْهُ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی شخص نے مسلمان ہو کر سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کتابت وحی کرنے لگا اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد ﷺ تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے پس اللہ عز وجل نے اسے موت دی تو لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش باہر پڑی دیکھی تو وہ کہنے لگے کہ یہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان

فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ. فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ، فَحَفَرُوا لَهُ، وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ.

کے پاس سے بھاگ کر آیا ہے اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر انہوں نے کھود ڈالی ہے پھر انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر کھودی لیکن صبح کو زمین نے اس کی لاش پھر باہر پھینک دی کہنے لگے یہ تو محمد ﷺ ان کے ساتھیوں کا فعل ہے کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا لہٰذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی لہٰذا انہوں نے اس کی قبر پھر اور زیادہ گہری کھودی جتنی ان کی استطاعت تھی لیکن صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا تب وہ سمجھے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی جانب سے نہیں ہے لہٰذا اس کو اسی طرح ڈال دیا۔

1510 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ). قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ قَالَ: (أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ). فَأَنَا أَقُولُ لَهَا أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ. فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ). فَأَدَعُهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے ہاں قالین ہے میں نے عرض کی ہم لوگوں کے پاس کہاں آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے پس آج میں اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے ذرا دور ہٹاؤ تو وہ کہتی ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ تھا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے پس میں انہیں اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

1511 - عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِأُمَيَّةَ بن خَلَفٍ إِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ. قَالَ إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ وَاللهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ. فَقَتَلَهُ اللهُ بِبَدْرٍ، وفى الحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا مَضْمُونُ الحَدِيثِ منها.

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیہ بن خلف سے کہا کہ میں نے محمد ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ تجھے قتل کریں گے امیہ نے کہا کیا مجھے؟ انہوں نے کہا ہاں امیہ نے کہا اللہ عزوجل کی قسم محمد ﷺ جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے چنانچہ اللہ عزوجل نے اسے غزوہ بدر میں قتل کر دیا اور حدیث میں اس کا پورا واقعہ ہے مگر یہ مضمون بھی اسی حدیث ہی سے ہے۔

1512 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْهُمَا: أَنَّ جِبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلاَمُ - أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ. فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأُمِّ سَلَمَةَ (مَنْ هَذَا). أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلاَّ إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ.

ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں پھر وہ آپ سے باتیں کرتے رہے پھر چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ کون تھے یا اس طرح کچھ فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم میں نے تو انہیں دحیہ ہی سمجھا تھا یہاں تک کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دوران خطبہ سنا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے یا جو کچھ فرمایا۔

1513 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ. وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ. فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا. فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ. حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے (خواب میں) لوگوں کو ایک میدان میں جمع دیکھا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ان کے نکالنے میں کمزوری پائی جاتی تھی اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرمائے پھر وہ ڈول عمر نے لے لیا اور وہ ڈول ان کے لیتے ہی چرخی والا بن گیا اور میں نے لوگوں میں کوئی ایسا جواں مرد نہ دیکھا جو ان کی طرح چرخی کھینچے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ سب لوگ سیر ہو گئے۔

36-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ}

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی علیہ السلام کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں

1514 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَا تَجِدُونَ فِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے کہنے لگے کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم رجم کے بارے میں توریت میں کیا پاتے

التَّوْرَاةِ فِی شَأْنِ الرَّجْمِ؟) فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا۔

ہو؟ یہود نے جواب دیا کہ ہم زنا کاروں کو رسوا کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگاتے ہیں یہ سن کر حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے پس تورات لا کر اُسے کھولا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا تو اس سے حضرت عبداللہ بن سلام نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ ہٹاؤ جب ہاتھ ہٹایا گیا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے اے محمد ﷺ آپ نے سچ کہا اس میں آیت رجم موجود ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے رجم کا حکم دیا اور انہیں سنگ سار کر دیا گیا۔

37-بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

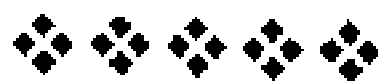
نبی کریم ﷺ سے مشرکین نے معجزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے

1515 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اشْهَدُوا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاند عہد رسالت مآب ﷺ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

1516 - عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ [وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا پس آپ ﷺ نے اس سے دو بکریاں خرید لیں پھر ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی اور آپ کے پاس ایک بکری اور ایک اشرفی لے آئے پس آپ نے ان کے لیے تجارت میں برکت کے لیے دعا فرمائی چنانچہ پھر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہوتا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

56-فضائل الصحابة النبی ﷺ ورضی اللہ عنہم

صحابہ کرام علیہم رضوان کے فضائل

1- باب وَمَنْ صَحِبَ النبی ﷺ أو راه من المسلمین فھو من اصحابه

جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی یا اسلام کی حالت میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے صحابہ میں سے ہے

1517 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ: الْمَوْتَ، قَالَ ﷺ: (إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ) رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ پھر کبھی آئے اس نے کہا کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں اس سے اس کی مراد وفات تھی آپ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

1518 - عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُو بَكْرٍ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت بھی دیکھا جبکہ آپ کے ساتھ پانچ غلاموں دو عورتوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔

1519 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ). فَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ،

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے یہاں تک کہ ان کا گھٹنا نظر آنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''تمہارے دوست کس سے لڑ کر آئے ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سلام کی اور بتانے لگے میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی

فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ: (يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ). ثَلاَثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُوبَكْرٍ فَقَالُوا: لاَ. فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوبَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ. وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُولِي صَاحِبِي). مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا.

جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا اب میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا "اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا پھر حضرت عمر نادم ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پر حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں پوچھا کہ کیا ابوبکر گھر پر ہیں جواب ملا وہ گھر پر نہیں پس وہ نبی کریم ﷺ کی بارہ گا میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اس وقت نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ ایسا متغیر ہو گیا کہ حضرت ابوبکر ڈر گئے کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی قسم مجھ سے بڑی زیادتی ہوئی ہے پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک اللہ عزوجل نے جب مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے مجھے جھٹلایا اور ابوبکر نے کہا یہ سچ فرماتے ہیں اور انہوں نے اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی کیا تم میرے لیے میرے ساتھی کو ستانا چھوڑ سکتے ہو اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہ ستایا۔

1520 - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: (عَائِشَةُ). فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ: (أَبُوهَا). قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ). فَعَدَّ رِجَالاً.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوات ذات السلاسل کا امیر بنا کر بھیجا تھا جب میں واپس آپ کے پاس آیا تو میں نے عرض کی لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا مردوں میں کون؟؟ آپ نے فرمایا ان کے والد میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس کے بعد چند اور حضرات کے نام لیے۔

1521 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ).

اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائے گا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے لہٰذا اب میں خوب خیال رکھوں گا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بطور تکبر ایسا نہیں کرتے ہو۔

1522 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ: فَقُلْتُ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا. قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: (ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ). فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَدَلَّى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور اپنے آپ سے کہنے لگے کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کے ساتھ رہوں گا پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں لہٰذا میں آپ کے نقش قدم دیکھتے ہوئے اور آپ کے متعلق پوچھتے ہوئے چلتا رہا یہاں تک کہ بئر اریس میں جا پہنچا اور دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرما لیا تو میں آپ کے پاس گیا آپ بئر اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنویں میں لٹکا لیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر بیٹھ گیا میں نے سوچا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا ابوبکر میں نے کہا ذرا ٹھہریئے میں نے جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو لہٰذا میں نے ابوبکر صدیق سے آ کر کہا اندر آ جایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں پس حضرت ابوبکر آ کر رسول اللہ

رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ. فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ. ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: (ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ). فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ، فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ. فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ. فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: (ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ) فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ. فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ، فَجَلَسَ وُجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

ﷺ کی دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے اور پنڈلیاں کھول دیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے کیا تھا میں واپس آ کر بیٹھ گیا میں اپنے بھائی کو وضو کرتے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے میں نے سوچا اگر اللہ عزوجل کو اس کی بھلائی منظور ہے تو ضرور اس کو یہاں لے آئے گا اسی دوران کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں نے کہا ذرا ٹھہریئے پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے گزارش کی کہ عمر اجازت طلب کر رہے ہیں فرمایا انہیں اجازت اور جنت کی بشارت دے دو میں گیا اور کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے پس یہ اندر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور دل میں وہی کہنے لگا کاش اللہ عزوجل فلاں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس پھر کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا عثمان بن عفان میں نے کہا ذرا ٹھہریئے پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا فرمایا انہیں اجازت دو اور جو مصیبت انہیں پہنچے گی اسی کے بدلے انہیں جنت کی بشارت بھی دے دو چنانچہ میں آیا پس میں نے انہیں اندر داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو پہنچنے والی ایک مصیبت کے بدلے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے حضرت عثمان بھی اندر آ گئے اور انہوں نے منڈیر کو بھرا ہوا دیکھا تو دوسری جانب بیٹھ گئے۔

1523 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے کسی صحابی کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو تو وہ ان کے ایک یا نصف مد کے برابر بھی (ثواب میں) نہیں پہنچے گا۔

1524 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ: (اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا کیونکہ اس وقت تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

1525 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: رَحِمَكَ اللهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا. فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا اور ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے جبکہ ان کا جنازہ چار پائی پر رکھا جا چکا تھا اتنے میں ایک آدمی نے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر یہ فرماتے سنا کہ فلاں جگہ پر میں ابو بکر و عمر تھے اور میں اور ابوبکر و عمر نے یہ کیا اور میں ابوبکر و عمر گئے اس لیے مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ضرور آپ کو ان کے ساتھ رکھے گا پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا یہ کلمات کہنے والے حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

2- بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب

1526 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ لِعُمَرَ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)۔ فَقَالَ عُمَرُ: بِأُمِّي وَأَبِي يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے ایک شخص کو چلنے کی آواز سن کر دریافت کیا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا یہ بلال ہیں پھر میں نے ایک محل دیکھا جس کے اندر ایک عورت تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ تو جواب ملا یہ عمر کے لیے پھر میں نے ارادہ کیا کہ اُسی میں داخل ہو کر اس کو دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آ گئی اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

1527 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: (وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)۔ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ۔ فَقَالَ: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)۔ قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)۔ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تم نے اس کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے عرض گزار ہوئے کچھ بھی نہیں البتہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تم قیامت کے دن اس کے ساتھ رہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی بھی چیز سے اتنا خوش نہ ہوتے جتنا نبی کریم ﷺ کے اس قول مبارک کو سن کر ہوتے کہ تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہو گے حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ یہ تو نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان کی محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میں نے ان کی مثل اعمال نہیں کیے ہیں۔

1528 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (لَقَدْ كَانَ فِيمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی

قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ).

ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ رب تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے اور اگر میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہے۔

3- مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

1529- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ. قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ). وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: (هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ). فَضَرَبَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان کے پاس اہل مصر میں سے ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا کیا تمہیں معلوم ہے کہ عثمان غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ تو جواب دیا، ہاں پھر پوچھا کیا تمہیں علم ہے کہ وہ جنگ بدر سے غائب تھے اور اس میں شریک نہ ہوئے تھے انہوں نے فرمایا ہاں پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا ہاں اس نے نعرہ تکبیر لگایا اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں بیان کرتا ہوں کہ احد سے فرار ہونے کے متعلق تو میں تجھے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے انہیں بخش دیا اور انہیں معاف فرما دیا رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونے کا واقعہ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تمہیں جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے برابر حصہ ملے گا اور ان ہی کے برابر ثواب ملے گا اور رہا معاملہ بیعت رضوان کا تو اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان سے زیادہ عزت والا ہوتا تو آپ ﷺ اُسے وہاں بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف

عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: (هَذِهِ لِعُثْمَانَ). فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَكَ.

لے جانے کے بعد پیش آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے پھر حضرت ابن عمر نے فرمایا اب جاؤ اور ان باتوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

4-باب مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

1530 -عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ، فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا، وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لأَقُومَ فَقَالَ: (عَلَى مَكَانِكُمَا)، فَقَعَدَ بَيْنَنَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: (أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلاَثَةً وَثَلاَثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ).

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس تکلیف کی شکایت کی جو انہیں چکی پیسنے کی وجہ سے ہوتی تھی چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو وہ آپ کے پاس آئیں مگر آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں انہیں وجہ بتا دی پھر جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے بی بی فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی پس نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں میں لیٹے ہوئے تھے میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو اور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤ جو تمہاری مطلوبہ چیز سے بہت بہتر ہو؟ جب تم بستر پر لیٹو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

5-باب مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت زبیر بن عوام کے فضائل

1531 -عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ؟). فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ (فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي).

فرمایا کہ جنگ احزاب کے دن مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں میں (کمسن ہونے کی وجہ سے) چھوڑ دیا گیا پھر میں نے اپنے والد کو دو یا تین بار بنوقریظہ کیطرف گئے اور واپس لوٹے اور آپ گھوڑے پر سوار تھے پھر جب میں ان کی طرف پلٹا تو میں عرض گزار ہوا ابا جان میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے فرمایا بیٹے کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا؟'' ہاں'' فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنوقریظہ جائے اور میرے پاس ان کی خبر لائے پس میں گیا اور جب میں واپس آیا تو اپنے ماں باپ میرے جمع فرمائے اور ارشاد فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان

6-باب ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ کا تذکرہ

1532 - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ.

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بعض اوقات بوقت جنگ نبی کریم ﷺ کے پاس میرے اور حضرت سعد کے سوا کوئی بھی نہ ہوتا۔

1533 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ، أَنَّهُ وَقَى النَّبِيَّ ﷺ بِيَدِهِ فَضُرِبَ فِيهَا حَتَّى شَلَّتْ.

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ پھر ہونے والے حملے کو اپنے ہاتھ پر روکا اور وہ ہاتھ شل ہو گیا۔

7-باب مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص کے فضائل

1534 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے میرے لیے احد کے دن اپنے ماں باپ جمع کر دیئے تھے۔

أُحُدٍ.

8-باب ذِكْرُ أَصْهَارِ النَّبِيِّ ﷺ

1535 - عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، هَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: (أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ). فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

نبی کریم ﷺ کے نسبتی بیٹے

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی پر غضب نہیں فرماتے اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں اس وقت سن رہا تھا کہ آپ نے شہادت دیتے ہوئے فرمایا میں نے ابوالعاص بن ربیع سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا تو انہوں نے جو بات مجھ سے کی اسے پورا کر دیا اور بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے اور اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوسکتیں یہ سنتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس منگنی کو ترک کر دیا۔

1536 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ، قَالَ: (حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي).

حضرت مسور بن مخرمہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے قبیلہ بنی عبد شمس کے اپنے فرزند نسبتی کی تعریف فرمائی کہ ان کے اوصاف نہایت عمدہ تھے اور مزید فرمایا کہ انہوں نے جو بات کی اسے پورا کیا اور جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا۔

9-باب مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ

1537 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ، إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ).

کریم ﷺ نے ایک لشکر جمع کی اور حضرت اسامہ بن زید کو ان کا امیر مقرر کیا بعض حضرات نے ان کی امارت پر اعتراض کیا پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اگر اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کام تو تم پہلے بھی کر چکے ہو جب تم نے ان کے والد کی امارت پر اعتراض کیا تھا اللہ عزوجل کی قسم وہ سرداری کے لیے نہایت موزوں تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

1538 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ، فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا جبکہ نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ دونوں لیٹے ہوئے تو اس نے کہا ان قدموں میں بعض قدم بعض سے ملتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر بہت مسرور ہوئے اور یہ بات آپ کو اتنی بھلی لگی کہ آپ نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتائی۔

10 - باب ذِكْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

1539 - وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ ﷺ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: (إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کہ "نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق کون عرض کرے گا؟ تو کوئی بھی اسکے بارے میں گفتگو کرنے کی جرأت نہیں کر رہا تھا تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ سے بات کی تو آپ نے فرمایا بے شک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ

کاٹ دیتا۔

1540 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا).

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ انہیں اور حسن رضی اللہ عنہما کو گود میں لے کر کہا کرتے "اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو تو بھی ان سے محبت فرما"

11-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

1541 - عَنْ حَفْصَةَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ).

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہیں۔

12-بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کے فضائل

1542 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ غُلَامٌ فِي مَسْجِدٍ بِالشَّامِ وكَانَ قَدْ قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صالِحًا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ. قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ - أَوْ مِنْكُمْ - صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ. قَالَ قُلْتُ بَلَى. قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ - الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا. قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ - أَوْ مِنْكُمْ - صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ؛ قَالَ: بَلَى. قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شام کی مسجد میں ان کے پاس ایک نوجوان آ کر بیٹھ گیا اس نے کہا اے اللہ عزوجل مجھے کوئی نیک ہم نشین عطا فرما تو حضرت ابو درداء نے پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں فرمایا کیا آپ میں وہ راز دار نہیں جو ایسے رازوں سے واقف ہیں جن کو ان کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جواب دیا جی ہاں فرمایا کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جس کو اللہ عزوجل نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا یعنی عمار میں نے کہا کیوں نہیں! فرمایا کیا آپ میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں جواب دیا کیوں نہیں فرمایا عبداللہ بن مسعود والیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی کو کس طرح پڑھتے ہیں جواب دیا والذکر و الانثی فرمایا لوگ ہمیشہ میرے پیچھے

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى) قَالَ: (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى).
قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي
عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

پڑتے رہتے ہیں اور مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

13-باب مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

1543 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ).

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارا امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

14-باب مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

1544 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ (ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ).

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے شانہ مبارکہ پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ فرما رہے ہیں بے شک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ اس کی برکت سے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔

1545 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ کوئی شخص نہ تھا۔

1546 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ، يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے حالت احرام میں مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اہل عراق مکھی کے بارے میں تو پوچھتے ہیں

وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا).

حالانکہ انہوں نے نواسہ رسول کو شہید کر دیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

15-باب ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

1547 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: (اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا اے اللہ اسے حکمت سکھا۔

1548 - وَفِي رِوَايَةٍ: (اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت میں یوں ہے اے اللہ اس کتاب کا علم عطا فرما۔

16-باب مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

1549 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فَأَخَذَهَا يَعْنِي الرَّايَةَ، سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر لوگوں سے بیان کر دی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے باقی حدیث (۶۳۹) بیان کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے پھر آپ نے فرمایا اس کو یعنی جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فتح دی"۔

17-باب مَنَاقِبُ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم بن معقل رضی اللہ عنہ کے مناقب

1550 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن پاک چار آدمیوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعود ان سے ابتدا فرمائی اور سالم مولی ابوحذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ).

18-باب فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

1551 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قِلَادَةً فَهَلَكَتْ. فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا. فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ. فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ. فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ. فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ. ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ التَّيَمُّمِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو تلاش کرنے کے لیے اپنے چند اصحاب کو روانہ فرمایا پس نماز کا وقت ہو گیا تو ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اس بات کی شکایت کی تو اس وقت آیت تیمم نازل ہوئی پھر باقی حدیث (۲۲۳) بیان کی پہلے کتاب تیمم میں گزر چکی ہے۔

19۔مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ

1552 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ، وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

انصار کے مناقب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بعاث کا دن وہ تھا جس کو اللہ اپنے رسول کی خاطر اس کو پہلے ہی واقع کر دیا تھا جب آپ مدینے شریف لائے تو ان کی جماعتیں منتشر تھیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے تھے جبکہ بعض زخمی تھے گویا اللہ کے رسول ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اس دن کو واقع کر دیا کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں۔

20-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ)

1553 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ).

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

21-باب حُبُّ الْأَنْصَارِ مِنَ الْإِيمَانِ

1554 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ).

کریم ﷺ نے فرمایا انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق جو ان سے محبت کرے اللہ عزوجل اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ عزوجل اس سے عداوت رکھے گا۔

22-باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

انصار کے متعلق ارشاد نبوی کہ "تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو"

1555 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ - فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلاً، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ). قَالَهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ (انصاری) بعض عورتوں اور بچوں کو شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے اللہ عزوجل گواہ ہے تم لوگ مجھے محبوب ترین ہو آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

1556 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي رِوَايَةٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)، مَرَّتَيْنِ.

حضرت انس ہی سے روایت ہے میں فرمایا کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ مجھے محبوب ترین ہو۔

1557 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے بے شک آپ کی پیروی کی ہے اب دعا کیجیے کہ ہمارے پیروکار بھی ہماری اتباع کریں تو آپ نے ان کے متعلق دعا فرمائی۔

23-باب فَضْلُ دُورِ الأَنْصَارِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

1558 - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ خَيْرَ دُورِ الأَنْصَارِ) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَدْ تَقَدَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ النَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ، خُيِّرَ دُورُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: (أَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ).

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک انصار میں بہترین گھرانہ پھر وہ حدیث (۷۵۴) جو پہلے گزر بیان کی پھر راوی نے کہا حضرت سعد بن عبادہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی آپ نے انصار کے گھرانوں کی فضیلت تو بیان فرما دی لیکن ہمیں آخر میں رکھا ہے فرمایا کیا تمہیں یہ بات کافی نہیں کہ تم اچھوں میں ہو۔

24-باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلأَنْصَارِ (اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)

نبی کریم ﷺ کی انصار کو نصیحت صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات ہو

1559 - عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا؟ قَالَ: (سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ).

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے تو آپ نے فرمایا عنقریب میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے کو ترجیح دی جا رہی ہے تو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات ہو۔

1560 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: (وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ ”تم سے حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ ہے“۔

25-باب: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

اللہ عز و جل کا فرمان ”اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو“

1561 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلاَّ الْمَاءُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ يَضُمُّ، أَوْ يُضِيفُ هَذَا). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے کھانا لانے کے لیے بھیجا انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوئے

عِنْدَنَا إِلاَّ قُوتُ صِبْيَانِي. فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً. فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ. فَلَمَّا أَصْبَحَ، غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا) فَأَنْزَلَ اللهُ {وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}.

کہ میں اسکی میزبانی کروں گا پس وہ اپنی زوجہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب خاطر مدارات کرنا وہ کہنے لگیں ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری کہنے لگے تم کھانا تیار کر کے چراغ جلا دینا اور جب بچے کھانا مانگیں تو انہیں بہلا کر سلا دینا چنانچہ ان کی بیوی نے کھانا تیار کر کے چراغ روشن کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر اس طرح اٹھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں اور چراغ بجھا دیا پس یہ دونوں بھی مہمان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہوں حالانکہ وہ دونوں ساری رات بھوکے رہے جب صبح کے وقت وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں کے رات کے کام سے اللہ عزوجل بہت خوش ہے پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ''اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں''۔

26-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک کہ احسان کرنے والوں کی قدر کرو اور ان میں سے جو خطا کار ہیں ان سے درگزر کرو

1562 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا. فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ. قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ:

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا گزر انصار کی مجالس میں سے کسی مجلس سے ہوا کہ وہ رو رہے تھے پوچھا آپ کس بات پر رو رہے ہیں جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم ﷺ کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے یہ سن کر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو صورت حال عرض کی حضرت انس نے فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سر مبارک پر پٹی کی

فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ).

طرح باندھ لیا پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے بس یہ منبر پر آپ کا آخری دفعہ جلوہ فرمانا تھا اللہ عزوجل کی حمد وثنا کی پھر فرمایا میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میرے جان وجگر ہیں انہوں نے ان پر جو واجب تھا وہ ادا کر دیا اور ان کا حق باقی رہ گیا لہٰذا تم احسان کرنے والوں کی نیکی قبول کر اور جو ان میں خطا کار ہیں ان سے درگزر کرو۔

1563 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ، مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الأَنْصَارُ، حَتّٰى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس حال میں آپ باہر تشریف لائے آپ کے سر مبارک پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی بندھی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو لوگ تو بڑھتے چلے جائیں گے مگر انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ کھانے میں نمک کے برابر رہ جائیں گے تم میں سے جس کو بھی اختیار ملے جس کے ذریعے وہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے احسان کرنے والوں کی قدر کرے اور برے کے قصور سے درگزر کرے۔

27-بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

1564 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش الٰہی ہل گیا۔

28-باب مَنَاقِبُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1565 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ: (إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: {لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ} قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: (نَعَمْ) فَبَكَى.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سورہ لم یکن تمہیں پڑھ کر سناؤں عرض کیا کیا میرا نام لیا ہے؟ فرمایا "ہاں" تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

29-باب مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1566 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن چار افراد نے قرآن جمع کیا ہوا تھا وہ چاروں ہی انصاری تھے۔ حضرت ابی حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوزید اور حضرت زید بن ثابت حضرت انس سے پوچھا گیا کہ یہ ابوزید کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

30-باب مَنَاقِبُ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1567 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر دور نکل گئے تھے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے لیے ڈھال بنے ہوئے تھے اور وہ بڑے تیر انداز اور ان کے کمان کی تانت بڑی سخت تھی اس دن ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹی تھیں جب کوئی تیروں سے بھرا ہوا ترکش لے کر ادھر آ نکلتا تو آپ فرماتے سب تیر ابوطلحہ کے آگے ڈال دو

(انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ). فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لاَ تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ، وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سَاقِهِمَا، تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيآنِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ، إِمَّا مَرَّتَيْنِ، وَإِمَّا ثَلاَثًا.

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سر اونچا کر کے کافروں کو دیکھنے لگے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان اپنا سر اونچا کر کے نہ دیکھیں مبادا آپ ﷺ کو کافروں کا کوئی تیر لگ جائے حضور ﷺ آپ پر قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں اور میں نے اس جنگ میں بی بی عائشہ اور بی بی ام سلیم کو دیکھا کہ اپنے دامن کو اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں میں پازیب بھی نظر آتے تھے دونوں اپنی پیٹھ پر مشکیں بھر بھر کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلا کر لوٹ جاتیں اور پھر جانا واپس پانی لے کر آنا اور پیاسوں کو پلانا بھی ان کا معمول تھا۔ اس دن حضرت ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر گئی تھی۔

31-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

1568 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلاَّ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ}.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو زمین پر چلنے والے کسی شخص کے بارے میں یہ فرماتے نہ سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اور یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی "اور بنی اسرائیل سے ایک شخص نے گواہی دی"۔

1569 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطُهَا عَمُودٌ مِنْ

حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں نے عہد نبوی ﷺ میں ایک خواب دیکھا جو میں نے آپ سے بیان کیا "میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں جو وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب ہے اس باغ کے بیچ میں لوہے کا ایک ستون

حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ. قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ. فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا. فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِي: اسْتَمْسِكْ. فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ).

ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں جبکہ اوپر والا آسمانوں میں ہے اوپر والے حصے میں ایک کنڈی ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا اس پر کس طرح چڑھ سکتا ہوں پس میرے پاس ایک غلام آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا یہاں کہ اوپر چڑھ گیا اور میں نے کنڈی کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا اسے مضبوطی سے پکڑنا جب میں بیدار ہوا تو وہ کنڈا گویا میرے ہاتھ میں تھا میں نے یہ خواب نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ باغ تو دین اسلام ہے اور کنڈا اسلام کی رسی ہے اور تم اپنی موت کے وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔

32-باب تَزْوِيجُ النَّبِيِّ ﷺ خَدِيجَةَ، وَفَضْلُهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

نبی کریم ﷺ کا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور ان کی فضیلت

1570 -عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ. فَيَقُولُ: (إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی کسی بی بی پر اتنا رشک نہ آیا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں ہے لیکن نبی کریم ﷺ کثرت سے ان کا ذکر فرماتے تھے اور جب بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو کاٹ کر بی بی خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور کبھی میں یہ عرض کرتی کہ دنیا میں گویا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی عورت ہی نہیں تو آپ فرماتے وہ ایسی ہی تھیں وہ ایسی ہی تھیں اور میری اولاد بھی ان ہی سے ہے۔

1571 -عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض گزار ہوئے یہ خدیجہ آ رہی ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں اس میں سالن یا کھانے یا پینے کی

أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

چیزیں ہیں جب وہ آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا اسلام کہیے اور انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیجیے جس میں نہ تو شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1572 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ هَالَةَ). قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے بی بی خدیجہ کا گمان فرمایا پس آپ کانپنے لگے پھر فرمایا ''اے اللہ عزوجل یہ تو ہالہ ہیں'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رشک آیا اور میں نے عرض کیا ''آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بوڑھی عورت کو اتنا یاد کرتے ہیں جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا اور اللہ عزوجل نے آپ کو اس کا بہترین نعم البدل عطا نہیں کر دیا ہے؟

33-باب ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ

ہند بن عتبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

1573 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وباقي الحديث قد تقدم.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہند بن عتبہ آئیں اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ ایک وقت روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہ تھا جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب تھی لیکن آج روئے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ عزیز ہو باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

34-باب حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی حدیث

1574 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحَ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سُفْرَةٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ. وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ.

کریم ﷺ کی نزول وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے دامن میں ملاقات ہوئی جب نبی کریم ﷺ کے حضور دستر خوان بچھایا گیا تو آپ نے تناول فرمانے سے انکار کر دیا پھر زید رضی اللہ عنہ نے بھی کہا میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں تو صرف اس چیز کو کھاتا ہوں جس پر بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لیا گیا ہو نیز زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا اس نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا زمین میں اس کے لیے چارہ اگایا پھر تم اسے غیر کا نام لے کر ذبح کرتے ہو وہ اس کو بڑا گناہ سمجھتے ہوئے اس کا انکار کیا کرتے تھے۔

35-باب أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

زمانۂ جاہلیت

1575-عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ). فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: (لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو قسم اٹھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے سوا کسی کی نہ اٹھائے۔

1576 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ، وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے سچی بات جو لبید شاعر نے کہی ہے آگاہ رہو کہ اللہ عزوجل کے سوا ہر چیز فانی ہے اور قریب تھا لبید بن ابو ا لصلت مسلمان ہو جاتا۔

36-باب: مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا بیان

1577 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی

أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ ﷺ.

پھر آپ ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں رہے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ مدینہ شریف ہجرت فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے۔

37-بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب پر مشرکین مکہ کا ظلم

1578 - عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ أَشَدِّ ما صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ}.

حضرت ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ مشرکین نے جو سب سے برا برتاؤ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا مجھے اس کے بارے میں بتایئے؟ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا اسی دوران حضرت ابوبکر آئے اور کندھوں سے پکڑ کر دھکیل دیا اور نبی کریم ﷺ سے دور کر دیا اور فرمایا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے۔

38-بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ

جنات کا ذکر

1579 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وقد سئل: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کو کس نے بتایا کہ رات کو جنوں نے آپ کی زبانی قرآن پاک سنا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک درخت نے آپ کو ان کی اطلاع دی تھی۔

1580 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ. قَدْ تَقَدَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے باقی حدیث (۱۲۴) گزر چکی ہے۔

1581 - وزاد في هٰذِهِ الرِّوايَةِ قَوْلَهُ: (وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ، فَسَأَلُونِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت میں کچھ اضافے کے ساتھ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس نہر نصیبین کے

الزَّادَ. فَدَعَوْتُ اللهَ لَهُمْ أَنْ لاَ يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلاَ بِرَوْثَةٍ إِلاَّ وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا).

جن آئے وہ بہت اچھے جن تھے انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے سوال کیا تو میں نے ان کے لیے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ یہ جس ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر خوراک پائیں۔

39-بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

تذکرہ ہجرت حبشہ

1582 - عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلاَمٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ الأَعْلاَمَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: (سَنَاهْ سَنَاهْ). يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ.

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب میں حبشہ سے مدینہ آئی تو چھوٹی بچی تھی پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک نقش والی چادر اوڑھنے کے لیے مرحمت فرمائی پھر رسول اللہ ﷺ اپنا دست مبارک اس پر پھیرتے رہے اور فرماتے رہے سناہ سناہ یعنی اچھی ہے اچھی ہے۔

40-بَابُ قِصَّةُ أَبِي طَالِبٍ

ابوطالب کا قصہ

1583 - عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: (هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ).

حضرت عباس عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے اپنے چچا (ابو طالب) کو کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اگر میں نہ ہوتو وہ آگ کے نچلے حصے میں ہوتا۔

1584 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ، فَقَالَ: (لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ، يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جب آپ کے سامنے آپ کے چچا (ابو طالب) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت کچھ فائدہ دے کہ اُسے کم گہری آگ میں رکھا جائے گا جس میں اس کے ٹخنے ڈوبے ہوں گے لیکن اس

کے باعث اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

41-باب حَدِيثِ الإِسْرَاءِ

1585 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحِجْرِ، فَجَلَا اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ).

اسراء کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا اور اللہ عزوجل نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا پس میں اسکی نشانیاں انہیں بتاتا رہا اور میں اس وقت اسے نظر رہا تھا۔

42-باب الْمِعْرَاجِ

1586 - عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ: (بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ، مُضْطَجِعًا، إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ - قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ - مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - قَالَ الراوی: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ) - قَالَ الراوی رحمه الله تعالى: هُوَ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ،

معراج

حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس رات کے بارے میں خبر دی جس میں حضور کو معراج کرائی گئی جب کہ میں حطیم یا حجر میں تھا کہ میرے پاس ایک آنے ولا آیا اور اس نے یہاں سے یہاں تک چیرا بھی آپ کے گلے کی گھنڈی سے آپ کے بالوں تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر میرا دل دھویا گیا پھر اسے بھر دیا گیا پھر لوٹا دیا گیا پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا راوی کہتے ہیں کہ وہ براق تھا وہ اپنی انتہائی نظر پر ایک قدم رکھتا تھا تو میں اس پر سوار کیا گیا پھر مجھے جبرائیل لے کر چلے حتیٰ کہ وہ دنیا کے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا گیا کون ہے فرمایا جبرائیل کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں کہا گیا ان کو خوش آمدید وہ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں جناب آدم علیہ السلام تھے کہا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں

قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ. قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ،

انہیں سلام کریں میں انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا صالح فرزند صالح نبی آپ خوب تشریف لائے پھر مجھے جبرائیل اوپر لے گئے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے انہوں نے کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ کا آنا بہت اچھا ہے پھر دروازہ کھول دیا جب میں وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے میرا استقبال کیا اور فرمایا صالح بھائی صالح نبی آپ خوب آئے پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے گئے دروازہ کھٹکھٹایا کہا گیا کون وہ بولے جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں کہا خوش آمدید آپ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے میرے سلام جواب دیا پھر کہا صالح بھائی صالح نبی آپ خوب آئے پھر مجھے اور اوپر لے گئے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا کہا گیا کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے کہا گیا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید اچھا آنا آپ آئے دروازہ کھولا گیا جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت

قَالَ: هٰذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ: هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هٰذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى، قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي، يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هٰذَا أَبُوكَ

ادریس علیہ السلام تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہا خوش آمدید صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے اوراوپر چڑھایا گیا حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا کہا گیا کون جواب دیا گیا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے کہا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں بلایا گیا ہے کہا گیا خوش آمدید آپ اچھا آنا آئے دروازہ کھولا گیا جب میں اندر گیا تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی اے صالح نبی پھر مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے کہا گیا حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ اچھا آنا آئے دروازہ کھولا گیا جب میں وہاں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی صالح نبی جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے ان سے کہا گیا کیا چیز آپ کو رلا رہی ہے انہوں نے کہا میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوعمر جو میرے بعد نبی بنا کر بھیجے گئے اس کی امت جنت میں میری امت سے زیادہ تعداد میں جائے گی پھر مجھے ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا کہا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے کہا حضرت

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ، فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ. فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ. فَرَجَعْتُ، فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَأُمِرْتُ

محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں تو کہا گیا خوش آمدید آپ بہت اچھا آنا آئے پھر میں وہاں پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوب آئے اے صالح فرزند صالح نبی پھر میں سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا تو اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح جبرائیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں چار نہریں تھیں جن میں دو نہریں خفیہ تھیں اور دو نہریں ظاہر میں نے کہا اے جبرائیل یہ نہریں کیسی ہیں؟ عرض کیا خفیہ نہریں تو جنت کی نہریں ہیں لیکن ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں پھر میرے سامنے بیت المعمور لایا گیا کہ اس میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا میں نے دودھ قبول کیا تو جبرائیل نے کہا یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر میں واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا تو انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا ہر دن پچاس نمازوں کا انہوں نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی اللہ عزوجل کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی اور بنی اسرائیل کو تو خوب ہی آزمایا لہٰذا آپ اپنے رب کی طرف لوٹیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں چنانچہ میں واپس ہوا تو اس نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹا تو انہوں نے پھر ویسا ہی کہا

بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي). وقد تقدّم حديث الإسراء عن أنسٍ في أوّلِ كتاب الصّلاة وفي كلٍّ واحدٍ منهما ما ليس في الآخر.

چنانچہ میں پھر لوٹ کر گیا تو مجھے دس نمازیں اور معاف کر دیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹا انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر پلٹا تو اس نے مجھے دس اور معاف فرما دیں پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف پلٹا انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر لوٹ کر گیا تو ہر دن پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے پوچھا آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا ہر دن پانچ نمازیں انہوں نے کہا آپ کی امت ہر دن پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتی میں آپ سے پہلے لوگوں کی آزمائش کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو تو میں بہت اچھی طرح آزما چکا ہوں آپ پھر اپنے رب کی طرف لوٹیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست فرمائیں میں نے کہا میں نے اپنے رب سے اتنے سوال کر لیے کہ اب شرم کرتا ہوں لیکن میں راضی ہوں اور اس کے حکم کو تسلیم کرتا ہوں پھر جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی حدیث اسراء (۲۲۸) بروایت انس کتاب الصلوٰۃ شروع کتاب میں گزر چکی ہے لیکن دنوں میں سے ایک روایت کی باتیں دوسری میں موجود نہیں اس لیے یہاں بیان کی گئی۔

1587- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلاَّ فِتْنَةً لِلنَّاسِ} قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ. قَالَ: {وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں "اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا مگر لوگوں کی آزمائش کو" دیکھنے سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اسی رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک کی سیر کروائی گئی اور فرماتے ہیں کہ قرآن

الْقُرْآنِ} قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

میں ''الشجرہ الملونہ'' سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

43-بَاب تَزْوِيجُ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ وَقُدُومُهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَاؤُهُ بِهَا

نبی کریم ﷺ کا بی بی عائشہ سے نکاح اور مدینہ میں تشریف لانے کے بعد رخصتی کا بیان

1588 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً، فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ، حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمایا تو میں چھ برس کی تھی پھر ہم مدینہ شریف آ گئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں فروکش ہوئے تو مجھے شدید بخار آ گیا جس کی سبب میرے سر پر سے سارے بال گر گئے اور صرف کانوں تک رہ گئے تو میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی میری والدہ نے مجھے آواز دی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوگئی اور مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ وہ کیوں بلا رہی ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کردیا اس وقت میری سانس پھول رہی تھی جب میری سانس درست ہوئی تو تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا پھر مجھے گھر کے اندر داخل کیا گیا جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک ہو تمہارا نصیب اچھا ہے پھر میری ماں نے مجھے ان عورتوں کے سپرد کردیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا پھر اچانک دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو میں خوف زدہ ہوگئی ان عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کردیا اس وقت میری عمر ۹ سال تھی۔

1589 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دو مرتبہ

أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ).

تمہیں دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا گیا یہ آپ کی اہلیہ ہیں جب میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں پھر میں نے کہا اگر یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

1590 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلاَّ وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلاَّ يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ. فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي. قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لاَ يَخْرُجُ وَلاَ يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ، ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ. فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لاَ يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلاَ يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلاً يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین حق کی پیروی کرتے ہوئے ہی دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا کہ صبح و شام دو دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف نہ لائے ہوں پھر جب مسلمانوں کو بہت تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر ؓ حبشہ ہجرت کر کے جانے لگے جب برک الغماد کے پاس پہنچے تو انہیں ابن الدغنہ ملا جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا کہنے لگا اے ابوبکر ؓ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے لہٰذا میں زمین کی سیاحت کرتے ہوئے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں ابن الدغنہ نے کہا آپ جیسا شخص نہ تو نکلنے پر مجبور ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نکال سکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے ہیں صلہ رحمی فرماتے ہیں ناداروں کی کفالت کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں کسی کو مصیبت آئے تو آپ اس کی مدد کرتے ہیں لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں واپس لوٹیے اور اپنے شہر میں اپنی رب کی عبادت کریں چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ ابن الدغنہ کے ساتھ مکہ لوٹ آئے پھر ابن الدغنہ رات کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیا تم ایسے آدمی کو نکالتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا ہے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتا ہے اور بے کسوں کی کفالت کرتا ہے اور راہ حق

وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَابَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلاَ يُؤْذِينَا بِذَلِكَ، وَلاَ يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا. فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلاَ يَسْتَعْلِنُ بِصَلاَتِهِ، وَلاَ يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلاً بَكَّاءً، لاَ يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ. فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَابَكْرٍ بِجِوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلاَةِ وَالْقِرَائَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا، فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلاَّ أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلاَنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى

میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتا ہے قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ مسترد نہ کی بلکہ ابن الدغنہ سے صرف یہ کہا کہ تم ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کرے وہ گھر میں ہی نماز پڑھیں اور جو چاہیں پڑھیں اور بلند آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ دیں کہ اگر یہ اعلانیہ کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے نہ بگڑ جائیں پس ابن الدغنہ نے یہ پیغام ابوبکر کو پہنچایا پس حضرت ابوبکر ؓ اسی طرح رہے اور گھر میں عبادت کرتے پھر حضرت ابوبکر ؓ کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور بہت تعجب کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ رہتے کیونکہ حضرت ابوبکر ؓ بڑی گریہ وزاری فرماتے تھے جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھ پر قابو نہ رہتا تھا یہ دیکھ کر سرداران قریش بڑے گھبرائے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا جب وہ آیا تو انہوں نے کہا ہم نے ابوبکر کو تمہاری وجہ سے اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں گے لیکن انہوں نے اس شرط سے تجاوز کرتے ہوئے اپنے گھر میں مسجد بنا لی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور قرأت کرتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے بگڑ نہ جائیں تم انہیں منع کرو اگر وہ یہ منظور کر لیں کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں گے تو امان برقرار رہے گی اور وہ اگر انکار کریں اور اعلانیہ عبادت کی ضد کریں تو تم ان سے اپنی امان واپس لے لینا کیونکہ ہم لوگ تمہاری دی ہوئی امان کو توڑنا نہیں

ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لاَ أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَالنَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُسْلِمِينَ: (إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ). وَهُمَا الْحَرَّتَانِ. فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ: (نَعَمْ). فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا - فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلاَّ أَمْرٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأَبِي بَكْرٍ: (أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي

چاہتے اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر اعلانیہ عبادت کریں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ابن الدغنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا پس اگر ہو سکے تو آپ اس پر قائم رہیں یا میری امان مجھے واپس کر دیجیے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ عرب کے لوگ یہ بات سنیں کہ میں نے جس کو امان دی تھی اس کو پامال کر دیا گیا تھا اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور میں اللہ عزوجل کی امان پر راضی ہوں اور اس وقت نبی کریم ﷺ مکہ شریف میں تھے تو نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ جو دکھائی گئی ہے وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور اس کے دونوں طرف پتھر ہیں یعنی سیاہ پتھر ہیں پھر جس نے ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا اور اکثر وہ لوگ جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی مدینہ شریف لوٹ آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ''تم ذرا رک جاؤ کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کے لیے روک لیا اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا دیکھو یہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر چادر اوڑھے تشریف لا رہے

فِي الْخُرُوجِ). فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (نَعَمْ). قَالَ أَبُوبَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (بِالثَّمَنِ). قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ- قَالَتْ- ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَقَامَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ- قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي

ہیں اور آپ ایسے وقت میں کبھی ہمارے ہاں تشریف نہ لایا کرتے تھے حضرت ابوبکر ﷛ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ ضرور کسی خاص بات کی وجہ ہی سے تشریف لائے ہیں بی بی عائشہ ﷞ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی پس جب آپ کو اجازت دی گئی تو آپ اندر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر ﷛ سے فرمایا اپنے پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابوبکر ﷛ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہی ہیں فرمایا مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے حضرت ابوبکر ﷛ عرض گزار ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ''ہاں'' حضرت ابوبکر ﷛ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ان دونوں اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیمتاً لوں گا بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر جلدی میں ہم سے جو ہو سکا وہ ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا اور دونوں کے لیے چمڑے کی ایک تھیلی میں کھانا وغیرہ رکھ دیا اور حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا اس لیے ان کا نام کمر بند والی پڑ گیا بی بی عائشہ ﷞ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ﷛ جبل ثور کے غار میں چلے گئے اور تین دن تک اس میں چھپے رہے عبداللہ بن ابی بکر بھی رات کو ان کے پاس رہتے وہ ایک ذہین اور سمجھدار نوجوان تھے وہ رات کے آخری حصے میں واپس چلے جاتے اور صبح ہی صبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزاری ہے پھر وہ قریش سے جو بھی

آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ.

قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ. قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا. ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ، فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى

نقصان پہنچانے کی بات سنتے انہیں یاد رکھتے اور ان دونوں حضرات کو اندھیرا ہونے پر بتا دیتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب بکریاں چراتا رہتا تھا اور جب رات کا اندھیرا ہو جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا وہ رات کو تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات بسر کرتے پھر صبح کو اندھیرے ہی میں ان بکریوں کو ہانک کر لے جاتا تھا اور وہ تینوں رات ہی ایسا کرتا رہا رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی دیل کے ایک شخص کو مزدور مقرر فرمایا یہ بنی عبد بن عدی میں سے تھا جو بڑا ماہر راستہ بتانے والا تھا وہ عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا اور کفار قریش کے دین پر تھا۔ پھر انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دیں اور تین راتوں کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا چنانچہ وہ حسب وعدہ تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوئے۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلا۔ سراقہ بن جعشم کا بیان ہے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے بارے میں یہ علان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے گا یا گرفتار کر کے لائے گا تو ہر ایک کے بدلے سو اونٹ دیئے جائیں گے ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آ کر کھڑا ہوا جب کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور اس نے کہا اے سراقہ بے شک میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں سراقہ کہتے ہیں میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے اس سے کہا یہ وہ نہ ہوں گے بلکہ فلاں فلاں جو ابھی ہمارے سامنے

كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الأَزْلاَمَ. فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لاَ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ. فَرَكِبْتُ فَرَسِي. وَعَصَيْتُ الأَزْلاَمَ. تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ. وَأَبُوبَكْرٍ يُكْثِرُ الاِلْتِفَاتَ. سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الأَرْضِ. حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ. فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ. فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا. فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً. إِذَا لأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ. فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلاَمِ. فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ. فَنَادَيْتُهُمْ بِالأَمَانِ فَوَقَفُوا. فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ. وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ. وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ. وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمِ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ. فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلاَنِي إِلاَّ أَنْ قَالَ: أَخْفِ عَنَّا. فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ. فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ. فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ. ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ.

فَلَقِيَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ. فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ. وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ

سے گئے ہیں یہ وہ ہوں گے اس کے بعد تھوڑی دیر تک میں اس مجلس میں بیٹھا رہا پھر کھڑا ہوا اپنے گھر میں داخل ہوا اور خادمہ سے کہا کہ وہ میرا گھوڑا لے کر باہر آئے اور اس کو ٹیلے کے پیچھے لے کر کھڑی رہے پھر میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے کو جھکایا ہوا تھا پھر گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہو گیا پھر اسے بہت تیز دوڑایا تاکہ مجھے جلدی پہنچائے یہاں تک کہ میں ان کے قریب جا پہنچا مگر میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا پھر میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا پاؤں گا یا نہیں پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں پھر اپنے گھوڑے پر قریب پہنچا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پڑھنے کی آواز سنی آپ ﷺ کسی بھی جانب مطلقاً نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نظریں اکثر ادھر اُدھر لگی ہوئی تھیں اتنے میں میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور خود میں اس کے اوپر سے گر پڑا میں نے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ میں آگے بڑھوں لیکن وہ اپنی ٹانگوں کو نہ نکال سکا جب وہ اپنی ٹانگیں پھنسی ہونے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو دھویں کی طرح غبار اٹھا جو آسمان تک پھیل گیا میں نے پھر تیروں سے فال نکالی اس دفعہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکلی پس میں نے ان حضرات سے امان مانگ لی۔ پس وہ ٹھہر گئے پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا جب میرے ساتھ پریشانیاں گزریں تو دل میں یہ خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دین ضرور غالب آئے گا پس

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ. فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ، حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ. فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ. فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ. فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلاَحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَامِتًا. فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ. فَلَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ

میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم نے آپ کے متعلق سو اونٹ انعام مقرر کیا ہوا ہے اور پھر میں نے آپ سے وہ ساری باتیں کیں جو وہ لوگ آپ کے ساتھ کرنا چاہتے تھے اس کے بعد میں نے کھانے کا سامان جو میرے ساتھ تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ لیا البتہ یہ ضرور کہا ہمارے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا عرض گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا جس نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سند لکھ دی پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے پھر راستے میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلہ تجارت کے ساتھ سفر کر کے شام سے آ رہے تھے پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیے مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے باہر تشریف لانے کی خبر سن لی تھی تو وہ لوگ روزانہ صبح کے وقت مقام حرہ تک آتے اور انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر واپس لوٹتے ایک روز حسب معمول طویل انتظار کر کے واپس آ گئے اور اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر چڑھا تو اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی سفید لباس میں ملبوس آ رہے ہیں پس یہودی بے اختیار بلند آواز سے چلایا اے گروہ عرب جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ تو یہ آ گئے یہ سنتے ہی مسلمانوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور آپ کے استقبال کے لیے دوڑے چنانچہ مقام حرہ میں ان سے ملاقات کی آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے یہ پیر کا دن تھا اور ربیع الاول کا مہینہ تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر لوگوں سے

الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ (هَذَا إِنْ شَاءَ اللهُ الْمَنْزِلُ). ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ، فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ، وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ: (هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ). وَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ).

ملنے لگے اور رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ وہ انصاری جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کی تھی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کرتے یہاں تک رسول اللہ ﷺ پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے اوپر اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے رکھا تب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا پس آپ قبیلہ بنوعمرو بن عوف میں تقریباً دس راتیں قیام پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے جس میں آج تک مسلمان نماز پڑھتے ہیں اس جگہ کھجوریں خشک کی جاتی تھیں اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ کے متعلق جہاں اونٹنی بیٹھی تھی فرمایا ان شاء اللہ یہی ہمارا مقام ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلوایا اور کھجور کے خشک کرنے کی جگہ کا ان سے بھاؤ کیا تا کہ اسے مسجد بنائیں ان دونوں بچوں نے کہا کہ ہم قیمت نہیں دیں گے تو رسول اللہ ﷺ زمین مفت لینا قبول نہ فرمایا بلکہ قیمت دے کر ان سے خرید لی اور مسجد کی بنیاد رکھی اور اسی مسجد کی تعمیر میں آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے اور کہتے تھے یہ بوجھ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں ہے بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے اور یہ بھی فرماتے تھے اے اللہ اجر تو آخرت کا اجر ہے پس انصار و مہاجرین پر رحم فرما۔

1591 - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا،

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاملہ تھی جب میں نے ہجرت کی تو پورے

قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ۔

دنوں میں تھی پھر مدینہ شریف آئی تو قباء میں ٹھہری تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر میں انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا تو آپ نے ایک کھجور منگائی اور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی چنانچہ یہ سب سے پہلی چیز تھی جو ان کے شکم میں گئی یعنی رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن مبارک پھر آپ نے منہ میں کھجور ڈالنے کے بعد اس کے لیے دعا فرمائی یہ پہلا بچہ تھا جو دارالسلام میں پیدا ہوا۔

1592 - عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا. قَالَ (اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں غار ثور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کچھ لوگوں کے پاؤں دیکھے میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ اگر انہوں نے نگاہیں نیچی کیں تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا اے ابوبکر خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

45-باب: مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا مدینہ میں تشریف لانا

1593 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلاَلٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى جَعَلَ الإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى) فِي

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس حضرت معصب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے تھے یہ دونوں لوگوں کو قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے پھر حضرت بلال، سعد بن ابی وقاص، حضرت عمار بن یاسر آئے اس کے بعد عمر بن خطاب تشریف لائے جو نبی کریم ﷺ کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے پھر خود نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوش سناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنا وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے خوش ہوئے یہاں تک کہ لونڈیاں بھی کہنے لگیں رسول اللہ

سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہیں جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلی پڑھ چکا تھا۔

46-بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

مہاجر کا اعمال حج کو ادا کرنے کے بعد مکہ میں ٹھہرنا

1594- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ).

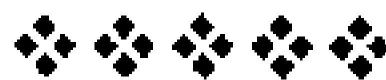
حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجر کو طواف صدر کے بعد تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت ہے۔

47-بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودی آپ کے پاس آئے

1595- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

57- كتاب المغازی

غزوات کا بیان

1-باب غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ

غزوہ عشیرہ

1596 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ.

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوات میں حصہ لیا؟ انہوں نے فرمایا انیس پھر ان سے پوچھا گیا آپ ان میں سے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا سترہ میں۔ پھر پوچھا گیا ان میں سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے جواب دیا عشیرہ یا عسیرہ۔

2-باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {شَدِيدُ الْعِقَابِ}

اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ''جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے......شدید العقاب تک''

1597 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَشْهَدًا، لأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ: لاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: (اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ)، وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ میں ایسی بات دیکھی اگر وہ مجھے حاصل ہوتی تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا ہوا یہ کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ لوگوں کو مشرکین سے لڑنے کے لیے بلا رہے تھے تو یہ عرض گزار ہوئے کہ ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا کہ آپ اور آپ کا رب جائے اور لڑے بلکہ ہم تو آپ کے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے پروانہ وار لڑیں گے پس میں نے نبی کریم

3-باب عِدَّةُ أَصْحَابِ بَدْرٍ

1598 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا: عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ، بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ. قَالَ الْبَرَاءُ: لَا وَاللهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

4-باب قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

1599 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟). فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ آأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ. قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ.

1600 - عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ، أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ.

ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا۔

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد ﷺ کے اصحاب نے بتایا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں کی تعداد حضرت طالوت کے ان اصحاب کی تعداد کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم ان کے ساتھ مومن کے سوا کوئی نہر کو پار نہیں کر سکا۔

ابوجہل کا قتل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ہے جو ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا تھا یعنی قریب المرگ تھا۔ اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا کیا تو ابوجہل ہے؟ اس نے کہا مجھ سے بڑھ کر کون ہے جس کو انہوں نے قتل کیا ہو یا وہ شخص جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک گندے ناپاک کنویں میں پھینکنے کا حکم دیا آپ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر غلبہ حاصل کرتے تو تین راتیں وہاں قیام فرماتے جب میدان میں تیسرا روز آیا تو وہاں سے کوچ کا حکم فرمایا چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا پھر جب آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے

وَقَالُوا: مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلاَّ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: (يَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ، وَيَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ، أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا). قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لاَ أَرْوَاحَ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ).

انہوں نے کہا ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کسی اپنے کام کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کنویں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں کیا تم کو یہ بات آسان نہ تھی کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتے بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں حاصل ہو گئی اور بتاؤ کہ جس چیز کا اس نے تمہارے لیے وعدہ کیا تھا وہ تمہیں ملی؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں جو کچھ ان سے کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

5-باب شُهُودِ الْمَلاَئِكَةِ بَدْرًا

جنگ بدر میں فرشتوں کی حاضری

1601 - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ).

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ جو غزوہ بدر میں شامل تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل سمجھتا ہوں یا اس کی مانند کوئی کلمہ ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی سب سے افضل ہیں۔

1602 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: (هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے

بِرَأْسِ فَرَسِهِ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ).

کے سر کو پکڑے ہوئے ہیں، اس پر جنگ کا سامان ہے۔

6-باب

باب

1603 - عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ، وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ. فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ، فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ. قَالَ: لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ تَمَطَّأْتُ، فَكَانَ الْجُهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا. قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن عاص کے مقابل ہوا وہ ہتھیاروں سے اس طرح لیس تھا کہ لوہے میں اس کی آنکھوں کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی وہ کہنے لگا میں ابوذات الکرش ہوں میں نے اس پر نیزے سے وار کیا اور اس کی آنکھ میں نیزہ مارا تو وہ مر گیا پھر میں نے اپنا پاؤں پر رکھا اور انگڑائی لینے والے کی طرح نیزہ نکالنے کے لیے ٹیڑھا ہوا بڑی مشکل سے اپنا نیزہ نکالا اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو چکے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ نیزہ مانگا تو انہوں نے پیش کر دیا جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے واپس لے لیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانگا تو انہیں دے دیا اور جب ان کا وصال ہوا تو حضرت عمر نے مانگا تو انہیں بھی دے دیا جب پھر جب حضرت عمر کا وصال ہوا تو انہوں نے واپس لے لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مانگا تو انہیں بھی دے دیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو وہ نیزہ آل علی کے پاس رہا آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لیا اور وہ ان کی شہادت تک انہی کے پاس رہا۔

1604 - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ شب زفاف کے بعد صبح کو نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح تشریف فرما ہوئے جس طرح آپ بیٹھے ہیں اور اس وقت کچھ بچیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے

مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقُولِي هَكَذَا، وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ)).

والے بڑوں کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھیں ان میں سے ایک بچی یہ کہنے لگی ہم میں ایسے نبی ﷺ تشریف لائے جو کل کی بات جانتے ہیں پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

1605 - عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ)).

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور آپ بدر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔

1606 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ. قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي. فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ. فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہمی کے انتقال سے بیوہ ہوئیں یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے اور غزوہ بدر میں بھی حاضر تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور حضرت حفصہ کا ذکر کیا اور ان سے کہا گیا اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس معاملہ کو ذرا دیکھوں گا یہ کئی روز تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر میں انہوں نے جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کا کوئی ارادہ نہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دوں ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا ان کے طرز عمل کا مجھ کو حضرت عثمان کے جواب دے دینے سے بھی زیادہ دکھ ہوا مگر میں چند راتیں ہی ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی حفصہ کے لیے نکاح کا

أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلاَّ أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا.

پیغام بھیجا جس پر میں نے فوراً ان کا نکاح آپ سے کر دیا پھر مجھے ابو بکر ملے تو انہوں نے فرمایا شاید آپ مجھ سے ناراض ہوں کہ جب آپ نے بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر مجھ سے کیا تو میں نے آپ کو جواب نہیں دیا تھا میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا میں نے اس لیے آپ کو تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے لیے اس بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا ہاں اگر حضور اپنا ارادہ ترک فرما دیتے تو پھر میں قبول کر لیتا۔

1607 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ).

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے تو وہ اسے کفایت کرتی ہے۔

1608 - عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَلِيفِ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ. أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لاَ تَقْتُلْهُ). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لاَ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ

حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور مجھے بتایئے اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو اور لڑائی میں وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے اڑا دے۔ پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے میں تو اللہ عزوجل کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں جب وہ ایسا کہہ دے تو کیا اب میں اسے قتل کروں؟ آپ نے فرمایا اسے قتل نہ کرو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرا ہاتھ بھی کاٹ دیا اور جو بات اس نے کہی وہ تو میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہو گا جو اسے قتل

أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ).

کرنے سے پہلے تمہیں حاصل تھا اور تمہارا حال وہ ہو جائے گا جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔

1609 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: (لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ).

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق ارشاد فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان قیدیوں کی سفارش کرتے تو میں ان کے کہنے پر انہیں چھوڑ دیتا۔

7- بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ. وَغَدْرِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

بنی نضیر اور ان کی رسول اللہ ﷺ سے دھوکے بازی کا بیان

1610 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ، فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنو قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنو قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا لیکن جب انہوں نے دوبارہ آپ سے لڑائی کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مال و اسباب کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم ﷺ سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے پھر آپ نے مدینہ کے تمام یہود بنی قینقاع جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم سے تھے اور یہود بنی حارثہ کو اور مدینہ شریف کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا۔

1611 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَنَزَلَتْ: {مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ}

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے بعض درخت جلا دیئے اور بعض کٹوا دیئے جو کہ بویرہ میں تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو درخت تم نے کاٹے یا جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ عزوجل کی اجازت سے تھا۔

1612 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ. فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ. أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (لَا نُورَثُ. مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ - يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ - إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ). فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ.

ازواج مطہرات نے مال فے سے آٹھویں حصے کا مطالبہ کرنے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجنا چاہا تو میں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور کہا کہ کیا آپ کو اللہ عزوجل کا ڈر نہیں اور کیا آپ لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا (انبیاء کا) کوئی وارث نہیں اور جو کچھ ہم مال چھوڑیں وہ صدقہ ہے اس سے آپ کی مراد اپنی ذات تھی اور اس سے محمد ﷺ کی آل اس سے کھاتے تھے۔ میرے بتانے پر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے ارادہ سے رک گئیں۔

8-باب قَتْلُ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

کعب بن اشرف کا قتل

1613 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ). فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قَالَ: فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا. قَالَ (قُلْ). فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا، وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ. قَالَ: وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ. وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا، أَوْ وَسْقَيْنِ. فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي. قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کی خبر کون لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دی تھی حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا "ہاں" انہوں نے عرض کی مجھے یہ اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں جو مناسب سمجھوں کہوں۔ آپ نے فرمایا جو چاہو کہو چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا یہ شخص ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم تنگ دست ہیں لہٰذا میں تجھ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں کعب بولا ابھی تو تم اس سے اور بھی تکلیف اٹھاؤ گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی پیروی جو کر چکے ہیں اب اچانک چھوڑنا مناسب نہیں جب تک دیکھ نہ لیں گے کہ آگے کیا ہوتا ہے؟ اس وقت تو میں تیرے پاس اس لیے

قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَ كُمْ. قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَ نَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ. قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَائَكُمْ. قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَائَنَا. فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ. فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ. هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا. وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ. فَجَائَهُ لَيْلاً وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ. فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ. فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ. وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ قَالَتْ: إِنِّي أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ. قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ. إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فى رواية: أَبُو عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ. وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ. فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ. وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أُشِمُّكُمْ. فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ. فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا - أَيْ أَطْيَبَ قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَشَمَّهُ. ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ. ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا

آیا ہوں کہ ایک یا دو وسق قرض لوں پس اس نے کہا اچھا میرے پاس کچھ رہن رکھوانہوں نے فرمایا تم رہن میں کیا رکھنا چاہو گے؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گروی رکھ دو انہوں نے جواب دیا تم عرب میں بہت خوب صورت آدمی ہو ہم اپنی عورتیں کس طرح تیرے پاس گروی رکھیں اس نے کہا اپنے بیٹے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے اگر ہم نے ان کو رہن رکھا دیا تو ان کو گالی دی جائے گی اور یہ کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہیں ایک یا دو وسق کے بدلے رہن رکھا گیا تھا اور یہ بات ہمارے لیے شرم و عار ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھوا سکتے ہیں پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ پھر یہ رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کے رضاعی بھائی ابونائلہ بھی تھے اس نے انہیں قلعہ میں بلالیا اور ان کے پاس نیچے آنے لگا اس کی بیوی کہنے لگی تم اس وقت کہاں جا رہے ہو اس نے کہا یہ صرف محمد بن مسلمہ اور میرا رضائی بھائی ابونائلہ ہے۔ بیوی نے کہا میں تو ایسی آواز سن رہی ہوں جس سے خون ٹپک رہا ہے کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ بھائی اور ابونائلہ میرا رضاعی بھائی ہے اور شریف آدمی کو رات کے وقت اگر نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ راوی کا کہنا ہے محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو آدمی بھی تھے اور ایک روایت میں وہ ابوعبس بن جبیر حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب کعب یہاں آئے گا تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگوں گا جب تم یہ دیکھو کہ میں نے اس کے سر کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو تم جلدی سے اس کا کام تمام کر دینا۔ راوی نے کہا پھر میں تمہیں سونگھاؤں گا پس وہ چادر اوڑھے ہوئے نیچے آیا

اسْتَمْكَنَ مِنْهُ. قَالَ: دُونَكُمْ. فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ.

اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی محمد بن مسلمہ کہنے لگے میں نے آج تک اتنی اچھی خوشبو نہیں سونگھی کعب نے کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ خوشبو لگاتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے پھر محمد بن مسلمہ نے کہا کیا میں تمہارا سر سونگھ سکتا ہوں جواب دیا ہاں پس محمد بن مسلمہ نے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے دوبارہ سونگھنے کی بھی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں جب انہوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو دوسرے ساتھیوں نے اسے مار دیا پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ کو عرض کر دیا۔

9-باب قَتْلُ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ. وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ

ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا بیان جسے سلام بن حقیق بھی کہا جاتا ہے

1614 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ. وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ. فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ، لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ. فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً، وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ، فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصار کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا اور ان پر عبداللہ بن عتیک کو امیر مقرر کیا ابو رافع ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو سخت تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا زمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو لا رہے تھے حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم اپنی جگہ پر بیٹھو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل کر نرم باتیں کر کے اندر جانے کی کوشش کرتا ہوں چنانچہ وہ قلعہ کی طرف روانہ ہوئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر کپڑے سمیٹ کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے کہ رفع حاجت کے لیے بیٹھے ہوں دوسرے لوگ اندر داخل

عَبْدَاللهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ. فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ، ثُمَّ عَلَّقَ الأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ قَالَ: فَقُمْتُ إِلَى الأَغَالِيقِ، فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عَلاَلِيَّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ. فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ، لاَ أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ. قَالَ مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ، فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ، فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، إِنَّ رَجُلاً فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ. فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ

ہو چکے تھے لہٰذا دربان نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے بندے اگر اندر آنا ہے تو آجاؤ میں دروازہ بند کر رہا ہوں میں اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا جب سب لوگ اندر آ گئے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں ایک کیل کے ساتھ لٹکائیں یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا چابیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور ابورافع کے پاس رات کو قصہ خوانی ہوا کرتی تھی وہ اپنے بالا خانے میں رہا کرتا تھا جب قصہ سنانے والے اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چلنے لگا اور جب کوئی دروازہ کھولتا تو اسے اندر سے بند کر دیتا تھا تا کہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا پتہ بھی لگ جائے تو ان کے پہنچنے تک ابورافع کو قتل کر دوں جب میں اس کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک تاریک مکان میں اپنے بچوں کے درمیان سو رہا ہے چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ پر ہے اس لیے میں نے آواز دی ابورافع اس نے جواب دیا کون ہے؟ میں نے آواز کے مطابق تلوار سے وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا اس وار سے کوئی مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چلانے لگا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر داخل ہوا پھر میں نے کہا اے ابورافع یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا تیری ماں تجھے روئے ابھی ابھی کسی نے مکان میں مجھ پر تلوار سے وار کیا تھا وہ فرماتے ہیں کہ آواز سنتے ہی میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ اس وقت مرا نہ تھا پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے مار ڈالا ہے تو میں پھر ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا سیڑھی تک پہنچ گیا چاندنی رات تھی یہ خیال کر کے کہ میں زمین پر پہنچ گیا

انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: لاَ أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ: أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ، فَقَالَ: أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ. فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَقُلْتُ النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللهُ أَبَا رَافِعٍ. فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: (ابْسُطْ رِجْلَكَ). فَبَسَطْتُ رِجْلِي، فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ.

ہوں نیچے پاؤں رکھا تو میں اوپر سے نیچے آ گرا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمامے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا پھر اپنے دل میں کہا میں یہاں سے اس وقت تک نہ جاؤں گا جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے جب مرغ نے اذان دی تو ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر کہنے لگا لوگو اہل حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا کہ اب چلنا چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے پھر وہاں سے میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کر دیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا جس سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ ہو۔

10-باب غَزْوَةِ أُحُدٍ

1615 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: (فِي الْجَنَّةِ). فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

غزوہ احد

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی کریم ﷺ سے عرض کی اگر میں جہاد میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا جنت میں یہ سن کر اس نے فوراً اپنے ہاتھ کی کھجوریں ڈال دیں اور کافروں سے جا کر لڑنے لگے اور جام شہادت نوش کر گئے۔

11-باب: {إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا}

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ عزوجل ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے

1616 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس

وَمَعَهُ رَجُلاَنِ يُقَاتِلاَنِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ.

دو سفید پوش افراد کو دیکھا جو بڑی جوانمردی سے لڑ رہے تھے میں نے نہ انہیں پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں نظر آئے۔

1617 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَثَلَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: (ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے ترکش سے مجھے تیر نکال کر دیئے اور فرمایا "اے سعد تیر چلاؤ میرے ماں باپ تم پر قربان"۔

12-باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ)

یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں

1618 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: (كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ؟) فَنَزَلَتْ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ}.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کا سر مبارک زخمی کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ قوم بھلا کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنی نبی کو زخمی کر دیا ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں"۔

1619 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الأَخِيرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا)، بَعْدَ ما يَقُولُ: (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ). فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ}

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آپ نے جب نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کے بعد یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ فلاں اور فلاں اور فلاں پر لعنت فرما تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ اللہ یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

13-باب قَتْلُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

1620 - عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ قَالَ لِوَحْشِيٍّ: أَلاَ تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالَ لِي مَوْلاَيَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ، وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ، بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ، خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ، خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ، أَتُحَادُّ اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ، قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ، فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ، حَتَّى فَشَا فِيهَا الإِسْلاَمُ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَسُولاً، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لاَ يَهِيجُ الرُّسُلَ - قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ ہمیں شہادت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں بتائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں بتاؤں گا حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدان بدر میں قتل کیا تھا مجھ سے میرے آقا جبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر تم حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عنین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عنینکو واحد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے اس وقت میں بھی لڑنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلا جب لوگوں نے لڑائی کے لیے صف بندی کی تو سباع نے صف سے نکل کر کہا ہے کوئی لڑنے والا یہ سنتے ہی حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور فرمایا اے سباع ام نہاد کے بیٹے جو ختنہ کیا کرتی تھی تم بھی اللہ عز وجل اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہو ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ نے اس پر حملہ کیا اور اسے یوں ختم کر دیا جیسے گزرا ہوا کل وہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ ان کو دے مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا ان کا بیان ہے کہ یہ ان کا آخری وقت تھا پھر جب قریش مکہ واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ کر مکہ میں مقیم ہو گیا یہاں تک کہ مکہ میں بھی دین اسلام پھیل گیا تو میں طائف

(أَنْتَ وَحْشِيٌّ). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ). قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الأَمْرِ مَا قَدْ بَلَغَكَ. قَالَ: (فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي؟). قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ، قُلْتُ: لأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ.

چلا گیا لیکن جب اہل طائف نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ ﷺ کی جانب بھیجا اور مجھ کو بتایا کہ وہ قاصدوں کو کچھ نہیں کہتے پس میں بھی دوسروں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کیا تم وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تم ہی نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا یہ ایسی بات ہے جو آپ کو پہنچ چکی ہے فرمایا کیا تم مجھ سے اپنا چہرہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے پھر میں باہر آ گیا پس جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور مسلمہ کذاب نکلا تو میں نے دل میں کہا مسلمہ کے مقابلے کے لیے نکلنا چاہیے شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا کفارہ ہو جائے پھر میں لوگوں کے ساتھ نکلا اور جو کچھ ہوا وہاں پر ہوتا رہا ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کی مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا میں نے اپنا وہی نیزہ لے کر اس کے سینے کے بیچ میں مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا پھر ایک انصاری نے اس کی کھوپڑی پر تلوار کا وار کیا۔

14-بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

احد کے دن نبی کریم ﷺ کو لگنے والے زخموں کا بیان

1621- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: (اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ -يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ- اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے کے دندان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اللہ کا بڑا غضب ہے اس قوم جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا اور اللہ کا بڑا غضب ہے اس شخص پر جس کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا۔

15-باب (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ)

وہ جو اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے بلانے پر حاضر ہوئے

1622 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ، خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا، قَالَ: (مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ؟). فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلاً، قَالَ: كَانَ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو غزوہ احد میں صدمہ پہنچا اور مشرکین واپس چلے گئے تو آپ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ پلٹ کر واپس نہ آ جائیں آپ نے فرمایا ان کے پیچھے کون جائے گا؟ پس مسلمانوں میں سے ستر افراد اس مہم پر گئے ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

16-باب غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الأَحْزَابُ

غزوہ خندق اور یہی غزوہ احزاب ہے

1623-عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: (أَنَا نَازِلٌ). ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم غزوہ خندق کے دن زمین کھودر ہے تھے کہ اچانک ایک سخت چٹان نمودار ہوئی سب نبی کریم ﷺ کے بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ایک سخت چٹان نکل آئی ہے آپ نے فرمایا میں خود اترتا ہوں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا پس نبی کریم ﷺ نے کدال لی اور اس چٹان پر ماری تو وہ ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہوگئی۔

1624 - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الأَحْزَابِ: (نَغْزُوهُمْ وَلاَ يَغْزُونَنَا).

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا اب ہم لوگ ان پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی بھی چڑھائی نہ کرسکیں گے۔

1625-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا اپنے بندوں کی مدد

الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ).

فرمائی اور کافروں کی فوج کو مغلوب کیا اس کے بعد کچھ نہیں۔

17-باب مَرْجِعِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ

نبی کریم ﷺ کا غزوہ احزاب سے لوٹ کر بنو قریظہ کی طرف نکلنا

1626 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى سَعْدٍ، فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلأَنْصَارِ: (قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ خَيْرِكُمْ). فَقَالَ: (هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ). فَقَالَ: تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ. قَالَ: (قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ). وَرُبَّمَا قَالَ: (بِحُكْمِ الْمَلِكِ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر جب بنو قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا پس وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار یا اپنے بہترین کے لیے کھڑے ہو جاؤ آپ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعے سے اتر آئے ہیں اب ان کا فیصلہ کر دو فرمایا "ان کے لڑنے کے قابل افراد کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے آپ نے فرمایا تم نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا یا یہ فرمایا کہ بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا۔

18-باب غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

غزوہ ذات الرقاع

1627 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔

1628 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي، وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں نکلے اور ہم میں سے چھ افراد کو صرف ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اس پر سوار ہوتے تھے جس کے باعث ہمارے پاؤں پھٹ چکے تھے اور میرے تو دونوں پاؤں پھٹنے لگے تھے اور ان کے ناخن بھی گر گئے تھے اور ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹ لیے تھے اس

أَرْجُلِنَا.

لیے اس کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے باندھ لیے تھے۔

1629 - عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمِ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ان لوگوں میں تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شریک تھے آپ نے نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے صف بستہ رہا آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور وہ اپنی اپنی نماز پوری کر کے چلے گئے اور دشمن کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے پھر دوسرا گروہ آیا اور آپ کے پیچھے آ کر وہ دوسری رکعت ادا کی جو آپ کی باقی تھی پھر آپ خاموش بیٹھے رہے تا کہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں جب انہوں نے اپنی نماز پوری کر لی تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

1630 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ. قَالَ جَابِرٌ: فَنِمْنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُونَا، فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي، وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت فرمائی جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو ہم بھی ساتھ تھے اور ایک ایسی وادی میں دوپہر ہو گئی جس میں کثرت سے کانٹے دار درخت تھے رسول اللہ ﷺ اس جگہ پر اتر گئے اور ہم لوگ سایہ کی تلاش میں وادی میں بکھر گئے رسول اللہ ﷺ ایک کیکر کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی میں بیدار ہوا تو تلوار اس

فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللهُ. فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ). ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کے ہاتھ میں تھی پس اس نے مجھ سے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ اور وہ یہ بیٹھا ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ سزا نہ دی۔

19-باب غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ

غزوہ بنی مصطلق جو خزاعہ سے تھا اور اسی کو غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں

1631-عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ. فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: (مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی معطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آ گئیں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ خواہش نے ہم پر غلبہ کیا تھا ہم نے چاہا کہ عزل کریں ہم نے عزل کرنے کے لیے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی موجودگی مدنظر تھی تو آپ نے فرمایا تم اگر ایسا نہ کرو تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ کیونکہ قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

20-باب غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

غزوہ انمار

1632-عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ، يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی سواری پر قبلہ کی طرف منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

21-باب غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ)

غزوہ حدیبیہ اور ارشاد باری تعالیٰ "بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے

1633-عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا۔

فرمایا کہ آپ لوگ تو (انا فتحنا لک فتحا) فتح سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں اور فتح مکہ کے بھی فتح ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن ہم حدیبیہ کے دن ہونے والی بیعت رضوان کو فتح سمجھتے ہیں۔ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چودہ سو ۱۴۰۰ افراد تھے اور حدیبیہ ایک کنواں تھا جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے ایک برتن میں پانی منگوایا وضو کیا اور کلی فرمائی اور اللہ عزوجل سے دعا کی پھر بچا ہوا پانی کنویں میں ڈال دیا ہم نے اسے تھوڑی دیر کے لے چھوڑ دیا تو تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں خوب سیراب ہو گئیں۔

1634 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: (أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ)۔ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم زمین والوں میں سب سے افضل ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج مجھ میں بینائی ہوتی تو میں تم لوگوں کو وہ درخت دکھاتا۔

1635 - عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ، فَلَاكُوهُ.

حضرت سعید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو اصحاب شجرہ سے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس ستو لائے گئے تو انہوں نے گھول کر پی لیے۔

1636 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رات کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کوئی بات پوچھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا انہوں نے پھر پوچھا پھر بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا

يُجِبْهُ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ. وَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: (لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا}).

تیسری مرتبہ عرض گزار ہوئے مگر پھر بھی کوئی جواب نہ ملا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر تجھے تیری ماں روئے تم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تین بار عرض پیش کی مگر آپ نے ایک دفعہ بھی جواب نہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا اور مجھے یہ ڈر تھا کہ کہیں میری بابت قرآن میں کوئی حکم نہ آ جائے تھوڑی ہی دیر بعد مجھے کسی نے پکارا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور ڈرا کہ شاید میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہوگئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب تر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے تلاوت فرمائی "بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن اور واضح فتح فرما دی"۔

1637- عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَهُ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ، وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ، أَتَاهُ عَيْنُهُ، قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا، وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِيشَ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ، وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَمَانِعُوكَ. فَقَالَ: (أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا اور ان کے کوہان کو چیر کر نشان والا کر دیا پھر وہیں سے عمرے کا احرام باندھا پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک جاسوس کو روانہ کیا نبی کریم ﷺ آگے بڑھتے رہے جب آپ غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو آپ کا جاسوس آیا اور کہنے لگا قریش آپ کے لیے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے لیے بہت سے لشکر جمع کر لیے ہیں یہ سب آپ سے لڑیں گے بیت اللہ سے روکیں گے اور آپ کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے تو آپ نے فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو کہ کیا تمہارے خیال میں کیا مجھے

يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِلاَّ تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ). قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا الْبَيْتِ، لاَ تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ، وَلاَ حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهْ لَهُ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ. قَالَ: (امْضُوا عَلَى اسْمِ اللهِ).

کافروں کے اہل وعیال پر یلغار کرنی چاہیے جو کہ ہمیں بیت اللہ عزوجل سے روکنا چاہتے ہیں اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اگر وہ ہمارے مقابلے پر آئے تو ہم ان کو ان کے اہل وعیال سے محروم کر چھوڑیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ ہم تو بیت اللہ کا قصد لے کر نکلے ہیں کسی کو مارنے یا قتل کرنے کے لیے نہیں نکلے لہٰذا آپ اس طرف چلیں اگر کوئی ہمیں روکے گا تو ہم اس سے لڑنے کے لیے تیار ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اچھا اللہ عزوجل کا نام لے کر چلو۔

1638 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَاهُ أَرْسَلَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِيَأْتِيَهُ بِفَرَسٍ كَانَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَوَجَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، وَعُمَرُ لاَ يَدْرِي بِذَلِكَ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ أَبِيهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ان کے والد نے انہیں ایک انصاری کے پاس گھوڑا لانے کے لیے بھیجا انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں جبکہ حضرت عمر کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا حضرت عبد اللہ نے پہلے آپ کی بیعت کی پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر اس وقت جنگ کے لیے زرہ پہنے ہوئے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اطلاع دی کہ رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے حضرت عبد اللہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی بس یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے لوگ یہ کہنے لگے کہ عبداللہ اپنے والد سے پہلے مسلمان ہوئے۔

1639 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ اعْتَمَرَ،

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ

فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

تھے آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم آپ کو اہل مکہ سے چھپائے ہوئے تھے تاکہ آپ تک کوئی (تکلیف دہ) چیز نہ پہنچے۔

22-باب غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَرَدِ

غزوہ ذات القرد

1640- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ: الحديث بطوله، وقد تقدم. وقال هنا في آخره قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں صبح کی اذان سے پہلے مدینہ شریف سے باہر نکلا اور مقام ذی قرد میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چرا کرتی تھیں اور راستہ میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا تو اس نے کہا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں پھر وہ طویل حدیث بیان کی جو پہلے (۱۳۰۰) گزر چکی ہے اور یہاں آخر میں راوی نے مزید یہ فرمایا کہ پھر ہم لوٹے تو رسول اللہ ﷺ مجھ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بیٹھا کر مدینہ تک لائے۔

23-باب غَزْوَةُ خَيْبَرَ

غزوہ خیبر

1641- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؛ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے ہم رات کو سفر کر رہے تھے کہ کسی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا اے عامر تم ہم کو شعر کیوں نہیں سناتے حضرت عامر شاعر تھے چنانچہ وہ اپنی سواری سے اتر کر نیچے تشریف لے آئے اور یہ شعر سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو نہ ہم نمازیں پڑھتے نہ ہی زکوۃ دیتے جب تک ہم زندہ رہیں تجھ پر قربان ہوتے رہیں اور تو ہمیں یقین کا سکون عطا فرماتا

الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟) قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ. قَالَ: (يَرْحَمُهُ اللهُ). قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ، لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ، فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟) قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ. قَالَ: (عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟) قَالُوا: لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: (أَوْ ذَاكَ). فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ، فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا، قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي، قَالَ: (مَا لَكَ؟) قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ). وَفِي رِوَايَةٍ:

رہے ہمیں دشمنوں کے مقابلے پر ثابت قدمی عطا فرما کہ وہ ناحق ہم پر چیختے چلاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھنے والا کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس پر رحم فرمائے ایک شخص یہ سن کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اب تو ان کی شہادت واجب ہوگئی آپ نے ہمیں ان سے اور فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا؟ پھر جب ہم خیبر پہنچے اور ہم نے ان کا محاصرہ کرلیا اس دوران ہمیں سخت بھوک لگنے لگی اس کے بعد اللہ عزوجل نے ہمیں ان پر فتح دی جس دن ہم فتح یاب ہوئے اس دن شام کو ہم نے آگ جلائی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ اور اس پر تم کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت۔ فرمایا کس کا گوشت عرض گزار ہوئے کہ "پالتو گدھوں کا" نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم گوشت کو پھینک کر ہانڈیاں دھوڈالیں؟ فرمایا یہی کرلو۔ پھر جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار جو چھوٹی تھی ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری جس کی نوک پلٹ کر ان کے گھٹنے پر لگی حضرت عامر اس زخم سے وفات پاگئے حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ سب لوگ واپس لوٹنے لگے تو مجھے مغموم دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ آپ پر قربان بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کس نے یہ کہا جس نے بھی یہ کہا ہے غلط کہا ہے اس کے لیے تو دوہرا ثواب ہے آپ نے

اپنی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا وہ تو اللہ عزوجل کی راہ میں کوشش کرنے والے تھے اس طرح کے جوان چلنے پھرنے والوں میں کم ہی ہوتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس طرح کی نشو ونما والے کم ہی ہوتے ہیں۔

1642 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلاً، وتقدَّمَ - في الصَّلاة، وزَادَهُنا: فَقَتَلَ النَّبِيُّ ﷺ المُقَاتِلَةَ وَسبَى الذُّرِّيَّةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ (۲۴۲) میں گزر چکی ہے یہاں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی کرنے والوں کو قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا۔

1643 - عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ). وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، فَقَالَ لِي: (يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟). قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. قَالَ: (لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر پر حملہ آور ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر اونچی آواز سے تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو اور بے شک تم تو ایسے کو پکارتے ہو جو سنتا ہے اور قریب ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا آپ نے مجھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں عرض گزار ہوا لبیک یا رسول اللہ ﷺ فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتائیے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے فرمایا وہ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔

1644 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف لوٹے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف لوٹے

اللهِ ﷺ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ. فَقِيلَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ. قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ: (وَمَا ذَاكَ؟) قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: (إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

1645 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ

تو مسلمانوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی اکا دکا فرد کو بھی نہ چھوڑتا بلکہ پیچھا کر کے اس کافر کو قتل کر دیتا کہا گیا اس نے تو آج وہ کام کر دکھایا جو ہم میں سے کسی نے بھی نہ کیا آپ نے فرمایا وہ جہنمی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے چنانچہ وہ شخص اس کے ساتھ چلا جب وہ رکتا یہ بھی رکتا اور جب یہ تیز چلتا تو یہ بھی تیز چلتا راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص شدید زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی اور اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنی چھاتی سے لگائی اور اپنا سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی تو وہ دوسرا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں آپ نے فرمایا بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے کہا وہ شخص جس کا ذکر ہوا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے لوگوں کے لیے یہ بہت بڑی بات تھی لہٰذا میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں چنانچہ میں اس کی خبر گیری کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہو گیا تو اس نے جلدی مرنے کے لیے، اپنی تلوار کی نوک اپنے سینے میں لگائی اور قبضہ زمین میں رکھا اور اس پر جھول کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا پس آپ نے فرمایا۔ بے شک ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو لوگوں کی نظروں میں جہنمیوں جیسے کام کرتا ہے لیکن وہ ہوتا جنتی ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ

اللہﷺ: (قُمْ يَا فُلَانُ، فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ).

نے فرمایا اے فلاں کھڑے ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر ایمان والا بے شک اللہ عزوجل کبھی فاجر شخص سے بھی دین کی مدد کرا دیتا ہے۔

1646 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضُرِبَتْ ضَرْبَةٌ فِي سَاقِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا خیبر کے دن مجھے پنڈلی پر چوٹ لگی تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی محسوس نہیں ہوئی۔

1647 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ. فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ، فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ. فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الْحِجَابَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ شریف اور خیبر کے درمیان تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی پھر آپ نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی تو اس میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت بلکہ آپ نے حضرت بلال کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا پھر اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا پس مسلمان کہنے لگے کہ یہ امہات المومنین میں سے ہیں یا کنیز؟ پھر کہنے لگے اگر ان کو پردے میں رکھا تو یہ امہات المومنین میں سے ہوں گی اور اگر ان کو پردہ نہ کرایا تو کنیزیں میں سے ہوں گی پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بیٹھا لیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

1648 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

1649 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خیبر کے دن مال غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے والے کو دو حصے اور پیدل کا ایک حصہ۔

1650 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا، وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالآخَرُ أَبُو رُهْمٍ، فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا، يَعْنِي لأَهْلِ السَّفِينَةِ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلاَّ وَاللهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ، وَذَلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ، وَايْمُ اللهِ، لاَ أَطْعَمُ طَعَامًا، وَلاَ أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کی مکہ سے نکلنے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے ہم بھی ہجرت کر کے آپ کی طرف چل پڑے ایک میں اور دو میرے بھائی میں ان میں چھوٹا تھا ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے بھائی کا نام ابورہم تھا میری قوم کے ترپن افراد ساتھ تھے پس ہم کشتی پر سوار ہوئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ پہنچا دیا وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ہم نے ان ہی کے پاس قیام کیا پھر ہم سب روانہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ہمارے بارے میں یوں کہنے لگے ہم ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے اسی دوران میں حضرت اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں انہوں نے حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور انہوں نے نجاشی کی طرف ہجرت بھی فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عمر آئے تو حضرت اسماء ان کے پاس موجود تھیں حضرت عمر نے حضرت اسماء کو دیکھ کر دریافت فرمایا کون ہے؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا حبشہ کی طرف بحری سفر کر کے آنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماء نے جواب دیا ہاں حضرت عمر نے فرمایا ہجرت میں ہم تم لوگوں پر سبقت لے گئے ہیں پس ہم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ قریب ہیں۔ اسی پر حضرت اسماء ناراض ہوئیں اور کہنے لگیں اللہ عزوجل کی قسم آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو نصیحت فرماتے اور ہم ایسی جگہ پر تھے یا اس سرزمین میں تھے جو

قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ، وَاللهِ لاَ أَكْذِبُ وَلاَ أَزِيغُ وَلاَ أَزِيدُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا؛ قَالَ: (فَمَا قُلْتِ لَهُ). قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: (لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَلَهُ وَلأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ).

دور بھی تھی اور وہاں لوگ دین اسلام سے ناراض بھی تھے یہ سب کچھ ہم نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی خاطر برداشت کیا تھا اللہ عزوجل کی قسم میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر نہ کر لوں کہ یہ کہہ کر ہمیں ڈرایا جاتا ہے اور خوف زدہ کیا جاتا ہے اور عنقریب نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ سے دریافت کروں گی اللہ عزوجل کی قسم میں نہ جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ ہی اپنی طرف سے کوئی بات بڑھاؤں گی پس جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء نے عرض کی یا نبی اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں کہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو تم نے انہیں کیا جواب دیا انہوں نے کہا میں نے یہ اور یہ کہا آپ نے فرمایا تم سے زیادہ مجھ سے کوئی قریب نہیں ان کی اور ان ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں۔

1651 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنِّي لأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ، حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ، إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ، أَوْ قَالَ: الْعَدُوَّ، قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ).

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اشعری دوستوں کو ان کی آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن پڑھتے ہوئے آتے ہیں اور ان کی آواز سے ان کے گھروں کو بھی پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن پاک پڑھتے ہیں حالانکہ میں نے ان کا گھر بھی نہیں دیکھا ہوتا اور ان میں حکمت والے بھی ہیں جب وہ کسی گھوڑے سے ملتے ہیں یا فرمایا دشمن سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تھوڑی دیر ہمارا انتظار کرو۔

1652 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ.

حضرت ابوموسیٰ ہی سے ایک اور روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس فتح خیبر کے بعد حاضر ہوئے

فَقَسَمَ لَنَا. وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مال غنیمت سے حصہ مرحمت فرمایا اور ہمارے علاوہ کسی اور کو جو فتح کے وقت حاضر نہ تھا حصہ نہیں دیا۔

24-باب عُمْرَةُ الْقَضَاءِ

عمرۃ القضاء

1653 -عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں اور مقام سرف میں رحلت فرما گئیں۔

25-باب غَزْوَةُ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّأْمِ

شام کی زمین میں غزوہ موتہ

1654 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ). قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ. فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى، وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ، مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر اور جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں خود اسی غزوہ میں شریک تھا جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا تو انہیں شہداء میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

26-باب بَعْثُ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا حرقات کی طرف روانہ فرمانا

1655 - عَنْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ. فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ. وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلاً مِنْهُمْ. فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. فَكَفَّ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبیلہ حرقہ کی طرف روانہ فرمایا تو ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کر کے ان کو شکست دی۔ میری اور انصار کے ایک شخص کی حرقہ کے ایک شخص سے لڑائی ہوئی پھر جب ہم نے اسے گھیر لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا پس انصاری

الأَنْصَارِيُّ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ؟) قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر ڈالا پھر جب ہم لوٹ کر آئے اور یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا اے اسامہ کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا میں نے عرض کی وہ تو اپنے بچاؤ کے لیے ایسا کر رہا تھا مگر آپ باوجود یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کاش میں اس دن سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

1656 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا اور نو مرتبہ آپ کے روانہ کردہ لشکروں کے ساتھ مل کر لڑا ہوا ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید کو۔

27- بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں غزوہ مکہ

1657 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلاَفٍ، وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ، يَصُومُ وَيَصُومُونَ، حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ، أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینے میں دس ہزار صحابہ اکرام کے ساتھ مدینہ شریف سے روانہ ہوئے اور یہ مدینہ شریف میں آپ کے آنے کے ساڑھے آٹھ برس بعد کا واقعہ ہے پس آپ مسلمانوں کو لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے آپ نے بھی روزہ رکھا اور مسلمان نے بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ آپ کرید کے مقام پر پہنچے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو وہاں آپ اور آپ کے اصحاب نے روزہ افطار کیا۔

1658 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان میں حنین کی طرف روانہ ہوئے اور لوگوں کا حال مختلف تھا یعنی بعض کا روزہ تھا اور بعض کا روزہ نہ تھا جب آپ اپنی

رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ: عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوا۔

سواری پر سوار ہوئے تو آپ نے دودھ یا پانی کا برتن طلب فرمایا اور اسے اپنی سواری یا ہتھیلی پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا تو بے روزہ لوگوں نے روزہ رکھنے والوں سے کہا اب روزہ توڑ دو۔

28-باب أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا

1659 - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا، خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ. فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ، فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ، فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: (احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ). فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ، فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا تو ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء آپ کے متعلق معلومات لینے کے لیے نکلے پس یہ چلتے چلتے مرالظہر ان کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جارہی ہے جیسے عرفہ کے دن جلائی جانے والی آگ ابوسفیان نے کہا یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ کی آگ ہے بدیل بن ورقا نے کہا یہ بنی عمرو کی آگ معلوم ہوتی ہے ابوسفیان نے کہا وہ تو اس سے بہت کم ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے محافظ دستے نے ان کو دیکھ لیا اور گرفتار کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تو ابوسفیان نے تو اسلام قبول کر لیا پھر جب لشکر روانہ ہوا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کے تنگ حصہ کے پاس کھڑا کر دو تاکہ وہ مسلمانوں کو دیکھے حضرت عباس نے انہیں ایسی جگہ کھڑا کر دیا پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے جب پہلا دستہ گزرا تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے عباس یہ کون ہیں انہوں نے فرمایا یہ قبیلہ

هَذِهِ غِفَارُ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ. ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ، قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمَرَّتْ سُلَيْمُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ، عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ، الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ. ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ، وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ، فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، وَرَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: (مَا قَالَ). قَالَ: كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: (كَذَبَ سَعْدٌ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ). قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلزُّبَيْرِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ؟ قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كُدًا، فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ: حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ

غفار کے لوگ ہیں، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا بنی غفار سے کوئی معاملہ نہیں پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو آپ نے اسی طرح کہا پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی انہوں نے یہی کہا پھر قبیلہ سلیم گزرا تو بھی آپ نے یہی کہا یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا لشکر پہلے نہ دیکھا تھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں جو جھنڈا تھامے ہوئے ہیں تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو سفیان آج تو گردنیں مارنے کا دن ہے آج کعبہ میں قتل حلال ہو جائے گا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عباس رضی اللہ عنہ عزت کا دن بہت اچھا ہے پھر ایک ایسا دستہ آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو یہ عرض گزار ہوئے آپ کو معلوم ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے آپ نے پوچھا اس نے کیا کہا ہے عرض گزار ہوئے کہ انہوں نے یہ یہ کہا ہے فرمایا سعد نے غلط کہا ہے یہ تو وہ دن ہے کہ اس دن میں اللہ عزوجل کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے مقام پر اپنا پرچم نصب کرنے کا حکم فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر سے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا؟ عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ کی بالائی جانب یعنی کدا کی طرف شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کدا کے مقام سے

وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ۔

ہی داخل ہوئے اس دن حضرت خالد بن ولید کے دستہ کے دو افراد شہید ہوئے جن میں سے ایک حُبیش بن اشعر اور کرز بن جابر الفہری رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔

1660 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار دیکھا اور آپ اس وقت سورہ فتح کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ فرما رہے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے گرد لوگوں کے جمع ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی کے ساتھ پڑھتا جیسا کہ آپ نے پڑھا تھا۔

1661 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلاَثُمِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ: ({جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ}، {جَاءَ الْحَقُّ، وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ})۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے تو آپ اپنے ہاتھ والی لکڑی کے ذریعے ان کو ٹھوکنا شروع ہو گئے اور تلاوت کرنے لگے۔ جاء الحق وزهق الباطل۔ جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد۔

29-باب

باب

1662 - عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْ أَوْحَى اللهُ بِكَذَا۔ فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلاَمَ، وَكَأَنَّمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلاَمِهِمِ الْفَتْحَ،

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک چشمہ کے پاس رہائش پذیر تھے جہاں سے لوگ گزرتے تھے ہماری طرف سے جو مسافر سوار گزرتے ہم ان سے پوچھتے رہتے کہ اب لوگوں کا کیا حال ہے؟ اب لوگوں کو کیا حال ہے؟ اس شخص کا کیا حال ہے؟ لوگ جواب دیتے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے اللہ عزوجل نے بھیجا ہے یا یوں کہتا ہے کہ اس پر اللہ عزوجل یہ وحی کرتا ہے تو میں اس کلام کو خوب یاد کر

يَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ، بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلاَمِهِمْ، وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلاَمِهِمْ. فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا، فَقَالَ: (صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا). فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلاَ تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا، فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ۔

لیتا جیسا کہ وہ میرے سینے میں جما دی گئی ہو اہل عرب اسلام قبول کرنے کے بارے میں واضح فتح کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ ان کو اور ان کی قوم کو چھوڑ دو اگر وہ ان پر غالب آ گئے تو وہ سچے نبی ہیں جب فتح مکہ ہوا تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت لے جانا چاہتی تھی تو میرے والد نے بھی اسلام لانے میں پہل کی جب وہ مسلمان ہو کر آئے تو فرمایا اللہ عزوجل کی قسم میں سچے نبی ﷺ کے پاس سے آیا ہوں پھر بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس طرح نماز پڑھو اور ان ان اوقات میں نماز پڑھو چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان دے اور ایک آدمی جس کو زیادہ قرآن یاد ہو وہ جماعت کروائے انہوں نے اس طرح غور کیا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن کا حافظ نہ پایا کیونکہ میں قافلوں والوں سے سیکھ لیا کرتا تھا لہٰذا سب نے مجھے امام منتخب کر لیا جبکہ میری عمر چھ سات سال کی تھی چونکہ میرے جسم پر صرف ایک چادر ہوتی تھی لہٰذا میں جب بھی سجدے میں جاتا تو چادر اوپر ہو جاتی چنانچہ قبیلہ کی ایک عورت نے لوگوں سے کہا آپ اپنے قاری صاحب کی سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیص تیار کروا دی اور میں اس قمیص سے جتنا خوش ہوا تھا اتنا کسی اور چیز سے نہ ہوا۔

30- باب قَوْلِ اللهِ: {وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {غَفُورٌ رَحِيمٌ}

غزوہ حنین کا دن، اللہ عزوجل کا فرمان: {وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {غَفُورٌ رَحِيمٌ}

1663 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَانَ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان

بِيَدِهِ ضَرْبَةٌ. قَالَ: ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

کے ہاتھ پر تلوار کے زخم کا نشان تھا انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم ﷺ کی ہمراہی میں غزوہ حنین میں ہوا تھا۔

31-بَابُ غَزْوَةِ أَوْطَاسٍ

غزوہ اوطاس

1664 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ، فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى، فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحِي، أَلَا تَثْبُتُ. فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، قَالَ يَا ابْنَ أَخِي: أَقْرِئِ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي. وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف روانہ فرمایا جو وہاں پہنچ کر درید بن صمہ سے نبرد آزما ہو تو درید مارا گیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بھی حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا پس دروان جنگ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں ایک تیر لگا جو کسی جشمی نے مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا کہ چچا جان یہ تیر آپ کو کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے میں اس کی جانب دوڑا اور نزدیک پہنچ گیا مگر جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگنے لگا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور کہنے لگا او بے شرم تو ٹھہرتا کیوں نہیں پس وہ رک گیا پھر ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے وار کیے آخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر واپس آ کر میں نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو خوش خبری سنائی کہ آپ کے قاتل کو اللہ عزوجل نے ہلاک کر دیا انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکالو میں نے تیر نکالا تو زخم سے پانی کی طرح خون بہنے لگا انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے نبی کریم ﷺ سے میرا اسلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے لیے دعائے مغفرت کریں پھر حضرت عامر نے

عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ). وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ). فَقُلْتُ: وَلِي فَاسْتَغْفِرْ. فَقَالَ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلاً كَرِيمًا).

مجھے اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد انتقال کر گئے پھر میں واپس آیا اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا آپ اپنے گھر میں موٹے بان سے بنی ہوئی چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر بھی کم تھا اور چار پائی کے بانوں کے نشانات آپ کے پہلو مبارک اور پشت مبارک پر نظر آ رہے تھے میں نے آپ سے تمام حالات بیان کیے اور ان کی دعا مغفرت کی درخواست آپ تک پہنچائی پس آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی اے اللہ عزوجل اپنے بندے عامر کی مغفرت فرما اس وقت میں آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا پھر فرمایا اے اللہ قیامت کے دن اسے اکثر لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا پھر میں عرض گزار ہوا میری بخشش کی بھی دعا کیجیے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی اے اللہ عزوجل عبد اللہ بن قیس کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن انہیں مقام عزت عطا فرما۔

32-باب غَزْوَةُ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ

غزوہ طائف کا بیان جو سنہ ۸ ہجری کے شوال میں ہوا

1665 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ).

حضرت ام سلمہ ﷞ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پس انہوں نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبد اللہ اگر تم دیکھو کہ اللہ عزوجل تمہیں طائف والوں پر فتح مرحمت فرمادی ہے تو بنت غیلان کو لینا کیونکہ وہ آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل نبی کریم ﷺ نے فرمایا آئندہ یہ تمہارے گھر میں نہ آیا کریں۔

1666 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّائِفَ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، قَالَ: (إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ). فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ - وَقَالَ مَرَّةً: نَقْفُلُ. فَقَالَ: (اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ). فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ: (إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ). فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن سے کچھ نہ پا سکے تو آپ نے فرمایا ان شاء اللہ ہم کل واپس لوٹ جائیں گے یہ بات لوگوں پر گراں گزری کہنے لگے کہ بغیر فتح کیے چلے جائیں گے کبھی کہتے کہ ہم ناکام لوٹ جائیں گے آپ نے فرمایا کل صبح کو ہم پھر لڑیں گے پس انہوں نے جہاد کیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کل ان شاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ اب یہ سن کر لوگ بہت خوش ہوئے تو نبی کریم ﷺ ہنس دیئے۔

1667 - عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ).

حضرت سعد اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو اپنے باپ کے علاوہ دانستہ کسی اور سے اپنے آپ کو منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

1668 - وفي رواية: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وفي رواية: فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں راویوں میں ایک تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں پہلا تیر چلایا اور دوسرے وہ ہیں جو قلعہ طائف چند افراد کے ساتھ پھلانگ گئے تھے اور ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ۲۳ ویں ہیں جو طائف کے قلعہ سے اتر کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

1669 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي. فَقَالَ لَهُ: (أَبْشِرْ). فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ. فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر تشریف فرما تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا کیا آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے بشارت ہے وہ بولا آپ

وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: (رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا). قَالَا: قَبِلْنَا. ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: (اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا، وَأَبْشِرَا). فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا، فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا. فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

اکثر یہی فرمادیتے ہیں پس آپ گویا غصہ کی حالت میں حضرت بلال اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس نے تو بشارت قبول نہ کی کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو۔ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے ہمیں منظور ہے پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے ہاتھ دھوئے پھر اس میں کلی فرمائی پھر اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بشارت حاصل کرو پس وہ دونوں پیالہ لے کر حکم کی تعمیل فرمانے لگے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی چھوڑنا پس ان حضرات نے ان کی خدمت میں بھی کچھ بچا کر پیش کر دیا۔

1670 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) فَقَالَ: (إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟). قَالُوا: بَلَى. قَالَ: (لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ، أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے کچھ لوگوں کو جمع کر کے فرمایا بے شک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے تھوڑا عرصہ گزرا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ مال غنیمت سے ان کی دلجوئی کروں کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ عزوجل کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر پلٹو انہوں نے عرض کی کیوں نہیں آپ نے فرمایا اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی ہی کو اختیار کروں گا۔

33-باب بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

خالد بن ولید کو نبی کریم ﷺ کا بنی جذیمہ کی طرف بھیجنا

1671 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی

إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا، صَبَأْنَا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ: وَاللهِ لاَ أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلاَ يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ) مَرَّتَيْنِ.

جذیمہ کی جانب بھیجا انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی وہ یہ بات اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے بلکہ اسے یوں کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے رہے اور قیدی بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک قیدی دے دیا پھر ایک حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے میں نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل کی قسم نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ ہی میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا یہاں تک ہم سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اور انہیں سب کچھ بتا دیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی اے اللہ عزوجل میں خالد کے اس فعل سے بری ہوں۔ دوبارہ یہی ارشاد فرمایا۔

34-باب سَرِيَّةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ. وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الأَنْصَارِ

عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے سریہ کا بیان اور اس کو سریہ انصار کہا جاتا ہے

1672 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ، فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي. قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا، فَجَمَعُوا، فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا. فَأَوْقَدُوهَا، فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَمُّوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا، وَيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ النَّارِ. فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ، فَسَكَنَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس کا امیر بنایا اور سب کو امیر کی اطاعت کا حکم فرمایا امیر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو اس نے لوگوں سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں تب اس نے کہا میرے لیے لکڑیاں جمع کرو انہوں نے جمع کر دیں اس نے کہا اب آگ لگاؤ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی اب کہنے لگا اس میں داخل ہو جاؤ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے اور وہ کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے بھاگ کر تو آپ

غَضَبُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)۔

ﷺ کے پاس آ ے تھے پس وہ یہ کہتے رہتے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی پس امیر کا غصہ بھی جاتا رہا پھر جب نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت کے دن تک تم اس میں سے نہ نکلتے کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہے۔

35-باب بَعْثُ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع سے پہلے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن روانہ فرمانا

1673 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ، قَالَ: وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ، ثُمَّ قَالَ: (يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا)۔ فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، قَالَ: وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى، فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَاللهِ بْنَ قَيْسٍ أَيُّمَ هٰذَا! قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذٰلِكَ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمایا اور ہر ایک کو یمن کے ایک صوبے کا حاکم بنایا اس وقت یمن کے دو صوبے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ نرمی سے کام لینا اور سختی نہ کرنا اور لوگوں کو خوش رکھنا انہیں نفرت نہ دلانا چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبہ میں چلے گئے اور دونوں میں سے کوئی بھی جب دوسرے کے قریبی علاقے میں آتے تو ملاقات ضرور کرتے اور سلام بھی کرتے چنانچہ ایک دفعہ حضرت معاذ نے حضرت ابوموسیٰ کے قریبی علاقے کا دورہ کیا تو یہ اپنے خچر پر سوار ان کے پاس جا پہنچے اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے وہاں انہوں نے ایک ایسے شخص کو بھی دیکھا جس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن پر بندھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ اے ابوقیس یہ کون ہے؟ جواب دیا یہ آدمی اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا ہے فرمایا میں اس وقت تک سواری سے نہیں اتروں گا جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے جواب دیا اسے اسی لیے تو لایا گیا ہے اس لیے سواری سے اتریں تو یہی فرمایا میں اس

عَبْدَاللهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا. قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللهُ لِي، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي۔

وقت تک نہیں اتروں گا جب تک اسے قتل نہیں کر دیا جاتا پس اس کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ قتل کر دیا گیا پھر یہ سواری سے اترے اور فرمایا اے عبد اللہ آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں لیکن اے معاذ آپ کس طرح پڑھتے ہیں فرمایا میں رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتا ہوں پھر اٹھ جاتا ہوں اور جتنا اللہ عزوجل کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں چنانچہ میں اپنی نیند کو بھی ثواب میں شمار کرتا ہوں جیسا کہ میرا جاگنا ثواب ہے۔

1674 - عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا. فَقَالَ: (وَمَا هِيَ؟) قَالَ: الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ. فَقَالَ: (كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا تو انہوں نے آپ ﷺ سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا جو وہاں تیار ہوتی تھیں آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ایک تبع اور دوسری مزر تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

36-باب بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ

حضرت علی اور خالد بن ولید کو یمن کی طرف بھیجنا

1675 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ. فَقَالَ ﷺ (مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ). فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقِيَّ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

حضرت برا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن روانہ فرمایا ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی جگہ بھیجا اور ان سے فرمایا کہ خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے کہہ دینا ان میں سے جو تمہارے ساتھ جانا چاہیں وہ چلے جائے اور جو واپس مدینہ جانا چاہے وہ چلا جائے حضرت براء کا بیان ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گئے

تھے اور مجھے کئی اوقیہ چاندی مال غنیمت میں حاصل ہوئی۔

1676 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ، وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا، وَقَدِ اغْتَسَلَ. فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا. فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: (يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟). فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (لاَ تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ).

حضرت بریدہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس کا مال لینے کے لیے بھیجا اور میں حضرت علی سے کدورت رکھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں غسل فرمایا میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے عرض کی آپ دیکھتے ہیں حضرت علی نے کیا کیا؟ پھر جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کی آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں ان کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

1677 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ، لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ: إِمَّا عَلْقَمَةُ، وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلاَءِ. قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (أَلاَ تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً). قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں سونا بھر کر بھیجا جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل رضی اللہ عنہم اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے امانت دار نہیں سمجھتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں اور صبح و شام میرے پاس آسمانی خبریں آتی رہتی ہیں راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی رخسار کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں پیشانی ابھری ہوئی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہ بند باندھا ہوا تھا وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے ڈرو آپ نے

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اتَّقِ اللهَ. قَالَ: (وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ). قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ. قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: (لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي). فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ، وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ). قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: (إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ). وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ.

فرمایا تیری خرابی ہو کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہل زمین سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں فرمایا ایسا نہ کرو شاید یہ نمازی ہو حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ کچھ نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہوتا ہے وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو کسی کا دل ٹٹولنے یا پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایک قوم پیدا ہو گی جو اللہ عزوجل کی کتاب کو بہت پڑھے گی لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اگر وہ قوم مجھے ملے تو میں قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

37-باب غَزْوَةُ ذِي الْخَلَصَةِ

1678 - تَقَدَّمَ حَدِيثُ جَرِيرٍ فِي ذَلِكَ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ: (أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ). وَذَكَرَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ. قَالَ جَرِيرٌ: وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ، فِيهِ نُصُبٌ يُعْبَدُ. قَالَ: وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ، كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلاَمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ هَا هُنَا، فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ

غزوہ ذی الخلصہ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث (۱۲۹۲) پہلے گزر چکی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا ذکر ہے کیا تم مجھے ذوالخلصہ کی فکر سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذوالخلصہ یمن میں ایک گھر تھا جو قبیلہ خثعم میں بجیلہ کا مکان تھا جہاں بت پرستی ہوتی تھی راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت جریر یمن پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے فال نکالا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد یہاں موجود ہے اگر انہوں نے تجھے

بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ. قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ.

دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دیں گے راوی کا بیان ہے کہ وہ ایک دن فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے انہوں نے اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا راوی نے فرمایا کہ اس نے تیر توڑ دیئے اور مسلمان ہو گیا۔

38-باب ذَهَابُ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

1679 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ، فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ: ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ. وَأَقْبَلَا مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ. فَقَالُوا: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ. فَقَالَا: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا یمن جانا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں یمن میں تھا کہ وہاں کے دو اشخاص ذوکلاع اور ذوعمر سے ملا میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے حالات سنانے لگا تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا جو کچھ آپ نے اپنے صاحب کے حالات بیان کیے ہیں ان کی وفات کو تین روز ہو چکے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی ہمارے ساتھ چل پڑے ابھی تھوڑا ہی سفر کیا تھا تو ہمیں مدینہ منورہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے تو ہم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا ہے اور ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چن لیا ہے اور سب لوگ خیریت سے ہیں وہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ اپنے امیر کو ہمارے یہاں تک آنے کے متعلق بتا دینا ہم اب جا رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم دوبارہ آئیں گے اس کے بعد وہ دونوں یمن چلے گئے۔

39 باب غَزْوَةُ سِيفِ الْبَحْرِ

1680 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ

غزوہ سیف البحر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر

السَّاحِلِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ، فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلاً قَلِيلاً حَتَّى فَنِيَ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلاَّ تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ. ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ. فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ. فَأَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا. ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا.

روانہ فرمایا اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا وہ لشکر تین سو افراد پر مشتمل تھا پس ہم چل پڑے ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہماری زادراہ ختم ہو گئی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا بچا ہوا زادراہ ایک جگہ جمع کر دیں تو جمع کرنے کے باوجود وہ زادراہ کھجور کے دو تھیلوں کے برابر جمع ہو اس میں سے وہ ہمیں روز تھوڑا تھوڑا دیتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی ختم ہونے کے قریب آ گئیں تو ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملتی تھی پس میں نے ان سے پوچھا کہ ایک کھجور میں کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا اس ایک کھجور کی قدر و قیمت بھی جب پتہ چلی جب وہ بھی ختم ہو گئی یہاں تک کہ ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے دیکھا تو وہاں پہاڑ جیسی مچھلی موجود تھی ہمارا سارا لشکر اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتا رہا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اسکی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا تو وہ اس قدر اونچی تھیں کہ جب سوار کو سواری پر بیٹھ کر اس کے نیچے سے گزرنے کا حکم دیا تو سوار اس کے نیچے بغیر ٹکرائے گزر گیا۔

1681 وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ. فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ، حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا. وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ اخرى: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (كُلُوا، رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ. أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ). فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ بِعُضْوٍ فَأَكَلَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ سمندر نے ہماری لیے ایک مچھلی پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم اس میں سے پندرہ روز تک کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے تو ہمارے جسم اپنی پہلی حالت میں آ گئے پھر ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھاؤ جب ہم مدینہ شریف لوٹ کر آئے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کا بھیجا ہوا رزق کھاؤ اور اگر تمہارے پاس اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ پس بعض نے آپ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے تناول فرمائی۔

40باب غزوة عيينة بن حصن

1682 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلاَّ خِلاَفِي. قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ. فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا. فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا} حَتَّى انْقَضَتْ.

41باب وَفْدِ بَنِي حَنِيفَةَ، وَحَدِيثِ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ

1683 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ). فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ، فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ. حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: (مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟) قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: (مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ،

غزوہ عیینہ بن حصن

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بنی تمیم کے چند سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر بنادیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ میرے خلاف رائے دیتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کہ کہ میرا مخالفت کا کوئی ارادہ نہ تھا دونوں حضرات میں یہ بحث ہوئی تو آواز بلند ہوگئی تو یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو اللہ عزوجل اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو

وفد بنی حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی جانب کچھ سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اس کو مسجد کے اندر ایک ستون سے باندھ دیا گیا جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا اے ثمامہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا اے محمد ﷺ میرا نیک ارادہ ہے اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خونی کو قتل کریں گے اور اگر احسان کریں گے تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہے طلب فرمائیں یہ سن کر آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فرمایا اے ثمامہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہی خیال ہے جو کل عرض کر چکا ہوں کہ اگر آپ احسان

فَقَالَ: (أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ). فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلاَدِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ. قَالَ: لاَ، وَاللهِ، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلاَ وَاللهِ، لاَ يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ.

کریں گے تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا آپ نے پھر اسے اسی حال پر چھوڑ دیا اگلے دن پھر فرمایا اے ثمامہ تیرا کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں آپ نے حکم دیا ثمامہ کو چھوڑ دو وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں اے محمد ﷺ اللہ عزوجل کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا اور اب مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہے اللہ عزوجل کی قسم مجھے آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے اللہ عزوجل کی قسم مجھے آپ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر ناپسند نہ تھا لیکن اب مجھے آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جب کہ میں عمرے کے ارادے سے جا رہا تھا اب آپ کا کیا حکم ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت دی اور عمرہ کا حکم دیا جب وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو کسی نے ان سے کہا یہ بے دین ہو گیا ہے جواب دیا نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی قسم میں تو محمد ﷺ کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں اور اللہ عزوجل کی قسم اب نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا۔

1684 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ. وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنا خلیفہ بنا لیں تو میں ان کا فرماں بردار ہو جاؤں گا اور وہ اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کو

قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: (لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي). ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: (إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ). فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي)، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ.

ساتھ لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی آپ مسلمہ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہ دوں تیرے بارے میں اللہ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا اگر تو نے میری جانب سے پیٹھ پھیری تو اللہ عزوجل تجھے ذلیل کر دے گا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جس کا حال اللہ عزوجل مجھے (خواب میں) دکھلا چکا ہے اور اب میری طرف سے ثابت بن قیس تجھ سے بات کریں گے پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان (میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے) کا مطلب دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے میں اس سے فکر مند ہوا تو خواب ہی میں مجھے وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میرے بعد دو کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے ایک اسود عنسی اور دوسرا مسلیمہ۔

1685 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ مجھے زمین کے تمام خزانے دے دیے گئے پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے تو مجھے ناگوار گزرے پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے میں نے خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ دو کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں ایک ان میں سے صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

42 باب قِصَّةُ أَهْلِ نَجْرَانَ

1686 عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، صَاحِبَا نَجْرَانَ، إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا، لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا. قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا. فَقَالَ: (لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ). فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: (قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ). فَلَمَّا قَامَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ).

اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید رسول اللہ ﷺ کے پاس مباہلہ کے ارادہ سے آئے راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا مباہلہ نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی قسم اگر یہ سچے نبی ہوئے تو ہم اور ہماری بعد والی نسلیں بھی فلاح نہ پا سکیں گی چنانچہ دونوں عرض گزار ہوئے کہ حضور آپ جو کچھ بھی فرمائیں گے وہ ہم ادا کرتے رہیں گے آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیں اور ایسا نہ کیجئے جو امین نہ ہو آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک ایسا امانت دار بھیجوں گا جو اعلیٰ درجہ کا امین ہے پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ دیکھنے لگے کہ کس کو یہ شرف ملتا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابوعبیدہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا یہ اس امت کے امین ہیں۔

1687 وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

1688 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَفَرٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَأَبَى أَنْ يَحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَمِينَهُ، لَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم چند اشعری لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سواریوں کے طلب گار ہوئے آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اس کے بعد پھر سواریاں دے دیں حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی یعنی آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تھے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دینے کا حکم فرما دیا

تُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا؟ قَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنْ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلاَّ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا) وَفِي رِوَايَةٍ. (وَتَحَلَّلْتُهَا).

جو ہم نے لے لیے اور آپس میں کہنے لگے شاید نبی کریم ﷺ اپنی قسم بھول گئے اس یاد نہ دلانے کی صورت میں تو ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے ہیں میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم اٹھا لیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اس کے خلاف میں بھلائی ہے تو میں اس کام کو اختیار کر لیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

1689 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا. الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاَءُ فِي الإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں جو نرم مزاج اور رقیق القلب ہیں ایمان یمن ہی کا اچھا اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے۔ فخر وغرور اونٹ والوں کے لیے ہے اور وقار اور سکون بکری والوں کے لیے ہے۔

43 باب حَجَّةُ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع

1690 حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ قَدْ تَقَدَّمَ، وَذَكَرَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث (۲۹۶) جس میں نبی کریم ﷺ کا کعبہ میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے جہاں نماز پڑھی تھی اس کے پاس ہی سرخ رنگ کا سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔

1691-عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا، حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔

1692 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟). قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟). قُلْنَا: بَلَى. قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا) . قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: (أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟). قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: (فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟) قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ). قُلْنَا بَلَى، قَالَ: (فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ الراوي: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ). مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں تین تو ایک دوسرے کے بعد مسلسل آتے ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جسے مضر قبیلہ کا مہینہ کہتے ہیں جو جمادی الاخرہ اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے پوچھا اب کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئے تو ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ کوئی نیا نام بیان کریں گے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ ذوالحجہ کا نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے ہمیں گمان ہوا کہ شاید اس کا کوئی نیا نام ارشاد فرمائیں گے فرمایا کیا یہ وہی شہر نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں پھر فرمایا آج کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ پھر خاموش رہے جس سے ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید اس کا کوئی اور نام بتائیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہے جیسے تمہارے لیے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور عنقریب تم کو اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے

بارے میں باز پرس فرمائے گا تم میرے بعد گمراہی میں پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں مارنے نہ لگ جانا؟ سن لو جو یہاں حاضر ہیں ان کو چاہیے کہ وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے پھر آپ نے دو مرتبہ دریافت فرمایا پھر کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا؟

1693 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سر کے بال منڈوائے جبکہ آپ کے اصحاب میں سے چند لوگوں نے بال چھوٹے کروائے۔

44 باب غَزْوَةُ تَبُوكَ، وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

غزوہ تبوک اور یہی غزوہ عسرہ ہے

1694 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ. فَقَالَ: (وَاللهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ). وَوَافَقْتُهُ، وَهُوَ غَضْبَانُ وَلاَ أَشْعُرُ، وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلاَّ سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلاَلاً يُنَادِي: أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا "میرے دوستوں نے جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ جانے والے تھے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس سواریوں کے لیے بھیجا میں نے آ کر عرض کیا اے اللہ عزوجل کے نبی ﷺ میرے دوستوں نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ انہیں سواریاں مہیا کریں آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے لیکن میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا میں بہت رنجیدہ واپس لوٹا مجھے نبی کریم ﷺ کے سواریاں نہ دینے اور آپ کے ناراض ہونے کے غم میں رنج و ملال کی حالت میں اپنی ساتھیوں کی طرف لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا ابھی

فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: (خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ. لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ. فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللهَ أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ). فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ، وَلَكِنِّي وَاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالُوا لِي: إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ، وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ. فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ، حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ، فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى.

کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ بن قیس پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو فرمایا تو چھ تیار اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لے جاؤ یہ دو اونٹ یہ دو اونٹ یعنی چھ اونٹ لے جاؤ آپ نے اس وقت یہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے آپ نے مزید فرمایا کہ یہ اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اللہ عزوجل نے یا اس کے رسول ﷺ یہ اونٹ تمہیں سواری کے لیے دیئے ہیں پھر میں اونٹ لے کر ان کے پاس آیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری سواری کے لیے یہ اونٹ دیئے ہیں لیکن اللہ عزوجل کی قسم میں ہرگز تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہوں جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس چلیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی گفتگو سنی تھی تاکہ تمہیں یہ خیال نہ ہو کہ میں نے اپنی طرف سے یہ بات لگائی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے نہ کہی تھی انہوں نے کہا ہمیں آپ پر اعتماد ہے اس کی بالکل ضرورت نہیں لیکن ہم آپ کے فرمانے پر چلے چلتے ہیں پس حضرت ابوموسیٰ ان میں سے چند لوگوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار فرمایا تھا اور پھر بعد میں عطا فرمایا تھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا تھا یعنی ان حضرات نے ابوموسیٰ کی تصدیق کی۔

1695 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو اپنے پیچھے مدینے

وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا. فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: (أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي).

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں۔

45 باب حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا}

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ والی حدیث اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا

1696 عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلاَّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي: أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہا سوائے غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے لیکن غزوہ بدر میں پیچھے رہ جانے والوں پر اللہ عزوجل نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کی نیت سے نکلے تھے لیکن اللہ عزوجل نے بغیر مہلت کے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کا ٹکراؤ کرا دیا میں تو عقبہ کے موقعہ پر بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد کیا تھا بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوہ بدر کی شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا بہت چرچا ہے رہی غزوہ تبوک میں بچھڑنے کی بات تو اس سے پہلے اتنا طاقت ور اور خوشحال کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور اللہ عزوجل کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی غزوہ میں جانے کا ارادہ فرماتے تو منزل مقصود کی صاف نشان دہی نہ فرماتے

تِلْكَ الْغَزْوَةُ. غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ. فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ، وَلاَ يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ. قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلاَّ ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا. فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ. فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا. فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ. فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ. فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيهِمْ، أَحْزَنَنِي أَنِّي لاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ

بلکہ کسی اور طرف ہی اشارہ فرماتے اس غزوہ کے وقت شدید گرمی سفر دراز راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے اس لیے حضور نے صاف صاف بتادیا تاکہ وہ اچھی طرح تیار ہو جائیں اور انہیں وہ سمت بھی بتادی جس سمت آپ جانا چاہتے تھے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کی کثیر تعداد تھی لیکن کسی کتاب میں ان کے نام نہیں لکھے گئے حضرت کعب فرماتے ہیں کہ صورت حال یہ تھی کہ جو شخص لشکر سے غائب ہونا چاہیے تو وہ یہ سوچ سکتا تھا کہ اگر بذریعہ وحی میری غیر حاضری کی اطلاع نہ دی گئی تو میری غیر حاضری کا کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے گا اور رسول اللہ ﷺ نے اس جنگ کا ارادہ ایسے وقت میں کیا جب پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز تھے آپ نے اور آپ کے ساتھ دیگر مسلمانوں نے سفر کا سامان تیار کر لیا میں روزانہ یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ نہ کیا پھر میں نے دل میں کہا میں فوراً تیاری پر بھی قادر ہوں اسی طرح وقت گزرتا رہا حتیٰ کے لوگوں نے زور و شور سے تیار کر لی پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ دیگر مسلمان روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کچھ بھی نہ کر سکا پھر میں نے اپنے دل میں یہ کہا کہ میں آپ کی روانگی کے ایک یا دو دن کے بعد تیاری مکمل کر لوں گا اور ان سے جا ملوں گا لیکن ان کے روانہ ہونے کے بعد بھی یہی معاملہ رہا کہ صبح کے وقت تیاری کا سوچتا لیکن جب گھر لوٹتا تو یہی کیفیت ہوتی پھر دوسری صبح کو بھی اس خیال سے نکلتا جب واپس آتا تو یہی کیفیت ہوتی میرا برابر یہی حال رہا یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے

الضُّعَفَاءِ. وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ. فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: (مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي، وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ. فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ، وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: (تَعَالَ). فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: (مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟).

ارادہ کیا کہ روانہ ہوکر انہیں جاملوں کاش میں نے ایسا کیا ہوتا لیکن یہ سعادت میرے مقدر میں نہ تھی رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے رنج ہوتا کہ مجھے جو لوگ ملتے وہ منافق کہلاتے تھے یا معذور ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا مگر جیسے ہی تبوک پہنچ گئے اور لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا کعب نے کیا کیا؟ بنی سلمہ کے ایک شخص عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ اسے خوشحالی نے روک لیا یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی قسم ہم نے کعب میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا پس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا جھوٹے خیالات دل میں آنے لگے کہ نہ نکلنے کی یہ وجہ بیان کروں گا جس کے باعث آپ کا غصہ جاتا رہے اس بارے میں اپنے خاندان کے سمجھ دار لوگوں سے مشورہ بھی کیا جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینے کے قریب آ گئے ہیں تو تمام جھوٹے سہارے میرے دل سے نکل گئے اور میں نے یقین کر لیا کہ غلط بیانی کے ذریعے آپ کی ناراضگی سے نہ بچ سکوں گا اس لیے بالکل سچ بولنے کا ارادہ کر لیا رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ کا معمول یہ تھا کہ جب سفر سے لوٹتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے تشریف فرما ہوتے چنانچہ جب آپ نماز کے بعد ملاقات کے لیے تشریف فرما

فَقُلْتُ: بَلَى، إِنِّي وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلاً، وَلَكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ، لاَ وَاللهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ). فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ، فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلاَنِ قَالاَ مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ. فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا إِسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ

ہوئے تو پیچھے رہ جانے والوں نے آنا شروع کیا اور قسمیں اٹھا اٹھا کر آپ کے سامنے طرح طرح کے عذر کرنے لگے ایسے افراد اسی (۸۰) سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے عذر قبول فرما لیے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے بخشش کی دعا مانگی اور ان کی نیتوں کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا پس میں بھی حاضر خدمت ہوا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم میں غصے کی آمیزش تھی پھر فرمایا ادھر آؤ میں آگے بڑھا اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ اللہ عزوجل اگر میں آپ کے علاوہ دنیا والوں میں سے کسی کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ میں بولنے اور دلیل میں ماہر ہوں لیکن اللہ عزوجل کی قسم مجھے یقین ہے اگر آج میں جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر بھی لوں تو کل اللہ عزوجل آپ کو میرے حال سے آگاہ کر دے گا اور آپ مجھ سے پھر ناراض ہو جائیں گے لیکن اگر میں ساری بات آپ کو سچ سچ بیان کر دوں تو آپ مجھ سے ناراض ہو بھی جائیں تو جلد میرا رب مجھے معاف فرما دے گا حالانکہ اللہ عزوجل کی قسم مجھے کوئی معقول عذر نہیں تھا اور اللہ عزوجل کی قسم میں اتنا مالدار اور خوش حال کبھی نہ تھا میری یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہے جس نے صحیح بات بتائی ہے پھر مجھ سے فرمایا اچھا اب جاؤ اور اپنے بارے میں اللہ عزوجل کے فیصلے کا انتظار کرو میں اٹھ گیا اور جب میں جانے لگا تو بنی سلمہ کے کچھ لوگ میرے گرد جمع ہوئے اور کہنے لگے اللہ عزوجل کی قسم ہم نے تمہیں اس سے پہلے گناہ

اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا، حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ، فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً. فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ. فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ. قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ، مِمَّنْ قَدِمَ

کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کرنے سے بے قاصر رہے کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے کہ دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے کیے تھے آپ نے جو گناہ کیا ہے اس کے لیے تو رسول اللہ ﷺ کی استغفار ہی کافی تھی پس اللہ عزوجل کی قسم وہ لوگ برابر مجھے ملامت کرتے رہے کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ واپس جاؤں اور جا کر اپنے پچھلے بیان کی تکذیب کر دوں پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات بھی آپ کی طرح کہہ رہے ہیں میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیع العمری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی جی ہیں انہوں نے دو ایسے نیک لوگوں کے نام لیے جو دونوں غزوہ بدر میں شرکت فرما چکے تھے ان کا طرز عمل میرے لیے باعث تقلید تھا چنانچہ ان کا ذکر سن کر میں آگے چل پڑا اور رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تین کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرما دیا تھا لہٰذا لوگ ہم سے دور دور رہنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں ہم پچاس دن تک اس حال میں رہے دوسرے دونوں ساتھی تو گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہے لیکن میں کچھ سخت جان تھا لہٰذا ہمت سے کام لیتا رہا چنانچہ میں باہر نکلتا رہا مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں پھرا کرتا لیکن پھر بھی مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی اس وقت حاضر ہوتا جب آپ نماز کے بعد لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا

بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلاَ مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ. فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلاَءِ. فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ، إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ: لاَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلاَ تَقْرَبْهَا. وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ. فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِي هَذَا الأَمْرِ. قَالَ كَعْبٌ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ: (لاَ، وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبْكِ). قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ لاَ أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ.

جواب دینے کے لیے اپنے ہونٹ مبارک کو جنبش دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے نزدیک نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر آپ کی طرف دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا تو آپ میری جانب دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ دوسری طرف دیکھنے لگتے اس حال میں مدت گزر گئی اور میں سب کے رویوں سے پریشان ہو گیا تو ایک دن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر چلا گیا یہ میرے چچازاد بھائی ہیں مجھے ان سے بڑی محبت تھی میں نے انہیں سلام کیا لیکن اللہ عزوجل کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے ان سے کہا اے ابوقتادہ میں تمہیں اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے پھر اپنی بات دہرائی اور قسم دلائی تب بھی خاموش رہے تیسری مرتبہ جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا اللہ و رسولہ اعلم! اس پر میری آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے میں منہ موڑ کر دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک کسان ملا جو اناج بیچنے کے لیے بازار آیا تھا لوگوں سے کہنے لگا مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے گا لوگوں نے میری جانب اشارہ کر کے بتا دیا جب وہ میرے پاس آیا تو شاہ غسان کا ایک خط دیا جس میں لکھا ہوا تھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے صاحب نے آپ پر زیادتی کی ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ کو اس لیے نہیں بنایا کہ آپ ذلیل و خوار اور برباد ہوں لہٰذا آپ میرے پاس تشریف لے آئیں ہم آپ کو آپ کی شایان شان

وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؛ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، أَبْشِرْ. قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ، فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ، وَاللهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ. قَالَ كَعْبٌ: حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ

عزت و مرتبہ دیں گے میں یہ خط پڑھا تو دل میں کہا یہ بھی ایک امتحان ہے اور وہ خط لے کر تندور کی طرف گیا اور اسے نذر آتش کر دیا اب پچاس میں سے ۴۰ دن گزر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصد آ پہنچا کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو میں نے دریافت کیا کہ کیا طلاق دے دوں؟ یا کچھ اور؟ جواب ملا طلاق نہ دیجیے بلکہ کنارہ کش رہے اور قریب نہ جائیں میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اسی طرح کا حکم دیا گیا میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک میرے بارے میں اللہ عزوجل کا کوئی فیصلہ نہیں آ جاتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں ان کی خدمت کر دیا کروں؟ آپ نے فرمایا لیکن وہ تمہارے پاس نہ آئیں وہ عرض گزار ہوئیں اللہ عزوجل کی قسم اس بات کی تو انہیں تمنا ہی نہ رہی اللہ عزوجل کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے تب سے آج تک وہ دن رات روتے رہتے ہیں یہ سن کر میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اسی طرح اجازت کیوں نہیں لے لیتے؟ جیسے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ میں نے جواب دیا اللہ عزوجل کی قسم میں اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے ہرگز اجازت طلب نہ کروں گا کیونکہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ ﷺ کیا جواب ارشاد فرمائیں گے جبکہ میں ویسے بھی

فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، وَلاَ أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: (أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ). قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ قَالَ: (لاَ، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ). وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِ اللهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ). قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لاَ أُحَدِّثَ إِلاَّ صِدْقًا مَا بَقِيتُ: فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلاَهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلاَنِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيتُ. وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ: {لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ} إِلَى قَوْلِهِ: {وَكُونُوا مَعَ

جوان ہوں پس اس کے بعد ۱۰ دس دن اور گزر گئے اور اس حالت میں پورے پچاس دن گزر گئے کہ لوگوں نے ہم سے بات چیت بند کی ہوئی تھی جب پچاسویں دن صبح کے وقت میں اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز فجر سے فراغت کے بعد اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا میری حالت بعینہ وہی تھی جس کا ذکر اللہ عزوجل نے کیا ہے کہ میں اپنی جان سے تنگ تھا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چکی تھی تو میں نے سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی اے کعب بن مالک تمہارے لیے خوش خبری ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سنتے ہی سجدہ میں گر گیا اور سمجھ گیا کہ آزمائش کا وقت ختم ہو گیا ہے نماز فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ان کی توبہ قبول فرما لی ہے لہٰذا لوگ ہمیں خوش خبری دینے کے لیے دوڑ پڑے کچھ لوگ خوش خبری دینے کے لیے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور ایک دوڑنے والا جو قبیلہ بنی اسلم کا تھا دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی سے میرے کانوں میں پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو دے دیئے اللہ عزوجل کی قسم میرے پاس ان کپڑوں کے علاوہ اور کوئی کپڑے نہیں تھے لہٰذا میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ ﷺ کی جانب چل پڑا پس راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو مجھے توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے اللہ عزوجل کی طرف سے آپ کی توبہ کی قبولیت کا انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب

الصَّادِقِينَ}. فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلإِسْلاَمِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنْ لاَ أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا - حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ - شَرَّ مَا قَالَ لأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَإِنَّ اللهَ لاَ يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ}. قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا}. وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَبِلَ مِنْهُ.

فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے تھے مجھے دیکھتے ہی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میری جانب لپکے اور انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی اللہ عزوجل کی قسم مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی اور آدمی مجھ سے ملنے کے لیے نہیں آیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس سلوک کو میں کبھی نہیں بھلا سکتا حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے خوشی سے چمکتے دمکتے چہرہ مبارکہ کے ساتھ فرمایا ''آج کا دن تمہیں مبارک ہو یہ دن تمہاری پیدائش سے آج تک کے تمام دنوں میں سب سے بہترین دن ہے حضرت کعب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل کی طرف سے؟ فرمایا ''یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے'' رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ جگ مگا رہا ہوتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم آپ کے چہرے کو دیکھ کر آپ کی خوشی کا اندازہ لگا لیا کرتے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس توبہ کی خوشی میں چاہتا ہوں کہ اپنا سب مال اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے لیے صدقہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب نہیں اپنا کچھ مال روک بھی لو کیونکہ ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہے میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے بچا دیا ہے اس لیے میں اس توبہ کی خوشی میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات کہوں گا پس خدا کی قسم میں کسی ایسے

مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ عزوجل نے سچ بولنے کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسے میرے اوپر فرمائی اس وقت سے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ کی بات عرض کی تھی اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ نہ بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ عزوجل مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا اور اللہ عزوجل نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں۔ ''بے شک اللہ عزوجل کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا''۔ پس اللہ عزوجل کی قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا انعام جو اللہ عزوجل نے مجھ پر کیا کہ اپنے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک ہو گئے کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کے لیے وحی میں وہ الفاظ استعمال کیے جو کسی اور کے لیے نہیں فرمائے چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ ''اب تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے...... تا قوم الفاسقین۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم تینوں کا معاملہ اس حکم سے علیحدہ کر دیا گیا کیونکہ یہ حکم تو ان لوگوں کے لیے تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور قسمیں کھائیں آپ نے ان کی بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا یہاں تک کہ ہمارا فیصلہ اللہ عزوجل نے فرما دیا جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ''اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے'' اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں جو غزوہ تبوک سے جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم

پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں عذر پیش کیے اوران کے عذر قبول بھی فرما لیے گئے۔

46باب كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

نبی کریم ﷺ کا قیصر و کسریٰ کو خط لکھنا

1697 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَيَّامَ الْجَمَلِ، بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ. قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ: (لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً).

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک کلمے نے جنگ جمل میں بڑا فائدہ پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا حالانکہ میں جمل والوں میں شامل ہوکر دوسروں سے لڑنے کے لیے تیار تھا وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جس نے عورت کو حکمران بنایا۔

47باب مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَفَاتِهِ

نبی کریم ﷺ کی بیماری اور وفات

1698 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مرض وفات میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں ہم نے بی بی فاطمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے آپ نے فرمایا اس مرض کے اندر ہی میری وفات ہوگی تو یہ سن کر میں رونے لگی دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو خبر دی کہ میرے اہل بیت میں سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آ ؤ گی اس پر میں ہنسنے لگی۔

1699 وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ سے سنا کرتی کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی

الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ} الآيَةَ. فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ.

پیغمبر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار نہیں دیا جاتا پس میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے وفات کے مرض میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ عزوجل نے انعام فرمایا'' اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

1700 وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ». فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى». فَقُلْتُ: إِذًا لاَ يُجَاوِرُنَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھا نہ دیا جائے پھر اسے زندگی اور موت کا اختیار دیا جاتا ہے جب آپ بیمار ہوئے اور وفات کا وقت قریب آیا تو آپ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے پہلے آپ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ ہو گیا تو اپنی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب فرمالیں اور فرمایا ''اے اللہ عزوجل رفیق اعلیٰ میں رکھنا اس وقت میں نے دل میں کہا کہ اب آپ ہمارے پاس رہنا پسند نہیں کریں گے میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

1701 وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ. فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے پھر جب آپ کی علالت نے شدت اختیار کی تو میں خود معوذتین پڑھ کر آپ کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے جسم اطہر پر آپ ہی کا دست مبارک پھیرا کرتی تھی۔

1702 وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ أَصْغَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات سے پہلے مجھ سے اپنی کمر لگائے ہوئے بیٹھے تھے میں نے غور سے سنا تو آپ یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ میری

وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ).

مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا۔

1703 وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. في رواية. قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ٹھوڑی اور میری ہنسلی کے درمیان تھا اور جب سے میں نے نبی کریم ﷺ کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کی موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں ہوتی۔

1704 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا. فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللهِ لَأُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آئے جبکہ آپ مرض وفات میں تھے لوگوں نے پوچھا اے ابو الحسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ اب کیسے ہیں آپ نے جواب دیا الحمد للہ اچھے ہیں پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ عزوجل کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو جائے گا میں عبدالمطلب کی اولاد کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں تم ہماری جانب سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور اس امر کے متعلق دریافت کرو کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ اگر آپ نے ہم لوگوں کو خلافت دی تو معلوم ہو جائے گا اور اگر آپ نے کسی دوسرے کو خلافت سونپی تو بھی معلوم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے متعلق حسن سلوک کا حکم فرمائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی قسم میں تو خلافت کا ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہ دیں گے اللہ عزوجل کی قسم اس لیے میں تو ہرگز رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال نہیں کروں گا۔

1705 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ عَلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: (أَنْ نَعَمْ). فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: (أَنْ نَعَمْ). فَلَيَّنْتُهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ. يَشُكُّ عُمَرُ. فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ: (لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ). ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: (فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى). حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

اللہ عزوجل کے انعامات میں سے ایک انعام مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال میرے گھر میری باری کے دن اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اللہ عزوجل نے آخری وقت میرا اور آپ کا لعاب دہن ملا دیا کیونکہ میرے بھائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ ایک تازہ مسواک پکڑے ہوئے آئے اور میں رسول اللہ ﷺ کو ٹیک دیئے ہوئے تھی میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کو مسلسل دیکھ رہے ہیں اور مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک کو پسند کرتے ہیں میں عرض گزار ہوئی یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا چنانچہ میں نے وہ مسواک لے کر آپ کو دی لیکن آپ کو سخت محسوس ہوئی اس لیے میں پھر عرض گزار ہوئی اسے آپ کے لیے نرم کردوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا پھر آپ نے اسے دانتوں پر پھیرا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا آپ اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے اور اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے "نہیں معبود مگر اللہ بے شک موت میں بڑی سختیاں ہیں پھر اپنا ہاتھ مبارک اٹھا کر فرمایا اے اللہ عزوجل مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور ہاتھ مبارک نیچے آ گیا۔

1706 وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: أَنْ لاَ تَلُدُّونِي. فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ. فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: (أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بیماری کے دوران ہم نے نبی کریم ﷺ کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر

لُدُّ: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ. فَقَالَ: (لاَ يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلاَّ الْعَبَّاسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ).

مریض انکار کیا کرتا ہے جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم عرض گزار ہوئے مریض تو منع ہی کیا کرتا ہے آپ نے فرمایا گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔

1707 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَ أَبَاهُ. فَقَالَ لَهَا: (لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ).

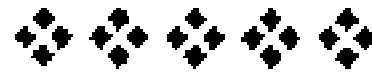
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر مرض کی شدت ہوتی تو آپ پر غشی طاری ہو گئی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اف میرے بابا جان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا تمہارے بابا جان کو آج کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

48 باب وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی وفات

1708 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

58- كتاب التفسير القرآن

کتاب تفسیر قرآن

1 باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

1709 عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. فَقَالَ: (أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} ثُمَّ قَالَ لِي: لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ، قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ). ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ: (لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟). قَالَ: ({الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ}): هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ).

سورہ فاتحہ کی تفسیر

حضرت ابو سعید بن معلّی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا نماز پڑھ کر گیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ ”اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلائیں پھر مجھ سے فرمایا اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو سب سے زیادہ عظمت والی ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر تشریف لانے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن کی سب سے عظمت والی سورت بتاؤں گا آپ نے فرمایا وہ الحمد شریف ہے یہی سات آیات والی سورۃ قرآن عظیم سے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

2 باب قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ).

1710 عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟

فرمان الٰہی ”فلا تجعلو للہ اندادا وانتم تعلمون“ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب

قَالَ: (أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ). قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: (وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ). قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: (أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ).

سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا واقعی یہ تو بہت بڑا ہے۔ میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔

3 باب وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى}

فرمان الٰہی ”اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا“

1711 عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ).

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھمبی بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

4 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ}

فرمان الٰہی ”اور جب ہم نے فرمایا کہ اس بستی میں جاؤ“

1712 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ} فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ، فَبَدَّلُوا، وَقَالُوا: حِطَّةٌ، حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں پس وہ شہر میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بال میں یعنی حطہ کی جگہ لفظ حبہ کہا تھا۔

5 باب: قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا}.

فرمان الٰہی ”جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمادیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے

1713 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ، وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لاَ أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا}.

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے جو کچھ قرآن میں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلادیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے''۔

6باب: قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: {قَالُوا اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ}

فرمان الٰہی ''و قالوا اتخذ الله ولدًا سبحانه'' کی تفسیر

1714 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لاَ أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ، فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ انہیں اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالی دیتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ عزوجل مجھے دوبارہ اسی طرح زندہ نہیں کرسکتا جیسا میں پہلے تھا اور اس کی گالی دینا یہ ہے کہ وہ میرے لیے اولاد بتاتا ہے جبکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

7باب: قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: {وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى}

فرمان الٰہی: ''بنالو ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز''

1715 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ اللهَ فِي ثَلاَثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلاَثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت کی میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم کو جائے نماز قرار دے دیا جائے ایک دفعہ میں عرض گزار ہوا یا

أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ، قُلْتُ: إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ خَيْرًا مِنْكُنَّ. حَتَّى أَتَيْتُ إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ}.

رسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس اچھے برے سب قسم کے لوگ آتے ہیں اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمائیں اس پر اللہ عزوجل نے حجاب کی آیت نازل فرما دی اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج سے کچھ ناراض ہوئے۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اگر آپ نے اذیت دینا نہ چھوڑا تو اللہ عزوجل اپنے رسول ﷺ کے لیے آپ سے بہتر عمدہ مدارات کرنے والی ازواج کا انتظام فرما سکتا ہے۔ اس پر حضور کی زوجہ مطہرہ فرمانے لگیں اے عمر آپ جو نصیحت کر رہے ہیں تو کیا رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کو نصیحت نہیں فرما سکتے پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی "ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے"۔

8 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا}

فرمان الٰہی "کہہ دو ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا"

1716 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ. وَ{قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} الْآيَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے لئے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق بھی نہ کرو اور تکذیب بھی نہ کرو بلکہ یہ کہہ دو کہ ہم اللہ عزوجل پر ایمان لائے اور جو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اس پر ایمان لائے۔

9 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ}

فرمان الٰہی اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو

1717 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ. فَيَقُولُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُقَالُ لأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ. فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ. {وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا}. فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا}.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے اے رب میں حاضر ہوں فرمایا جائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے ہاں پھر ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا کیا تم لوگوں تک احکام پہنچا دیے گئے تھے وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرسنانے والا نہیں آیا تو اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد ﷺ اور ان کی امت ہے پھر اس امت کے لوگ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے احکام پہنچائے ہیں اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہیں پس اللہ عزوجل کا یہ ارشاد اسی بارے میں ہے ''اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب امتوں سے افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول اللہ ﷺ تمہارے نگہبان و گواہ''

10 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ)

فرمان الٰہی ''تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں''

1718 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلَامُ، أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ، ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حمس کا نام دیتے تھے پھر جب اسلام آیا تو اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو عرفات میں آ کر ٹھہرنے کا حکم دیا فرمایا پھر وہاں سے لوٹ کر مزدلفہ آئیں۔

11 باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً} الآيَةَ.

فرمان الٰہی: اور کوئی یوں کہتا ہے اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

1719 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ).

12 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا}

1720 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلاَ اللُّقْمَةُ وَلاَ اللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ. وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ). يَعْنِي قَوْلَهُ: {لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا}.

13 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ}

1721 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَلاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الآيَةَ: {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ}. {إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ} قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ

رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ ''اے اللہ ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا''۔

فرمان الٰہی: ''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گڑگڑانا پڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دونعمتوں کے لیے در بدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے اگر تم مطلب سمجھنا چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو ''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گڑگڑانا پڑے۔

کچھ آیات کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دل میں کجی ہے وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا الٹا پہلو ڈھونڈنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ عزوجل نے نشان دہی فرمائی ہے لہٰذا ایسے لوگوں سے دور رہو۔

يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ).

14 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا}

1722 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ امْرَأَتَانِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ. أَوْ فِي الْحُجْرَةِ. فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا. فَادَّعَتْ عَلَى الأُخْرَى. فَرُفِعَ أَمْرُهُمَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: {لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ}. ذَكِّرُوهَا بِاللهِ، وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا}. فَذَكَّرُوهَا فَاعْتَرَفَتْ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ).

فرمان الٰہی ''وہ جو اللہ عزوجل کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو عورتیں ان کے پاس ایک مقدمہ لائیں جو ایک مکان یا حجرے میں سلائی کرتی تھیں ان میں سے ایک عورت نکلی اور اس نے یہ دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے سُوا اس کے ہاتھ میں چبھو دیا ہے دونوں کا معاملہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دعوے کے مطابق دلایا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور مال جاتے رہیں لہٰذا دوسری عورت کو خدا کے خوف سے ڈراؤ اور یہ آیت پڑھ کر سناؤ ''وہ جو اللہ عزوجل کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں'' چنانچہ لوگوں نے جب اسے خوف خدا دلایا تو اس نے اعتراف جرم کر لیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مدعا علیہ پر قسم ہے''۔

15 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ} الآيَةَ

1723 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: {حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.

فرمان الٰہی: لوگوں نے تمہارے لیے جتھا جوڑا ہے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ''ہمارے لیے اللہ عزوجل کافی ہے اور اچھا کارساز ہے'' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ الفاظ اس وقت کہے تھے جب انہیں

وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا: {إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ}.

آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی الفاظ حضرت محمد ﷺ نے اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے ''لوگوں نے تمہارے لیے جتھا جوڑا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے کہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔

16 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا}.

فرمانِ الٰہی: ''اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے

1724 عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَائَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ، إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گدھے شریف پر سوار ہوئے جس پر علاقہ فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی گئی تھی اور اپنے پیچھے مجھے بٹھا لیا آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے راوی فرماتے ہیں کہ آپ کا گزر ایک ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس میں مسلمان مشرکین اور یہودی بیٹھے تھے انہیں میں عبداللہ بن ابی بھی تھا جو ابھی (بظاہر بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اور اسی محفل میں عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب سواری کے چلنے سے اڑنے والی دھول مجلس تک پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ ناک چھپالی پھر کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا تو عبداللہ بن ابی سلول کہنے لگا جناب والا آپ کی باتیں بہت اچھی ہیں تاہم جو کچھ آپ نے بیان کیا اگر وہ حق بھی ہو تو آپ ہمیں ہماری مجلسوں میں یوں

فِي مَجْلِسِنَا، ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ. فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ، فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ) - يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ (قَالَ كَذَا وَكَذَا). قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ. فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ، وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى، حَتَّى أَذِنَ اللهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَعَبَدَةِ الأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ. فَبَايِعُوا الرَّسُولَ ﷺ عَلَى الإِسْلَامِ

تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر جایئے اور جو آپ کے پاس آئے اسے آپ اپنی باتیں سنائیں پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ ضرور ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں ایسی باتیں بتایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں پھر بات اس حد تک پہنچی کہ مسلمان یہودی اور مشرک آپس میں تلخ کلامی کرنے لگے یہاں تک کہ معاملہ ہاتھاپائی تک آ گیا نبی کریم ﷺ نے کوشش فرما کر انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا پھر نبی کریم ﷺ جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ''اے سعد کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے کہا؟ اس شخص نے یہ اور یہ باتیں کیں ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ اسے معاف کر دیجیے اور اس سے درگزر سے کام لیجیے پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی بے شک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ عزوجل نے آپ پر نازل کیا ہے وہ حق ہے واقعہ یہ ہے کہ اس بستی والوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنائیں اور اس کی تاج پوشی کریں لیکن اللہ عزوجل نے یہ بات نا منظور فرمائی اور حق وصداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا ہے جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ صحابہ کی یہ عادت تھی کہ بت پرستوں اور یہودیوں کو معاف فرمادیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ عزوجل نے انہیں حکم دیا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے کافروں سے

فَأَسْلَمُوا.

جہاد کی اجازت مرحمت فرمائی پھر جب آپ نے جنگ بدر لڑی اور اسی جہاد کی وجہ سے اللہ عزوجل نے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروادیا تو ابن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک و بت پرست تھے انہوں نے کہا اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہٰذا وہ رسول اللہ ﷺ کے دست حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

17 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا}

ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر

1725 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا، وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِم {لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا يَفْعَلُوا} الْآيَةَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چند منافق ایسے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ بیٹھے رہتے اور اس بیٹھے رہنے میں خوشی محسوس کرتے اور جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لاتے تو یہ طرح طرح کے عذر بناتے اور قسمیں کھاتے وہ چاہتے کہ بغیر کچھ کیے ان کی تعریف ہو تو یہ آیت نازل ہوئی ''ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کے ان کی تعریف بھی ہو...... آخر آیت تک۔

1726 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وقد قيل له: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا، لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ، إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ، وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ، فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے کہا گیا اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کیے میری تعریف بھی کی جائے تو آخرت میں اسے عذاب ہوگا اس صورت میں تو ہم سب کو عذاب دیا جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس سے کیا واسطہ (یعنی مسلمانوں کا اس آیت سے) وہ آیت تو اس بارے میں ہے کہ

اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ، وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ.

نبی کریم ﷺ نے چند یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت کی تو انہوں نے اصل بات چھپا کر کوئی اور بات بتا دی اور آپ کو یہ بتانے لگے کہ آپ کے سوال کا جواب دے کر انہوں نے قابل تعریف کام کیا ہے اور اصل بات چھپا لینے پر خوش ہوئے۔

18 باب: قَوله تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى}

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں میں انصاف نہ کرو

1727 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَهَا عُرْوَةُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى} فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ، وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ، فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى: {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عروہ ؓ نے اس ارشاد باری تعالی کے متعلق سوال کیا ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں میں انصاف نہ کرو گے تو ام المومنین نے ارشاد فرمایا اے میرے بھانجے اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس کی جائیداد میں بھی شریک ہو اور اس کے ولی کو اس کے مال و جمال کا لالچ ہو تو وہ اس لڑکی سے نکاح کا ارادہ کر لے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یعنی اتنا جتنا دوسرا آدمی دے سکتا ہیں تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ مہر کے معاملے میں انصاف کیے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور ولی اگر اس سے نکاح کرنا چاہے تو اسے زیادہ سے زیادہ مہر پر نکاح کرے جو اس کو مل سکتا ہے اور اگر چاہو تو ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کر لو۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ

وَالْجَمَالِ قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلاَّ بِالْقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلاَتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

دوسری آیت میں یہ جو فرمایا جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو یا لالچ کی بنا پر تم خود ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے مراد یہی ہے کہ اگر کسی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی جن کے مال و جمال میں کمی باعث نکاح کرنے سے اعراض ہے تو جب تک اس کو انصاف کے ساتھ پورا حق مہر نہ دے اس سے نکاح نہ کرے۔

19باب: قوله عَزَّوَجَلَّ: (يُوصِيكُمُ اللهُ فِيٓ أَوْلَٰدِكُمْ)

فرمان الٰہی ''اللہ عز وجل تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں

1728 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ ﷺ لاَ أَعْقِلُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ فَنَزَلَتْ: {يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ}۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے ہوئے میری عیادت کے لیے تشریف لائے نبی کریم ﷺ نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا پھر وضو فرمایا اور آپ نے باقی پانی مجھ پر چھڑک دیا مجھے ہوش آ گیا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے بارے میں کہ میں کیا کروں؟ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ''اللہ عز وجل تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں۔

20باب: قوله تعالى: {إِنَّ اللهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ}۔ الآية۔

فرمان الٰہی ''اللہ عز وجل کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا

1729 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ حَدِيثَ الرُّؤْيَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ بِكَامِلِهِ ثُمَّ قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چند لوگ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ پس آپ نے وہ حدیث ذکر فرمائی حدیث (۴۶۳) جس

(إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلاَ يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الأَصْنَامِ وَالأَنْصَابِ إِلاَّ يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ. حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا. فَيُشَارُ: أَلاَ تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ، كَأَنَّهَا سَرَابٌ، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلاَ وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الأَوَّلِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا تَنْتَظِرُونَ، تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ. فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: لاَ نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا).

میں رویت باری تعالیٰ کا تذکرہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے ہر ایک گروہ اللہ کے سوا جن بتوں اور پتھروں کی پوجا کرتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے اور اللہ عزوجل کی عبادت کے سوا دیگر کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک اللہ عزوجل کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اس میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ عزوجل کے بیٹے حضرت عزیز علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ عزوجل کی نہ بیوی ہے نہ کوئی بیٹا اچھا اب بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے لہٰذا اے ہمارے رب ہمیں پانی پلا دے انہیں سراب کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ وہاں جاؤ درحقیقت وہ پانی نہیں بلکہ جہنم کی آگ ہو گی جس کے بعض شعلے دوسرے شعلوں کو کھا رہے ہوں گے پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ عزوجل کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ عزوجل کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو گا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ

مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا).

ہوا یہاں تک کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھر اللہ عزوجل بہت قریب سے ایسی صورت (جیسا کہ اس کی شایانِ شان ہے) میں جلوہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا جاسکے گا پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کا انتظار کررہے ہو حالانکہ آج ہر ایک اس کے ساتھ ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا جبکہ ان کی بڑی ضرورت تھی اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کررہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا میں تمہارا رب ہوں پھر وہ دو یا تین بار یہی کہیں گے کہ ہم تو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔

21 باب: قوله عَزَّوَجَلَّ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ}.

فرمانِ الٰہی: تو کیسا ہوگا جب ہر امت سے ایک گواہ لائیں''

1730 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: (اقْرَأْ عَلَيَّ). قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: (فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي). فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا}. قَالَ: (أَمْسِكْ). فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ میں عرض گزار ہوا کہ حضور میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے؟ فرمایا مجھے دوسروں سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے پھر میں نے سورہ نساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ اس وقت کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں'' تو آپ نے فرمایا کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے۔

22باب: قوله عزّوجلّ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ}

فرمان الٰہی ''وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے''

1731-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ، يُكَثِّرُونَ سَوَادَهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ، فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ، فَأَنْزَلَ اللهُ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ} الآيَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ ہو کر ان کی تعداد اور طاقت بڑھاتے تھے لڑائی کے موقع پر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگتا اور وہ مر جاتا یا تلوار کے ذریعے قتل ہو جاتا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ''وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے''۔

23باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ} إِلَى قَوْلِهِ: {وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ}

فرمانِ الٰہی ''بے شک ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جس طرح نوح کی طرف بھیجی''

1732-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

تفسیر سورۃ المائدہ

24باب: قوله عزّوجلّ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ}

فرمان الٰہی ''اے رسول پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے''

1733- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقَدْ كَذَبَ، وَاللهُ يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ} الآيَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں سے کچھ چھپایا ہے جو کچھ ان پر نازل کیا گیا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں حکم فرمایا ''اے رسول اللہ ﷺ پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

25باب: قوله عزّوجلّ: {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ}

1734- عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ}.

فرمانِ الٰہی ''حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے حلال کیں''

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم جہاد کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں تو ہم نے عرض کیا کہ ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں منع فرمایا اور اس کے بعد ہمیں اجازت دی کہ کسی عورت سے کپڑے وغیرہ کے بدلے میں نکاح کر لیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے حلال کیں۔

26باب: قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ}

1735- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ. قَالُوا: أَهْرِقْ هَذِهِ الْقِلاَلَ يَا أَنَسُ. قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلاَ رَاجَعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

فرمانِ الٰہی ''شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا کوئی اور شراب نہ تھی یہ وہی شراب ہے جس کو تم فضیح کہتے ہو میں کھڑا ہو کر حضرت ابوطلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟ پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تب ان لوگوں نے کہا ''اے انس ان مٹکوں کو بہادو۔ راوی کا بیان ہے کہ ان لوگوں کو جب اس آدمی نے خبر دی تو کسی نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور نہ ہی یہ خبر ملنے کے بعد کسی نے شراب پی۔

27باب: قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ}

1736- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ. قَالَ: (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا). قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ. فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: (فُلاَنٌ). فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ}.

1737- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتِهْزَاءً. فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ هَذِهِ الآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا.

فرمان الٰہی: ''اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اس طرح کا خطبہ میں نے پہلے نہیں سنا تھا فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو یقیناً تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں کو چھپالیا اور سسکیاں بھر کر رونے لگے اتنے میں ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ آپ سے بطور مذاق سوال کیا کرتے تھے پس کوئی کہتا میرا باپ کون ہے؟ اور کوئی کہتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے؟ بتایئے میری اونٹنی کہاں ہے؟ تو اللہ عزوجل نے ان کے بارے میں یہ آیت اتاری ''اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں''۔

28باب: قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} الآيَةَ.

1738 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} قَالَ

تفسیر سورۃ الانعام

فرمان الٰہی ''تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ''تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی ''اے اللہ میں تیری ذات کی پناہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَعُوذُ بِوَجْهِكَ). قَالَ: (أَعُوذُ بِوَجْهِكَ) {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (هٰذَا أَهْوَنُ. أَوْ هٰذَا أَيْسَرُ).

29باب: قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ}

1739 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ: أَفِي ص سَجْدَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلاَ: {وَوَهَبْنَا لَهُ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ} ثُمَّ قَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ.

30باب: قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {وَلاَ تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ}

1740 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (لاَ أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ، لِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ).

31باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ} الآيَة

1741 عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ

لیتا ہوں پھر اللہ عزوجل نے فرمایا "یا تمہارے پیروں کے نیچے سے" اس پر آپ نے فرمایا "اے اللہ میں تیری ذات کی پناہ لیتا ہوں" پھر اللہ عزوجل نے فرمایا "یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھا دے" تو آپ نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے یہ آسان ہے۔

فرمان الٰہی یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم ان کی راہ چلو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے سوال کیا گیا کہ کیا سورہ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ "یہ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے ہدایت دی تو تم ان کی راہ چلو"۔ مزید فرمایا کہ تمہارے نبی کریم ﷺ کو ان انبیاء اکرام علیہم السلام کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا۔

فرمان الٰہی: "بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہو یا چھپی ہوئی"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اس لیے اس نے ظاہری و چھپی ہوئی فواحشات کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ عزوجل کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہے اس لیے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

تفسیر سورۃ الاعراف

فرمان الٰہی "اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو"

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ.

32باب: قوله تعالى: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ}

1742 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أنه قيل له: كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ، كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ.

33باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ}.

1743- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنَا: (أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، فَابْتَعَثَانِي، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ. فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا، قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا: أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

کہ اس آیت میں اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ معاف کرنا پیچھے لوگوں کے اخلاق سے ہے۔

تفسیر سورۃ الانفال

فرمان الٰہی ''اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے''

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ جو قتال اور فتنہ وفساد ہو رہا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ محمد ﷺ مشرکین سے لڑتے تھے اور ان کفار کے قریب جانا ہی فتنہ تھا لہٰذا ان کی لڑائی تمہاری طرح حصول تاج وتخت کے لیے نہیں تھی۔

تفسیر سورۃ التوبۃ

فرمان الٰہی ''اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا''

حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا وہاں ہمیں ایسے آدمی کئی آدمی ملے جن کا آدھا بدن تو نہایت خوبصورت اور آدھا جسم نہایت ہی بدصورت نظر آ رہا تھا پھر ان فرشتوں نے ان سے کہا اس نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے جب وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ انتہائی خوب صورت ہو گئے تھے ان فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کا مکان ہے پھر ان فرشتوں نے کہا جن کا

كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ، فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ).

آدھا بدن خوب صورت اور آدھا بدن بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے برے ہر طرح کے اعمال کیے تھے اللہ عزوجل نے ان سے درگزر فرمایا اور انہیں معاف فرما دیا۔

تفسیر سورۃ ھود

34باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ}

فرمان الٰہی ''اور اس کا عرش پانی پر تھا''

1744- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ: يَدُ اللهِ مَلأَى لاَ تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ).

[1744] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم کو عطا کروں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں رات دن خرچ کرنے سے کبھی خالی نہیں ہوتے اور مزید فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اس زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وہ برابر خرچ کیے جا رہا ہے لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان اس کے ہاتھ ہے جس کو چاہے گراتے اور جس کو چاہے اٹھائے۔

35باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى} الآية

فرمان الٰہی ''اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے''

1745- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ). قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ {وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ}.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑ فرماتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں راوی کہتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے''۔

36باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِلاَّ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ} الآية

تفسیر سورہ حجر: فرمان الٰہی ''بجز اس کے جو چوری چھپے سن لے تو (اس صورت میں) تعاقب کرتا ہے اس کا ایک روشن شعلہ''

1746- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: (إِذَا قَضَى اللهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ، قَالَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ، قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ، قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ، فَيُحْرِقَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الأَرْضِ، فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُصَدَّقُ، فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا؛ لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ).

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب اللہ عزوجل آسمان فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پر اس طرح مارتے ہیں جیسے کوئی زنجیر پتھر پر لگتی ہے جب ان کے دلوں سے خوف کچھ دور ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے کیا حکم فرمایا ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے پھر بات چرانے والے شیطان چھپ کر سننے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ اوپر نیچے ہوتے ہیں اوپر والا نیچے والے سے اور وہ اپنے سے نیچے والے سے کہہ دیتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آگ کا شعلہ سب سے اوپر کے شیطان کو لگ جاتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے پاس والے سے سنی ہوئی خبر آگے بیان کرے وہ جل جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ شعلہ اس تک پہنچ نہیں پاتا اور وہ اپنے سے نیچے والے کو یہ بات سنا دیتا ہے ایسے ہی زمین پر رہنے والے شیطان کو خبر ہو جاتی ہے وہ یہ بات نجومی اور جادوگر کے منہ میں ڈال دیتا ہے اور وہ ایک بات میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے پھر اگر اتفاقاً اگر کوئی بات سچی نکلتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو اس نجومی نے اس دن ہمیں فلاں خبر دی تھی کہ اس اس طرح ہوگا اور اس کی بات سچ نکلی حالانکہ یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے شیطان نے چرائی ہے۔

37باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ}.

تفسیر سورہ نحل

فرمان الٰہی ''اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں لوٹا دیا جاتا ہے نا کارہ عمر کی طرف''

1747- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْهُ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: (أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ، وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ).

اللہ ﷺ یوں دعا کرتے تھے ''اے اللہ عزوجل میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے سستی سے، بڑھاپے سے، عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

38 باب: قوله تعالى: {ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا}.

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

فرمان الٰہی ''اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے (کشتی میں) سوار کرایا نوح کے ساتھ بے شک نوح ایک شکر گزار بندہ تھا''

1748- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: (أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يُجْمَعُ النَّاسُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَلاَ يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عليه السلام فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دستی کا گوشت لایا گیا جو کہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے اپنے دانت مبارک سے نوچ نوچ کر کھایا اس کے بعد فرمایا ''میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا تم جانتے ہو کس وجہ سے ایسا ہوگا؟ اللہ عزوجل تمام اولین و آخرین کو میدان محشر میں جمع فرمائے گا جہاں آواز دینے والے کی آواز سب سنیں گے اور نظر سب کو دیکھ سکے گی اور سورج بہت قریب ہوگا کہ لوگ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ نا قابل برداشت ہوگی تو لوگ کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے پھر تم کسی ایسے کو تلاش کرو جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے پھر آپس میں مشورہ کر کے کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں آپ کو اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا پھر آپ میں روح پھونکی فرشتوں کو سجدہ

مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ

کرنے کا حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا لہٰذا آپ اپنے رب سے ہماری سفارش فرمائیے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا غضب فرمائے گا بے شک مجھے اس نے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوں گے "اے حضرت نوح علیہ السلام آپ زمین والوں پر سب سے پہلے آنے والے رسول تھے اور اللہ عزوجل نے آپ کو اپنا شکر گزار بندہ فرمایا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے آج میرا رب اتنے غضب میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غضب میں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا بے شک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت مرحمت فرمائی تھی تو میں وہ دعا اپنی قوم کے خلاف مانگ چکا ہوں لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ یہ سن کر سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ عزوجل کے نبی ہیں اور تمام اہل زمین میں ان کے دوست ہیں لہٰذا آپ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ وہ ان سے

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا. نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؛ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ. فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي

فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس نے پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا غضب فرمائے گا میں نے تین خلاف واقعہ باتیں کی تھیں لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اللہ عزوجل نے آپ کو کلام اور رسالت کے ذریعہ تمام لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی آج آپ اللہ عزوجل سے ہمارے لیے سفارش کریں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا اور میں نے زمین میں ایک شخص کو مار دیا تھا جس کو مارنے کا مجھے حکم نہ تھا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پھر سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ اور وہ روح ہیں جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف بھیجی آپ نے مہد میں بھی لوگوں سے باتیں کیں لہٰذا آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا فرمایئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى).

غضب فرمائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں گے اور فرمائیں گے مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ عزوجل نے آپ کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے ہیں لہٰذا آپ اپنے رب سے ہماری شفارش فرمائیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے کہ ہمارا کیا حال ہے آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ عزوجل اپنی حمد وثنا کے وہ الفاظ میرے لیے منکشف فرمائے گا جن کا اس سے پہلے کسی پر انکشاف نہیں ہوا ہوگا پھر میں انہیں الفاظ وانداز میں اللہ عزوجل کی حمد وثنا کروں گا تو پھر فرمایا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ مانگو عطا کیا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر عرض کروں گا اے رب میری امت، اے رب میری امت، اے رب میری امت پس فرمایا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہوگا انہیں جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف والے دروازے سے داخل کردو اور دیگر لوگوں کے ساتھ مل کر دوسرے دروازوں سے بھی آپ کے امتی جنت میں جاسکتے ہیں پھر آپ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دو دروازوں کی درمیانی مسافت مکہ اور حمیر یا مکہ اور بصری کے درمیانی فاصلہ جتنا ہے۔

39-بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى: (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا)

فرمان الٰہی "یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر"

1749 - - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا، يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے اور ہر گروہ اپنے نبی علیہ السلام کے پیچھے ہوگا اور عرض کرے گا اے فلاں ہماری شفاعت فرمایئے اے فلاں ہماری شفاعت فرمایئے یہاں تک کہ شفاعت کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے پس اسی دن کو اللہ عزوجل آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

40-بَاب: قَوله تَعَالَى: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا}

فرمان الٰہی "اور نہ تو بلند آواز سے نماز پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو اسے"

1750 - - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ}. قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ} أَيْ بِقِرَائَتِكَ، فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ، فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ. {وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} عَنْ أَصْحَابِكَ فَلاَ تُسْمِعُهُمْ {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً}.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں رونق افروز تھے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرأت فرماتے مشرکین جب کلام الٰہی سنتے تو اس کو گالیاں دیتے اور اس کو نازل فرمانے والے اور جس پر نازل ہوا سب کو برا بھلا کہتے رہتے اس پر اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نماز میں قرآن کریم اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن سنیں تو گالیاں دیں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ درمیانی طریقہ اختیار کرو۔

تفسیر سورہ کہف

41-بَاب: قَوله تَعَالَى: {أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ} الآيَةَ.

فرمان الٰہی "یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اس کا کہنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا"

1751 - - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ السَّمِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ: اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا})۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک بہت ہی موٹے تازے آدمی کو جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اس کی قدر نہ ہوگی اور فرمایا اگر چاہو تو پڑھ لو ''ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے''۔

42-باب قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ} الآيَةَ۔

تفسیر سورہ مریم

فرمان الٰہی ''اور انہیں ڈرسنا و پچھتاوے کے دن کا''

1752- - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ، خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ} وَهَؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا {وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ})۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل جنت تو وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا اے اہل جہنم وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے (مرتے وقت) دیکھ چکے ہوں گے پھر اس مینڈھے کو ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اہل جنت تم کو ہمیشہ اسی جنت میں رہنا ہے اور اے اہل جہنم تم ہمیشہ اس میں رہو گے اب کسی کو موت نہیں آئے گی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''اور انہیں ڈرسنا و پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور غفلت میں ہیں یعنی دنیا کے شیدائی اور ایمان نہیں لاتے۔

43-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلاَّ أَنْفُسُهُمْ}

1753- - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلاَنَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ. فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ، فَسَأَلَهُ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ. فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ). فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُلاَعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ، فَلاَعَنَهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا، فَطَلَّقَهَا. فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي

تفسیر سورہ نور

فرمان الٰہی ''اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ عزوجل کے نام سے کہ وہ سچا ہے''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ جو بنی عجلان کے سردار تھے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بد کاری کرتا ہوا دیکھ لے اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا اسے بدلے میں آپ قتل کریں گے؟ آخر وہ کیا کرے؟ اس بارے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے بتایئے پس حضرت عاصم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر درخواست گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ یہ بات ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا جب حضرت عویمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور برا جانا حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی قسم میں تو باز نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں چنانچہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اپنی بیوی کے پاس ایک مرد کو پاتا ہے اگر وہ اس کو قتل کر دے تو آپ اس کو قصاص میں قتل کروا دیں گے تو آخر پھر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں تمہارے اور

الْمُتَلاعِنَيْنِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلاَّ قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلاَّ قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا). فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ۔

تمہاری زوجہ کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ملاعنت فرمایا جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حکم فرمایا ہے پس انہوں نے عورت سے لعان کیا پھر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ ظلم ہوگا لہٰذا میں نے اس کو چھوڑ دیا پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہوگیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھنا اگر سیاہ رنگ، کالی آنکھیں بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ اس کے ہاں پیدا ہوتو عویمر سچا ہے اور اگر بچہ ان کی طرح گورے رنگ کا ہوا تو میں سمجھ لوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے متعلق جھوٹ بولا ہے چنانچہ اس عورت کے بچہ اسی شکل پر پیدا ہوا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عویمر رضی اللہ عنہ کی سچائی کے لیے بیان کیا تھا لہٰذا وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب کیا گیا۔

44-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ} الآيَةَ۔

فرمان الٰہی ''اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ عزوجل کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے

1754- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلاً يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: (الْبَيِّنَةَ وَإِلاَّ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ). فَقَالَ هِلاَلٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے بدکاری کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمہارے لیے حد ہے وہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کو دوسرے شخص کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو وہ اسی وقت گواہ کہاں تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم ﷺ برابر یہی ارشاد فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد

فَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ مَا يُبَرِّءُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلَالٌ، فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟). ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ، سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ). فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ).

ہے چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں ضرور سچا ہوں اور اللہ عزوجل ضرور میرے بارے میں حکم نازل فرما کر مجھے حد سے بچالے گا پس حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''اور وہ جو اپنی عورتوں پر عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں'' پھر نبی کریم ﷺ نے اس جانب توجہ فرمائی اور اس عورت کو طلب فرمایا تو حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے رہے کہ اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہونے والا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے گواہیاں دیں لیکن جب پانچویں گواہی دینے لگی تو لوگوں نے کہا یہ جھوٹے کے لیے سبب عذاب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ وہ عورت جھجکی اور گردن جھکالی ہم سمجھے کہ اب شاید یہ رجوع کر لے گی پھر اس نے کہا میں آج اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہیں کروں گی چنانچہ پانچویں گواہی بھی دے ڈالی۔ پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اب دیکھتے رہنا اگر یہ کالی آنکھوں موٹے سرین اور گوشت سے پُر پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا پس اس عورت نے ایسا ہی بچہ جنا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر قرآن میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا تو میں اس عورت کو خوب سزا دیتا۔

45-بَاب: قَوْلِهِ تَعَالَى:
{الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ}

1755 - عَنْ أَنَسِ بن مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: (أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

تفسیر سورۃ الفرقان
فرمان الٰہی ''وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ان کے منہ کے بل''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کافر کو قیامت میں کیسے منہ کے بل چلایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا جو اللہ آدمی کو پیروں پر چلا سکتا ہے کیا وہ قادر نہیں کہ بروز قیامت منہ کے بل چلائے۔

46-بَاب: قوله تَعَالَى:
{الم غُلِبَتِ الرُّومُ}

1756 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ بَلَغَهُ رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ: يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ. يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ . فَفَزِعْنَا. فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُتَّكِئًا. فَغَضِبَ، فَجَلَسَ فَقَالَ: مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ: اللهُ أَعْلَمُ . فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لاَ يَعْلَمُ لاَ أَعْلَمُ. فَإِنَّ اللهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ}. وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الإِسْلاَمِ فَدَعَا عَلَيْهِمِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ)،

تفسیر سورۃ الروم
فرمان الٰہی ''رومی مغلوب ہوئے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی کندہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ ''بروز قیامت ایک ایسا دھواں اٹھے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائے گا اور اہل ایمان کو زکام کی سی کیفیت محسوس ہوگی۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے برہم ہوئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ''جو کسی بات کو جانتا ہو وہ اسے تو بیان کرے اور جو نہیں جانتا وہ وہ کہہ دے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی علم کی ہی بات ہے جس بات کا معلوم نہ ہو اس کے بارے میں کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا ''تم فرما دو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں'' انہوں نے فرمایا کہ جب قریش نے اسلام قبول نہ کیا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ. وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ. فَقَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} إِلَى قَوْلِهِ: {عَائِدُونَ} أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى} يَوْمَ بَدْرٍ، {وَلِزَامًا} يَوْمَ بَدْرٍ، {الم غُلِبَتِ الرُّومُ} إِلَى {سَيَغْلِبُونَ} وَالرُّومُ قَدْ مَضَى.

ان کے مقابلے میں پر میری مدد فرما اور ان پر اسے ہی سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجے تھے۔ چنانچہ وہ قحط میں مبتلا کر دیئے گئے اور کتنے ہی ہلاک ہو گئے اور باقی مردار اور ہڈیاں کھانے لگے اور ان میں سے ہر شخص کا حال تھا کہ اسے آسمان و زمین کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آیا۔ بال آخر ابو سفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی اے محمد ﷺ آپ تو ہمیں صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے آپ اللہ سے دعا کریں چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا“ تو کیا ان سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے“ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جس روز ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے“ یہ بدر کا روز ہے اور لڑائی بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعا پہلے گزر چکے ہیں۔

47- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ}.

تفسیر سورۃ السجدۃ
فرمان الٰہی تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے

1757 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللَّهُ وَتَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. ذُخْرًا، بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ). ثُمَّ قَرَأَ: {فَلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی شخص کے دل میں ان کا گمان گزرا اور ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}.

مقابلے میں تم ان نعمتوں کو چھوڑ دو گے جن پر تم مطلع ہو گئے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ''نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے یہ ہے بدلہ ان کی کمائی کا''

تفسیر سورۃ الاحزاب

48-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ}

فرمان الٰہی ''پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو'' الآیۃ

1758 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ} قُلْتُ: مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان عورتوں سے بڑا رشک آتا تھا جو اپنی ذات کو رسول اللہ کے لیے ہبہ کر دیتی تھیں چنانچہ میں کہتی کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ''پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ عطا فرماؤ اور جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ تو میں نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

1759 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ}. فَكُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ، فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جب تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں'' تو رسول اللہ ﷺ یوں کیا کرتے کہ اگر کسی بیوی کی باری میں آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو اُن سے اجازت لے لیا کرتے۔ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے یہ اختیار دیا جاتا ہے تو میں آپ کی محبت کے

سبب آپ پر کسی اور کے لیے ارادہ نہ کرتی۔

49۔باب: قوله عَزَّوَجَلَّ: {يَآيُّهَا الَّذِينَ ءامَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ}

فرمان الٰہی ''نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے''

1760 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً، لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ، أَمَا وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ. قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى - وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ، فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: (إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا پردہ کا حکم آنے کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کی غرض سے باہر نکلیں اور وہ فربہ جسم عورت تھیں انہیں جاننے والوں کے لیے پہچان لینا دشوار نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے سودہ خدا کی قسم آپ اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہیں جبکہ آپ اپنی پردے کی کیفیت دیکھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر وہ بارگاہ اقدس واپس ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ چنانچہ وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی حاجت کے لیے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے یہ یہ کہنے لگے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سنتے ہی اللہ نے آپ ﷺ پر وحی کا نزول فرمانا شروع کر دیا اور جب وحی کا نزول رک گیا تو ہڈی اس وقت بھی بدستور آپ کے دست مبارک میں تھی آپ ﷺ نے اسے نہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک تمہیں اجازت دے گئی کہ بوقت حاجت باہر جا سکتی ہو۔

50۔باب: قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: {إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ}

فرمان الٰہی ''اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب کو جانتا ہے

1761 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِي عَمَّكِ). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَقَالَ: (ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ).

پردے کا حکم آنے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا جب تک نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں اس وقت تک میں اجازت نہ دوں گی کیونکہ ابوقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے پس جب نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ ابوالقعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے تھے تو میں نے انکار کر دیا کہ جب تک آپ ﷺ اجازت نہ فرمائیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہ دی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آدمی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے پلایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا مٹی بھرے ہاتھ والی وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دینا۔

51-بَابُ قَوْلِهِ {إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ} الآيَةَ

فرمان الٰہی ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر......الایۃ

1762 - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: (قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ).

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن درود کس طرح بھیجیں؟ ارشاد فرمایا یوں کہو اے اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے کافی احکامات نازل فرمائے مگر کسی جگہ یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں میرے فرشتے بھی کرتے ہیں اور اے لوگو تم بھی کرو تو اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ عزوجل بھی کرتا ہو اس کے فرشتے بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہے تو معلوم ہوا درود پاک پڑھنا سنت الٰہیہ ہے۔ یہ فرشتے جو حالت قیام میں بھی ہیں تو بعض حالت سجدہ میں کچھ حالت رکوع میں کچھ اپنے کام انجام دینے میں مصروف ہیں کچھ طواف کعبہ میں مصروف تو کچھ روضہ انور ﷺ کے گرد چکر لگا رہے ہیں کچھ گروہ کی شکل میں تو کچھ تنہا ہیں۔ الغرض فرمانِ الٰہی کے مطابق فرشتے اپنے آقا و مولا ﷺ پر ہر وقت نہ پڑھو، ہاتھ باندھ کر درود و سلام نہ پڑھو یا فلاں فلاں الفاظ میں سلام نہ پڑھو مدینہ میں حاضر ہوں تو سلام پڑھو ورنہ دور سے سلام نہیں بھیج سکتے تو یہ ساری پابندیاں اس کے اپنے فسادی ذہن کی اختراع ہیں ایسا شخص دراصل قرآن کا انکار کررہا ہے اور شیطان کا ساتھی ہے۔

مذکورہ بالا آیتِ قرآنیہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اللہ عزوجل نے ایمان والوں کو اپنے حبیب پر درود و سلام بھیجنے کی تاکید فرمائی یعنی درود و سلام بھیجنا خاص ایمان والوں کا ہی حصہ ہے جو ایمان والا ہے وہی اپنے آقا و مولیٰ ﷺ پر درود و سلام کے گجرے نچھاور کرتا ہے ورنہ بدنصیب و محروم تو صرف اس ناپاک کوششوں میں لگا رہتا ہے کہ کسی طرح ایمان والوں کو درود و سلام پڑھنے سے روک دوں اور ان کا ایمان ضائع کردوں۔

1763 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ: (قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بارگاہ اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سلام تو آ گیا لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں ارشاد فرمایا یوں کہو اے اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر

52- بَاب: قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ}

فرمان الٰہی ''ان جیسے نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اُسے بری فرمادیا''

1764 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے شخص تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان

آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا﴾۔

مبارک ان کے لیے ہے کہ ''اے ایمان والوں ان جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والے ہیں''۔

53-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ﴾

فرمان الٰہی ''وہ تمہیں ڈرانے والا ہے سخت عذاب آنے سے پہلے''

1765-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ. فَقَالَ: (يَا صَبَاحَاهْ). فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: (أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ، أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟). قَالُوا: بَلَى. قَالَ: (فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ). فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک روز کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز دی اے لوگو فریاد کو پہنچو یہ سن کر قریش کے تمام لوگ اکٹھے ہو گئے اور کہا کہیے کیا بات ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں یہ خبر دوں کہ صبح یا شام دشمن تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا مجھے سچا جانو گے سب نے کہا کیوں نہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو پھر میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب آنے سے پہلے پس ابولہب بولا تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹیں تو نے ہمیں اس لیے اکٹھا کیا ہے تو اسی وقت یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ''تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا......(آخر تک)

54-باب قَوْلِهِ ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ﴾ الْآيَةَ.

فرمان الٰہی ''تم فرماؤ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی''......الآیۃ

1766-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، لَوْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ مشرکین نے کثرت سے زنا اور کثرت سے قتل کیے پھر محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا آپ جو فرماتے ہیں اور جس چیز کی طرف بلاتے ہیں وہ بہت اچھی ہیں مگر ہمیں بتائیے

تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً، فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ} وَنَزَلَ: {قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ}.

کہ جو عمل ہم سے سرزد ہوئے کیا ان کا کچھ کفارہ ہے تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے'' یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی ''اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو''

55-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ}

فرمان الٰہی ''اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا''

1767 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّا نَجِدُ: أَنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: {وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ}.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہودی علماء میں سے ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا محمد ہم نے (تورات میں) لکھا ہوا پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر تمام آسمانوں کو رکھتا ہے ایک پر تمام زمینوں کو ایک پر درختوں کو ایک پر پانی اور گیلی مٹی کو اور ایک پر دیگر مخلوقات کو پھر فرمائے گا حقیقی بادشاہ میں ہی ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے گویا آپ نے اس یہودی عالم کی تصدیق فرمائی پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا''

56-باب: قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ}

فرمان الٰہی ''اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا''

1768 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمٰوَاتِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا اور آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر ارشاد فرمائے گا میں حقیقی

يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ).

57-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ}

1769 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ). قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، (وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ إِلاَّ عَجْبَ ذَنَبِهِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ).

58-باب: قوله عَزَّوَجَلَّ: {إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى}

1770 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلاَّ كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: (إِلاَّ أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ).

59-باب: قوله عَزَّوَجَلَّ: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ}

1771 - فِيهِ حَدِيثٌ لابْنِ مَسْعُود الْمُتَقَدِّمُ فِي سُورَةِ الرُّومِ.

بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

فرمان الٰہی: ''اور صور پھونکا جائے گا تو بیہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دونوں صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہو گا لوگوں نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا چالیس دن کا؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا پھر دریافت کیا چالیس سال کا انہوں نے انکار فرمایا پھر دریافت کیا چالیس ماہ کا انہوں نے پھر انکار فرمای اور ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی ہر چیز گل جائے گی مگر سوائے ریڑھ کی ہڈی کے پھر اسی پر آدمی کھڑا کیا جائے گا۔

تفسیر سورۃ الشوریٰ

فرمانِ الٰہی ''مگر قرابت کی محبت کے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایسا کوئی قبیلہ قریش کا نہ تھا جس کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قرابت نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم میری اور اپنی باہمی قرابت کا لحاظ تو رکھو۔

تفسیر سورۃ دخان

فرمان الٰہی ''(اس وقت کہیں گے) اے ہمارے رب یہ عذاب ہم سے ہٹا دے ہم (ابھی) ایمان لے آئیں گے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے بارے میں حدیث سورۃ الروم کی تفسیر میں گزر چکی ہے۔

1772 - وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالُوا: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ}. فَقِيلَ لَهُ: إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ [العَذَاب] عَادُوا، فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ [العَذَاب] فَعَادُوا، فَانْتَقَمَ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس پر وہ کہنے لگے اے ہمارے رب یہ عذاب ہم سے ہٹادے ہم ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں فرمایا گیا کہ اگر ہم ان سے عذاب ہٹادیں تو وہ پھر جائیں گے۔ بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ سے دعا فرمائی تو ان سے عذاب ہٹ گیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے تو پھر اللہ عزوجل ان سے یوم بدر اس کا انتقام لیا

60-باب: قوله تعالى: {وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ}

تفسیر سورۃ الجاثیہ

فرمان الٰہی ''اور (ان کا یہ کہنا کہ) نہیں فنا کرتا ہمیں مگر زمانہ''

1773 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اولاد آدم زمانے کو برا کہہ کر مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں (زمانے کا نظام چلانے والا میں ہوں) سب کام میرے ہاتھ میں ہیں اور رات دن کو میں بدلتا ہوں۔

61-باب: قوله تعالى: {فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ} الآية.

تفسیر سورۃ الاحقاف

فرمان الٰہی ''جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا''......الآیۃ

1774 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. وَذَكَرَتْ بَاقِي الحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے۔ باقی حدیث کتاب

بَدْءِ الْخَلْقِ.

62-باب: قَوله تَعَالَى:

{وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ}

1775 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ. قَالَ: فَذَاكِ لَكِ). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ}.

1776 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي رِوَايَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ}).

63-باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ}

1777 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطِ قَطِ).

بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

تفسیر سورہ محمد

''اور اپنے رشتے کاٹ دو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو رحم نے کھڑے ہو کر رب تعالیٰ کا دامن کرم تھام لیا۔ اس سے فرمایا ٹھہر وہ عرض کرنے لگا میں تیری پناہ کے لیے کھڑا ہوا ہوں کہ کوئی مجھے قطع نہ کر سکے ارشاد ہوا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اس سے ملوں اور جو تجھے توڑے میں اس سے توڑ لوں اس نے عرض کی اے رب عزوجل کیوں نہیں۔ فرمایا یہی ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو'' تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو'' تو کیا تمہارے یہ لچھن......''

فرمانِ الٰہی ''تو وہ کہے گی کہ

اور بھی ڈالے جائیں''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ جب جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ کہے گی کہ اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم (جیسی اس کی شان ہے) رکھ

دے گا تو وہ کہے گی بس بس

1778 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ { قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلاَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ. قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلاَ تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ: قَطٍ قَطٍ قَطٍ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلاَ يَظْلِمُ اللهُ - عَزَّوَجَلَّ - مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ آپس میں حجت کرنے لگیں تو دوزخ نے کہا میں تو متکبرین اور ظالموں کے لیے بنائی گئی ہوں جنت نے کہا میرا کیا ہے میرے اندر تو کمزور اور حقیر سمجھے جانے والے آئیں گے اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں تیرے ذریعے اپنی رحمت سے فیض یاب کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تو میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائے گا لیکن دوزخ اس وقت تک نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس میں اپنا قدم نہ رکھے گا (اس کی حقیقت وہ خود جانے) تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کو بھرنے کے لیے اللہ عزوجل اور خلقت پیدا کرے گا۔

64-باب: قوله تعالى: {وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ}

فرمانِ الٰہی "قسم ہے (کوہ) طور کی اور کتاب کی جو لکھی گئی ہے"

1779 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الآيَةَ: {أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ. أَمْ خَلَقُوا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا جب آپ اس آیت پر پہنچے "کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے یا وہی بنانے والے ہیں آسمانوں اور زمین کے یا ان

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ. أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُونَ}. كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ.

کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ آزاد وداروغہ ہیں؟ تو قریب تھا کہ میرا دل ڈولنے لگ جاتا۔

65-باب:
{أَفَرَأَيْتُمُ
اللَّاتَ وَالْعُزَّى}

تفسیر سورہ نجم
فرمان الٰہی ''(اے کفار) کبھی تم نے غور کیا
لات وعزیٰ کے بارے میں

1780 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى. فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ. فَلْيَتَصَدَّقْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لات وعزیٰ کی قسم اٹھالے تو وہ (تجدید ایمان کے لیے) لا الہ الا اللہ کہے اور جو شخص دوسرے کو کہے آؤ جوا کھیلیں تو اس کو چاہیے کہ (کفارے کے طور پر) کچھ خیرات کرے۔

66-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى:
{بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ
وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ}

تفسیر سورہ قمر
فرمانِ الٰہی ''بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے
اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے''

1781 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ}.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے'' تو ان دنوں میں نوعمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی''

67-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى:
{وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ}

تفسیر سورہ رحمن
فرمانِ الٰہی ''اور ان دو کے علاوہ اور باغ بھی ہیں''

1782 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں بھی اور دو جنتیں سونے کی

آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)۔

ہوں گی یہاں تک ان کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی لوگ اپنے رب کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

67-باب: قَوله تَعَالَى: {حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ}

فرمان الٰہی ”یہ حوریں پردہ دار خیموں میں“

1783 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلاً، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ)۔ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِي الْحَدِيثِ آنِفًا۔

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو خول والا موتی ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی اور ایک کونے والی حور دوسرے کونے والی حور کو نہیں دیکھ سکے گی اور اہل ایمان ان سب کے پاس گھومیں گے اس حدیث کا بقیہ حصہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

69-باب: قَوله تَعَالَى: {لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ}

تفسیر سورہ ممتحنہ

فرمانِ الٰہی ”اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“

1784 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَذَكَرَ حَدِيثَ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَنَزَلَتْ فِيهِ: {يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ}۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اس کے بعد حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا تذکرہ ہے اس کے آخر میں ہے کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ”اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“

70-باب: قَوله تَعالَى: {إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ}.

1785 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا}. وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ، أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا. فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا. فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.

فرمانِ الٰہی ''جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں مومن عورتیں تاکہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں''

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ پڑھ کر (ہم اللہ عزوجل کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں گے) اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو اس پر ایک عورت نے بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ پہلے اس کا بدلا اتار دوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کچھ نہ کہا پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آ کر بیعت کر لی۔

71-باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ}

1786 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: (لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ -أَوْ رَجُلٌ- مِنْ هَؤُلَاءِ).

فرمانِ الٰہی: ''اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آپ اس آیت پر پہنچے ''اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے'' انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ آپ نے اس کا جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ میں نے یہ سوال تین دفعہ کیا اور ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا ستارے کے بھی قریب ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے بارے میں یہ بشارت دے رہی کہ حقیقتاً امام اعظم ابوحنیفہ ہی تمام آئمہ مجتہدین کے امام ہیں چونکہ آپ کا فہم واجتہاد قرآن وسنت کے قریب تر ہے اس لیے آپ ہی امام اعظم کہلانے کے مستحق اور اس بشارت کے حقدار ہیں۔ کروڑوں حنفیوں کو مبارک ہو کہ انہیں امام اعظم کا دامن ملا جن کے لیے حضور پرنور ﷺ نے اپنی زبان حق سے بشارت عطا فرمائی۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے بارے میں ہی نویں صدی کے مجدد محدث کبیر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: ۹۱۱) نے فرمایا ''یہ بشارت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی اور واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ایمان، دین اور علم کی حقیقت کو پالیا تھا۔'' معلوم ہوا کہ حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل واعلیٰ ہے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب اور ہر دور میں مسلمانوں کی کثیر تعداد کا مذہب ہے۔

72-باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ}

تفسیر سورۃ المنافقون

فرمانِ الٰہی ''جب منافق آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور آپ اللہ کے رسول ہیں''

1787 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ. وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ. فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا. فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ. فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {إِذَا جَائَكَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک غزوہ میں عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا کہ ان لوگوں پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ خود ان کا ساتھ چھوڑ دیں اور جب ہم اس لڑائی سے واپس مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو جو عزت والا ہے ضرور ذلت والے کو باہر نکال دے گا میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کیا انہوں نے وہ بات رسول کریم ﷺ سے بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو انہوں نے قسم اٹھالی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹا اور انہیں سچا قرار دے دیا اس پر مجھے ایسا صدمہ ہوا کہ ایسا کبھی پہلے نہ ہوا تھا تو میں گھر میں بیٹھ گیا تو میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تم ایسا نہ

الْمُنَافِقُونَ}. فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَقَالَ: (إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ).

کرتے تو رسول اللہ ﷺ تمہیں کیوں جھوٹا قرار دیتے اور تم سے ناراض ہوتے تو اس وقت اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائیں ”(اے نبی ﷺ) جب منافق آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں ضرور آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں“۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر یہ سورت پڑھی اور فرمایا اے زید بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

1788 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو استغفار کرنے کے لیے بلایا تو انہوں نے سر ہلا کر منع کر دیا۔

1789 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ، وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ). وَشَكَّ الروى فِي: (أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ).

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا ”اے اللہ انصار اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ شاید انصار کے پوتوں کے لیے بھی دعا فرمائی تھی۔

73-باب: قوله تعالى:

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ}

تفسیر سورۃ التحریم

اے غیب بتانے والے (نبی کریم ﷺ) تم اپنے اوپر کیوں حرام کر لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تم تمہارے لیے حلال کی“

1790 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا، فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ: أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر تشریف فرما رہتے۔ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں طے کیا کہ ہم میں سے جس

أَكَلْتَ مَغَافِيرَ. إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ. قَالَ: (لاَ وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ. فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ. لاَ تُخْبِرِي بِذَلِكِ أَحَدًا).

کے پاس بھی آپ تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ کے پاس مغافیر کی بو آ رہی ہے چنانچہ جب ہم نے یہ کہا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے حضرت زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور آج سے میں نے قسم اٹھالی ہے کہ اب شہد نہیں پیوں گا تم اس کا ذکر نہ کرنا۔

تفسیر سورہ ن والقلم

74-باب: قوله تَعَالَى: {عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ}.

فرمانِ الٰہی: ''بدمزاج اس سب پر طرہ یہ ہے کہ اس کی اصل میں خطا ہے''

1791 - عَنْ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ. أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ).

حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا لیکن اگر وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر قسم اٹھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دیتا ہے اور کیا تمہیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ ہر بد مزاج، جھگڑالو اور متکبر شخص۔

75-باب: قوله تعالَى: {يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ}

فرمانِ الٰہی ''جس روز پردہ اٹھایا جائے گا ایک ساق سے تو ان (نابکاروں) کو سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے''

1792 - عَنْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِئَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رب تعالیٰ اپنی ساق (جس کی حقیقت وہ خود جانتا ہے) ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد و مومنہ عورتیں سر بسجود ہو جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جو دنیا میں محض لوگوں کو دکھانے اور سنانے

کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے وہ سجدے کے لیے جھکنا چاہیں گے لیکن ان کی کمر تختیہ کی طرح ہو گی۔

تفسير سورة النازعات

1793 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا، بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ: (بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ)۔

تفسیر سورہ نازعات

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے درمیان انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا ”مجھے قیامت کے ساتھ اس طرح مبعوث فرمایا گیا ہے۔

تفسير سورة عبس

1794 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ، فَلَهُ أَجْرَانِ)۔

تفسیر سورہ عبس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں ”اس شخص کی مثال جو قرآن پاک کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے وہ (قیامت کے دن) مکرم فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پاک کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔

76-باب: قوله تعالى: {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ}

1795 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ({يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ}). حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ)۔

تفسیر سورۃ المطففین: فرمانِ الٰہی ”جس دن تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کسی کا یہ حال ہو گا کہ وہ اپنے پسینے میں کان کی لو تک ڈوبا ہو گا۔

77-باب: قوله تعالى: {فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا}

1796 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

تفسیر سورۃ الانشقاق

فرمانِ الٰہی: فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلاَّ هَلَكَ). وبَاقِي الحديث تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ العِلْمِ.

نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہوگیا۔ باقی حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے۔

78-باب: قوله تعالَى: {لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ}

فرمانِ الٰہی ”ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے“

1797 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: {لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} حَالاً بَعْدَ حَالٍ، قَالَ: هَذَا نَبِيُّكُمْ ﷺ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ فرمانِ الٰہی ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے“ سے مراد ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف آنا ہے انہوں نے فرمایا اور یہ نبی کریم ﷺ سے ہے۔

79-باب.

باب: تفسیر سورۃ الشمس

1798 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ({إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا}) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ، مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ). وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: (يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ). ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: (لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ).

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ خطبہ میں سنا کہ آپ ﷺ (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمار ہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ جبکہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا“ جو زور آور مفسد اور طاقت ور جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح تھا۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک شخص جو اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مارتا ہے اور پھر رات کو اس کے ساتھ ہمبستر ہو جاتا ہے پھر آپ ﷺ ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے متعلق فرمایا کہ اس پر کیوں ہنستے ہو جو کام تم بھی کرتے ہو۔

وَعَنْهُ فِي رِوَايَة: (مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ).

ایک روایت کے مطابق فرمایا ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا چچا تھا۔

80-باب: قوله تعالیٰ:
{كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ}

1799 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ).

تفسیر سورۃ العلق

فرمانِ الٰہی "ہاں اگر باز نہ آیا......"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوجہل کہنے لگا اگر میں محمد ﷺ کو خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھوں تو ان کی گردن کچل دوں (معاذ اللہ) جب یہ خبر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ اس طرح کرتا تو فرشتے اُسے ضرور پکڑ لیتے۔

81-باب۔

1800 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: (أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ).

باب: تفسیر سورۃ الکوثر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی معراج ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موسیقوں کے قبے تھے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے اے جبرئیل۔ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔

فائدہ: یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حضور ﷺ کا نہر سے متعلق دریافت کرنا اس لیے نہیں تھا کہ آپ ﷺ کو علم نہ تھا یہ پوچھنا ان معنوں میں تھا جیسا کہ رب تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے اپنے بندوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے تم میرے بندوں کے پاس گئے تو انہیں کس حال میں چھوڑ آئے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم انہیں حالت نماز میں چھوڑ کر آئے ہیں۔" تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ معاذ اللہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کی حالت سے بے خبر ہے بلکہ اس قاعدہ کے مطابق ہے جب سوال سوال کے معنوں میں نہیں ہوتا جیسے کوئی کسے کنگھا کرتا دیکھے تو کہے کیا کر رہے ہو کہے کنگھا کر رہا ہوں۔ حالانکہ پوچھنے والا دیکھ رہا تھا کہ سامنے والا کنگھا کر رہا ہے مگر اس نے پھر بھی پوچھا تو یہاں وہی قاعدہ لاگو ہوا کہ بعض سوال سوال کے معنوں میں نہیں ہوتے، چنانچہ حضور دانائے غیوب ﷺ کو جنت و دوزخ کا مالک بنایا گیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ جنت اور اس کی نعمتوں سے بے خبر ہوں چنانچہ یہاں بھی قاعدہ پیش ہوا کہ آپ ﷺ کا پوچھنا نہ جاننے کی دلیل نہیں۔

1801 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَدْ سُئِلَتْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے اس فرمان الٰہی انا اعطینک الکوثر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد

الْكَوْثَرَ؟ قَالَتْ: نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ، شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ.

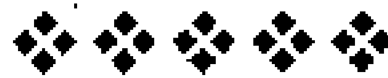
فرمایا "یہ نہر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گی ہے اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے قبے ہیں اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔

تفسیر سورۃ الفلق

1802 - عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ: (قِيلَ لِي، فَقُلْتُ). فَنَحْنُ نَقُولُ: كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

تفسیر سورۃ الفلق

حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے (حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے) کہا گیا وہی کہتا ہوں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم بھی وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

59- کتاب فضائل القرآن

فضائل قرآن کے بارے میں

1-باب: كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

وحی نازل ہونے کی کیفیت اور پہلے کیا نازل ہوا

1803 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلاَّ أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنے نبی علیہم السلام ہوئے انہیں ایسے معجزے عطا کیے گئے جن کے سبب لوگ ایمان لے آئیں۔ اور مجھے جو چیز عطا فرمائی گئی وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمائی پس میں پُرامید ہوں کہ بروز قیامت میرے تبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔

1804 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ الْوَحْيَ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ظاہری وصال سے قبل متواتر وحی کا نزول فرمایا اور وصال ظاہری کے قریب وحی کا بہت زیادہ نزول فرمایا اور پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ظاہری وفات فرمائی۔

2-باب: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآن کریم سات قراتوں میں نازل ہوا

1805 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے

كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؛ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ). فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ). ثُمَّ قَالَ: (اقْرَأْ يَا عُمَرُ). فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ).

3-باب: كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

1806 - عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ: (أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي).

اسی طرح تلاوت نہ فرمائی تھی میں نے نماز میں ہی انھیں ٹوکنا چاہا لیکن پھر سلام پھیرنے تک رکا رہا پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈال کر پوچھا تم نے اس انداز میں یہ سورت کس سے تلاوت کرتے سنی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایسی قرأت فرمائی ہے میں نے کہا یہ غلط ہے کیونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی اور انداز میں پڑھائی ہے۔ پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ جس انداز سے آپ نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے میں نے انہیں کسی اور انداز سے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اے ہشام پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان سے سنی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی پھر فرمایا اے عمر پڑھو پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی۔ بے شک قرآن پاک سات قرأتوں میں نازل ہوا پس جو قرأت جس کے لیے آسان ہو اسی طرح پڑھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن پاک کا دور فرمایا کرتے تھے

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے سرگوشی میں ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ قرآن پاک کا ایک مرتبہ دورہ کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے میں سمجھ گیا ہوں کہ میرے وصال کا وقت آ گیا ہے۔

1807 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بخدا میں نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک منہ سے ستر سے زائد سورتیں سیکھی ہیں۔

1808 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ بِحِمْصَ، فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ. وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ؟ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر حمص میں سورۃ یوسف کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے کہا یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب رسول اللہ ﷺ کے حضور یہ سورۃ تلاوت کی تو آپ ﷺ نے اس کی تحسین فرمائی پھر دیکھا کہ اس آدمی کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ تم ادھر اللہ کی کتاب کی تکذیب کرے اور اُدھر شراب نوشی کر کے ان دونوں کو جمع کرتے ہو۔ پھر اس پر حد قائم فرمائی گئی۔

4-باب: فَضْلِ {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ}

قُلْ ھو اللہ احد کی فضیلت

1809 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ: {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ).

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورہ اخلاص کو بار بار پڑھتے سنا تو صبح ہونے پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا اسکے خیال میں یہ چھوٹی سی سورت ہے (ثواب بھی کم ہوگا) پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

1810 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: (أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ). فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے اشاد فرمایا کیا تم سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دشوار لگا وہ عرض گزار

(اللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ).

ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے تو اتنی طاقت کون رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا سورۃ قل ھو اللہ احد کی تلاوت تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

5-باب: فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

معوذات کی فضیلت

1811 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا: {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} وَ {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ} وَ {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ}. ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ. يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر مبارک پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں مبارک ہتھیلیوں کو ملاتے اور ان پر سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر دم فرماتے پھر جہاں تک ہو سکتا انہیں اپنے تمام بدن اطہر پر پھیر لیتے اور اپنے سر مبارک اور چہرہ انور سے شروع فرماتے۔ تین مرتبہ یہی عمل فرماتے۔

6-باب: نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

قرآن کی تلاوت کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

1812 - عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ. فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (اقْرَأْ يَا ابْنَ

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک شب سورۃ البقرہ کی تلاوت فرما رہے تھے اور قریب ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا جو بدکنے لگا آپ رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا آپ رضی اللہ عنہ پھر تلاوت فرمانے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پس آپ رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا پھر سہ بارہ آپ رضی اللہ عنہ تلاوت فرمانے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا آپ رضی اللہ عنہ پھر رک گئے کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی موجود تھا لہٰذا انہیں خدشہ ہوا کہ گھوڑا اُسے کچل نہ دے۔ انہوں نے بیٹے کو وہاں سے ہٹا دیا اور سر اٹھا کر آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو انہیں

حُضَيْرٍ، اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ). قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لاَ أَرَاهَا. قَالَ: (وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟). قُلْتُ: لاَ. قَالَ: (تِلْكَ الْمَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لاَ تَتَوَارَى مِنْهُمْ).

(آسمان) دکھائی نہ دیا۔ صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابن حضیر تم پڑھتے اے ابن حضیر تم پڑھتے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے اندیشہ ہوا کہ گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ دے جو قریب ہی تھا۔ چنانچہ سر اٹھا کر اس طرف دیکھا پھر آسمان کی طرف نظر پڑی تو مثل چھتری ایک عجیب چیز دیکھی جس میں چراغ روشن تھے پس میں باہر آیا تو پھر وہ چیز نظر نہ آئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جانتے ہو وہ کیا تھا میں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر قریب آ گئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ انہیں دیکھ لیتے۔

7-بَاب: اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

1813- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلاَنٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلاَنٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ).

قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو اشخاص کے سوا کسی پر حسد نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم عطا فرمایا اور وہ رات دن تلاوت کرتا ہے تو اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش جو اسے عطا فرمایا گیا مجھے بھی عطا ہوا ہوتا تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے پس کوئی شخص کہتا ہے کاش مجھے بھی یونہی مال عطا کیا جاتا جیسے فلاں کو تو میں بھی یونہی خرچ کرتا جیسے وہ خرچ کرتا ہے۔

8-بَاب: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے

1814 - عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ).

بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

1815 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ).

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے فرمایا ''تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔

9-بَاب: اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ.

قرآن مجید کو یاد رکھنے اور باقاعدہ پڑھنے کا بیان

1816 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ: إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن پڑھنے والے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے اپنے اونٹ کو باندھ رکھا ہے اگر اس کی نگرانی کرے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر انہیں کھول دے گا تو کہیں چلا جائے گا۔

1817 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (بِئْسَ مَا لأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی کا یہ کہنا کہ میں یہ یہ آیات بھول گیا ہوں تو یہ کہنا برا ہے بلکہ یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن پاک خوب پڑھا کرو کیونکہ قرآن لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں وحشی جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

1818 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم کو ہمیشہ پڑھتے رہو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل جانے میں اُن اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے جو کھل چکے ہوں۔

10-بَاب: مَدِّ الْقِرَاءَةِ

کھینچ کر قرأت کرنا

1819 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے نبی

عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ: (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ۔

کریم ﷺ کی قرأت کرنے کی کیفیت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کھینچ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرأت فرمائی اور بتایا کہ بسم اللہ کو کھینچ کر تلاوت فرمایا الرحمن کو کھینچ کر تلاوت فرمایا الرحیم کو کھینچ کر تلاوت فرمایا۔

11-باب: حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

خوش الحانی سے قرأت کرنا

1820-عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ: (يَا أَبَا مُوسَى، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے موسیٰ تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی میں سے حصہ عطا فرمایا گیا ہے۔

12-باب: فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

قرآن حکیم کتنی مدت میں ختم کرے

1821-عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ، لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: (الْقَنِي بِهِ)۔ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ: (كَيْفَ تَصُومُ؟)۔ قُلْتُ: كُلَّ يَوْمٍ ۔ قَالَ: (وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟)۔ قُلْتُ: كُلَّ لَيْلَةٍ ۔ قَالَ: (صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً، وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ)۔ قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔ قَالَ: (صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ)۔ قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: (أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا)۔ قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد نے ایک حسب نسب والی عورت سے میرا نکاح کر دیا تو وہ حال معلوم کرتے رہتے ایک دفعہ اس سے اس کے خاوند کے (یعنی میرے) متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا ''وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر میرے آنے سے آج تک میرے بستر پر تشریف نہیں لائے اور ویسے بھی میرے قریب نہیں آتے کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیجو۔ میں نبی کریم ﷺ کی حاضر خدمت ہوا آپ نے دریافت فرمایا تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا روزانہ فرمایا قرآن پاک کب ختم کرتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا ہر رات میں ختم کرتا ہوں، ارشاد فرمایا مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیا کرو میں

مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ، صَوْمِ دَاوُدَ، صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ، وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً». فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ. فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ، لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا، وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ.

عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا اچھا ہر ہفتے تین روزے رکھ لیا کرو پھر عرض گزار ہوا کہ اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں پھر فرمایا کہ صوم داؤد رکھ لیا کرو جو سب روزوں سے افضل ہے کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن کھاؤ پیو اور سات راتوں میں قرآن پاک ختم کیا کرو راوی نے فرمایا کاش کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی دی گئی رخصت سے فائدہ اٹھایا ہوتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں پھر وہ اپنے گھر میں سے کسی کو قرآن پاک کا ساتواں سنا دیا کرتے تاکہ رات میں پڑھنا آسان ہو جائے اور جب روزہ رکھنے طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی دن تک روزہ نہ رکھتے پھر اتنے ہی دن برابر روزہ رکھتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے جو کیا تھا اس میں سے کسی کام میں کمی آ جائے۔

13-بَاب: إِثْمُ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ إِلخ

اس شخص کا گناہ جو دکھلاوے، فخر یا کمانے کی غرض سے قرآن پڑھے

1822 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو ان کے روزے کے مقابلے اور اپنی دیگر نیک اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے وہ قرآن پاک پڑھیں گے تو قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے وہ پیکان کو دیکھے گا تو کچھ نظر نہیں آئے گا

شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ).

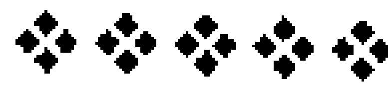
لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہیں آئے پھر وہ تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہیں آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہے۔

1823- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، أَوْ خَبِيثٌ، وَرِيحُهَا مُرٌّ).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس مومن کی جو کہ قرآن پاک پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے جو مومن قرآن پاک نہ پڑھتا ہو لیکن اس کے مطابق عمل کرتا ہو گویا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندائن کے پھل کی طرح ہے اس کا مزا کڑوا اور خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے۔

1824 - عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اقْرَئُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ).

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "قرآن پاک کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دو۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

60- کتاب النکاح

نکاح کا بیان

1-باب: التَّرْغِيبُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب دلانا

1825 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؛ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؛ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجروں کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا۔ جب انہیں بتایا گیا تو اُسے قلیل خیال کرتے ہوئے کہنے لگے ہم ان کے آگے کیا ہیں جبکہ آپ ﷺ کے سبب تو اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے گئے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا میں اب ہمیشہ پوری رات نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا میں اب پوری عمر روزہ دار رہوں گا اور آخری نے کہا میں ہمیشہ عورتوں سے دور رہوں گا اور کبھی شادی نہ کروں گا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ اللہ کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ خوف رکھنے والا اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے انحراف کرے وہ مجھ سے نہیں۔

2-باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

1826 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔

مجرد رہنے اور خصی ہو جانے کی کراہیت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے سے منع فرمایا اگر آپ ﷺ ان کو اجازت مرحمت فرماتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

1827 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جوان آدمی ہوں اور بدکاری کا خوف رکھتا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں کہ کسی عورت سے شادی کر سکوں آپ ﷺ نے سکوت فرمایا میں نے پھر عرض کی تو پھر سکوت فرمایا میں چوتھی مرتبہ عرض گزار ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہونا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا اب چاہے خصی ہو یا نہ ہو۔

3-باب: نِكَاحِ الْأَبْكَارِ

1828 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا، وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ: (فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا)۔ تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

کنواری سے نکاح کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ایک ایسی وادی میں تشریف لے جائیں جہاں ایک درخت ہو جس سے چر لیا گیا ہو اور ایک ایسا درخت ہو جس سے چرا نہ گیا ہو تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے ارشاد فرمایا جس سے کچھ نہ چرا گیا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ آپ ﷺ نے میرے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہ فرمایا۔

4-باب: تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

1829 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ

کمسن لڑکی کا عمر رسیدہ سے نکاح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم

النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ. فَقَالَ: (أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ).

ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو آپ کا بھائی ہوں تو آپ نے فرمایا تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے لحاظ سے میرے بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

5- بَاب: الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ

برابری دینداری میں ہے

1830 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا. وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ: {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {وَمَوَالِيكُمْ} فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ - وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ - النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس جو جنگ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے انہوں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا اور وہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ زمانہ جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسی کو اس کی طرف منسوب کر کے پکارتے اور مرنے کے بعد اس کی میراث بھی پاتا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو...... (وَمَوَالِيكُم) تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اسے فلاں کا آزاد کردہ غلام اور اسلامی بھائی کہہ کر پکارتے اس کے بعد سہل بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری جو حضرت ابوحذیفہ کی بیوی تھیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ ہم تو آج تک حضرت سالم ﷺ کو اپنی حقیقی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے لیکن اب اللہ عزوجل

نے اس بارے میں حکم نازل فرمادیا جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے پھر باقی حدیث بیان کی۔

1831 - وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا: (لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ؟). قَالَتْ: وَاللهِ لاَ أَجِدُنِي إِلاَّ وَجِعَةً. فَقَالَ لَهَا: (حُجِّي وَاشْتَرِطِي، قُولِي: اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي). وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا شائد حج کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں بخدا میں اپنے آپ کو بیمار محسوس کر رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا حج کرو اور شرط کر لو کہ یا اللہ جہاں تو مجھے روک دے گا وہ میرے احرام کھولنے کی جگہ ہوگی۔

1832 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے مال، حسب ونسب، حسن و جمال دینداری، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں تو دینداری حاصل کر۔

1833 - عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟). قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟). قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لاَ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لاَ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لاَ يُسْتَمَعَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا).

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مالدار شخص گزرا تو آپ ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا ''تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی کو پیغام دے تو نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو منظور کر لی جائے اگر بات کرے تو بغور سنی جائے پھر آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا اتنے میں غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص گزرا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اس کے متعلق تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا اگر کسی کو پیغام دے تو کوئی نہ نکاح کرے اگر کسی کی سفاش کرے تو منظور نہ ہو اور جب بات کرتے تو کوئی بغور

سے نہ سنے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا یہ اس کی مثل تمام روئے زمین میں بہتر ہے۔

6-باب مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ}

فرمان الٰہی ''عورت کی نحوست سے بچنا اور بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں''

1834 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے بعد کوئی فتنہ اتنا نقصان دہ باقی نہ رہا جو عوت کے فتنہ سے زیادہ ہو''۔

7-باب: {وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ} وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

فرمانِ الٰہی: ''اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا''

1835 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَلَا تَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: (إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر سے شادی کیوں نہیں فرما لیتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

1836 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أُرَاهُ فُلَانًا). لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: (نَعَمْ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ فلاں شخص ہے حفصہ کا رضاعی چچا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے گھر آ سکتا تھا؟ ارشاد فلاں ہاں رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے جو ولادت سے حرام

ہوتے ہیں۔

1837 - عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سِفْيَانَ، فَقَالَ: (أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟). فَقُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي). قُلْتُ: فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؛ قَالَ: (بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟). قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: (لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ).

حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میری بہن بنت ابوسفیان سے نکاح فرما لیجیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے۔ میں عرض گزار ہوئی جی ہاں اور اب بھی میں آپ کے پاس اکیلی ایک تو نہیں اور اپنی نیک بہن کو اپنے ساتھ شریک کرنا پسند کرتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں۔ میں نے عرض کی ہم نے تو سنا ہے کہ آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سے نکاح فرمانا چاہتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا اگر وہ میری زوجہ کے پہلے شوہر کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہ تھی کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے کیونکہ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا لہٰذا مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔

8-باب: مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ}. وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ.

جو کہتا ہے دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے" جو رضاعت پوری کروائے تو پورے دو سال اور دودھ تھوڑا یا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے"

1838 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: (انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو اس وقت ان کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا یہ دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا گویا آپ ﷺ کو ناگوار محسوس ہوا حضرت عائشہ

مِنَ الْمَجَاعَةِ)۔

رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں یہ میرا رضاعی بھائی ہے ارشاد فرمایا دیکھ لو کہ کون کون تمہارے بھائی ہیں کیونکہ رضاعت تب ہی صحیح ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

1839 - عَنْ جَابِرٍ ابْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیوی کی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

9-باب: الشِّغَارِ

وٹے سٹے کا نکاح

1840 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وٹے سٹے کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔

10-باب: نَهْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا

نبی کریم ﷺ نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا

1841 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: كُنَّا فِي جَيْشٍ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت ہے اگر چاہو تو متعہ کرلو۔

11-باب: عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

عورت کا نیک مرد سے نکاح کی درخواست کرنا

1842 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ: (مَا عِنْدَكَ؟). قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ. قَالَ: (اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ). فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے وہ عرض گزار ہوئے میرے پاس تو کوئی چیز نہیں تو ارشاد فرمایا جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو پس وہ گئے اور جب واپس

شَيْئًا. وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ. قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ). فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ: (مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟). فَقَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا. لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمْلَكْنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ).

ہوئے تو بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئے بخدا مجھے کوئی چیز نہ ملی لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں البتہ یہ تہبند ہے جو آدھا میں دے سکتا ہوں حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی اگر تم اُسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے پاس کچھ نہ رہے گا پس وہ یہ سن کر بیٹھ گئے اور کافی دیر تک مجلس میں بیٹھے رہے پھر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور دریافت فرمایا تمہیں قرآن میں سے کیا کیا آتا ہے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ مجھے یہ یہ سورتیں آتی ہیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے قرآن کی تعلیم کے عوض تمہیں اس کا مالک بنا دیا۔

12- باب: النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ.

1843- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لأَهَبَ لَكَ نَفْسِي. فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ. ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ. فَذَكَرَ الحَدِيثَ. وَقَالَ فِي آخرهِ: (أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ).

شادی سے قبل عورت کو ایک نظر دیکھنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی خدمت میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں آپ ﷺ نے اوپر سے نیچے تک اُس پر نظر فرمائی اور اپنا سر اقدس جھکا لیا۔ راوی نے پوری حدیث جو پہلے گزر چکی ہے کی جس کے آخر میں یہ ہے کہ تمہیں قرآن آتا ہے وہ عرض گزار ہوا ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس قرآن کی تعلیم کے عوض میں نے تمہیں اس عورت کا مالک بنایا۔

13-باب: مَنْ قَالَ: لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ

1844 - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ، فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا، لاَ وَاللهِ لاَ تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا، وَكَانَ رَجُلاً لاَ بَأْسَ بِهِ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الآيَةَ: {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} فَقُلْتُ: الآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ.

جو یہ کہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کر دیا پھر اس نے اسے طلاق دے دی جب اس کی عدت پوری ہوگئی تو اسے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجا میں نے اس سے کہا میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کی تکریم کی اس کے باوجود آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام لے کر آ پہنچے تو خدا کی قسم اب میں دوبارہ آپ کے ساتھ اس کا نکاح نہیں کروں گا حالانکہ اس شخص میں کوئی عیب نہیں تھا اور میری بہن بھی دوبارہ اس کے نکاح میں جانا چاہتی تھی تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی فلا تعضلوھن یعنی "انہیں نہ روکو" تو میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ اب تو میں ضرور ایسا ہی کروں گا تو آپ نے فرمایا اچھا تو اس کے ساتھ نکاح کر دو۔

14-باب: لاَ يُنْكِحُ الأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلاَّ بِرِضَاهَا.

1845 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: (أَنْ تَسْكُتَ).

1846 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي. قَالَ: (رِضَاهَا صَمْتُهَا).

کنواری یا شوہر دیدہ کا نکاح باپ وغیرہ بغیر اجازت نہیں کر سکتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیوہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی (بالغہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کنواری کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس کا خاموش ہو جانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کنواری تو حیا کرتی ہے تو آپ نے فرمایا اس کا خاموش ہو جانا اس کی رضامندی ہے۔

15-باب إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

جب کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے اور وہ ناپسند کرے تو نکاح نہ ہوا

1847 - عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ.

حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس دوسرے نکاح کو ناپسند کرتی تھیں پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے اس نکاح کو رد کر دیا۔

16-باب: لاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے

1848 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ، أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پیغام بھیجنے والا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

17-باب: الشُّرُوطُ الَّتِي لاَ تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

وہ شرائط جن کا نکاح میں پابند کرنا جائز نہیں

1849 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی مسلمان بہن کے لیے طلاق کا سوال کرے تاکہ اس کا حصہ بھی اس کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

18-باب: النِّسْوَةِ اللاَّتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَةِ

دلہن کو برکت کی دعاؤں کے ساتھ خاوند کے پاس پہنچانے والی عورتیں

1850 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک

زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: (يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ).

انصاری شخص کے لیے دلہن کو تیار کیا پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ تمہارے پاس کوئی بجانے کا سامان نہ تھا حالانکہ انصار سرور پسند کرتے ہیں۔

19- باب: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

خاوند اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا کہے

1851 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں جو کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ کہے بسم اللہ۔ اے اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔ جو تو ہمیں عطا فرمائے'' تو ان کی جو اولاد ہوگی اُسے شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

20- باب: الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

ولیمہ ضرور ہو خواہ ایک بکری سے ہو

1852 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ولیمہ اس طرح نہ کیا جس طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا تھا۔ کہ یہ ولیمہ ایک بکری سے فرمایا۔

21- باب: مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

ایک بکری سے کم کا ولیمہ

1853 - عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ فرمایا تھا۔

22- باب: حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ

دعوتِ ولیمہ کا قبول کرنا ضروری ہے اور سات روز تک دعوت ولیمہ کرنے کا حکم

1854 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا دُعِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ کھانے کے

أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا).

لیے بلایا جائے تو اُسے ضرور جانا چاہیے۔

23-باب: الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

عورتوں کے متعلق وصیت

1855 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو اللہ عزوجل اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوس کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے متعلق نیک برتاؤ کی وصیت پر عمل کرے کیونکہ اس کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا اوپر کا حصہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر ایسا ہی چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی اس لیے عورتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کی وصیت پر عمل کرو۔

24-باب: حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الأَهْلِ

اہل وعیال کے ساتھ حسن سلوک کرنا

1856 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لاَ يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا، قَالَتِ الأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ، غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ، لاَ سَهْلٍ فَيُرْتَقَى، وَلاَ سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ. قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لاَ أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ. قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ. قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لاَ حَرٌّ، وَلاَ قُرٌّ، وَلاَ مَخَافَةَ، وَلاَ سَآمَةَ. قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلاَ يَسْأَلُ عَمَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے آپس میں ایک جگہ بیٹھ کر یہ معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی ان میں سے پہلی عورت نے کہا میرا خاوند دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے نہ اس تک پہنچنا آسان اور نہ وہ اتنا عمدہ کہ کوئی اس کے لیے مشقت اٹھائے، دوسری کہنے لگی میں اپنے خاوند کی کوئی بات نہ کروں گی کہ مجھے خوف ہے کہ اس کا ذکر کروں گی تو اس کے تمام ظاہری و باطنی عیب بیان نہ کر دوں، تیسری نے کہا میرا خاوند لمبا اور بدمزاج ہے اگر اس کی خامیاں بتاؤں تو وہ طلاق دے دے گا اور اگر چپ رہوں گی تو مجھے لٹکائے رکھے گا چوتھی نے کہا میرا خاوند تو تہامہ کی آب وہوا کی طرح نہ سرد ہے نہ گرم نہ اس سے کوئی خوف نہ کوئی غم، پانچویں

عَهِدَ. قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلاَ يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ. قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلاًّ لَكِ. قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ. قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ. قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلاَتُ الْمَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ. قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلاَ أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ، أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ، ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجِعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ، بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا، جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لاَ تَبُثُّ حَدِيثَنَا

نے کہا میرا خاوند گھر میں چیتا اور باہر شیر ہے اور کچھ پوچھ گچھ نہیں رکھتا، چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند کھانے بیٹھتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور پیتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور سوتا ہے تو الگ تھلگ ہی پڑا رہتا ہے نہ مجھے ہاتھ لگائے نہ میرا حال پوچھے۔ ساتویں کہنے لگی میرا خاوند حق زوجیت کے قابل نہیں یا شریر اور نادان ہے دنیا بھر کے عیب اس میں ہیں ذرا سی بات پر سر پھاڑ دے یا ہاتھ توڑ دے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑ دے گا۔ آٹھویں نے کہا میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح ہے اور اس کی خوشبو زعفران جیسی ہے، نویں عورت نے کہا میرا خاوند بلند و بالا مکان والا لمبے پر تلے والا (بہادر) راکھ کے ڈھیر والا (سخی) ہے اس کا گھر پنچائیت گھر کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک ہے ایسا مالک کہ اس سے زیادہ خیر والا کوئی مالک نہیں اس کے بہت سارے اونٹ ہیں جو گھر کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں اور چرنے کے لیے ہی بہت کم جاتے ہیں جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو انہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارہوں نے کہا میرے خاوند کا نام ابوذرع ہے اور ابوذرع کیسا ہے کہ اس نے زیورات سے میرے کانوں کو بوجھل کر دیا ہے اور میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے کہ میں اپنے اوپر نازاں ہوں وہ مجھے غریب چرواہوں سے لایا تھا اور مجھے بکثرت گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنا دیا میں بات کرتی ہوں تو کبھی برا نہیں مناتا میں سوتی ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں اور ابوذرع کی ماں ہے کہ ابوذرع کی ماں کے کیا کہنے جس کے صندوق بھرے ہوئے اور گھر کشادہ

تَبْتِيثًا، وَلاَ تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلاَ تَمْلأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا. قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلاً سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ، وَمِيرِي أَهْلَكِ. قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ، مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لأُمِّ زَرْعٍ).

ہے ابوزرع کا بیٹا بھی کیسا بیٹا ہے کہ دبلا پتلا جس کی خوراک کہ بکری کا ایک بازو کھا کر شکم سیر ہو جائے۔ ابوزرع کی بیٹی بھی کیا بیٹی ہے والدین کی لاڈلی اور فرمانبردار لیکن پڑوسن کے لیے حسد وجلن کا سبب۔ ابوزرع کی لونڈی بھی کیا لونڈی کہ بات اِدھر اُدھر نہ کہتی پھرے نہ ہماری خوراک کو ضائع کرے گھر کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے اِم زرع کہتی ہے کہ ایک دن ابوزرع گھر سے اس وقت نکلا جب میں دودھ میں مکھن نکال رہی تھی اور اُس کو ایک عورت ملی جس کے دو بچے اس کی بغل کے نیچے پستانوں سے کھیلتے دودھ پی رہے تھے ابوزرع نے مجھے طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کر لیا تو میں نے بھی ایک شخص سے نکاح کر لیا جو اچھا گھڑسوار اور نیزہ بازی کا شوقین تھا اس نے مجھے بہت کچھ مال واسباب سامان راحت سے ایک ایک جوڑا دیا اس نے مجھ سے کہا اے ام زرع جتنا چاہو کھا اور پیو اور اپنے عزیز واقارب کو بھی کھلاؤ ام زرع کہتی ہے اس نے مجھے جو کچھ دیا وہ سب ابوزرع کے ایک برتن کے برابر بھی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں بھی تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لیے تھا۔

25-باب: صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

عورت شوہر کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے

1857 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لاَ يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، وَلاَ تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور نہ ہی اس کی اجازت ہے کسی کو گھر میں آنے دے مگر

فَإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطْرُهُ).

اس کی اجازت سے اور جو مال وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرے گی تو اس حصے کی ذمہ دار ہوگی۔

26-باب۔

باب

1858 - عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں زیادہ تر غریب لوگ تھے اور مالداروں کو دروازے پر روک لیا گیا ہے لیکن جہنمی مال داروں کو تو پہلے ہی جہنم میں بھیج دیا گیا تھا پھر میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔

27-باب: الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

جب سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی کرنا

1859 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ، تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبَتْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا، وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے ایک سفر میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کرتے رہتے حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ میرے اونٹ پر سوار ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں آپ میرے اونٹ کو چیک کریں اور میں آپ کے اونٹ کو چیک کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں تو آپ سوار ہوگئیں پس جب نبی کریم ﷺ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے تو اس پر بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما تھیں انہیں سلام کیا اور چلنے لگے پھر جب منزل پر اترے تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال

دیے اور کہنے لگیں اے رب مجھ پر کوئی سانپ یا بچھو مسلط کر دے تا کہ وہ مجھے کاٹ لے کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو تو کچھ کہنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔

28-باب: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ

شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری سے شادی

1860 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَكِنْ قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اگر چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مگر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب کوئی کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک قیام کرے اور اگر بیوہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے۔

29-باب: الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

بناوٹی زینت کرنا اور اس پر فخر کر کے سوکن کو جلانا منع ہے

1861 - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ)۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کا دل جلانے کے لیے ایسی چیز ملنے کا اظہار کروں جو میرے شوہر نے مجھے نہ دی ہو تو یا مجھے گناہ ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ دی ہوئی چیز ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسے کسی نے فریب کا جوڑا زیب تن کیا ہو۔

30-باب: الْغَيْرَةِ

غیرت کا بیان

1862 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ قَالَ: (إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل غیرت فرماتا ہے اور اللہ عزوجل کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن وہ کام کرے جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے۔

1863 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ، وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ، وَلاَ مَمْلُوكٍ، وَلاَ شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ، فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ، وَأَسْتَقِي الْمَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي، وَهْيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: (إِخْ إِخْ). لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ، وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ . فَقَالَ: وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ يَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي۔

فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد، مال، لونڈی، غلام وغیرہ چیز نہ تھی سوائے پانی کھینچنے والا اونٹ اور ایک گھوڑا تھا تو ان کے گھوڑے کو میں چارہ ڈالتی اور پانی پلاتی تھی پانی کے ڈول کی مرمت کرتی اور آٹا بھی خود ہی گوندتی تھی لیکن مجھے اچھی روٹی پکانی نہیں آتی تھی تو انصار کی پڑوسی عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ بہت ہی نیک سیرت عورتیں تھیں میں حضرت زبیر کی زمین سے گھٹلیاں اٹھا کر لایا کرتی وہ جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مرحمت فرمائی ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مجھے ملے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند افراد تھے چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھانے کے لیے اونٹ سے اخ اخ فرمایا لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی اور حضرت زبیر کی بھی یاد آ گئی کیونکہ وہ بہت غیرت مند تھے میری اس حالت کو رسول اللہ ﷺ نے پہچان لیا کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں چنانچہ آپ چلے گئے پھر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ ملے تھے جبکہ میرے سر پر گھٹلیوں کا وزن تھا اور آپ کے ساتھ چند صحابی بھی تھے آپ نے مجھے سوار کرنے کے لیے اونٹ کو بٹھایا تو مجھے شرم آئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی تھی حضرت زبیر نے فرمایا کہ تمہارا گھٹلیاں اٹھا کر لانا اللہ عزوجل کی قسم مجھے آپ کے ساتھ سوار ہونے سے بھی زیادہ ناگوار تھا حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک خادم بھیج دیا جو گھوڑے کی دیکھ کے لیے کافی ہو گیا اور یوں انہوں نے مجھے اس کام سے آزاد کر دیا۔

31-باب: غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

1864 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ (إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى). قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: (أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ). قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

عورتوں کی غیرت اور ناراضگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش یا ناراض ہوتی ہو تو میں پہچان لیتا ہوں وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب محمد ﷺ کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم علیہ السلام کی قسم وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی اللہ عزوجل کی قسم میں اس وقت صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

32-باب: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ

1865 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: (الْحَمْوُ الْمَوْتُ).

عورت سے محروم کے علاوہ کوئی خلوت نہ کرے نہ ہی ان کے شوہر کی غیر موجودگی میں ان کے پاس جائے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے پاس تنہائی میں جانے سے پرہیز کرو انصار سے ایک مرد نے آپ سے پوچھا دیور کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا ''دیور تو موت ہے''۔

33-باب: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

1866 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا، كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا).

عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی خوبیاں بیان نہ کرے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی خوبیاں اس طرح نہ بیان کرے کہ گویا وہ اُسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

34-باب: لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ

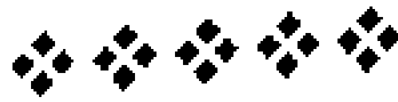
طویل عدم موجودگی کے بعد رات اچانک گھر نہ لوٹے

1867 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی طویل مدت تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اچانک رات کے وقت گھر نہ آئے۔

1868 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِذَا دَخَلْتَ لَيْلاً، فَلاَ تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ، حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم رات کے وقت اپنے گھر لوٹو تو گھر کے اندر نہ جاؤ تاکہ وہ عورت جس کا شوہر غیر حاضر تھا اپنے زیر جامہ بالوں کی صفائی کر سکے اور بکھرے ہوئے بالوں میں کنگھا کر سکے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

61- کتاب الطلاق

طلاق کا بیان

1869 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے پھر پاک ہونے تک اسے روکے رکھے پھر جب حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے'' تو اب چاہے تو روکے رکھے چاہے تو طلاق دے دے لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔

1-باب: إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ يُعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلَاقُ

جب حائضہ کو طلاق دی جائے تو طلاق میں شمار ہوگی

1870 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو طلاق میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی شمار ہوگی۔

2-باب: مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

کیا طلاق دیتے وقت عورت کی جانب متوجہ ہو

1871 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جون کی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے نزدیک ہوئے تو اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ ﷺ

(لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ).

نے اس سے ارشاد فرمایا تم نے بہت عظیم ہستی کی پناہ لی ہے لہٰذا اب آپ گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

1872 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهَا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هَبِي نَفْسَكِ لِي) قَالَتْ: وَهَلْ تَهِبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ. قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ. فَقَالَ: (قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ). ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: (يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا).

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ جب وہ خاتون آپ ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کی دایہ بھی اس کے ساتھ تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا آپ میرے سپرد کر دو تو کہنے لگی ملکہ بھی اپنا نفس کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر اسے مطمئن کر دیں تو وہ کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی پناہ لی ہے جو پناہ دینے کے قابل ہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا اے ابواسید اسے رازقی کپڑوں کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔

3-باب: مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ

جو تین طلاقوں کو جائز بتائے

1873 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ. وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؛ لَا. حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی زوجہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا اور اس کے پاس کپڑے کے پھندے کی مانند ہے (نامرد ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

4-باب: {لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ}

''حلال کو حرام کیوں کرتے ہو''

1874 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً. فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ. فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لَا. فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. وَسَأَقُولُ ذَلِكِ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ. قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: (لَا). قَالَتْ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ: (سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ). فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: (لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ). قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ. قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

کریم ﷺ کو شہد اور میٹھی چیزیں پسند تھیں آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک ہو جاتے۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رہے تو مجھے غیرت آئی اور جب ان سے اس کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ میری قوم کی فلاں عورت نے چمڑے کے مشکیزے میں شہد بطور ہدیہ بھیجا تھا پس اس میں سے نبی کریم ﷺ کو بھی پلایا تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا اللہ کی قسم میں ضرور کوئی حیلہ کروں گی تو میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ جب حضور ﷺ تمہارے پاس تشریف لائیں اور تمہارے نزدیک ہوں تو کہنا کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ اور جب آپ ﷺ انکار فرمائیں تو کہنا آپ کے منہ مبارک سے یہ بو کیسی آ رہی ہے تو آپ ﷺ فرمائیں گے کہ میں نے حفصہ کے پاس شہد پیا ہے تو اس وقت یہ کہنا کہ شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط درخت کا رس چوسا تھا۔ اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ آپ بھی ایسا ہی کہیے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ میں ارادہ کیا کہ آپ ﷺ سے وہ کہہ دوں جو تم نے مجھے کہنے کے لیے کہا تھا چنانچہ جب آپ ﷺ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب تشریف لے گئے تو عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں میں عرض گزار ہوئی تو پھر یہ بو کیسی ہے؟ جو آپ کے منہ مبارک سے آ رہی ہے ارشاد فرمایا مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے انہوں نے عرض کی تو شاید مکھی نے درخت عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ پھر آپ

ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی آپ سے یہی عرض لیا پھر جب آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا چنانچہ جب آپ ﷺ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو اور شہد پلاؤں ارشاد فرمایا ہے مجھے اس کی حاجت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے پھر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم ہم نے آپ ﷺ کو شہد سے محروم کر دیا تو میں نے کہا خاموش رہو۔

5-باب: الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلاَقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ}

خلع اور اس میں طلاق کی کیفیت اور فرمانِ الٰہی ''اور تمہارے لیے اس میں سے لینا حلال نہیں جو تم نے عورتوں کو دیا ہے''

1875-عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتُبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلاَ دِينٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟). قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی زوجہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور دینداری میں کوئی کمی نہیں پاتی لیکن یہ پسند نہیں کرتی کہ مسلمان ہو کر ناشکری کروں پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم باغ واپس دو گی وہ عرض گزار ہوئیں جی ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔

6-باب: شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

نبی کریم ﷺ کا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے لیے سفارش کرنا

1876 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عنهما: أَنَّ زَوْجَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضرت

بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي، وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ: (يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟). فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَوْ رَاجَعْتِهِ). قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: (إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ). قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے جن کا نام مغیث تھا گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے داڑھی پر آنسو بہاتے روتے پھر رہے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا تم مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر متعجب نہیں پھر نبی کریم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم مغیث کے پاس چلی جاؤ تو اچھا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ حکم فرما رہے ہیں ارشاد فرمایا میں سفارش کر رہا ہوں وہ عرض گزار ہوئیں تو مجھے ان کی حاجت نہیں۔

7-باب اللِّعَانِ

لعان کا بیان

1877 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا). وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیان کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

8-باب: إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ

جب کوئی کہے یہ میرا بچہ نہیں ہے

1878 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ. فَقَالَ: (هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (مَا أَلْوَانُهَا؟). قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: (هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (فَأَنَّى ذَلِكَ؟). قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ. قَالَ: (فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا ان کے رنگ کیسے ہیں وہ عرض گزار ہوا وہ سرخ رنگ کے ہیں ارشاد فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا یہ کیسے ہوا؟ عرض کی شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا

ہوا ارشاد فرمایا تو تیرے بیٹے کے رنگ کا بھی کسی رگ نے اسی طرح کھینچا ہوگا۔

9-باب: الاستتابة لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ

1879 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ الْمُتَلاَعِنَيْنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: (حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا). قَالَ مَالِي؟ قَالَ: (لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ).

لعان والوں کو توبہ کی تلقین

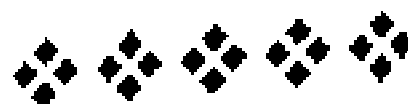
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ دو لعان کرنے والوں کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والوں سے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا حساب لے گا تم میں سے ایک جھوٹا ہے پھر مرد سے فرمایا تمہارا عورت سے کوئی واسطہ نہیں اس نے عرض کی میرا مال؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مال تمہارا نہیں رہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس کے عوض عورت کی شرمگاہ تمہارے لیے حلال ہوئی اور اگر جھوٹے ہو تو پھر تو تجھے اور بھی مال نہیں ملنا چاہیے۔

10-باب: الْكُحْلُ لِلْحَادَّةِ

1880 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ: (لاَ تَكَحَّلْ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلاَسِهَا، أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَلاَ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ).

سوگ والی کا سرمہ لگانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور اسے اپنی آنکھ کے متعلق ڈر محسوس ہوا تو اس کے لواحقین رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے اور سرمہ لگانے کی اجازت چاہی ارشاد فرمایا سرمہ نہ لگایا جائے کہ پہلے عورت (دوران عدت) خراب تر کپڑے پہنے رہتی اور برے سے برے گھر میں پڑی رہتی جب سال گزر جاتا تو بھی ایک کتا گزرتا تو اسے مینگنیاں مارتی (تب عدت ختم ہوئی) پس اب ایسا ہرگز نہ کرے حتیٰ کہ چار ماہ دس دن گزر جائیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

62- کتاب النفقات

نفقہ کا بیان

1881- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً).

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر خدا کا حکم جانتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

1882 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ).

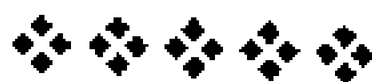
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

1- باب: حَبْسِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ.

بیویوں کے لیے سال بھر کی خوراک رکھنا اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کی کیفیت

1883 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَيَحْبِسُ لأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی نضیر کے درختوں کو فروخت فرما دیا کرتے اور اپنی ازواج کے لیے ایک سال کی خوراک رکھ لیا کرتے تھے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

63- كتاب الأطعمة

طعام کا بیان

1884 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ، فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ: (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي، وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ، فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: (عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: (عُدْ). فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ - قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي، وَقُلْتُ لَهُ: تَوَلَّى اللهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ، وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ. قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے سخت بھوک محسوس ہوئی اس حالت میں میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت پڑھ کر سنانے کی خواہش کی وہ (سنا کر) اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور دروازہ کھول دیا۔ میں وہاں سے تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ بھوک اور مشقت کے سبب منہ کے بل گر پڑا اتنے میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سرہانے کھڑے ہیں ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں اور مستعد ہوں تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کھڑا کیا اور میری بھوک محسوس فرما کر مجھے اپنے دولت کدے پر لے گئے پھر دودھ کا پیالہ پینے کے لیے عنایت فرمایا میں نے اس میں سے کچھ پی لیا آپ ﷺ نے حکم فرمایا اور پیو میں نے اور پیا پھر ارشاد فرمایا اور پیو میں نے اور پیا حتی کہ میرا پیٹ پیالے کی مانند ہو گیا وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس معاملہ کا ذکر کیا اور کہا میرے اللہ نے یہ معاملہ اس ہستی کے سپرد فرمایا جو اس کا زیادہ حقدار تھی اے عمر خدا کی قسم میں نے جو آیت مبارکہ آپ کو سنانے کو کہی تھی تو میں

أسے آپ سے بہتر قرأت کرنے والا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں تمہیں مہمان بنا کر گھر لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محسوس ہوتی۔

1-باب: التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالأَكْلِ بِالْيَمِينِ

تسمیہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

1885 - عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنْتُ غُلاَمًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: (يَا غُلاَمُ سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ). فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حالت لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کی کفالت میں تھا اور کھاتے وقت میرا ہاتھ رکابی میں ہر طرف چلتا رہتا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے برخوردار بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اس کے بعد سے میں اسی طریقے سے کھاتا رہا۔

2-باب: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

جو سیر ہو کر کھائے

1886 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب ہمیں کھجور اور پانی سیر ہو کر ملنے لگا تو آپ علیہ السلام نے ظاہری پردہ فرمایا (وصال فرمایا)۔

3-باب: الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ

پتلی روٹی کھانا اور میز کا استعمال

1887 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مُرَقَّقًا، وَلاَ شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللهَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے چپاتی تناول نہ فرمائی اور نہ ہی بھنی ہوئی بکری حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے ملاقات فرمائی۔

1888 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي رِوَايَةٍ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ، وَلاَ خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلاَ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میرے علم میں نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی رکابی میں کھانا تناول فرمایا ہو یا پتلی روٹی تناول فرمائی ہو یا میز پر کھانا

قُطُّ. وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ.

تناول فرمایا ہو۔

4-باب: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

1889 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ).

ایک کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو کا کھانا تین کو کافی ہوتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوتا ہے۔

5-باب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

1890 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأُتِيَ يَوْمًا بِرَجُلٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا، فَقَالَ لِخَادِمِهِ: لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ).

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب تک کسی مسکین کو بلا کر اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔ پس ایک شخص آپ کے پاس کھانے کے لیے لایا گیا تو اس نے بہت زیادہ کھایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم سے فرمایا اس شخص کو آئندہ میرے پاس نہ لانا کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

6-باب الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

1891 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: (لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ).

ٹیک لگا کر کھانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا تو آپ ﷺ نے وہاں موجود ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

7-باب: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا

1892 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر پسند آتا تو تناول فرماتے اور نہ آتا تو چھوڑ دیتے۔

8-باب التَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

جو کے آٹے میں پھونک مارنا

1893 - عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ النَّقِيَّ؟ قَالَ: لاَ. قِيلَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ؟ قَالَ: لاَ. وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں میدہ دیکھا؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں پوچھا گیا کیا آپ جو کے آٹے کو چھانتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ پھونک مار کر بھوسہ اڑا دیتے تھے۔

9-باب: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کیا کھایا کرتے تھے

1894 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو ہر ایک کو سات سات کھجوریں دیں چنانچہ مجھے بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں لیکن ان میں سے ایک خراب تھی لیکن وہ کھجور مجھے سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

1895 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ان کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا انہوں نے انہیں بھی کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے لیکن کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

1896 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے اہل خانہ نے کبھی گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے۔

10- باب: التَّلْبِينَةِ

1897 - وعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ، إِلاَّ أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ).

تلبینہ کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان کی عادت تھی کہ جب ان کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جاتا اور عورتیں جمع ہو کر اپنے اپنے گھروں کو واپس چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں ہی رہ جائیں تو ان کے لیے تلبینہ بنانے کا حکم دیا جاتا پھر ثرید تیار کر کے اس کے اوپر تلبینہ ڈال دیا جاتا اور فرماتیں اس میں سے کھائیں کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور بعض ورنج کو دور کرتا ہے۔

11- باب: الأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

1898 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لاَ تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلاَ الدِّيبَاجَ وَلاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ).

چاندی کے ملمع برتن میں کھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان سے بنی ہوئی پلیٹوں میں کھاؤ کہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

12- باب الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لإِخْوَانِهِ

1899 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا، أَدْعُو رَسُولَ اللهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّكَ

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلیف کرنے والا شخص

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ انصار میں ابو شعیب نامی ایک شخص تھا اس کا ایک غلام تھا جو قصاب تھا اُس نے اسے کہا کہ میرے لیے کھانا تیار کرو تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اور ان کے چار اصحاب کی دعوت کر سکوں۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ حضرات کو دعوت دی مگر ایک اور شخص بھی ان کے پیچھے آ گیا نبی

دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ). قَالَ: بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

13-بَاب: الْقِثَّاءُ بِالرُّطَبِ

1900 - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

14-بَاب: الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ

1901 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ، فَجَلَسَتْ، فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَدَادِ، وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى. فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: (امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ). فَجَاؤُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ، فَيَقُولُ: أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى، فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: (أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ). فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ:

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے تو ہم پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی اور یہ شخص بھی ہمارے پیچھے آ گیا ہے اب اگر آپ چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو چاہو تو چھوڑ دو۔ ابو شعیب نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ککڑی کے ساتھ تر کھجور ملانا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تر کھجوروں کے ساتھ ککڑی تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔

تر اور خشک کھجوریں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی تھا جو کھجور کی فصل کاٹنے تک مجھے دیا کرتا تھا میرے پاس وہ زمین تھی جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بئر رومہ کے راستے پر واقع ہے ایک سال اس میں پیداوار نہ ہوئی لیکن فصل کی کٹائی کے وقت یہودی آ پہنچا لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا چنانچہ میں نے اس سے اگلے سال تک کی مہلت مانگی لیکن اس سے انکار کر دیا خبر جب نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا چلو ہم یہودی سے جابر کے لیے مہلت کا تقاضا کریں گے۔ جب آپ ﷺ میرے باغ میں رونق افروز ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی تو وہ کہنے لگا کہ ابو القاسم ﷺ میں اسے مہلت نہیں دوں گا۔ آپ ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا تو کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر یہودی سے اس بابت گفتگو فرمائی تو یہودی نے انکار کر دیا۔ پھر میں کھڑا ہوا اور

(افرش لي فيها). فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ: (جُدَّ وَاقْضِ). فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ، فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ، فَقَالَ: (أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ).

کچھ تر کھجور توڑ کر آپ ﷺ کو پیش کیں آپ ﷺ نے تناول فرمائیں پھر ارشاد فرمایا اے جابر تمہارا چھپر کہاں ہے پس میں نے آپ کو بتادیا آپ ﷺ نے فرمایا میرے لیے وہاں بستر کر دو میں نے فوراً بستر بچھا دیا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے اور کچھ دیر آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے تو میں دوبارہ مٹھی بھر کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا آپ ﷺ نے تناول فرمائیں پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے وہی گفتگو فرمائی مگر اس نے انکار کر دیا چنانچہ آپ ﷺ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اے جابر کھجوریں توڑتے جاؤ اور قرض ادا کرتے جاؤ پھر آپ ﷺ کھجوریں توڑنے کی جگہ ٹھہرے رہے حتیٰ کہ میں نے اتنی کھجوریں توڑیں کہ اس کا قرض بھی ادا ہو گیا اور اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں سو میں بارگاہ اقدس میں پہنچا خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک احمد مختار ﷺ کے تصرفات کا کھلا ثبوت ہے جبکہ اس سال پیداوار بھی نہ ہوئی اس کے باوجود آپ ﷺ کے ارادہ فرمالینے کی دیر تھی کہ خالی درختوں سے کھجوریں نکلنا شروع ہوئیں یہاں تک کہ قرض بھی ادا ہو گیا اور اتنی ہی باقی بھی رہ گئیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تصرف و اختیار کی وہ عظیم و بے مثل دولت فرمائی جو کسی کو نہ عطا فرمائی۔

15-باب: الْعَجْوَةِ

عجوہ کھجور

1902 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو صبح کے وقت روزانہ سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن اسے کوئی زہر اور جادو ضرر نہ پہنچائے گا۔

16-باب: لَعْقِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کو چاٹنا

1903 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی کھانا کھا چکے تو جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹا نہ دے اپنے ہاتھ صاف نہ کرے۔

1904 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ، إِلاَّ أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہمارے پاس رومال نہ تھے بلکہ یہ ہتھیلیاں، بازو اور پیر۔

17-باب مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

1905 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا).

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا فرماتے ''اس میں تعریف ہے اللہ عزوجل کے لیے جو بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ اے ہمارے رب ایسی تعریف جو ختم نہ ہو نہ کہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی کہ جس کی حاجت نہ رہے۔''

1906 - وَعَنْهُ ايضًا فى رواية: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلاَ مَكْفُورٍ).

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے ''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے''۔

18-باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا}

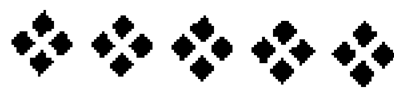
فرمان الٰہی ''پس جب تم کھا چکو تو چلے جاؤ''

1907 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ پردے (کا حکم نازل ہونے) کے بارے میں مجھے لوگوں سے

يَسْأَلُنِي عَنْهُ، أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

زیادہ معلوم ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ ہی سے پوچھا کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی اور آپ ﷺ نے ان سے مدینہ منورہ میں نکاح فرمایا تو لوگوں کے لیے کھانے کی دعوت فرمائی جبکہ دن چڑھ آیا تھا پس آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور کچھ حضرات بھی آپ کے پاس بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہاں سے تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس پہنچ کر آپ نے خیال فرمایا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے چنانچہ واپسی فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ میں بھی ہولیا وہ حضرات اب بھی وہاں براجمان تھے آپ ﷺ پھر تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس پہنچ گئے پھر آپ ﷺ نے واپسی فرمائی میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پس آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

64- کتاب العقیقة

عقیقہ کا بیان

1-باب: تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ

نومولود کا نام رکھنا

1908 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں لے کر حاضر خدمت ہوا آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے دے دیا۔

1909 - حَدِيث أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا وَلَدَتْ عَبْدَاللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، تَقَدَّمَ فِي حَدِيث الْهِجْرَة وَزَادَ هُنَا: فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت عبداللہ بن زبیر کی پیدائش کا واقعہ حدیث ہجرت میں پہلے گزر چکا ہے اور یہاں اتنا اضافہ ہے کہ ان کی پیدائش پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی کیونکہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے اب تم لوگوں کے ہاں اولاد نہ ہوگی۔

2-باب: إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کر کے بچے کی اذیت دور کرنا

1910 - عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى).

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے پس اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ۔

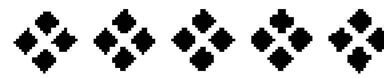
3-باب: الْفَرَعِ

فرع کا بیان

1911 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ)). وَالْفَرَعُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے بتوں کے لیے ذبح کیا جائے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے ہیں پس جو بتوں کے نام پر رجب میں کی جائے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو جانور اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے حرام ہے جبکہ اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور حلال وطیب ہے جیسے بزرگوں کی نیاز دفاتحہ چالیسواں سوئم وغیرہ یہ سب رضائے الٰہی کے لیے کیا جاتا ہے اور اللہ نام لے کر اللہ ہی کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اور مسلمانوں فقیر وغنی سب کو کھلایا جاتا ہے جس کی شریعت میں کہیں کوئی ممانعت نہیں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

65- كتاب الذبائح والصيد

ذبیحہ اور شکار کا بیان

1- باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

شکار پر بسم اللہ پڑھنا

1912 - عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ، قَالَ: (مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ). وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ: (مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ، فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ).

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس شکار کے متعلق عرض کی جو نیزے کی ڈنڈی سے کیا جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ڈنڈی کی نوک سے زخمی ہو تو کھالو اور اگر آڑا لگے تو اسے مت کھاؤ کہ وہ موقوذہ (قرآن کا حرام کردہ) ہے پھر میں نے کتے کے مارے ہوئے شکار کے متعلق عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے کتا تمہارے لیے روک کے رکھے تو اسے کھالو کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑنا شکار کو ذبح کرنا ہی ہے اور اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ اور کتا بھی موجود ہو اور تمہیں خدشہ ہو کہ دوسرے کتا بھی پکڑنے میں اس کے ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتے پر نہیں۔

2- باب: صَيْدِ الْقَوْسِ

کمان سے شکار

1913 - عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ،

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ ﷺ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھا پی سکتا ہوں اور میری رہائش شکار کی جگہ پر ہے اور میں وہاں کمان سے اور

وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ: (أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ: فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ).

سدھائے اور بغیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں تو میرے لیے کیا درست ہے۔ ارشاد فرمایا تم نے اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن بھی مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان ہی میں کھالو اور شکار کرو تو اگر پہلے بسم اللہ پڑھ لی تو اسے کھاؤ اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے سے شکار کیا اور کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھالو جو تم نے بغیر سکھائے کتے سے شکار کیا تو اگر اسے ذبح کر سکو تو اسے بھی کھالو۔

3-باب الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

انگلی سنگریزے اور غلیل سے مارنا

1914- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: لاَ تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ، وَقَالَ: (إِنَّهُ لاَ يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلاَ يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ). ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ لاَ أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو انگلی سے سنگریزے مارتے دیکھا تو ارشاد فرمایا سنگریزے نہ مارو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سنگریزے مارنے کو منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے بلکہ اس سے یا تو دانت ٹوٹتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پھر اسے سنگریزے مارتے دیکھا تو فرمایا میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حدیث بتائی تھی کہ آپ ﷺ نے سنگریزے مارنے سے منع فرمایا ہے یا مکروہ ہے لیکن تم پھر بھی سنگریزے مارے جا رہے ہو اب میں تم سے کسی قسم کا کلام نہیں کروں گا۔

4-باب: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

جو شکار اور حفاظت کے علاوہ کتا پالے

1915- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم

عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ).

ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ایسا کتا پالے جو نہ مویشیوں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ ہی شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔

5-باب: الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

جو شکار غائب رہنے اور دو تین روز کے بعد ملے

1916 - حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ تَقَدَّمَ قَرِيبًا، وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: (...وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ، فَكُلْ. وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ).

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ابھی گزری اس میں اتنا اضافہ ہے اگر تم شکار کو تیر مارو پھر شکار ایک دو روز بعد ملے اور اس کے جسم میں تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ہو تو اسے کھا لو اور اگر پانی میں پڑا ہوا پاؤ تو اسے نہ کھاؤ۔

6-باب: أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

1917 - عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا، كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چھ یا سات غزوات میں شریک تھے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے۔

7-باب: النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

نحر اور ذبح کرنا

1918 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا، وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَكَلْنَاهُ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

8-باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

شکل بگاڑنے، باندھ کر نشانہ لگانے اور تیر مارنا مکروہ ہے

1919 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَلَمَّا رَأَوْا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گزر ایسے لڑکوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر

تفرقوا، فقال ابن عمر: من فعل هذا؟ إن النبي ﷺ لعن من فعل هذا.

اندازی کر رہے تھے جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ادھر اُدھر ہو گئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا یہ کس نے کیا ہے؟ بے شک نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

1920 - وعن ابن عمر رضي الله عنه في رواية أنه قال: لعن النبي ﷺ من مثل بالحيوان.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے ایک روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حیوان کے ناک کان وغیرہ کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

9-باب: لحم الدجاج

مرغی کا گوشت

1921 - عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: رأيت النبي ﷺ يأكل دجاجا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کا گوشت تناول فرماتے دیکھا ہے۔

10-باب: أكل كل ذي ناب من السباع

دانتوں سے پھاڑ کھانے والا درندہ حرام ہے

1922 - عن أبي ثعلبة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل كل ذي ناب من السباع.

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر دانتوں سے پھاڑ کھانے والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

11-باب: المسك

مشک

1923 - عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: (مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير، فحامل المسك: إما أن يحذيك، وإما أن تبتاع منه، وإما أن تجد منه ريحا طيبة، ونافخ الكير: إما أن يحرق ثيابك، وإما أن تجد ريحا خبيثة).

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو بطور تحفہ تمہیں کچھ خوشبو دے دے گا یا تم اس سے کچھ خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو سونگھ ہی لو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا

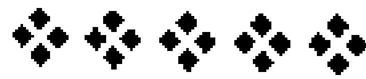
ورنہ تمہیں سخت بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

12۔باب: الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

چہرے پر داغ یا نشان لگانا

1924 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ الصُّورَةُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر ضرب لگانے سے منع فرمایا ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

66- كتاب الأضاحي

قربانی کا بیان

1-باب: مَا يُؤكَلُ مِنْ لُحُومِ الأَضَاحِي وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا بچا رکھیں

1925 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ). فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: (كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا).

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اپنے گھر میں قربانی کا گوشت نہ رکھے۔ جب اگلا سال آیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم پچھلے سال ہی کی طرح کریں ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میں نے ارادہ کیا تم اس سے لوگوں کی مدد کرو۔

1926 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلَّى الْعِيدَ يَوْمَ الأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں عیدوں کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ان میں ایک تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے اور دوسری عید تمہاری قربانیوں کا گوشت کھانے کا دن ہے۔

❖❖❖❖❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

67- كتاب الأشربة

پینے والی چیزوں کا بیان

1- باب يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

فرمانِ الٰہی: اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ

1927 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت کی شراب سے محروم رہ جائے گا۔

1928 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا شرابی شراب پینے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

1929 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَيْضًا: (وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا، حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے دیکھیں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

2- باب: الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

بتع نامی شہد کی شراب

1930 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ، وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ).

رسول اللہ ﷺ سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شہد کی نبیذ ہوتی ہے اور اہل یمن اسے پیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ لائے حرام ہے۔

1931 - عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا. فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ).

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا ریشم، شراب اور گانے باجے کو اپنے لیے حلال کر لیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر پلٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کل ہمارے پاس آنا پس رات کو اللہ عزوجل ان پر پہاڑ گرا کر ان کو ہلاک کر دے گا اور جو رہ جائیں گے ان کو مسخ کر کے بندر اور اور خنزیر بنا دے گا پھر وہ قیامت تک اسی حال پر رہیں گے۔

3-باب الِانْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا

1932 - عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ الْعَرُوسُ. قَالَتْ: أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دعوت ولیمہ دی۔ ان کی بیوی جو دلہن تھیں میزبان کی فرائض انجام دے رہی تھیں انہوں نے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بھگو دی تھیں۔

4-باب: تَرْخِيصِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان کی اجازت دینے کا بیان

1933 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَسْقِيَةِ، قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو برتن مہیا نہیں تو آپ نے راکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی برتنوں کی اجازت مرحمت فرما دی۔

5-باب: مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے اور دونوں کو ملا کر عرق نہ بنایا جائے

1934 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پکی اور ادھ پکی کھجوروں نیز پکی کھجوروں اور منقیٰ کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا ہے پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

6-باب: شُرْبِ اللَّبَنِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ}

دودھ پینے کا بیان اور فرمانِ الٰہی "گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے

1935 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابوحمید نامی ایک شخص نقیع سے آیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن میں دودھ پیش کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے۔

1936 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِآخَرَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین صدقہ ایسی اونٹنی یا ایسی بکری دینا ہے جو صبح و شام دودھ کا برتن بھر دے۔

7-باب: شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ۔

1937 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ، وَإِلَّا كَرَعْنَا). قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِهِمَا، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ۔

دودھ میں پانی ملا کر پینا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ایک صاحب اور تھے پس نبی کریم ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلاؤ ورنہ ہم کسی اور جگہ باسی پانی پی لیں گے راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس باسی پانی موجود ہے آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیں راوی کا بیان ہے وہ دونوں کو لے گئے پھر ایک پیالے میں پانی ڈال کر اوپر سے اس میں بکری کا دودھ دوھیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا پھر جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے پیا۔

8-باب: الشُّرْبِ قَائِمًا

1938 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا، فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.

کھڑے ہو کر پینا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ باب الرحبہ پر پانی لے کر آئے اور کھڑے ہو کر پانی پیا پھر فرمانے لگے بعض لوگ اسے مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔

1939 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے آب زم زم کھڑے ہو کر پیا۔

9-باب: اخْتِنَاثُ الْأَسْقِيَةِ

1940 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع

الأَسْقِيَةِ. يَعْنِي الشُّرْبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

فرمایا ہے۔

1941. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے اور مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کیل نہ گاڑنے دے۔

10. بَابُ: النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

برتن کے اندر سانس لینے کی ممانعت

1942. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلاثًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ برتن سے پانی پیتے وقت تین بار سانس لیا کرتے تھے۔

11. بَابُ: آنِيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کا برتن

1943. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ).

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چاندی کے برتن سے پیئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

12. بَابُ: الشُّرْبِ فِي الأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا

1944. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَقِيفَةَ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالَ: (اسْقِنَا يَا سَهْلُ). فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ. قَالَ الراوي: فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

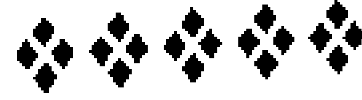
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے پھر آپ نے فرمایا اے سہل ہمیں پانی تو پلاؤ کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں انہیں پانی پلایا پھر حضرت سہل وہی پیالہ ہمارے لیے لاتے اور ہم نے بھی اس سے پیا پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے درخواست کی کہ یہ پیالا انہیں ہبہ کر دیا جائے چنانچہ انہیں ہبہ کر دیا گیا۔

1945. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ قَدَحُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس نبی کریم ﷺ کا مبارک پیالہ تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے

سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: وَكَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَرَكَهُ.

۔ رسول اللہ ﷺ کو اسی پیالے سے بہت مدت تک پانی پلایا ہے اسی پیالے میں لوہے کا ایک کڑا بھی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اس لوہے کے کڑے کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑ وا ڈلوا دیں تب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی خود بھی کوشش نہ کرو چنانچہ انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

68- کتاب المرضی

مریضوں کا بیان

1. بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

مرض کا کفارہ ہونا

1946. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ).

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اذیت ایسی نہیں یہاں تک کہ اگر اس کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

1947. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ. وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً، يَقْصِمُهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مومن کی مثال کھیتی کے پودوں جیسی ہے جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پودا سیدھا ہو جاتا ہے اور فاجر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا دیتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل چاہتا ہے تو اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

1948. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ اللہ عزوجل بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

2. بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

بیماری کی شدت

1949. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ''میں نے بیماری کی شدت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر نہیں

رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

1950۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: (أَجَلْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلاَّ حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ).

3۔ بَاب فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

1951۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: أَلا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؛ قَالَ: بَلَى قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ لِي، قَالَ: (إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ)۔ فَقَالَتْ: إِنِّي أَصْبِرُ. فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لاَ أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا۔

4۔ بَاب: فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

1952۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ

دیکھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سخت بخار میں مبتلا تھے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے شاید اس وجہ سے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے فرمایا ہاں بے شک کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے تو اللہ عزوجل اس کے گناہ جھاڑ دے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

ریاحی مرگی کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بعض صحابہ سے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ انہوں نے کہا ضرور دکھائیں، فرمانے لگے کہ یہ کالی عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر اس حالت میں کھل جاتا ہے تو آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دوں کہ وہ تمہیں اس مرض سے عافیت دے؟ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے تو اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلے تو آپ نے اس کے لیے دعا کردی۔

بینائی جانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں ایسے کسی بندے کو دو پیاری چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں یعنی

فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ). يُرِيدُ: عَيْنَيْهِ.

دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو ان کے بدلے اسے جنت عطا کرتا ہوں۔

5. بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت

1953. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نِي النَّبِيُّ يَعُودُنِي، لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا "نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن آپ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر۔

6. بَابُ مَا رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ إِنِّي وَجِعٌ أَوْ وَا رَأْسَاهُ أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: {أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ}

مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا مجھے تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

1954. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: وَا رَأْسَاهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ، لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ لَقَدْ هَمَمْتُ، أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ، وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ہائے سر درد فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اسی درد سے میری زندگی ہی میں ایسا ہو جاتا (یعنی زندگی کا خاتمہ) تو میں تمہارے لیے دعا مغفرت کرتا اور خوب دعا کرتا حضرت بی بی عائشہ عرض گزار ہوئیں ہائے افسوس اللہ عزوجل کی قسم شاید آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دوسرے دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس وقت گزاریں گے تو اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات ہرگز نہیں بلکہ میں تو خود سر کے درد میں مبتلا ہوں اور یہ ارادہ کر رہا ہوں کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو بلاؤں اور ان سے خلافت کا عہد لے لوں تاکہ اس کے بعد کوئی کہنے والا کہہ نہ سکے اور کوئی تمنا رکھنے والا تمنا نہ رکھ سکے پھر میں نے کہا اللہ عزوجل اس کے خلاف نہیں چاہتا اور نہ مسلمان کسی دوسرے کی خلافت منظور کریں گے۔

7. باب تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

1955۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي)۔

مریض کا موت کی تمنا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ایسا کرنا ہی پڑ جائے تو یوں کہے اے اللہ عزوجل مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میری زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت موت دے جب میرے لیے موت میں بھلائی ہے۔

1956۔ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلاَّ التُّرَابَ، وَلَوْلاَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے پھر انہوں نے فرمایا ہمارے جو ساتھی دنیا سے کوچ کر گئے دنیا نے ان کے اجر وثواب سے کچھ بھی نہ گھٹایا اور ہم نے مال پایا ہے جس کو خرچ کرنے کے لیے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اپنے لیے موت کی دعا کرتا۔

1957۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)۔ قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: (لاَ، وَلاَ أَنَا إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَلاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ: إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کا بھی؟ فرمایا نہیں میرا بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت سے ڈھانپ لے لہٰذا تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی رکھو اور تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگرچہ نیک ہی ہو کہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور اگرچہ گناہ گار ہو کہ شاید توبہ نصیب ہو جائے۔

8۔ باب: دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

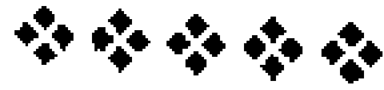
1958۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا ۔ أَوْ أُتِيَ بِهِ إِلَيْهِ، قَالَ: (أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا)۔

جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا تو دعا فرماتے ''اے لوگوں کے رب عزوجل تکلیف کو دور فرما دے شفا عطا فرما اور تو شفا دینے والا ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

69- کتاب الطب

طب کا بیان

1۔ باب: مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

اللہ نے جو بیماری نازل فرمائی اس کی شفا بھی نازل فرمائی

1959۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل فرمائی اس کی شفا بھی نازل فرمائی۔

2۔ باب: الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثٍ

شفا تین چیزوں میں ہے

1960۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں، پچھنے لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

3۔ باب: الدَّوَاءُ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ}

شہد سے علاج اور فرمان الٰہی ”اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے“

1961۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ۔ فَقَالَ: (اسْقِهِ عَسَلاً)۔ ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: (اسْقِهِ عَسَلاً)۔ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: (اسْقِهِ عَسَلاً)۔ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: (صَدَقَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ پھر (سہ بارہ) حاضر خدمت ہوا

اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلاً). فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔

اور عرض گزار ہوا ارشاد فرمایا اسے شہد پلاؤ پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض گزار ہوا میں نے عمل کیا تو ارشاد فرمایا اللہ سچا ہے تیرے بھائی کا پیٹ ہی جھوٹا ہے اسے شہد ہی پلاؤ جس اس نے پلایا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

4۔ باب الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

کلونجی (کالے دانے)

1962۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ مِنَ السَّامِ). قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: (الْمَوْتُ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ کلونجی سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے میں نے عرض کی سام کیا چیز ہے ارشاد فرمایا موت۔

5۔ باب: السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ

ناک میں قسط ہندی اور بحری کا ڈالنا

1963۔ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ۔ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)۔ وَبَاقِي الحَدِيث تَقَدَّم۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی کا استعمال ضروری ہے اور یہ سات بیماریوں میں مفید ہے حلق کے ورم (خناق) میں سنگھائی جاتی ہے اور ذات الجنب (نمونیہ) میں چبائی جاتی ہے۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

6۔ باب: الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

بیماری کے سبب پچھنے لگوانا

1964۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَدِيث احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ تَقَدَّم، وَقَالَ هُنا فِي آخِرِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ)۔ وَقَالَ: (لاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور حضرت ابو طیبہ نے اس خدمت کی سعادت حاصل کی یہ حدیث پہلے گزر چکی مگر اس میں اتنا اضافہ ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پچھنے لگوانا اور قسط بحری کا استعمال بہترین ہے اور اپنے بچوں کو تالو دبا کر اذیت نہ دو بلکہ قسط کو

بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ. وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ).

7. باب: مَنْ لَمْ يَرْقِ

1965. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: (عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيلَ: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلأُ الأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلأَ الأُفُقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ)، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ، وَقَالُوا: نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَنَحْنُ هُمْ، أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: (هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَلاَ يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ). فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (نَعَمْ). فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: (سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ).

ضرور استعمال کیا کرو۔

جو منتر نہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں اور ایک ایک کر کے نبی علیہ السلام گزرنے لگے جن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی علیہ السلام ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی شخص نہ تھا حتی کہ ایک بہت بڑی جماعت مجھے دکھائی گئی میں نے کہا یہ کس کی امت ہے یہ میری امت ہے تو کہا گیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں پھر کہا گیا افق کی جانب دیکھئے تو لوگوں کی کثیر جماعت دکھائی دی جس نے افق کو بھر دیا تھا کہا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل کیے جائینگے پھر آپ ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ میں داخل ہو گئے اور لوگوں پر ظاہر نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے چنانچہ لوگ کہنے لگے ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس لیے وہ ہم ہی ہونگے یا پھر ہماری اولاد ہے جو حالت اسلام میں پیدا ہوئے جبکہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ بدشگونی لیں نہ منتر کریں نہ داغ لگوائیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں پھر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں پھر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا کیا میں بھی ان میں سے ہوں تو ارشاد فرمایا

عکاشہ تم پر سبقت لے چکے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور دانائے غیوب ﷺ نے صرف اپنی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں کو دیکھ چکے ہیں اور آپ ﷺ کو گواہ بنایا گیا ہے کہ یہ اعزاز کسی اور نبی علیہ السلام کو حاصل نہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ فرداً فرداً ہر ایک کے انجام سے باخبر ہیں کہ کون کس حالت میں مرے گا اور کس طرح جنت و دوزخ میں داخل ہوگا اسی لیے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کو بشارت عطا فرمائی کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہونگے۔

8۔ باب: الْجُذَامِ

مرض جزام

1966۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، چھوت لگانا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا، پیٹ کی بیماری کا لگنا، جاہلانہ تصور ہے۔ اور جزام والے سے یوں بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے۔

9۔ باب: لاَ صَفَرَ

صفر کچھ نہیں

1967۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، في رواية، قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ إِبِلِي، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا. فَقَالَ: (فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ؟).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرے اونٹوں کا یہ حال ہے وہ ریت میں ہرنوں کی طرح دوڑتے ہیں پھر ان میں ایک خارشی اونٹ دوسرے اونٹوں میں داخل ہو کر انہیں بھی خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا تھا۔

10۔ باب ذَاتِ الْجَنْبِ

نمونیہ

1968۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالأُذُنِ. قَالَ أَنَسٌ: كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان کے درد میں دم کرنے کی اجازت فرمائی۔ (1) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نمونیہ کے سبب رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں داغ

النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي.

لگوایا تھا اس وقت حضرت ابوطلحہ، انس بن نضر اور حضرت زید بن ثابت ؓ بھی موجود تھے اور حضرت ابوطلحہ ؓ نے مجھے داغ لگایا تھا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ کسی بیماری یا مصیبت کو دور کرنے کے لیے دم کروانا سنت سے ثابت ہے لہٰذا ان چیزوں پر شرک و ناجائز کا لیبل لگانا محض جہالت ہے۔

11۔ باب: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار جہنم کی گرمی سے ہے

1969۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، أَخَذَتِ الْمَاءَ، فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس کوئی بخار والی عورت دعا کروانے کے لیے لائی جاتی تو آپ ؓ اس کے گریبان میں پانی منگوا کر ڈال دیتیں اور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کریں۔

12۔ باب: مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

طاعون کے لیے کیا ذکر ہوا

1970۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ).

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

13۔ باب: رُقْيَةِ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا

1971۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَوْ: أَمَرَ، أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یا کسی اور کو حکم فرمایا کہ جب نظر لگ جائے تو دم کیا کرو۔

1972۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: (اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ).

حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشانات تھے ارشاد فرمایا اس پر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی

ہے

14۔ باب: رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

1973۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کی اجازت فرمائی۔

15۔ باب: رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کا دم فرمانا

1974۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: (بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مریض کے لیے یوں دم فرمایا کرتے تھے ''اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔''

فائدہ: مذکورہ بالا دم پر مبنی تمام احادیث مبارکہ سے بخوبی وضاحت ہوگئی کہ کسی بیماری یا مصیبت کو دور کرنے کے لیے دم کروانا سنت سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس طریقہ علاج پر شرک و بدعت کا فتویٰ لگانا خود ایک بدعت اور محض جہالت ہے۔ ساتھ ہی مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں شفا ہے لہٰذا عاشقانِ مدینہ خاک مدینہ کو جی جان سے محبوب رکھتے ہیں اور خاک مدینہ کو محبوب و عزیز تر رکھنا اور سمجھنا خود آقائے مدینہ ﷺ کی پیاری و میٹھی سنت مبارکہ ہے۔

16۔ باب: الْفَأْلِ

فال لینا

1975۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ)۔ قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بدشگونی لینا کوئی چیز نہیں اور فال لینا بہتر ہے لوگ عرض گزار ہوئے فال کیا چیز ہے ارشاد فرمایا وہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔

17۔ باب: الْكَهَانَةِ

کہانت

1976۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہذیل سے تھیں۔ جو آپس میں لڑ پڑیں ایک عورت نے دوسری حاملہ عورت کے

فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَضَى: أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ، يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ لاَ شَرِبَ، وَلاَ أَكَلَ، وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ).

پیٹ پر پتھر مارا چوٹ کے سبب اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے جو اسے دی جائے دیت دینے والی عورت کے ولی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسے بچے کی دیت ادا کروں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا اور نہ چیخا ایسے پر تو کچھ نہ ہونا چاہیے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔

18۔ باب: مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

بیان میں جادو ہوتا ہے

1977۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلاَنِ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ: إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل مشرق سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ ان کے بیان سے بہت متعجب ہوئے پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیان میں جادو ہوتا ہے یا (یہ فرمایا) بعض بیان جادو اثر ہوتے ہیں۔

19۔ باب: لاَ عَدْوَى

عدوی کچھ نہیں

1978۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ۔

20۔ باب: شُرْبِ السُّمِّ، وَالدَّوَاءِ بِهِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ

زہر پینا اور خوفناک و خبیث چیز کو دوا سمجھنا

1979۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو خود کو پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو قتل کرے وہ جہنم کی آگ میں جائے گا اور ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا اور جو زہر کھا کر

فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا).

خود کو قتل کرے تو جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا جسے وہ ہمیشہ کھاتا رہے گا اور جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا تو جہنم کی آگ میں جائے گا اور اس کے ہاتھ میں وہی ہتھیار ہوگا جس سے وہ ہمیشہ اپنے آپ کو مارتا رہے گا۔

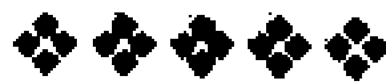
21۔ باب: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الإِنَاءِ

جب برتن میں مکھی گر جائے

1980۔ وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الآخَرِ دَاءً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے کھانے کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے لو اور پھر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ، چودہ سو سال پہلے جبکہ کوئی ظاہری آلہ موجود نہیں تھا اس کے باوجود نگاہ مصطفی ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا کہ مکھی کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔ آج سائنس اسی فرمانِ مبارک کے آگے گھٹنے ٹیکتی نظر آتی ہے اور جدید طب نے بھی یہ تسلیم کر لیا کہ مکھی جب گندی اشیا پر بیٹھتی ہے تو جراثیم اس کے پر سے چمٹ جاتے ہیں جبکہ کچھ جراثیم اس کے پیٹ میں داخل ہو کر اسے کیمیائی تبدیلی سے گزرتے ہیں اور ایسا سیال بن جاتے ہیں جو پر میں لگے ہوئے جراثیم کے خاتمے کا سبب بنتے ہیں چنانچہ مکھی کھانے میں گری تو جراثیم چھوڑتی ہے اگر اُسے اسی کھانے میں غوطہ دیا جائے تو وہ سیال اس کھانے میں داخل ہو کر کھانے میں موجود جراثیم کا خاتمہ کر دے گا۔ بے شک رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ نظر عطا فرمائی کہ نظر نہ آنے والی چیز بھی آپ سے پوشیدہ نہیں پھر جو علم مصطفی ﷺ کا انکار کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے دماغ کے فتور کا علاج کرے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

70- کتاب اللباس

لباس کا بیان

1۔ باب: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

ٹخنوں سے جو نیچا ہے وہ جہنم میں ہے

1981۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فَفِي النَّارِ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

2۔ باب: الْبُرُودُ وَالْحِبَرُ وَالشَّمْلَةُ

دھاری دار اور حاشیہ والی چادر اور شملہ

1982۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ۔

حضرت انس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو تمام کپڑوں میں سے سب سے زیادہ سبز یمنی چادر پسند تھی۔

1983۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات کے وقت آپ کے اوپر ایک سبز یمنی چادر ڈالی گئی تھی۔

3۔ باب: الثِّيَابِ الْبِيضِ

سفید کپڑے

1984۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ. فَقَالَ: (مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ، إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)۔ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑوں میں آرام فرما رہے تھے پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے تو آپ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو یہ کہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پھر اسی پر اس کی موت ہوئی تو وہ جنت

سَرَقَ؟ قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ). قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ). قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ). وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ.

میں جائے گا میں عرض گزار ہوا خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ فرمایا خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ ارشاد فرمایا خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو! میں پھر عرض گزار رہا کہ خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو چاہے ابوذر اپنی ناک رگڑے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ ضرور بیان کرتے کہ چاہے ابوذر اپنی ناک رگڑے۔

4۔ باب: لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ

ریشم پہننا اور اس کو بچھانا

1985۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ. إِلَّا هَكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَ. يَعْنِي الأَعْلَامَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کا لباس پہننے کی ممانعت فرمائی پھر آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر دکھایا کہ سوائے اتنا۔

5۔ باب: افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ

ریشم کو بچھانا

1986۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

1987۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا اور ریشم اور دیباج کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

6۔ باب: النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے زعفرانی رنگ

1988۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

7۔ باب: النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

بالوں سے صاف جوتے اور بالوں والے جوتے پہننا

1989۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا نبی کریم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے وہ فرمانے لگے "ہاں"۔

1990۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَنْتَعِلْهُمَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہنے۔

8۔ باب يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى

پہلے بایاں جوتا اتارے

1991۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی جب جوتا پہنے تو پہلے دایاں پاؤں ڈالے اور جب اتارے تو پہلے بایاں پاؤں اتارے تاکہ دایاں پیر پہنے میں اول اور اتارنے میں آخری رہے۔

9۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری انگوٹھی کا نقش کوئی بھی نہ بنوائے

1992۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَقَالَ: (إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَنَقَشْتُ فِيهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی یہ نقش کندہ نہ کروائے۔

10۔ باب: إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والوں کو گھر سے نکال دینا

1993۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے زنانی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں

وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ. وَقَالَ: (أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ). قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا.

اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ انہیں گھر سے نکال دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لاں کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں کو نکال دیا تھا۔

11۔ باب: إِعْفَاءِ اللُّحَى

داڑھی بڑھانا

1994۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔

12۔ باب: الْخِضَابِ

خضاب

1995۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو۔

13۔ باب: الْجَعْدِ

گھنگریالے بال

1996۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجِلًا، لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گیسوئے مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ پوری طرح گھنگریالے بلکہ درمیانے تھے جو دوش مبارک اور کان مبارک کے درمیان رہتے۔

1997۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں دست مبارک اور پیر مبارک پُر گوشت تھے میں نے آپ ﷺ جیسا نہ پہلے کوئی دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد اور آپ ﷺ کی مبارک ہتھیلیاں چوڑی اور کشادہ تھیں۔

14۔ باب: الْقَزَعِ

کچھ بال مونڈنا کچھ چھوڑ دے رکھنا

1998۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کچھ بال مونڈے جائیں کچھ چھوڑ دیئے جائیں۔

15۔ باب: تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

1999۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کو وہ عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی جو میرے پاس ہوتی حتی کہ خوشبو کی چمک آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں پاتی۔

16۔ باب: مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

جو خوشبو رد نہ کرے

2000۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو رد نہیں فرماتے تھے۔

7۔ باب: الذَّرِيرَةِ

خوشبوئے زریرہ

2001۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالإِحْرَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنے ہاتھ سے عطر زریرہ لگایا احرام کے بغیر اور احرام کی حالت میں۔

18۔ باب: عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بروز قیامت تصویریں بنانے والوں کو عذاب ہوگا

2002۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

19۔ باب: نَقْضِ الصُّوَرِ

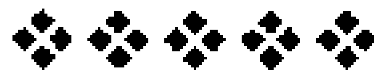
تصویریں پھاڑ دینا

2003۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (قَالَ اللهُ تعالى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً). وزادَ في رواية: (فَلْيَخْلُقُوا شَعِيرَةً).

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری تخلیق جیسی بنانے چلے تو ایک دانہ ہی بنا دیں یا ایک ذرہ ہی بنا دیں ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ایک جو ہی بنا کر دکھا دیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

71- کتاب الأدب
ادب کا بیان

1۔ باب: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

2004۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: (أُمُّكَ). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ أُمُّكَ). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ أُمُّكَ). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ أَبُوكَ).

لوگوں میں حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری ماں، عرض کی پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہاری ماں، عرض کی پھر کون ارشاد فرمایا تمہاری ماں، پھر عرض کی پھر کون ارشاد فرمایا پھر تمہارے والد۔

2۔ باب: لاَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

2005۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: (يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ).

کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص اپنے والدین کو کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اُس کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

3۔ بَابٌ: إِثْمِ الْقَاطِعِ

2006۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ).

قطع رحمی کا گناہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ رشتہ داریوں کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

4۔ بَابٌ: مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللهُ

2007۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ).

جو صلہ رحمی کرے اللہ اُس سے ملے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک رحم ایک شاخ ہے جو رحمن سے ملی ہوئی ہے پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اس سے ملوں گا جو تجھ سے توڑے گا میں اس سے (تعلق) توڑ دوں گا۔

5۔ بَابٌ تَبُلُّ الرَّحِمُ بِبِلاَلِهَا

2008۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: (إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلاَلِهَا).

رحم معمولی سی تری سے بھی تر رہتا ہے

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ آہستہ نہیں بلکہ بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ فلاں کی اولاد میرے دوستوں میں سے نہیں بلکہ میرا دوست تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومنین ہیں البتہ میری ان سے رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں۔

6۔ بَابٌ: رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

2009۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ

بچے پر شفقت کرنا، بوسہ دینا اور گلے لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے

قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ).

تیرے دل سے رحم کو نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

7. باب: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ چکائے

2010. عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو صرف بدلہ چکائے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اُسے جوڑے۔

2011. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: (أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟) قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: (اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا).

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت چند قیدی پیش کیے گئے جن میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا پھر اس نے قید میں ایک بچے کو دیکھا تو اسے سینے سے لگا لیا اور دودھ پلانے لگی پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کی نہیں اگر وہ قدرت رکھتی ہے تو آگ میں نہیں ڈالے گی پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر ہے۔

8. باب: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے فرمائے ہیں

2012. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے فرمائے ہیں چنانچہ ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل فرمایا مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اُسی ایک حصے سے ہے یہاں تک کہ گھوڑا بھی اس خوف سے بچے پر سے اپنا پاؤں اٹھا لیتا

تُصِيبَهُ).

ہے کہ اُسے تکلیف نہ ہو۔

9۔ باب: وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ

بچے کو ران پر بٹھانا

2013۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الآخَرِ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: (اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور علیہ السلام (میں جب بچہ تھا) مجھے لے کر اپنی ران پر بٹھالیا کرتے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا فرماتے اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

10۔ باب: رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

آدمیوں اور جانوروں پر رحم کرنا

2014۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلاَةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلاَ تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ: (لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے نماز کے دوران ایک اعرابی کہنے لگا اے اللہ مجھ پر اور محمد مصطفی ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کر جب نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا ''تم نے ایک وسیع چیز (اللہ کی رحمت) کو تنگ کر دیا۔

2015۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (تَرَى الْمُؤْمِنِينَ: فِي تَرَاحُمِهِمْ، وَتَوَادِّهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى).

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے دوستی کرنے اور مہربانی کا سلوک کرنے میں ایک جسم کی طرح ہیں چنانچہ جسم کے کسی بھی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

2016۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ، إِلاَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان درخت لگائے پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو

كَانَ لَهُ صَدَقَةً).

لگانے والے کی طرف سے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

2017. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ).

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا"۔

11. باب: الْوَصَاةِ بِالْجَارِ

پڑوسی کے حق میں وصیت

2018. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل ؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید انہیں وارث بنا دیا جائے گا۔

12. باب: إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

جس کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی بے خوف نہیں

2019. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ). قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ).

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم وہ مومن نہیں اللہ کی قسم وہ مومن نہیں اللہ کی قسم وہ مومن نہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کون؟ ارشاد فرمایا جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہیں۔

13. باب: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

جو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے

2020. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

14۔ باب: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

2021۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)۔

ہر نیک کام صدقہ ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

15۔ باب: الرِّفْقِ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ

2022۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ)۔

ہر معاملے میں نرمی کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

16۔ باب: تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

2023۔ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا). ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: (اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ)۔

مومنین کا آپس میں تعاون کرنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشتان مبارک کو آپس میں پیوست فرمایا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص سوال کرنے یا کسی حاجت کے تحت بارگاہ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری جانب پھیر کر ارشاد فرمایا سفارش کرو کہ اجر پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کروا دیتا ہے۔

17۔ باب: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

2024۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

نبی کریم ﷺ فحش گو نہ تھے اور نہ فحش کے قریب آتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا

عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّابًا، وَلاَ فَحَّاشًا، وَلاَ لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ (مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ).

کہ نبی کریم ﷺ گالی دینے والے نہ تھے فحش گوئی کرنے والے نہ تھے لعنت کرنے والے نہ تھے بلکہ ناراضگی میں کچھ کہتے تو اتنا اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

18۔ باب: حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

حسنِ اخلاق اور سخاوت اور بخل کی کراہت

2025۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لاَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب کبھی کچھ طلب کیا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ''نہیں''۔

2026۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلاَ: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلاَ: أَلاَّ صَنَعْتَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کی لیکن آپ ﷺ نے کبھی اف تک نہ کہا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کلام کیوں نہ کیا۔

19۔ باب: مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

2027۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لاَ يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوقِ، وَلاَ يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ، إِلاَّ ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ).

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق یا کافر کہے نہ اور اگر وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

2028۔ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلاَمِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائی وہ اس میں سے ہے جیسا کہا اور ابن آدم پر اُس کی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہو اور جس نے

الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ).

دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کی تو بروز قیامت اُسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اس کے قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن کو کفر پر متہم کیا تو یہ ایسا ہے گویا اسے قتل کیا۔

20. باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ

2029. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ).

چغل خور کی کراہت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرما رہے تھے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

21. باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

2030. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ. يَقُولُهُ مِرَارًا. إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَحَسِيبُهُ اللهُ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا).

مبالغہ آمیز تعریف کی کراہت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا تو دوسرے نے اس کی بہت تعریف کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ ﷺ نے کئی دفعہ دہرائی پھر ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کی تعریف کرنا چاہے تو اس طرح کہے میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے جبکہ اُسے معلوم ہو کہ وہ ایسا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے والا ہے اور اس کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔

22. باب: مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

2031. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ

حسد اور غیبت کی ممانعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کسی سے بغض نہ رکھو نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ اور

إِخْوَانًا. وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ).

کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔

2032۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب نہ ڈھونڈو اور کسی کی جاسوسی نہ کرو اور کسی کو دھوکا نہ دو کسی سے حسد نہ کرو کسی سے بغض نہ رکھو کسی کی غیبت نہ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

23۔ باب: مَا يَجُوزُ مِنَ الظَّنِّ

کیسا گمان کیا جا سکتا ہے؟

2033۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا أَظُنُّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا). وفي رواية: (يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے گمان میں فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے دوسری روایت میں ہے ہمارا دین جس پر ہم ہیں اس بارے میں کچھ جانتے ہیں۔

24۔ باب: سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

مومن کا اپنے گناہ چھپانا ضروری ہے

2034۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ، فَيَقُولَ: يَا فُلاَنُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کے تمام لوگوں کے گناہ معاف فرما دیے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہ کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی بے حیائی کا کام ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ عزوجل اس پر پردہ ڈال رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں میں نے رات فلاں فلاں کام کیے ہیں رات بھر اللہ عزوجل نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ عزوجل کے ڈالے ہوئے پردہ کو کھول دیا۔

25۔ باب: الْهِجْرَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

قطع کلام اور فرمان نبوی ﷺ "کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلامی رکھے"

2035۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلامی رکھے جب آپس میں ملیں تو ایک اِدھر منہ پھیر لے ایک اُدھر منہ پھیر لے اور ان میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

26۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ

فرمانِ الٰہی: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)

2036۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ، حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا)۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک سچائی بھلائی کی طرف راستہ دکھاتی ہے اور بھلائی جنت میں لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کا راستہ دکھاتا ہے اور بدکاری آدمی کو جہنم میں لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

27۔ باب: الصَّبْرِ فِي الْأَذَى

اذیت پر صبر

2037۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ أَحَدٌ، أَوْ: لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اذیت ناک بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں لوگ اس کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں لیکن وہ انہیں معاف فرما کر روزی دیتا رہتا ہے۔

28. باب: الحَذَرِ مِنَ الغَضَبِ

2038. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ. إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ).

غصہ سے پرہیز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔

2039. وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: (لاَ تَغْضَبْ). فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: (لاَ تَغْضَبْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوا مجھے کوئی وصیت فرمایئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا غصہ میں نہ آیا کرو اس نے بار بار یہی عرض کی آپ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا کہ غصہ میں نہ آیا کرو۔

29. باب: الحَيَاءِ

2040. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِخَيْرٍ).

حیاء

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حیاء ہمیشہ بھلائی لاتا ہے۔

30. باب: إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

2041- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ).

جب حیا نہ رہے تو جو چاہے کر

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں نے جانی وہ یہ ہے کہ جب حیا نہ رہے تو جو چاہے کر

31. باب: الانْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لاَ تُكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الأَهْلِ

لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملے اور فرمان ابن مسعود رضی اللہ عنہ ''اپنے دین کو مجروح کیے بغیر لوگوں سے ملاپ رکھو اور اہل خانہ سے خوش طبعی رکھو

2042. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: (يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ).

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہم بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے یہاں تک میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے اے ابو عمیر تمہاری چڑیا کا کیا ہوا۔

32۔ بَاب: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا

2043۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔

33۔ بَاب: مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

کون سے اشعار اور رجز اور حدی پڑھنا جائز ہیں اور کون سے مکروہ

2044۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً).

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار میں دانائی ہوتی ہے۔

34۔ بَاب: مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

وہ شاعری مکروہ ہے جو اللہ کے ذکر حصول علم اور تلاوت قرآن سے روک دے

2045۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہو۔

35۔ بَاب: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

کسی شخص کو ویلک کہنے کے بارے میں

2046۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ تَقَدَّمَ وَزَادَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس روایت میں اس

فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِه: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ). فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذٰلِكَ. قَالَ: (نَعَمْ).

36. بَاب: مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

2047. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ).

37. بَاب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)

2048. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ).

38. بَاب: تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

2049. وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ.

39. بَاب: مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا

2050. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا

قول کے بعد ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے'' اتنا اضافہ ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم بھی آپ کے ساتھ ہوں گے ارشاد فرمایا ہاں۔

لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارا جائے گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز غداروں کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی غداری ہے۔

فرمان نبوی ﷺ: ''کرم مومن کا دل ہے''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انگور کے لیے لفظ کرم استعمال نہ کرو کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

نام تبدیل کر کے اس سے اچھا نام رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو ان سے کہا گیا تم اپنے نفس کی پاکیزگی بیان کرتی ہو پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

جو کسی کا نام مختصر کر کے پکارے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سوار تھیں اور نبی کریم ﷺ کا غلام انجشہ سواریوں کو لے جا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

أَنْجَشَ، رُوَيْدَكَ، سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ).

انجش اپنی شیشوں والی سواریوں کو آہستہ چلاؤ۔

40۔ باب: أَبْغَضُ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عزوجل

اللہ عزوجل کے نزدیک ناپسندیدہ نام

2051۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (أَخْنَى الأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الأَمْلاكِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بروز قیامت اللہ عزوجل کے نزدیک ناپسندیدہ نام اس شخص کا ہوگا جس کا نام "سارے جہاں کا مالک" ہو۔

41۔ باب: الْحَمْدُ لِلْعَاطِسِ

چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا

2052۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ. فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: (هَذَا حَمِدَ اللهَ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمیوں کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں چھینک آئی تو ایک کے جواب میں آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے جواب میں ارشاد نہ فرمایا اس پر عرض کیا گیا تو ارشاد فرمایا اس نے الحمد للہ کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔

42۔ باب: مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

چھینک میں کیا مستحب ہے اور جمائی میں کیا مکروہ ہے

2053۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے پس کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور ہر اس مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو یرحمک اللہ کہے۔ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے پس جہاں تک ہو سکے اُسے روکے جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

72- کتاب الاستئذان

اجازت مانگنے کا بیان

1. باب: تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

2054۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)۔

تھوڑے زیادہ کو سلام کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوٹا بڑے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

2. باب: تَسْلِيمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

2055۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)۔

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سوار پیدل کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

3. باب: السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

2056۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: (تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ، عَلَى مَنْ عَرَفْتَ، وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ)۔

واقف و ناواقف کو سلام کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کی اسلام میں کیا کام بہتر ہے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

4. باب: الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

2057۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ

نظر نہ پڑنے کے لیے اجازت مانگنے کا حکم

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ. فَقَالَ: (لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ. إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ).

فرمایا ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حجرے میں سوراخ سے حجرے کے اندر جھانکا نبی کریم ﷺ ایک کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے ارشاد فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں مارتا اجازت لینے کا حکم نظر ڈالنے سے بچنے کے لیے ہی ہے۔

5. باب: زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

شرمگاہ کے سوا دیگر اعضاء کا زنا

2058. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ. فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں ابن آدم کا حصہ مقرر فرمایا ہے جو اسے مل جاتا ہے آنکھ کا زنا بد نگاہی ہے زبان کا زنا فحش گوئی ہے نفس کا زنا خواہش کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کرتی ہے۔

6. باب: التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنا

2059. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا گزر بچوں کے پاس سے ہوا تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا یہی عمل مبارک تھا۔

7. باب: إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا

جب کوئی کہے ''کون ہے'' تو کہے ''میں ہوں''

2060. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: (مَنْ ذَا؟). فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: (أَنَا أَنَا). كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ اپنے والد کے قرض کے متعلق کچھ عرض کروں میں نے دروازہ اقدس پر دستک دی تو فرمایا کون ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں ہوں تو ارشاد فرمایا میں، میں۔ گویا آپ کو میرا یہ کہنا نا پسند محسوس ہوا۔

8. بَابُ: التَّفَسُّحِ فِي الْمَجَالِسِ

2061. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا).

مجالس میں جگہ دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ کشادگی کرو جگہ دیا کرو اور کشادگی کرو۔

9. بَابُ: الْأَخْذِ بِالْيَدِ

2062. وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هَكَذَا.

گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقہ میں لے کر بیٹھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فنائے کعبہ میں بیٹھے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے اپنی پنڈلیوں کو حلقے میں لے کر تشریف فرما تھے۔

10. بَابُ: إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

2063. عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لنَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجَلَ أَنْ يُحْزِنَهُ).

جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو آہستہ بات کر سکتے ہیں

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو افراد سرگوشی نہ کریں۔ جب تک بہت آدمیوں سے نہ مل جائیں ورنہ یہ بات اس کو رنج پہنچائے گی۔

11. بَابُ: لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

2064. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: (إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ).

سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

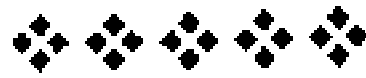
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں رات کے وقت کسی کے گھر میں گھر والوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ان کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔“

12۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

2065۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ، وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ۔

عمارت بنانے کے بارے میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اپنا حال دیکھا۔ میں نے ایک جھونپڑا اپنے ہاتھ سے بنایا جو مجھے بارش سے بچاتا اور دھوپ میں سایہ کرتا تھا اس کی تعمیر میں اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے کسی نے میری مدد نہیں کی تھی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

73- کتاب الدعوات

دعاؤں کا بیان

1۔ باب: وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ
ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوئی ہے

2066۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا. وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الآخِرَةِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا مستجاب ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی اس دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھوں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ بروز قیامت احمد مختار شفیع ﷺ اپنے امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرمائی جائے گی جو آج دنیا میں شفاعت مصطفی ﷺ کا انکاری ہے وہ کل بروز قیامت اس شفاعت سے محروم رہے گا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

2۔ باب: أَفْضَلِ الاِسْتِغْفَارِ
افضل استغفار

2067۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (سَيِّدُ الاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ۔ قَالَ: (وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا سید الاستغفار یہ ہے یوں کہے: اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور بقدر طاقت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر احسان ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے

مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

3۔ باب: اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

2068۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً).

4۔ باب: التَّوْبَةِ

2069۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: (إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ). فَقَالَ بِهِ هَكَذَا. ثُمَّ قَالَ: (للهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلاً وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ).

مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین کے ساتھ یہ کلمات رات کو پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو تو وہ جنتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا دن اور رات میں استغفار کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ہر روز ستر مرتبہ سے زائد بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

توبہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور دوسرا ان کا اپنا قول ہے۔ فرمایا مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اسے خوف ہو کہیں یہ اس کے اوپر نہ آ گرے۔ اور فاجر آدمی اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی اور اس نے اڑا دی ہو فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے اڑانا بتایا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایسے مقام پر اترے جو پر خطر ہو اس کے پاس سواری ہو جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہو چنانچہ وہ سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب اٹھے تو اس کی سواری کہیں چلی گئی ہو کہ گرمی اور پیاس یا جو اللہ چاہے اس کی شدت ہو پھر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہو تھک ہار کر بالآخر واپس لوٹتا ہے اور سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے (کہ اب تو موت ہی ہے) پھر تھوڑی دیر بعد سر اٹھاتا ہے تو اپنی سواری کو اپنے پاس پاتا

5. باب مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

2070. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: (بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا). وَإِذَا قَامَ قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ).

6. باب: النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ

2071. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

7. باب الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

2072. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ. قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي

ہے۔

سوتے وقت کیا پڑھے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات بستر مبارک پر لیٹتے تو اپنا دایاں دست مبارک دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور فرماتے "اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں" اور جب اٹھتے تو فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے"

داہنی کروٹ پر سونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لاتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے اور یہ فرماتے "اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف متوجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنی پشت پناہ بنایا تیری جانب رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث جائے پناہ اور ٹھکانہ تیرے سوا اور کہیں نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔

رات کو جاگ اُٹھے تو دعا مانگے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکا پھر انہوں نے پوری حدیث بیان فرمائی جو پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا پڑھی اے اللہ میرے دل میں نور

نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا).

میری نگاہ میں نور کر میری سماعت میں نور کر میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور میرے اوپر اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے پورا نور کر۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ کا یہ دعا فرمانا کہ یا اللہ مجھے نور کر دے یہ معنی ہرگز نہیں لیے جا سکتے کہ آپ ﷺ پہلے نور نہ تھے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جس طرح ہر مومن جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم ہمیں سیدھے راستے پر چلا اس کا مطلب یہ نہیں کہ پہلے سیدھے راستے پر نہیں بلکہ مطلب یہ کہ سیدھے راستے پر چل تو رہے ہیں لیکن اس پر استقامت عطا فرمایا۔ تو اسی طرح یہ معنی یہاں لیں گے حضور پرنور ﷺ کا یہ فرمانا کہ مجھے نور کرے مراد یہ کہ یا اللہ مجھے نور تو بنایا ہی ہے اب اس نور کو سلامتی عطا فرما اور مجھے ہمیشہ سراپا نور رکھ۔

تیری نسل پاک ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

8۔ باب:

باب

2073۔ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو وہ اپنے ازار کے اگلے اضافی حصے سے بستر جھاڑے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ اس کے پیچھے اس میں کیا گھس گیا ہے پھر یہ کہے "اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان قبض فرمائے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

9۔ باب: لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ

یقین کے ساتھ دعا کرنا کیونکہ اُس پر کسی کا زور نہیں

2074۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ

الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ).

یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اس پر کسی کا زور نہیں۔

10۔ باب: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

بندے کی دعا مقبول ہوتی ہے جب وہ عجلت نہ کرے

2075۔ وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے ہر ایک کی دعا مقبول ہوتی ہے اگر وہ عجلت نہ کرے یعنی یہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی"۔

11۔ باب: الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

حالت کرب میں دعا

2076۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کرب کی حالت میں یوں فرمایا کرتے "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور علم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

12۔ باب: التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

بلاء کی سختی سے پناہ مانگنا

2077۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ. الراوي. الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً، لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بلاء کی سختی بدبختی کے آنے، بری تقدیر پر دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ راوی حدیث حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا حدیث میں صرف تین باتوں کا ذکر تھا اور ایک چوتھی کا میں نے اضافہ کر دیا اب یاد نہیں ان میں وہ کون سی ہے۔

13۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً)

فرمان نبوی ﷺ "جسے میں نے اذیت دی (اے اللہ! تو) اسے کفارہ اور رحمت بنا دے

2078۔ وعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ، فَاجْعَلْ ذَٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ فرمایا کرتے "اے اللہ میں نے جس مومن کو برا کہا ہو تو بروز قیامت اُسے اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے"۔

14. باب: التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ

بخل سے پناہ مانگنا

2079. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا. يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کا حکم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور انتہائی ضعیفی کی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کے فتنہ یعنی فتنہ دجال سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

15. باب: التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

2080. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں سستی، ضعیفی، گناہ، قرض، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب اور امیری کے فتنے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غربت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب میں رکھا ہے۔

16۔ باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً)

2081۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ).

فرمانِ نبوی ﷺ ''اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے ''اے ہمارے رب عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

17۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ)

2082۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: (اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي).

فرمانِ نبوی ﷺ ''یا اللہ جو میرے اگلوں نے کیا اور پچھلوں نے کیا وہ معاف فرما دے''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے ''اے اللہ معاف فرما میری خطائیں، میرا جہل اور میرے کاموں میں زیادتی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اے اللہ نادانی میں کیے ہوئے دانستہ کیے، بھول کر کیے اور خطا میں کیے میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہے۔

18۔ باب: فَضْلِ التَّهْلِيلِ

2083۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ

لا الٰہ الا اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے ''نہیں کوئی معبود مگر اللہ عزوجل وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' جو ان میں دس مرتبہ یہ کلمات کہے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اسی روز شام تک یہ عمل اس کے لیے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور

مِنْهُ).

2084۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، وابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا فِي هٰذَا الحَدِيث، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ).

کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو ایسا یا اس سے زیادہ عمل کرے

حضرت ابو ایوب انصاری اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کہ انہوں نے اس حدیث (۲۰۸۶) میں نبی کریم ﷺ سے یہ نقل ہے کہ جس نے اسے دس مرتبہ پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کیا ہو۔

19۔ باب: فَضْلِ التَّسْبِيحِ

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

2085۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

20۔ باب: فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ذکر الٰہی کی فضیلت

2086۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ).

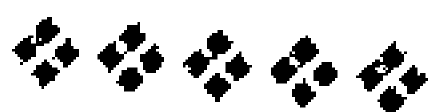
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور جو نہ کرے ان کی مثال زندہ اور مردے جیسی ہے۔

2087۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ ۔ قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ عزوجل کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہے ہوں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ ارشاد فرمایا کہ وہ پھر آسمان دنیا تک اس پر سایہ کر لیتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض گزار

وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ
رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ مَا رَأَوْكَ.
قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ:
يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً
وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ
تَسْبِيحًا. قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ:
يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟
قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ:
يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ:
يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا
حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً.
قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ
النَّارِ. قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ:
يَقُولُونَ: لَا وَاللهِ مَا رَأَوْهَا. قَالَ: يَقُولُ:
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ:
فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ.
قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ
لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ
الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ).

ہوتے ہیں کہ وہ تیری پاکی بڑائی تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ اللہ عزوجل کی قسم تجھے تو انہوں نے دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا" وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں اور تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت تسبیح بیان کریں پھر اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا؟ عرض کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم اسے تو نہیں دیکھا پھر اللہ فرماتا ہے اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے بہت زیادہ حرص بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے اللہ فرمائے گا وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے پھر اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا عرض کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم انہوں نے تو اسے نہیں دیکھا پھر اللہ فرماتا ہے کہ اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں اور ڈرنا بھی بڑھ جائے گا، پھر اللہ فرماتا ہے اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میں نے انہیں بخش دیا کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو ذکر کے لیے نہیں آیا تھا فرمایا جاتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

74- کتاب الرقاق

نرم دلی کا بیان

1۔ باب: الصحّة والفراغ ولا عيش إلا عيش الآخرة

صحت اور فراغت کا بیان اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

2088۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں۔

2۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ)

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان "دنیا میں ایک غریب آدمی کی طرح رہو"

2089 -عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: (كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کاندھے کو پکڑ کر فرمایا "دنیا میں ایسے رہو جیسے مفلس آدمی اور مسافر رہتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جاتی تو صبح کا انتظار نہیں کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کیا کرو اور تندرستی میں بیماری کی اور زندگی میں موت کی تیاری کرلو۔

3۔ باب: فِي الأَمَلِ وَطُولِهِ

امیدوں کا پھیلاؤ

2090۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطوط کے ذریعے مربع شکل بنائی اور اس کے

الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ. وَقَالَ: (هَذَا الإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ. أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ. وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الأَعْرَاضُ. فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا. وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا).

درمیان ایک اور خط کھینچا جو اس سے باہر نکلا ہوا تھا پھر دونوں طرف چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے اور فرمایا یہ درمیان والا خط انسان ہے اور یہ مربع اس کی موت ہے جس نے اسے گھیرا ہوا ہے یہ باہر نکلا ہوا خط اس کی امیدیں اور آرزوئیں ہیں اور یہ چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری میں پھنس گیا اور دوسری مصیبت سے بچ تو تیسری میں پھنس گیا۔

2091. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا. فَقَالَ: (هَذَا الأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الأَقْرَبُ).

حضرت انس ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے زمین پر چند خطوط کھینچے پھر فرمایا یہ آدمی کی امیدیں ہیں اور یہ اس کی عمر ہے انسان لمبی امیدوں میں رہتا ہے اور اتنے میں قریب والے خط (یعنی موت) تک آ جاتا ہے۔

4. باب: مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللهُ إِلَيْهِ

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ عز وجل نے اس کے معذرت کا کوئی موقع نہیں چھوڑا

2092. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے تمام عذر بہانے ختم کر دیئے جس کی عمر دراز فرمائی یہاں تک وہ ساٹھ سال تک جا پہنچا۔

2093. وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لاَ يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ. فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الأَمَلِ).

حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے بوڑھے شخص کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور امیدوں کی درازی۔

5. باب: الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ

جو عمل رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے

2094. عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ

حضرت عتبان بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، إِلاَّ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ).

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بروز قیامت جو اس حالت میں آئے گا اس نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے لا الہ اللہ کہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔

2095۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ، إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلاَّ الْجَنَّةُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے جس مومن بندے کی پیاری چیز لے لی اور اس نے اس پر صبر کیا تو میرے پاس اس کے لیے کوئی جزا نہیں سوائے جنت کے۔

6۔ باب: ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کا اُٹھ جانا

2096۔ عَنْ مِرْدَاسٍ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ، لاَ يُبَالِيهِمُ اللهُ بَالَةً).

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور پھر جو ان کے بعد ہیں وہ پھر کھجور کے بھوسے جیسے باقی رہ جائیں گے اللہ کو ان کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

7۔ باب: مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

مال کے فتنے سے بچنا

2097۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَوْ كَانَ لاِبْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لاَبْتَغَى ثَالِثًا، وَلاَ يَمْلأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلاَّ التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا "اگر ابن آدم کے پاس اتنا مال ہو جس سے دو وادیاں بھر جائیں تو یہ چاہے گا کہ اسے تیسری بھی مل جائے اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

8۔ باب: مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

جو مال آگے بھیجا وہی مال اُس کا ہے

2098۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا مِنَّا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں

أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: (فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ).

نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال زیادہ محبوب ہے ارشاد فرمایا اپنا مال تو وہ ہے جو اللہ کی راہ میں آگے بھیج دیا ہو۔ اور جو پیچھے رہ گیا وہ وارث کا مال ہے۔

9. باب: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام] کا دنیا سے کنارہ کر کے زندگی گزارنے کا حال

2099. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اَللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: (أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ - قَالَ: (الْحَقْ). وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: (مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟). قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ. قَالَ: (أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي). قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بھوک کے سبب میں زمین پر پیٹ کو لگا کر لیٹ جاتا اور کبھی اس کی شدت کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں عام لوگوں کی گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی میں نے سوال اس لیے پوچھا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں۔ مگر انہوں نے دھیان نہ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُدھر سے گزرے تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت پوچھی وہ بھی اسی لیے کہ شاید مجھے کھانا کھلا دیں مگر انہوں نے بھی دھیان نہ دیا۔ پھر ابوالقاسم ﷺ تشریف لائے تو مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ اور میرے چہرے سے میری دل کی کیفیت ملاحظہ فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ساتھ آؤ تو میں آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا چنانچہ آپ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے میں نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی اور میں اندر داخل ہو گیا آپ ﷺ نے دودھ سے بھرا پیالہ ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ یہ کہاں سے آیا گھر والوں نے عرض کی یہ فلاں

الإِسْلاَمِ. لاَ يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلاَ مَالٍ وَلاَ عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ. وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ. فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ. كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا. فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي، فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ. وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدٌّ. فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ: (يَا أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (خُذْ فَأَعْطِهِمْ). قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى. ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ. حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ. فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ. فَقَالَ: (أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ). قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: (اقْعُدْ فَاشْرَبْ). فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ. فَقَالَ: (اشْرَبْ). فَشَرِبْتُ. فَمَا زَالَ يَقُولُ: (اشْرَبْ).

مرد یا فلاں عورت نے ہدیہ بھیجا ہے۔ ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں عرض گزار ہوا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ تو اسلام کے مہمان تھے نہ ہی ان کے اہل وعیال تھے اور نہ ہی مال اسباب تھا۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو ان کے لیے بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور اگر کوئی تحفہ بھیجتا تو انہیں بلا لیتے خود بھی تناول فرماتے اور انہیں بھی شامل فرما لیتے۔ مجھے یہ گراں محسوس ہوا اور اپنے دل میں کہا یہ دودھ بھلا اہل صفہ کو کیسے پورا ہوگا اور جبکہ میں اسے پینے کا زیادہ مستحق ہوں کہ اگر اس میں سے پی لیتا تو کچھ قوت پاتا۔ اب جبکہ وہ سب آئیں گے اور مجھے دودھ پلانے کا حکم فرمایا جائے گا تو اس میں سے کیا بچ پائے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم سر آنکھوں پر۔ پس میں گیا اور ان کو بلا لایا وہ آئے اور اجازت مانگی تو انہیں اجازت مرحمت فرمائی گئی وہ اندر آئے اور بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں عرض گزار ہوا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا انہیں دو۔ میں نے پیالہ لے کر ایک شخص کو پینے کے لیے دیا اس نے سیر ہو کر پیا اور پیالہ واپس کر دیا پھر میں نے دوسرے کو پیالہ دیا اس نے بھی سیر ہو کر پیا پھر پیالہ واپس کر دیا یہاں تک کہ سب باری باری پیتے گئے پھر نبی کریم ﷺ کے نوش فرمانے کی باری آئی چنانچہ آپ ﷺ نے پیالہ اٹھا کر دست مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں عرض گزار ہوا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اب میں اور تم ہی رہ گئے ہیں

حَتّٰی قُلْتُ: لَاَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا. قَالَ: (فَأَرِنِي). فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ بے شک آپ سچ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور دودھ پیو چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا پھر ارشاد فرمایا کہ پیو میں نے پھر پیا آپ ﷺ ارشاد فرماتے رہے کہ پیو یہاں تک کہ میں عرض گزار ہوا اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اب گنجائش نہیں پایا ارشاد فرمایا مجھے دے دو پس میں نے پیالہ پیش خدمت کر دیا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں ملاحظہ ہو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھ کر دل کا حال جان لیا واقعی یہ آپ ﷺ کی نگاہ کا اعجاز تھا کہ دل کی حالت جو مخفی ہوتی ہے وہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ بے شک آپ ﷺ دلوں کے اندر پوشیدہ باتوں کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ دوسری قابل غور بات یہ کہ سرکار ابد قرار احمد مختار ﷺ نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے ستر اصحاب صفہ کو شکم سیر فرما دیا سب باری باری پیتے گئے اور دودھ پیالے میں جوں کا توں باقی رہا بے شک رب عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ تصرف و اختیار عطا فرمایا ہے جس کے چشم دید گواہ خود صحابہ کرام] تھے۔ لہٰذا جو آپ ﷺ کی ان صفات و خصوصیات کا انکار کرے تو انکا یہ انکار محض آقائے دو جہاں ﷺ سے محبت و عشق کا فقدان ہونے کے سبب ہے جو جہنم میں لے جانے کا سبب بن جائے گا کہ قرآن میں صاف صاف ارشاد فرمایا گیا جس نے رسول سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی جس نے رسول کو راضی کیا اس نے اللہ کو راضی کیا۔

2100۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ''اے اللہ عزوجل آل محمد و حسب ضرورت رزق عطا فرما۔

10۔ باب: الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

عبادت میں میانہ روی اور مداومت

2101۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنے عمل

قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (وَلاَ أَنَا، إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ. وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا).

پر نجات نہیں پائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کیا آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے لہٰذا سیدھی راہ اختیار کرو میانہ روی اختیار کر کے صبح وشام اور رات کے آخری حصے میں کچھ کرتے رہو یہاں تک کہ منزل مقصود پر جا پہنچو۔

2102۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: (أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ عزوجل کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

11۔ بَاب: الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

اللہ عزوجل سے رحمت کی امید کے ساتھ اس کا خوف

2103۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کافر بھی یہ جان جائے کہ اللہ عزوجل کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ رہے۔

12۔ بَاب: حِفْظِ اللِّسَانِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

زبان کی حفاظت اور جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے

2104۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھے جبڑوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

2105۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالاً، يَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالاً، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ).

نے فرمایا بے شک بندہ جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو اللہ عزوجل کو راضی کرنے والی ہوتی ہے اور وہ اس کو کچھ اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے باعث اللہ عزوجل اس کے درجات کو بلند کر دیتا ہے اور جب کوئی ایسی بات کہتا جو اللہ عزوجل کی ناراضگی کی ہوتی ہے اور وہ اس کو کچھ اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے باعث دوزخ میں جا گرتا ہے۔

13۔ باب: الإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

گناہوں سے رکے رہنا

2106۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ، فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ).

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری مثال اور جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے اپنی قوم سے کہا میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں واضح طور پر ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنے آپ کو بچالو اپنے آپ کو بچالو تو ان میں ایک گروہ نے میری بات مانی اور محفوظ مقام کی طرف چلے گئے اور یوں نجات پائی اور جن لوگوں نے بات نہ مانی تو صبح وہ لشکر آ پہنچا اور ان کو تہ تیغ کر دیا۔

14۔ باب: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

دوزخ کی آگ خواہشاتِ نفسانیہ سے ڈھکی ہوئی ہے

2107۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو مشکلات سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔

15۔ باب: (الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ)

جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور ایسے ہی جہنم بھی

2108۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ).

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور ایسے ہی جہنم بھی۔

16۔ باب: لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ

اپنے سے مفلس کی طرف دیکھیے
اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھیے

2109۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے کو دیکھے جو اس سے مال و جمال میں افضل ہو تو پھر ایسے پر نظر ڈالے جو ان میں سے کمتر ہو۔

17۔ باب: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

2110۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں اور ان کی وضاحت بھی فرما دی پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکا تو بھی اللہ تعالیٰ نامہ اعمال میں اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے اردہ کیا اور اس پر عمل بھی کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ کر کے لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو نامہ اعمال میں پوری ایک نیکی کا ثواب لکھ دے گا لیکن جس نے ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر ڈالا تو اس کے لیے نامہ اعمال میں ایک بدی لکھ دے گا۔

18۔ باب: رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت داری کا نکل جانا

2111۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ حَدَّثَنَا: (أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ). وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: (يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا، وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلاً أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ ۔ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ الإِسْلاَمُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلاَّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا).

کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو باتیں بیان فرمائی تھیں جن میں ایک میں دیکھ چکا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ پہلی بات تو یہ کہ پہلے ایمان داری آدمی کے دل میں اتری پھر اس نے قرآن سے اس کو جانا پھر سنت سے اسے جانا دوسری بات اس کے نکل جانے کی بتائی کہ آدمی سوئے گا اور امانت داری اس کے دل سے قبض کر لی جائی گی صرف اس کا نشان رہ جائے گا جو داغ کی مثل ہوگا پھر جب سوئے گا تو امانت داری کا باقی حصہ بھی قبض کر لیا جائے گا اور اس کا نشان آبلے کی مثل رہ جائے گا جیسے چنگاری پاؤں پر پڑے تو چھالا آ جاتا ہے اور پھر کر ابھرا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ پس لوگ صبح خرید وفروخت کریں گے لیکن ان میں کوئی ایک بھی امانت دار نہ ہوگا بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا وہ کیسا عقل مند، کیسا ظریف اور کیسا بہادر ہے مگر اس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے۔ مجھے کسی سے خرید وفروخت کرنے میں کوئی تردد نہ ہوتا تھا کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے حق کی طرف لے آتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم اس سے میرا حق واپس دلا دیتے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں کے ساتھ ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

2112۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ الْمِائَةِ، لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کی حالت اونٹوں کی طرح ہوگی کہ سو اونٹوں میں ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

19۔ بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

2113۔ عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ)۔

ریاکاری اور شہرت

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو سنانے کے لیے کام کرے تو اللہ تعالیٰ سب کو سنا دے گا اور جو دکھانے کے لیے کام کرے اللہ تعالیٰ سب کو دکھا دے گا۔

20۔ بَابُ: التَّوَاضُعِ

2114۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطُشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ)۔

تواضع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کرتا اس سے جو فرض عبادات ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر میری پناہ مانگے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا مگر مومن کو موت دینے میں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی کے ذریعے اپنے ولیوں کی شان بیان فرمائی ایک تو یہ کہ جو اللہ کے کسی ولی سے دشمنی و بغض و حسد رکھے اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اعلانِ جنگ فرماتا ہے لہٰذا معلوم ہوا اولیاء کرام کی دشمنی ان سے بغض و عداوت ان سے حسد ان کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا سبب بن جاتا ہے۔ لہٰذا اولیائے کرام کو اپنی محبت و عقیدت کا محور بنا لینا چاہیے تو رب تعالیٰ کی حمایت و نصرت شامل حال رہے گی۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیا کرام کی

سماعت و بصارت، اور ہاتھ پیر وغیرہ میں اپنی ایسی موزانیت داخل فرما دیتا ہے کہ پھر ان کا دیکھنا عام لوگوں کے دیکھنے کی طرح نہیں ہوتا نہ ان کا سننا عام لوگوں کی مانند ایسے ہی ان کا چلنا پھرنا تصرف و اختیار بھی رب تعالیٰ کی عطا سے بے مثال و بے نظیر ہوتا ہے۔ اسی لیے اولیائے کرام سے صادر ہونے معاملات جو عقل میں نہ آئیں کرامات کہا جاتا ہے اور کرامات اولیاء کا انکار رب تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے کہ وہ چاہے تو اپنے پیاروں کو وہ قدرت و طاقت عطا فرما دے جو اس کے عام بندوں کو حاصل نہیں۔ اس کی قدرت سے کچھ بعید و ناممکن نہیں۔

21۔ باب: (مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ)

2115۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ). قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ، إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: (لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ).

جو اللہ عزوجل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو اللہ عزوجل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ عزوجل سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور ام المومنین نے عرض کی "ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا بات یہ نہیں بلکہ جب بندہ مومن کو موت آتی ہے تو اسے رضائے الٰہی اور انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اسی کو پسند کرتا ہے چنانچہ اس وقت وہ اللہ عزوجل سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ عزوجل اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ عزوجل کی ناراضگی اور عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو جو چیز اسے آگے ملنے والی ہوتی ہے وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ عزوجل اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

22۔ باب: سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

2116۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سکرات موت کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: (إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ). يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

کچھ اعرابی خراب حال میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سوال کرتے کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ان کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی تم پر موت آ جائے گی تو گویا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی)

23۔ بَاب: يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن زمین کو اللہ عزوجل اپنے قبضے میں لے لے گا۔

2117۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: (تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ، نُزُلاً لِأَهْلِ الْجَنَّةِ). فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: (بَلَى). قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ، قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُونٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی جس کو اللہ عزوجل اپنے دست مبارک سے لپیٹ دے گا جیسے تم دسترخوان پر روٹی کو اکٹھا کر لیتے ہو اور ایسا جنت کی ضیافت کے لیے کرے گا تو پھر ایک یہودی آ گیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم اللہ عزوجل آپ کو برکت دے کیا میں آپ کو اہل جنت کی مہمانی کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ فرمایا کیوں نہیں اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتایا تھا پھر نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور اس طرح ہنسنے لگے کہ آپ کے دندان مبارک بھی نظر آنے لگے پھر فرمایا میں تمہیں ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا سالن لام نون کے ساتھ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یہ لام اور نون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بیل اور مچھلی ان کی کلیجی اتنی بڑی ہوگی کہ وہ ستر ہزار افراد کے لیے کافی ہوگی۔

2118۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ). قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ: (لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ).

فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگوں کو بروز قیامت گندم کی سفید روٹی کی مانند سفید اور چٹیل زمین پر جمع فرمایا جائے گا حضرت سہل یا کسی اور کا بیان ہے کہ یعنی وہاں کوئی نشان نہ ہوگا''

24۔ بَاب: الْحَشْرُ

حشر

2119۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حشر میں لوگوں کے تین گروہ ہوں گے ایک رغبت رکھنے والے اور ڈرنے والے کا، دوسرا وہ جو اونٹوں پر دو، تین، چار اور دس دس تک سوار ہوں گے اور تیسرے گروہ کو آگ لے کر چلے گی ان کے ساتھ رات گزارے گی ان کے ساتھ صبح کرے گی ان کے ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

2120۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً) قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: (الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بروز قیامت حشر میں اس حالت میں جمع کیے جاؤ گے کہ تم ننگے پیر ننگے جسم اور غیر مختون ہوگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے ارشاد فرمایا وہ وقت اتنا شدید ہوگا کہ وہ اس جانب دھیان بھی نہ کریں گے۔

25۔ بَاب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ)

ارشاد باری تعالیٰ ''کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس روز سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے''

2121۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ).

26. باب: الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2122. عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ).

27. باب: صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

2123. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ).

2124. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ. يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ

ﷺ نے ارشاد فرمایا بروز قیامت لوگوں کا پسینہ اتنا بہے گا کہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا''۔

روزِ قیامت قصاص

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''روز قیامت لوگوں میں سب سے پہلے فیصلہ خون کا ہوگا''

جنت ودوزخ کے حالات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو جنت ودوزخ کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ اے جنتیو تمہیں موت نہیں اور اے جہنمیو تمہیں موت نہیں چنانچہ جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو غم پہ غم ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا اے جنتیو وہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ومستعد ہیں چنانچہ ارشاد فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض گزار ہوں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی

خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ. قَالُوا: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا).

افضل چیز تمہیں عنایت کر رہا ہوں وہ عرض گزار ہوں گے اے اللہ! وہ کیا افضل چیز ہے؟ چنانچہ ارشاد فرمائے گا میں نے اپنی رضا تمہارے لیے حلال فرما دی اب کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

2125۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کافر کے دونوں شانوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایک تیز رفتار سوار تین دنوں میں جتنی مسافت طے کرے۔

2126۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: الْجَهَنَّمِيِّينَ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ لوگ آگ میں جل کر سیاہ ہو کر وہاں سے نکلیں گے اور جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں گے۔

2127۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ).

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن جس دوزخی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کے سبب اس کا دماغ یوں کھولتا ہوگا جیسے ہانڈی جوش کھاتی ہے۔

2128۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لاَ يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلاَّ أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلاَّ أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا مگر اسے جہنم میں وہ مقام دکھایا جائے گا جو برائی کرنے پر اسے ملتا ہے تا کہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھا دی جائے

کی جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تاکہ وہ افسوس کرے۔

28۔ باب: فِي الْحَوْضِ

حوض کوثر کے بارے میں

2129۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ. مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس پر آسمانی ستاروں کی شمار کے برابر آب خورے رکھے ہوئے ہیں جس نے اس میں ایک دفعہ پانی پیا تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

2130۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَمَامَكُمْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے میرا حوض ہوگا اتنا بڑا ہوگا جیسا کہ جرباء سے اذرح کا درمیانی علاقہ ہے۔

2131۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنا یمن میں ایلہ اور صنعاء کے درمیان ہے اس میں آسمان کے تاروں کے برابر آبخورے ہیں۔

2132۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ. فَقُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللهِ قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى. ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي

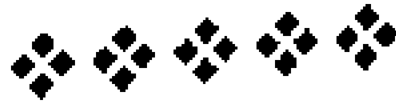
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن حوض پر کھڑا ہوں گا تو ایک جماعت نظر آئے گی تو میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی نکلے گا پھر ان سے کہے گا کہ چلو میں کہوں گا کہاں؟ وہ کہے گا اللہ عزوجل کی قسم جہنم کی طرف میں کہوں گا کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھر کر مرتد ہو گئے تھے پھر ایک جماعت نظر آئے گی میں انہیں بھی

وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ: هَلُمَّ. قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ. قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى. فَلاَ أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلاَّ مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ)۔

پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی آ جائے گا چنانچہ وہ کہے کہ چلو' میں کہوں گا کہاں؟ وہ کہے گا اللہ عزوجل کی قسم جہنم کی طرف میں کہوں گا کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ اپنے پیروں پر الٹے پھر کر مرتد ہو گئے تھے میرے خیال میں بغیر چرواہے کہ پھرنے والے جنگل کے چند اونٹوں کی طرح چند لوگ ہی نجات پائیں گے۔

2133۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ، فَقَالَ: (كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ)۔

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر کیا تو فرمایا اس کا فاصلہ مدینہ منورہ اور صنعاء کا درمیانی فاصلہ ہے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

75- کتاب القدر

تقدیر کا بیان

1۔ باب: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللهِ
اللہ کے علم کے حضور قلم خشک ہو گیا ہے

2134۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: (كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَوْ: لِمَا يُسِّرَ لَهُ).

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا جنتی جہنمیوں سے پہچان لیے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ عرض گزار ہوا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ ارشاد فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا یا اس کے موافق اس کے لیے آسانی فرمائی گئی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے علم مصطفی ﷺ کی وضاحت ہوگئی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اتنا وسیع علم عطا فرمایا ہے کہ آپ ﷺ قیامت تک آنے والے واقعات و حالات اور ہر ہر انسان اور اس کے ایمان وافعال اقوال اور اس کے انجام سے بھی باخبر ہیں یعنی قیامت تک ہونے والی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور ہر بڑی سے بڑی بات کے متعلق بھی بے خبر نہیں۔

2۔ باب: (وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا)
اللہ کا حکم مقرر ہو کر رہتا ہے

2135۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً، مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ، فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قیامت تک کی کوئی بات نہ چھوڑی تو جسے یاد رکھنا تھا انہیں یاد رکھا اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا اور جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو بھول گیا تھا تو اسے جان لیتا ہوں جس طرح کسی کا ساتھی گم شدہ ہو لیکن جب دیکھے تو اُسے پہچان لے۔

3 باب: إِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ

بندے کا نذر کو تقدیر کے حوالے کرنا

2136۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ابن آدم کی نذر اس کے پاس وہ چیز نہیں لاتی جو اس کے مقدر میں نہ رکھی گئی ہو بلکہ تقدیر اس کو نذر کی طرف لے آتی ہے جو اس کے مقدر فرمائی گئی ہے تاکہ اس سبب سے بخیل کا مال نکلے۔

4۔ باب: الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ

بچتا وہی ہے جس کو اللہ بچائے رکھے

2137۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللهُ).

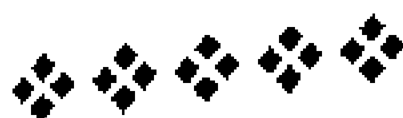
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو خلیفہ بنایا جاتا ہے اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک باطن بھلائی اور اس جیسے کاموں کی رغبت دلاتا ہے اور ایک باطن اُسے برائی کرنے اور اس کی ترغیب کے لیے ہوتا ہے۔ لیکن بچتا وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔

5۔ باب: يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل

2138۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: (لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ اکثر یوں قسم اٹھایا کرتے قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

76- كتاب الأيمان والنذور

قسم اور نذر کا بیان

1۔ باب كتاب الأيمان والنذور

قسم اور نذر کا بیان

2139۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ).

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا "اے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ امارات طلب نہ کرنا اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں دے دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر کہے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا لو لیکن بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کرو۔

2140۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (وَاللهِ، لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن ہم ہی سب سے پہلے ہوں گے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی قسم پر بضد رہے تو یہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس کا کفارہ ادا کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔

2۔ باب: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی قسم کیسی ہوتی؟

2141۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ،

حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر عرض گزار ہوئے

(لأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلاَّ مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لاَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ). فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللهِ، لأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الآنَ يَا عُمَرُ).

کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں اے عمر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں حضرت عمر عرض گزار ہوئے اللہ عزوجل کی قسم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ہاں اے عمر اب ٹھیک ہے''۔

2142۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ: (هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ). قُلْتُ: مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْئًا، مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (الأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً، إِلاَّ مَنْ قَالَ: هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا).

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں میں عرض گزار ہوا کہ بات کیا ہے؟ کیا آپ نے میرے اندر کوئی ایسی بات ملاحظہ فرمائی ہے؟ میں نے کہا کیا ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ فرماتے ہی رہے۔ میں آپ کو خاموش نہ کرا سکا پس جب تک اللہ عزوجل نے چاہا اس وقت تک مجھ پر رنج وغم طاری رہا پھر میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ زیادہ مال والے ہیں مگر جو اسے یوں خرچ کرے یوں خرچ کرے اور یوں خرچ کرے۔

3۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ}

فرمان الٰہی ''اور یہ کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی سخت قسمیں کھائیں

2143۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ يَمُوتُ لأَحَدٍ مِنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے جس کے تین بچے انتقال کر جائیں

الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ).

تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوتی مگر قسم کھانے کے لیے۔

4. باب: إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ

جو اپنی قسم میں بھولے سے حانث ہو جائے

2144۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ، أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بے شک میرے امتیوں کو دل کے وسوسے اور خیالات آتے ہیں اللہ عزوجل نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔

5. باب: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

اطاعت میں نذر ماننا

2145-عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے یہ نذر مانی کہ اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اسے ضرور پوری کرنا چاہیے اور جس نے یہ نذر مانی کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

6-باب: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

جو مر گیا اور اس نے نذر مانی تھی

2146۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ان کی والدہ کے ذمہ ایک نذر تھی وہ اسے پورا کرنے سے قبل وفات پا گئیں چنانچہ آپ نے اسے پورا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

7۔ باب: النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ

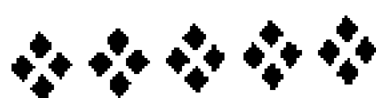
غیر ملک کی نذر اور گناہ کی نذر

2147۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ، نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا جو کھڑا ہے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا اور

وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ).

بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا اور روزے سے رہے گا پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ بیٹھ جائے اور سایہ میں آئے بات چیت کرے اور اپنا روزہ پورا کرے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

77- كتاب كفارات الأيمان

کفارۂ قسم کا بیان

1 - باب: صَاعُ الْمَدِينَةِ وَمُدُّ النَّبِيِّ ﷺ

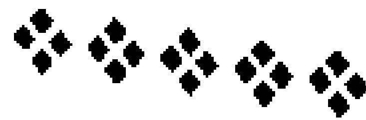
2148 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ.

2149 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ).

مدینہ شریف کا صاع اور نبی کریم ﷺ کا مد

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صاع ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا کی ''اے اللہ عزوجل انہیں برکت دے ان کے پیمانوں میں ان کے صاع میں اور ان کے مد میں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

78- کتاب الفرائض

مسائل وراثت کا بیان

1. باب: مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

2150. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ).

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میراث اس کے حقدار لوگوں کو پہنچا دو اور جو بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔

2. باب: مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ

2151. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: (لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ). فَأُخْبِرَ أَبُو مُوسَى بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ.

بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی وراثت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی پوتی اور بہن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ یقین ہے کہ وہ بھی میرے مطابق ہی بتائیں گے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابوموسیٰ کی بات انہیں بتائی گئی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر میں جان بوجھ کر ایسا کہوں تو بھٹک گیا اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ رہا میں تمہیں وہی فیصلہ بتاؤں گا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کا چھٹا حصہ یوں پورے دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے پھر ہم حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا جب تک تم میں اتنا بڑا عالم موجود ہے اس وقت تک مجھ سے نہ پوچھا کرو۔

3۔ باب: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَابْنُ الأُخْتِ مِنْهُمْ

آزاد کردہ غلام اسی قوم اور بھانجا بھی اسی میں شمار ہوگا

2152۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اُن کے اپنے افراد میں شمار ہوگا۔

2153۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بہن کا بیٹا اس قوم سے ہے۔

4۔ باب: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

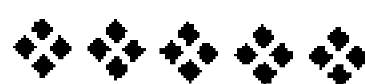
جو کسی غیر پر باپ کا دعویٰ کرے

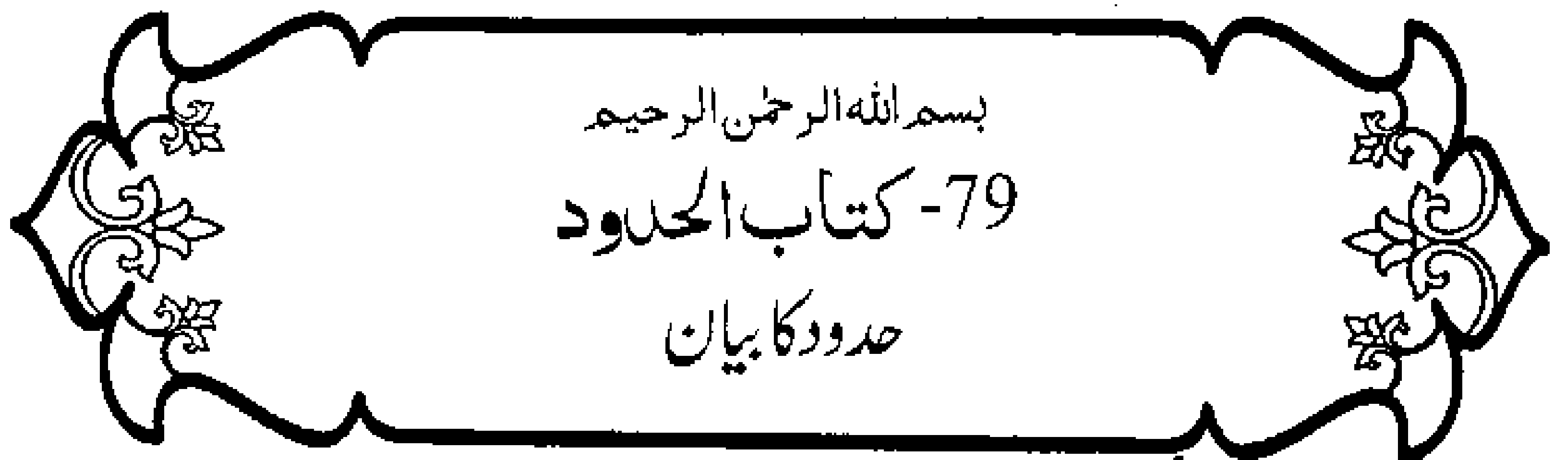
2154۔ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)۔ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے پھر میں نے یہ حدیث ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا ہاں میرے دونوں کانوں نے بھی یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے۔

2155۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ پھیرو کیونکہ جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفرانِ نعمت ہے۔





1۔باب: الضَّرْبُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

جوتے اور چھڑی سے مارنا

2156۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ: (اضْرِبُوهُ). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللهُ. قَالَ: (لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مارو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں کسی نے ہاتھ سے کسی نے چھڑی سے اور کسی نے کپڑے سے مارا جب وہ پلٹا تو کسی نے کہا اللہ عزوجل تجھے ذلیل کرے تو فرمایا ایسا نہ کہو اور شیطان کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

2157۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ لَوَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس پر میں حد قائم کروں پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی خدشہ نہیں سوائے شراب پینے والے کے کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

2158۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں آپ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا اس کا نام عبد اللہ تھا اور الحمار کے لقب سے پکارا جاتا تھا اور نبی کریم ﷺ نے اسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے ایک روز اُسے پکڑ کر بارگاہ اقدس میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر اُسے

رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ).

کوڑے لگائے گئے قوم میں ایک شخص نے کہا اے اللہ اس پر لعنت فرما یہ کتنی دفعہ ایسے لایا گیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول سے کتنی محبت رکھتا ہے۔

2. باب: لَعْنِ السَّارِقِ

چور پر لعنت کرنا

2159. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی چور پر لعنت کہ انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

3. باب: قَطْعُ الْيَدِ وَفِي كَمْ

کتنی مالیت پر ہاتھ کاٹا جائے

2160. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا).

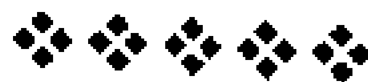
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2161. وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ، حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک ڈھال کی قیمت سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

2162. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

80- کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة

مسلمانوں سے لڑنے والے کافروں اور مرتدوں کا بیان

1۔ باب: کَمِ التَّعْزِيرُ وَالأَدَبُ

تعزیر اور ادب

2163۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلاَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ).

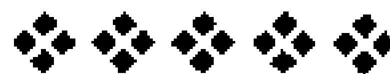
حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو سوائے اللہ عزوجل کی حدود میں حد قائم کرتے ہوئے۔

2۔ باب: قَذْفِ الْعَبِيدِ

غلام/لونڈی پر قذف (تہمت)

2164۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر کسی نے اپنے غلام یا لونڈی پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوائے اس کے کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

81- کتاب الدِیات

دیتوں کا بیان

2165۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا کہ پھر تنگی میں پڑ جاتا ہے۔

2166۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمِقْدَادِ: (إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ، فَقَتَلْتَهُ، فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ''جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کے سبب پوشیدہ رکھتا ہو پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے تو تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے تم خود مکہ مکرمہ میں اپنا ایمان چھپائے رکھتے تھے۔

1۔ باب: {وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا}

فرمانِ الٰہی: جس نے ایک جان کو بچایا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو بچایا

2167۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

2۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ}

فرمانِ الٰہی ''جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ

2168۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ).

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ سوائے تین صورتوں کے یعنی جان کے بدلے جان شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

3۔ باب: مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

جو ناحق کسی کا خون کرنا چاہیے

2169۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تین اشخاص سے بغض فرماتا ہے حرم کی پامالی کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کے طریقے نکالنے والا او رجو ناحق کسی کے خون بہانے کے درپے ہو۔

4۔ باب: مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

جو اپنا حق خود لے لے یا سلطان کے کہے بغیر قصاص لے

2170۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ).

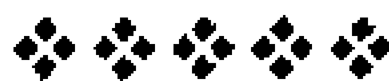
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ارشاد فرمایا اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے اور اجازت نہ مانگی ہو پھر تو اسے کنکری مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اوپر کوئی مواخذہ نہیں۔

5۔ باب: دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

2171۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ). يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلی اور انگوٹھا (دیت میں برابر ہیں)۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

82- کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم

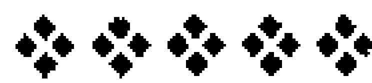
مرتد اور باغیوں سے توبہ کرانے اور ان سے لڑائی کے بیان میں

1. باب: إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ

اللہ سے شرک کرنے کا گناہ

2172. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: (مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلاَمِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلاَمِ أُخِذَ بِالأَوَّلِ وَالآخِرِ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جو کام ہم نے دور جاہلیت میں کیے ان پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ جو حالات اسلام میں نیک عمل کرے اس سے جاہلیت کے اعمال کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جو اسلام لانے کے باوجود بھی بدی کرتا رہا اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں پر پکڑ ہوگی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

83- کتاب التعبیر

خوابوں کی تعبیر کا بیان

1. باب: رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

2173. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ).

نیک لوگوں کے خواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایک آدمی کے اچھے خواب، نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔"

2. باب: الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ

2174. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ).

اللہ کی طرف سے آیا ہوا خواب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے کہ اسے پسند ہو آئے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ اللہ کی تعریف بیان کرے اور خواب بیان کر دے اور جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو اُسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہیے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ کہ اسے نقصان نہ دے گا۔

3. باب: الْمُبَشِّرَاتِ

2175. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ). قَالُوا: وَمَا

بشارتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہا سوائے بشارتوں

الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: (الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ).

کے عرض کی گئی بشارتیں کیا ہیں ارشاد فرمایا اچھے خواب۔

4۔ باب: مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

جو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے

2176۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو کوئی مجھے خواب میں دیکھے وہ بہت جلد مجھے بیدار میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

2177۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَكَوَّنُنِي).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا واقعتا اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شباہت اختیار نہیں کر سکتا۔

5۔ باب: رُؤْيَا بِالنَّهَارِ

دن کے وقت خواب

2178۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: (نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ). قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں ایک دن آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اس کے بعد سر مبارک کو سہلانے لگیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کو نیند آ گئی جب بیدار ہوئے تو تبسم فرمانے لگے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کس سبب سے تبسم فرمایا؟ ارشاد فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں اور جو بادشاہوں کی طرح سمندر میں سوار ہیں یا بادشاہوں کی طرح تختوں پر سوار ہیں حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی

فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: (نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ). كَمَا قَالَ فِي الأُولَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: (أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ). فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ۔

اس کے بعد پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے پھر پیدا ہوئے تم تبسم فرمایا تو ام حرام رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ آپ تبسم کیوں فرما رہے ہیں تو ارشاد فرمایا میری امت کے لوگ مجھے دکھائے گئے جو راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں جیسا کہ آپ نے پہلے ارشاد فرمایا تھا ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی آپ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پہلے لوگوں میں شامل ہو چکیں، پھر یوں ہوا کہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں سمندر پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور دانائے غیوب ﷺ اس بات کا بخوبی علم رکھتے ہیں کہ کون کس طرح مرے گا اور کب مرے گا یہ علم علوم خمسہ میں سے ہے لہٰذا اب یہ کہنا کہ اب پانچوں علوم کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا محض جہالت پر مبنی ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث مبارک علم خمسہ میں شامل ہے لہٰذا اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کی عطا سے یہ پانچوں علوم اور اس کے علاوہ بھی جتنے علوم ہیں حضور دانائے غیوب ﷺ سے مخفی نہیں۔

6۔ باب: الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں قید ہونا

2179۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ). وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جو بات نبوت سے ہو وہ جھوٹی نہیں ہوتی۔

7۔ باب: إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

جب خواب دیکھے کہ اس نے ایک چیز نکال کر دوسری جگہ پہنچائی

2180۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ. وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَيْهَا).

ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالی عورت جس کے بال بکھرے ہوئے تھے مدینہ منورہ سے نکل کر مقام جحفہ میں جا ٹھہری ہے میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ منورہ کی وبا وہاں منتقل کردی گئی ہے۔

8. باب: مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

جھوٹا خواب بیان کرنا

2181. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً، عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا "جو ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کا حکم فرمائے گا اور وہ ایسا نہ کر سکے گا اور جو لوگوں کی باتوں پر کان لگائے حالانکہ وہ اسے نا پسند کرتے ہیں تو بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونک مگر وہ نہیں پھونک سکے گا۔

2182. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ يَرَ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہ دیکھی ہو۔

9. باب: مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ.

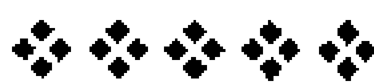
جو یہ سوچے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو کچھ نہ ہوگا

2183. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چھتری ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے پھر

يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ، وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اعْبُرْ). قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ، حَلاَوَتُهُ تَنْطُفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا). قَالَ: فَوَاللهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ. قَالَ: (لاَ تُقْسِمْ).

لوگ اسے لے رہے ہیں کوئی کم کوئی زیادہ پھر ایک رسی ظاہر ہوئی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر تشریف لے گئے پھر دوسرے شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر تیسرے نے اسے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر چوتھے نے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے اجازت مرحمت فرمائیں میں اس کی تعبیر عرض کروں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض کی چھتری تو دین اسلام ہے اور جو گھی اور شہد اس سے ٹپک رہا ہے وہ قرآن مجید اور اس کی تلاوت ہے اب کوئی شخص اس سے کم حاصل کر رہا ہے اور کوئی زیادہ۔ اور وہ رسی جو آسمان سے لٹک رہی ہے حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا لے گا پھر آپ کے بعد دوسرا اس طریقہ کو پکڑے گا اسے بھی اٹھا لیا جائے گا پھر تیسرا اس پر قائم رہے گا اسے بھی اٹھا لیا جائے گا پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو اس کا طریقہ رک جائے گا لیکن پھر جاری ہو جائے گا۔ پس یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتایئے میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے صحیح تعبیر بتائی یا غلط نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ درست ہے اور کچھ غلط عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ آپ کو اللہ کی قسم جو میں نے غلط بتایا اسے ضرور ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم نہ دو۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

84- كتاب الفتن

فتنوں کا بیان

1۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا)

فرمانِ الٰہی نبوی ﷺ: تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے

2184۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے امیر سے ناپسندیدہ امر ہوتے دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو کوئی سلطان کی جماعت سے بالشت برابر بھی دور ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

2185۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ، فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے ہم سے اقرار لیا کہ ہم خوشی میں ناخوشی میں تنگی میں خوشحالی میں آپ ﷺ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح ہی کیوں نہ دی جائے اور یہ بھی اقرار لیا کہ جس کو حاکم بنایا گیا تو اس سے جھگڑا نہیں کریں گے مگر جب کہ اس سے ایسا کفر صادر ہو جس پر تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

2۔ باب: ظُهُورِ الْفِتَنِ

فتنوں کا ظہور

2186۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا۔ لوگوں میں سے بدترین وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

3. باب: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

2187. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ شُكِيَ إِلَيْهِ مَا لَقِيَ النَّاسُ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

ہر آنے والا دور پہلے گزرے دور سے بدتر ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان سے حجاج کی طرف سے پہنچی ہوئی تکالیف کا شکوہ کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا صبر کرو کیونکہ تم پر جو دور آئے گا وہ پہلے گزرے دور سے بدتر ہوگا یہاں تک تم اللہ سے جاملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

4. باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)

2188. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ).

فرمانِ الٰہی ''جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اُسے نقصان پہنچا دے جس کے سبب یہ جہنم سے گڑھے میں جا گرے۔

5. باب: تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

2189. وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (سَتَكُونُ فِتَنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ).

ایسے فتنے ہوں گے کہ جب بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت جلد ایسے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہوگا جو شخص دور سے بھی اسے جھانکے گا تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا تو ایسے میں انسان جہاں پناہ گاہ پائے اس میں پناہ لے لے۔

6. باب: التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

2190۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ، ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

بوقت فتنہ جنگل میں نکل جانا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حجاج کے پاس تشریف لے گئے اس نے ان سے کہا اے ابن اکوع کیا آپ ایڑیوں کے بل (کفر کی طرف) پھر گئے جو جنگل میں چلے گئے ہو؟ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

7. باب: إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

2191۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو وہ عذاب قوم کے ہر ہر فرد تک پہنچتا ہے پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہی اٹھائے جائیں گے"۔

8. باب: إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلاَفِهِ

2192۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا الْيَوْمَ: فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الإِيمَانِ.

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے پھر وہاں سے نکل کر اس کے خلاف کہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں بھی تھا مگر آج تو ایمان کے بعد کفر ہی ہے۔

9. باب: خُرُوجِ النَّارِ

2193۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى».

2194۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

آگ کا نکلنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: (يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا).

نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو، ہاں موجود ہو اس میں سے کچھ بھی نہ بدلے۔

10۔ باب:

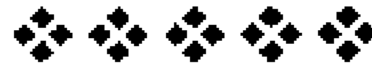
باب

2195۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي بِهِ. وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ. وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ. وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ. يَعْنِي. آمَنُوا أَجْمَعُونَ. فَذَلِكَ حِينَ: {لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا}. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا. فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ وَلاَ يَطْوِيَانِهِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ نہ لیں ان کے درمیان شدت کی لڑائی ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور پھر تیس جھوٹے دجال نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں اور قرب قیامت علم اٹھا لیا جائے گا زلزلوں کی کثرت ہوگی۔ وقت بہت جلد گزرے گا اور قتل کثرت سے ہونے لگیں گے مال بہت زیادہ ہو جائے گا کہ بہتا پھرے گا یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کوئی اس کی خیرات قبول کر لے اور یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو مال دیا جائے گا تو کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ لوگ بلند عمارتوں کو تعمیر کرنے میں فخر کریں گے حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور جب طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا جبکہ پہلے ایمان نہ لایا تھا اور نہ ہی حالت ایمان کوئی نیکی کمائی تھی اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن ان میں سے نہ کوئی خرید پائے گا نہ ہی انہیں لپیٹ سکے گا اور قیامت اس طرح قائم

وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا).

ہو جائے گی کہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوہے گا لیکن اس کو پی نہ سکے گا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ کوئی حوض پر اپنے جانوروں کو لے جائے گا لیکن انہیں پانی بھی نہ پلا سکے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ کوئی شخص کھانے کے لیے لقمہ اٹھائے گا لیکن اُسے منہ میں نہ ڈال سکے گا۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

85- كتاب الأحكام

احکام کا بیان

1۔ باب: السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

امام کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ نہ ہو

2196۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگر چہ تم پر حبشی غلام ہی کو عامل بنا دیا جائے جس کا سر منقہ کی طرح چھوٹا ہو۔

2۔ باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ

امارت کی حرص ناپسندیدہ ہے

2197۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت جلد تم امارت کی حرص کرو گے اور بہت جلد تمہیں روز قیامت ندامت ہو گی جیسے دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑاتے وقت بری لگتی ہے۔

3۔ باب: مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

جو حکمران بنایا جائے مگر رعیت کی خیر خواہی نہ کرے

2198۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ).

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندے کو رعیت کا حکمران بنائے پھر وہ اپنی رعایا کی خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا

سکے گا۔

2199۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، إِلاَّ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ).

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان رعیت پر حکمرانی کرے مگر ان کی بدخواہی کرتے ہوئے اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اس کے لیے جنت حرام ہے۔

4۔ باب: مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ

جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے اللہ اسے مشقت میں ڈالے گا

2200۔ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). فَقَالُوا: أَوْصِنَا. فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يَأْكُلَ إِلاَّ طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ.

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو دکھاوے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ریاکاری ظاہر فرما دے گا اور جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے اللہ اسے روز قیامت مشقت میں ڈالے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے اور وصیت فرمائیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کی سب سے پہلی چیز جو بگڑتی ہے وہ پیٹ ہے اب جس سے ہو سکے ہو حلال کے سوا کچھ نہ کھائے اور جس سے ہو سکے وہ ایک چلو خون کو جنت او راپنے درمیان حائل نہ کرے۔

5۔ باب: هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ

کیا حاکم غصے کی حالت میں فیصلہ کرے اور فتویٰ دے

2201۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لاَ يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ).

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حاکم غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے''۔

6۔ باب: مَا يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ

2202 حديث حُوَيِّصَةَ ومُحَيِّصَةَ تقدّم فى الجهاد، وزادَ هُنا: (إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ)۔

کاتب کے لیے کیا مستحب ہے

حضرت سہل بن ابی حثمہ کے طریق سے حویصہ اور محیصہ کا واقعہ کتاب الجہاد میں گزر چکا اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا تو یہودی تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔

7۔ باب: كَيْفَ يُبَايِعُ الإِمَامُ النَّاسَ

2203۔ حديث عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، تقدّم وزادَ فى هٰذِهِ الرِّوايَةِ: وَأَنْ نَقُومَ، أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِى اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

امام کی لوگوں سے بیعت لینے کی کیفیت

حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے مروی حدیث پہلے گزر چکی جس میں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کا حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ جہاں کہیں بھی ہوں گے حق پر قائم رہیں گے خواہ کہیں ہوں اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

2204۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: (فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ سے اس امر پر بیعت کرتے تھے آپ ﷺ سے جو سنیں گے اس پر چلیں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرماتے کہو کہ جتنی استطاعت ہوگی۔

8۔ باب: الإِسْتِخْلَافِ

2205۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

خلیفہ مقرر کرنا

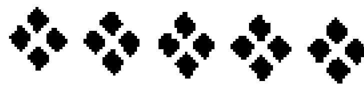
حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جب حضرت عمر ؓ سے کہا گیا کیا آپ اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابوبکر ؓ جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ تو انہوں خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔

9۔ باب:

2206۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا)۔ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: (كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)۔

باب

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری امت میں بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد ایک کلمہ ارشاد فرمایا جو میں نہ سن سکا میرے والد نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے"۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

86- کتاب التمنی

آرزوں کا بیان

1۔ باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

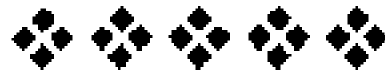
کون سی تمنا ناپسندیدہ ہے؟

2207۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ) لَتَمَنَّيْتُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں اس کی ضرور تمنا کرتا۔

2208۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اور نیکیاں کرے گا اور اگر برا ہے تو شاید تائب ہو جائے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

87- کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا

1۔ باب: الاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی

2209۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ۔ قَالَ: (كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلاَّ مَنْ أَبَى)۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى قَالَ: (مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جو انکار کرے" عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کون انکار کرے گا ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے مجھ سے روگردانی کی اس نے میرا انکار کیا۔

2210۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَائَتْ مَلاَئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلاً، فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلاً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا، وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، فَقَالُوا: أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کچھ فرشتے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے ان میں سے بعض نے کہا یہ سوئے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا ان کی آنکھ سوئی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے پس انہوں نے کہا تمہارے ان صاحب کی ایک مثال ہے وہ بیان کرو تو بعض فرشتوں نے کہا وہ سوئے ہیں دوسروں نے کہا آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے پھر کہا یہ مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس میں دستر خوان بچھایا اور دعوت دینے کے لیے ایک شخص کو بھیجا پس جس نے دعوت قبول کی وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھانا کھایا اور جو دعوت قبول نہ کرے وہ نہ تو مکان میں داخل ہو سکے اور نہ کھانا کھا سکے پھر انہوں نے کہا اس کا مطلب بیان کرو تا کہ سمجھ آ جائے پس

بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ. فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ. فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ. فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ. فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

بعض کہنے لگے یہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے پھر کہنے لگے وہ مکان جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی حضرت محمد ﷺ اچھے اور بروں کے درمیان فرق کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

2۔ باب: مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لاَ يَعْنِيهِ

سوال کی کثرت اور لایعنی تکلیف ناپسندیدہ ہے

2211۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَائَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہہ ڈالیں گے کہ یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

3۔ باب: مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ

رائے زنی کی مذمت اور قیاس میں تکلف کا بیان

2212۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. يَقُولُ: (إِنَّ اللهَ لاَ يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ، فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ).

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمانے کے بعد علم نہیں لے گا بلکہ علم یوں اٹھائے گا علماء علم سمیت اٹھا لیے جائیں گے اور جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

4۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)

فرمان نبوی ﷺ "تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرنے لگو گے"

2213۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: (وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ).

سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت پہلے امتیوں کے طریقوں کو نہ اپنائے کہ بالشت کے ساتھ بالشت اور گز کے ساتھ گز جیسی پیروی کرے گی عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ کیا فارس اور روم کی طرح ارشاد فرمایا یہی تو ہیں اور کون لوگ ہیں۔

5۔ باب: الرجم للرحصن

شادی شدہ زانی کے لیے پتھر ہے

2214۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب آپ پر نازل فرمائی چنانچہ اس نازل کی گئی کتاب میں آیت رجم بھی ہے۔

6۔ باب: أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

حاکم کا اجتہاد صحیح ہو یا غلط ہو وہ اجر پائے گا

2215۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ).

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جب حاکم اجتہاد کرے اور اس کے مطابق حکم دے تو اگر وہ حکم درست ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد کرے اور اس میں خطا کرے تو بھی اس کے لیے ایک اجر ہے۔

7۔ باب: مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِهِ

جو یہ کہے نبی کریم ﷺ کا انکار نہ کرنا حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں

2216۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَحْلِفُ بِاللهِ: أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اس بات پر قسم اٹھاتے تھے کہ ابن الصیاد ہی دجال ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا آپ اللہ کی قسم کیوں اٹھاتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر نبی کریم ﷺ کے سامنے قسم اٹھاتے دیکھا اور آپ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

88- کتاب التوحید
توحید کا بیان

1۔ باب: مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللهِ

2217۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلاً عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لأَصْحَابِهِ فِي صَلاَتِهِ فَيَخْتِمُ بِـ {قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ} فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (سَلُوهُ لأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟). فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ).

نبی کریم ﷺ کا امت کو توحید کی دعوت دینا

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا جب وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتا تو سورۃ اخلاص پر ختم کرتا پھر جب یہ لشکر واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے پس انہوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس سورۃ میں خدائے رحمٰن کی صفات ہیں جنہیں تلاوت کرنا مجھے پسند ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

2۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ}

2218۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ، ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ).

فرمانِ الٰہی ”روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے“

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی ایسا نہیں جو تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اولاد ہے مگر وہ اس کے باوجود انہیں عافیت اور روزی عطا فرماتا رہتا ہے۔

3۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} وقوله: {سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ} وَقوله: {وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ}۔

فرمانِ الٰہی ''اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اور فرمایا پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے

2219۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الَّذِي لاَ يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں فرمایا کرتے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھے موت نہیں جب کہ جن و انس سب مرجائیں گے۔

4۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ} وَقَوْلُ الله تَعَالى: {تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلاَ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ}

فرمانِ الٰہی ''اور اللہ عزوجل تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے'' اور مزید فرمان الٰہی ''تو جانتا ہے جو میرے دل میں اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا''

2220۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

2221۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے محفل میں یاد کرے تو میں اس سے اچھی محفل میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے گز بھر قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے

أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً).

قریب ہوتا ہے تو میں دو گز اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔

5۔ باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ}

فرمانِ الٰہی "وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں"

2222۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: (يَقُولُ اللهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "جب میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کا گناہ نہ لکھو جب تک کہ وہ کر نہ لے اور جب اُسے کر بیٹھے تو اتنا ہی لکھو جتنا اس نے کیا ہے۔ اور اگر مجھ سے ڈرتے ہوئے وہ اسے کرنے کا ارادہ ترک کر دے تو ایک نیکی لکھو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اس پر عمل نہ کیا ہو تو بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس سے لے کر سات سو تک لکھو۔

2223۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا۔ وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا۔ فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ۔ وَرُبَّمَا، قَالَ: أَصَبْتُ، فَاغْفِرْ، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي۔ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ۔ أَوْ أَصَبْتُ۔ آخَرَ فَاغْفِرْهُ؟ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب بندہ گناہ کو پہنچتا ہے یا یوں کہا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے رب میں گناہ کر بیٹھا ہوں یا یوں کہا کہ میں گناہ کو پہنچا پس مجھے بخش دے چنانچہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کا مؤاخذہ کرتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر کچھ دیر تک جس قدر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرا رہا پھر وہ گناہ کو پہنچا یا اس نے گناہ کیا تو عرض گزار ہوا اے رب میں گناہ کو پہنچا یا میں نے گناہ کیا دوبارہ بھی پس مجھے بخش دے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا

أَذْنَبَ ذَنْبًا. وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا. قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ. أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ. آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي. فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثَلَاثًا. فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ).

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور مؤاخذہ کرتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر وہ رکا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر اس نے گناہ کیا یا کہا گناہ کو پہنچا تو عرض گزار ہوا اے رب میں گناہ کو پہنچا یا کہا میں نے گناہ کیا پس مجھے بخش دے چنانچہ فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور مؤاخذہ کرتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس جو چاہے کرے۔

6. باب: كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

قیامت کے دن اللہ عزوجل کا انبیاء علیہم السلام اور دوسرے لوگوں سے ہم کلام ہونا

2224۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ. فَيَدْخُلُونَ، ثُمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ). فَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا اسے بھی جنت میں داخل فرما تو وہ داخل ہو جائیں گے پھر میں عرض کروں اس کو جنت میں داخل فرما جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہے پھر حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگشت مبارک سے اشارہ فرما رہے ہیں۔

2225۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ مُطَوَّلًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَادَ هُنَا فِي آخِرِهِ: فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا. فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي. فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شفاعت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں تفصیلاً (۱۷۵۱) گزر چکی ہے یہاں آخر میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ تو پھر سب میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ ہاں ہاں یہ تو میرا کام ہے پھر میں اپنے

لاَ تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ).

رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور پھر اللہ عزوجل میرے دل میں ایسے ایسے حمد و ثنا کے کلمات ڈالے گا جو اسی وقت مجھے یاد نہیں ہیں میں ان کلمات سے اللہ عزوجل کی تعریف کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر ارشاد ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب میری امت میری امت تو فرمایا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا اور واپس آ کر اسی طرح حمد و ثنا کروں گا اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو پھر فرمایا جائے گا اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے رب میری امت میری امت تو پھر فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو پھر میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔

2226. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: (ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا)، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت کہ پھر میں چوتھی دفعہ واپس جاؤں گا اور اسی طرح حمد و ثنا کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو ارشاد فرمایا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا اے رب مجھے ان کو نکالنے کی بھی اجازت دے جنہوں نے لا

لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ).

اللہ الا اللہ کہا ہے تو وہ فرمائے گا مجھے اپنی عزت اپنے جلال اور اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم میں ضرور ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

7۔ باب: مِيزَانُ الْأَعْمَالِ وَالْأَقْوَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اعمال و اقوال کے وزن کا بیان

2227۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کو دو کلمے بہت پسند ہیں اور وہ زبان پر بہت ہلکے اور میزان پر بہت بھاری ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

